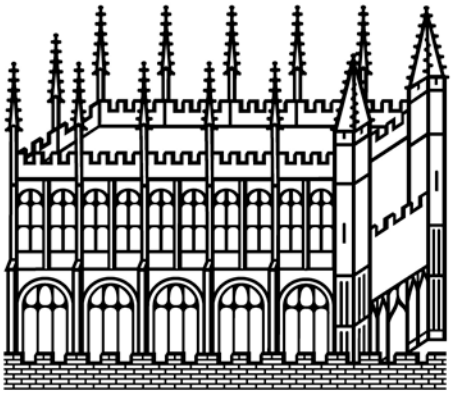


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

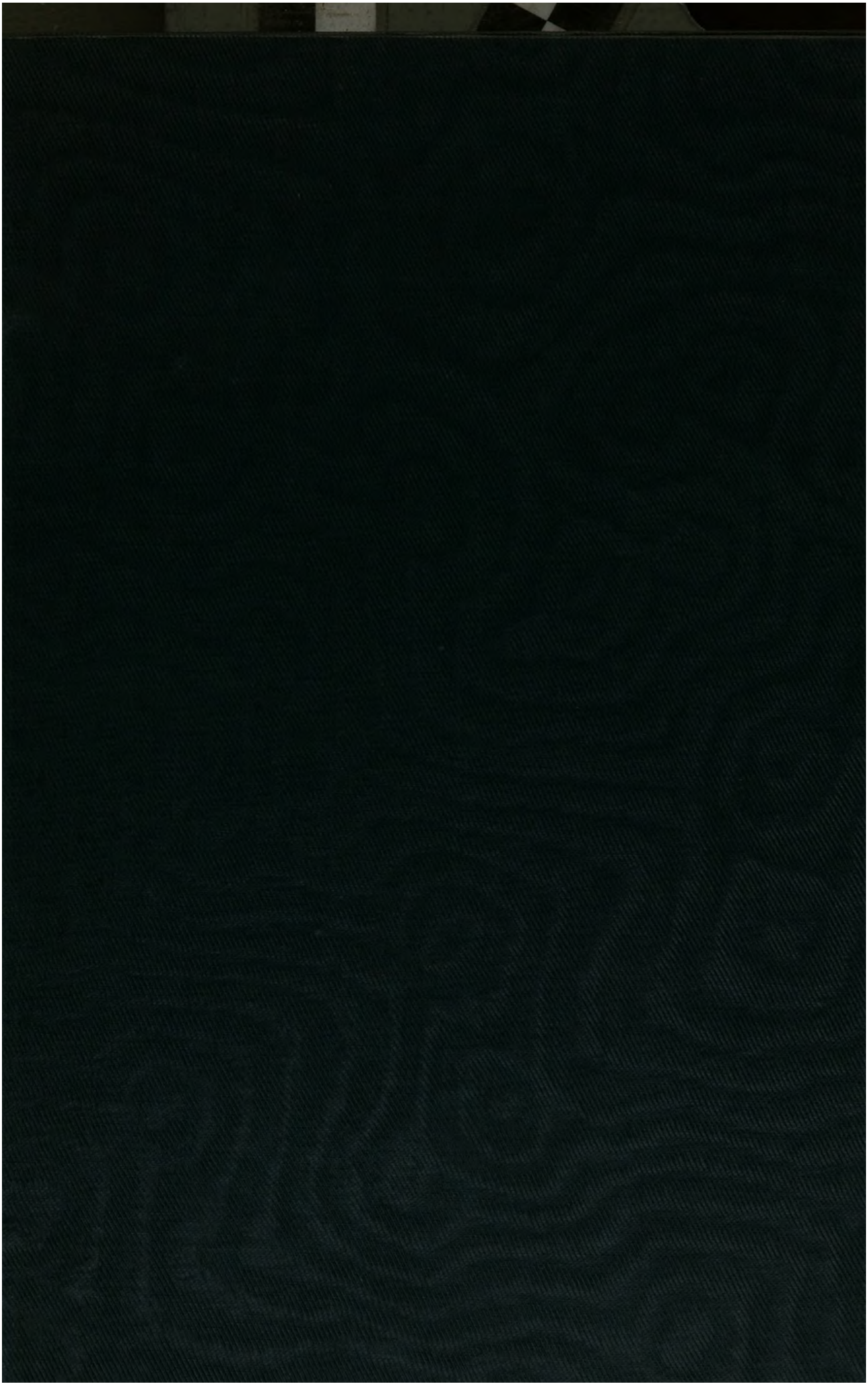
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.C.9.

16C9

مطبع نامی و مشہور نزدیک ودور منشی نول کشور مین
مطبوع ہوئی خدا سے بوتر اسکو جرز بازدی جان اہل ایمان فرماوے
بمنہ وکرمہ

INDIAN INSTITUTE

اطلاع

عقاید کے صفحۂ اول مین یہ عبارت ہی کہ - اصل ایمان نہ زیادہ نہ کم ہوتا ہی - پھر
طبع کے بعد مولف نے اسقدر عبارت زیادہ کی ہی جس پاس یہ کتاب ہو وہ ان
کرلے - یعنی اجمالی اس لیے کہ ایمان اجمالی عبارت ہی اُس تصدیق قلبی سے
جو حد یقین کو پہونچا ہو اور ظاہر ہی کہ یقین نہ زیادہ نہ کم ہوتا ہی کیونکہ اوپر یقین کے
کوئی مرتبہ نہین جو اُسپر زیادہ ہو اور نیچے اُسکے سہو ہو اور نسیان اور شک
پھر یقین نہ رہا لیکن ایمان تفصیلی زیادہ اور کم ہوتا ہی - شرح عقاید نسفی -

پنجگانہ کی سنتین اور مستحبات - جماعت کی نماز - نماز
قضا کی ادا - سجدۂ سہو - نماز مریض - مسافر - سجدہ تلاوت -
احکام نماز جمعہ - عیدین - نماز کسوف وخسوف - نماز
طلب باران - نماز خوف - نماز جنازہ - احکام شہید -
کعبہ مین نماز پڑھنے کی صورت کا ذکر ہی چہارم کتاب مین
زکوٰۃ مطلق ہر قسم کا بیان ہی پنجم کتاب مین روزہ
اور مفسدات روزہ - اور احکام اعتکاف کا مذکور ہی
ششم کتاب مین فرائض وواجبات حج کا بیان ہی
ایسی فقہ کی جامع کتاب سود مند عام جسکو بارہ سال کی
غور ومحنت مین عالم دین پرور فاضل افاضت گستر
سرآمد علمای ذیشان برگزیدہ ومقبول جہان
مولوی علی اشرف خان صاحب خلف الصدق
مولانا مولوی خادم حسین خان مرحوم نے بڑی بڑی
کتابون فقہ سے مثل طحطاوی وفتاوے درّ مختار
وشامی وغیرہ سے ترجمہ کرکے تالیف فرمایا اور
کرۃً بعد اولی نظر فرماکر نام اسکا اشرف المسائل
معروف بجواہر اشرفی رکھا اب یہ کتاب ندرت خطاب بہمہ وجوہ
مکمل ہوکر حسب فرمائش مصنف ممدوح بمقام لکھنؤ
ماہ جون ۱۸۸۴ع مطابق ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۱ ہجری نبوی

جلوہ گری تاریخ نور افشان تصنیف اشرف المسائل از ضیای طبع بلند
ماہ منیر منازل تحقیق مہر تابان ہمای تدقیق فقیہ صدیم المثیل
عالم بی عدیل ونبیل مولانا مولوی نجم الدین صاحب رئیس جہانگیر ہوہذا
کِتَابُ فِقْہٍ ھُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ وسلام علی عبادہ اصطفی من بعد اور پر طالبان مسائل دینیہ
وخواستگاران شیوۂ تقلید حنفیہ کے مانند آفتاب نصف النہار کے
مبرہن دروشن ہو کہ اندنون مین کتاب مستطاب جسمین مسائل ضروریہ
فقہ حنفیہ کے کمال توضیح اور بساطت کے ساتھ اردو زبان سلیس
عام فہم مین مرقوم ہین اور یہ کتاب مبنی ہی اوپر چھ کتاب کے اول کتاب مین
ایمان اور جو اُس سے متعلق ہی اُسکا ذکر ہی۔ دوم کتاب مین طہارت
مطلق ارکان وضو اور اُسکی سنتین۔ مستحبات۔ آداب مکروہات
منہیات۔ بدعات۔ نواقض وضو اور مسائل غسل مفروض اور سنت
وموجبات غسل۔ اور پانی وطہارت کنوین اور تیمم اور مسح موزہ اور
احکام حیض ونفاس۔ ونجاست مطلق اور استنجے کے احکام بشرح وبسط
مذکور ہین۔ سوم کتاب مین مسائل نماز۔ اذان۔ شرائط نماز۔
ارکان نماز۔ واجبات نماز۔ سنت نماز۔ مستحبات نماز۔ صفت
نماز۔ اور قرارت کے احکام۔ امامت خلیفہ کرنے کے احکام۔
نواقض نماز۔ مکروہات نماز۔ نماز وتر ونوافل اور قبل وبعد نماز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَعْدَادَ مَعْلُوْمَاتِكَ
وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَحْفَادِهٖ اَجْمَعِيْنَ
خُصُوْصًا عَلٰٓى اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ
الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ وَعَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى
وَالْحَسَنَيْنِ وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَعَلٰى
عَمَّيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ وَعَلٰى كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ
بِالْاِيْمَانِ وَتَابَعَهُمْ بِالْاِحْسَانِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

خطبۂ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل
لہ عوجا ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ خیر الوری
صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم تسلیما ۵ اما بعد
فاوصیکم عباد اللہ ونفسی بتقوی اللہ فان اکرمکم
عند اللہ اتقکم ودوام ذکر اللہ والشکر علی
نعمائہ اللہ والصبر علی بلاء اللہ اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی
ولا تکفرون ۵ واعملوا ال داود شکرا وقلیل
من عبادی الشکور ۵ وان اللہ مع الصابرین ۵
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین

جلسہ	والحمد للہ رب العلمین ۵	کند

پھر واسطے فرید اعتبار کے جناب افادت مآب آفتاب اوج تحقیق نور خورشید
تدقیق امام وقت وحید زمانہ استاد نا ومولانا افادت معمور مولوی محمد شکور صاحب
مچھلی شہری ادام اللہ ارشادہ وابقاہ اور حضرت مولانا واولانا وابینا مولوی
خادم حسین خان ابن مولوی عبدالقادر خان طاب اللہ ثراہما وجعل الجنۃ
مثواہما کی نظر سے بھی گذری اور اصلاح سے مزین ہوئی امید خدائے ذوالمنن سے
یہ ہے کہ سعی اس بے بضاعت کی مشکور کرے اور حسن صورت وسیرت
اس شاہد رعنا کی بیچ نظر قبول نظارگیان حقیقت شناس کے جلوہ گر فرمائے
آمین یارب العالمین اس کتاب مین جو سہو وخطا ہوئی ہو اسکو بخش دے
اور اس کتاب کے پڑھنے پڑھانے والے کو خصوص محمد عبدالقادر
اور محمد عبدالمقتدر میرے پوتے اور محمد مرتضیٰ اشرف میرے نواسہ کو
اپنا مقبول کر اور انکے گناہون کو بخش اور وسیلے یاد کرنے مسائل
فقہ شریف کے انکے ذہن کھول اور عالم باعمل کر اور دنیا وآخرت مین
انکا بھلا کر اور انپر اور سب مومنین اور مومنات پر رحمت کر
اٰمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَاللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اور مکان معین یعنی حرم مین اور زمان معین یعنی ایام نحر مین سر مُنڈانا اور مکروہات تحریمیہ سے اجتناب کرنا مثلاً بعد وقوف کے جماع کو اور سر ڈھکنے کو اور چہرہ ڈھکنے کو ترک کرنا اور قاعدہ کلیہ واجبات حج کے دریافت کرنے کا یہ ہے کہ جس فعل کے ترک کرنے سے ذبح کرنا واجب ہو سو وہ فعل واجب اور فرائض اور واجبات کے سوائے باقی افعال سنت ہین اور مستحب **فصل میقات** یعنی جگہ احرام باندھنے کی مصر اور شام اور مغرب اور مدینہ والون کی ذوالحُلیفہ اور تبوک کی راہ سے جحفہ اور نجد والون کی قرن ہے اور اہل یمن اور تہامہ اور ہند والون کی یلملم ہے اور اہل عراق کی ذات عرق ہے اور جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہین اُنکے لیے زمین حل کی میقات ہے اور مکّی کے لیے مکان احرام باندھنے کا تمام حرم اور مکان عمرہ کا زمین حل کی ہے **فصل قران** افضل ہے تمتع اور افراد اور عمرہ سے اُسکے بعد تمتع افضل ہے پھر صرف حج صرف عمرہ سے افضل ہے

تمت

خاتمۂ کتاب از مصنف ممدوح الشان سلمہ اللہ المنان

اما بعد حمد خداوند جل وعلا و صلوۃ و سلام بر حضرت شفیع الوریٰ محمد مصطفے علیہ افضل التحیۃ والثنا و آل والا و ستگاہ و اصحاب دین پناہ کے بندۂ امیدوار رحمت و غفران علی اشرف خان عفا اللہ عنہ العصیان ابن مولانا المولوی خادم حسین خان ابن مولوی محمد عبد القادر خان رحمۃ اللہ علیہا طالبان علوم دین و سالکان مناہج صدق و یقین پر آشکارا کرتا ہو کہ پہلے مین نے درمختار اور طحطاوی اور خصوص ردمحتار وغیرہ سے بقدر امکان اس کتاب کی تصحیح کی

صحیح ترکے صحت جسم اور بصیر جو قید نہو اور امن راہ بیشتر ہونا قافلہ جانے کے وقت
اور امن راہ سے مراد یہ ہی کہ لوگ اکثر باسلامت جاتے آتے ہون اور عورت
اگرچہ بڑھیا ہو اُسکے حق مین دو شرطین زیادہ ہین ایک عدت سے خالی ہونا اور شوہر
یا محرم ہوان متقی کا بے جبر ساتھ ہونا اور شرائط صحت حج کے چار ہین احرام حج اور
زمانہ خاص اور مکان خاص اور اسلام **فصل فرائض حج کے** احرام شرط ہی
باعتبار ابتداکے اور رکن کا حکم ہی باعتبار انتہا کے دوم وقوف یعنی ٹھہرنا عرفات پر
سوم اکثر طواف زیارت کرنا اور وہ چار طواف ہین اور یہ دونون رکن ہین
واجبات حج کے مزدلفہ مین ٹھہرنا اور صفا اور مروہ مین سعی کرنی یعنی ڈوڑنا
اور منارون پر کنکریان مارنی اور مسافر کو رخصت کا طواف کرنا اور سر مُنڈانا یا
بال کترانے اور میقات سے احرام باندھنا اور عرفات پر غروب آفتاب تک ٹھہرنا
اگر دن مین ٹھہرا ہو یعنی کچھ دن اور کچھ رات کے ٹھہرنے کو جمع کرنا اور شروع کرنا
طواف کا حجر اسود سے اور دائین طرف سے طواف شروع کرنا اور پیادہ طواف کرنا
اگر عذر نہو اور اگر محدث ہو تو وضو کرکے و گر جنب ہو تو غسل کرکے طواف کرنا اور ستر کرکے
طواف کرنا اور بقدر چوتھائی کمتر عضو کے عورت کے کھل جانے سے طواف
واجب مین ذبح کرنا واجب ہوتا ہی اور صفا پر سے سعی شروع کرنی اور سعی مذکور پیادہ پا
کرنی اگر عذر نہو اور قارن اور متمتع کو بھیڑ بکری ذبح کرنی اور بیت اللہ کے گرد
ہر سات بار گھومنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی اور پہلے کنکریان مارنی پھر ذبح کرنا
پھر سر مُنڈانا پھر طواف زیارت کرنا اور ایام نحر مین زیارت کا طواف کرنا اور
طواف اسطرح کرنا کہ حطیم اُسکے اندر آجائے اور چار یا زیادہ طواف کے بعد سعی کرنی

فاعف وعنی روایت کیا اسکو پانچون نے سوائے ابی داؤد کے اور صحیح کہا اسکو
ترمذی اور حاکم نے اور مظاہر الحق مین مذکور ہی کہ لکھا ہی علمانے کہ جو کوئی ایک
سال تمام کی شب بیداری کرے وہ پاویگا اُسکو انشاء اللہ تعالی اور بعضے علمانے
لکھا ہی کہ اُس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اُنکو احادیث اور آثار سے
اور پایا ہی بعضی علامتون کو اُسکے اہل سے طبری نے ایک قوم سے نقل کیا ہی
کہ اُس رات مین درخت سجدہ کرتے ہین اور زمین پر گر پڑتے ہین پھر بجاے خود
آجاتے ہین اور سجدہ کرتی ہی اُسمین ہر چیز اور صواب یہ ہی کہ اُس رات کے پانے مین
اِن امورات کا دیکھنا شرط نہین بہت لوگ اُس رات کو پاتے ہین اور نہین دیکھتے
انمین سے کوئی چیز اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جگہ ہون اور دونون اُس شب کو پاوین
اور ایک کو معلوم ہو اِن چیزون مین سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہو اور بڑی
علامت یہ ہی کہ توفیق ہو اُسمین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع اور
حضور اور اخلاص کی اور مختار یہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور
تمام رات بیدار رہنا افضل و کامل تر ہی اگر باعث مرض اور ملال اور خلل کا ادا ے
فرائض اور سنتون مؤکدہ مین نہو اگر ہو تو جسقدر توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہی

کتاب الحج

مستطیع پر فوراً ایک حج فرض ہوتا ہی اور شرائط حج کی تین قسم ہین
ایک شرائط وجوب حج کے اور دوسرے شرائط وجوب ادا ے حج کے اور تیسرے
شرائط صحت حج کے سو شرائط وجوب کے آٹھ ہین بنا بر قول صحیح ترک اسلام اور
عقل اور بلوغ اور حریت اور وقت یعنی مہینا حج کا ہونا اور قدرت زاد اور قدرت
راحلہ اور فرضیت حج کا علم دار الحرب مین اور شرائط وجوب ادا کی پانچ ہین بنا بر قول

قبل غروب آفتاب کے وگر استثنا کرے رات کا تو داخل ہو مسجد مین قبل طلوع
فجر کے اور نکلے غروب آفتاب کے بعد اکثر عوام شہر رمضان کی ستائیسوین
شب کو شب قدر کہتے ہین احادیث اسپر دلالت کرتی ہین لیکن امام صاحب نے
یہ جواب دیا ہو کہ جس سال مین حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو
اُسمین لیلۃ القدر ستائیسوین کو ہوئی تھی اور مشہور قول امام صاحب کا یہ ہو کہ
تمام سال مین وہ دائر ہو اور اُسی کا تائید کرنے والا ہو وہ قول جو حضرت شیخ محی الدین
ابن عربی نے فتوحات مکیہ مین ذکر کیا ہو کہ لوگون نے لیلۃ القدر کی تاریخ مین
اختلاف کیا ہو سو بعض کہتے ہین کہ تمام سال مین دائر ہو اور مین بھی یہی کہتا ہون
کیونکہ مین نے اُسکو کبھی شہر شعبان مین دیکھا اور کبھی شہر ربیع مین اور اکثر
شہر رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین اور ایک بار اُسکے عشرۂ اوسط مین اور کبھی جفت
اور کبھی طاق راتون مین سو مجھکو یقین ہو کہ وہ سال بھر مین دائر ہو اور واضح ہو کہ
لیلۃ القدر بڑے مرتبہ کی رات ہو اُسکی طلب مستحب ہو اور وہ سال مین افضل شب ہو
قرآن مجید مین اُسکو ہزار مہینے سے افضل فرمایا ہو ہر عمل خیر اُسمین ہزار عمل کے
برابر ہو یہ نسبت دوسرے اوقات مین کرنے کے مسلمانون مین سے جسکو خدائے
تعالی چاہتا ہو یہ دولت نصیب کرتا ہو اور بعض مالکیہ سے جو مروی ہو کہ اُسکو دیکھنا
ممکن نہین وہ غلط ہو پس جو شخص شب قدر کو دیکھنا چاہے کہ اچھا ہو اور
اخلاص سے یہ دعا کرے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ الْاِخْلَاصَ فِی الْعَمَلِ
وَحُسْنَ الْخِتَامِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَجَلِ اور خلاصہ حدیث کا یہ ہو کہ بی عائشہ کے پوچھنے سے
حضرت صلعم نے شب قدر دیکھنے کے یہ دعا کرنی سکھائی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ

تو مکروہ نہوگا اور مکروہ ہی پانوں پھیلانا قرآن مجید یا کسی کتاب شرعی کی طرف مگر یہ کہ کتاب مذکور کسی اونچی چیز پر ہو یا دور ہو تو مکروہ نہین اور مکروہ تحریمی ہی اعتکاف مین چپ رہنا اگر اُسکو عبادت جانتا ہو ورنہ مکروہ نہین اور کلام حرام مثلاً غیبت سے سکوت کرنا فرض ہی اور کلام مکروہ مثلاً شعر قبیح پڑھنے سے سکوت کرنا واجب ہی اور مکروہ ہی اعتکاف مین بولنا مگر وہ بات جسمین گناہ نہو اور جس کلام مین گناہ نہین اُسمین کلام مباح داخل ہی جب اُسکی طرف حاجت ہو اور مسجد مین کلام مکروہ ہی اُسوقت کہ کلام کے لیے اُسمین بیٹھے اور مکروہ ہی مسجد مین ہر معاوضہ مثل بیع وشرا کے مگر معتکف کو درست ہی بشرطیکہ اُس چیز کی حاجت اُسکو یا اُسکی عیال کو ہو اور وطی کرنی قبل اور دُبر مین اعتکاف کا مفسد ہی مُنزل ہو یا نہو اور قصداً ہو یا بھول کے اور مساس اور بوسہ سے بھی ٹوٹ جاتا ہی اگر مُنزل ہو ورنہ منزل ہو یا نظر یا فکر کرنے سے منزل ہو تو نہین ٹوٹتا اور اگر دو یا زیادہ دنون یا راتون کے اعتکاف کی نیت کی تو اُتنے روز کا مع اُتنی راتون کے اور اُتنی راتون کا مع اُتنے دنون کے پیاپے اعتکاف لازم ہوگا اور اگر مجرد ایک دن کے اعتکاف کی نذر کی تو صرف اُس ایک دن کا اعتکاف لازم ہوگا اور اگر اُسکے ساتھ رات کی بھی نیت کی ہی تو دونون لازم ہونگے اور اگر مجرد ایک رات کے اعتکاف کی نذر کی ہی تو نہ یہ نذر صحیح نہ دن لازم ہوگا جب تک اُسکے ساتھ دن کی نیت نہ کرے اور عرفہ کی رات اور قربانی کی راتین روز گذشتہ کی تابع ہین اور اُنکے سوائے ہر شب اور شب دہم ذیحجہ کی بارھوین تاریخ کے بعد کی رات روز ماقبل کی تابع نہین اسی واسطے تیرھوین شب مین امام کے نزدیک قربانی جائز نہین پس اس تقدیر پر جب شب و روز کے اعتکاف کی نذر کرے تب داخل ہو مسجد مین اعتکاف کے لیے

نفل اعتکاف کی ایک ساعت ہی رات کی یا دن کی اور ساعت اصطلاح فقہا مین
ایک ادنی جزو ہی زمانہ کا نہ وہ چوبیسوان حصہ شب و روز کا جو منجمون کی اصطلاح ہی پس
اگر شروع کیا نفل اعتکاف مین پھر اُسکو توڑ دیا تو اُسکی قضا لازم نہین بنا بر
ظاہر مذہب کے بسبب مدت معین نہونے کے اور نفل اعتکاف مین نکلنا جایز ہی
اسلیے کہ نکلنا اعتکاف کو ختم کرنے والا ہی نفل والے کے حق مین نہ باطل کرنے والا
جیسا مذکور ہوا کہ نفل اعتکاف کی کمتر مدت ایک ساعت ہی اور اعتکاف واجب مین
مسجد سے نکلنا حرام ہی کیونکہ باطل کرتا ہی عمل کو لیکن واسطے حاجت انسانی کے
مضائقہ نہین اور وہ حاجت خواہ طبعی ہو مثلاً بول و براز و طہارت مسجد کے
باہر جاکے کرنا یا اگر کوئی شخص خدمتی نہو تو گھر جاکے کھانا لانا اور خواہ وہ حاجت
شرعیہ ہو مثلاً خارج مسجد مین اذان کہنی گویہ معتکف مؤذن نہو یا مثلاً واسطے نماز
جمعہ کے وقت زوال کے جانا اگر جامع مسجد دور ہو تو اپنی رائے سے اندازہ کرکے
ایسے وقت نکلنا کہ نماز جمعہ کو مع اُسکی سنتون اور خطبہ کے پائے اور اُس سے زیادہ
ٹھہرنا مکروہ تنزیہی ہی و گر راہ مین ذرا بھی دیر کی تو اعتکاف ٹوٹ جاتا ہی اور اگر بدون نفس کی
عیادت یا نماز جنازہ یا مجلس علم مین جانے کی نذر کے وقت نیت نہ کی اور گیا تو
اعتکاف ٹوٹ جاتا ہی و گر جانے کی نیت کی اور گیا یا اعتکاف غیر واجب مین گو نیت نہ کی
اور گیا تو نہین ٹوٹتا اور مسجد مین کھانا پینا سونا جایز ہی معتکف ہو خواہ غیر معتکف
مسافر ہو خواہ مقیم بشرطیکہ مسجد کو ملوث نکرے نہ روکے نہ قبلہ کی طرف پانون کرے
کیونکہ سوتے مین یا سولے سونے کی حالت کے بالغ یا لڑکے کا ایک پانون بھی
قبلہ کی طرف پھیلانا بدون عذر اور سہو کے مکروہ تحریمی ہی پس اگر عذر سے یا بھول کر پھیلا گیا

ل
مفسدات و مکروہات
نماز کے فروع مین
مفصل مستقبل ص ۱۲۵
و واضحا اشاعی

شرط ہی اور مسلم اور عاقل ہونا یہ دونون شرطِ نیت ہین اور جنابت اور حیض اور نفاس سے
طاہر ہونا شرط حالت اعتکاف ہی اور فقط حالت اعتکاف نذر مین حیض اور نفاس سے
طاہر ہونا شرط صحت اعتکاف نذر ہی اور اعتکاف کی تین قسمین ہین ایک واجب ہی
اور اعتکاف واجب ہوتا ہی زبان سے تلفظ کرکے نذر کرنے سے خواہ نذر بدون
شرط کے ہو یا شرط کے ساتھ ہو اور دوم سنت موکدہ کفایہ ہی شہر رمضان کے اخیر
عشرہ مین اور تیسری قسم اعتکاف کی مستحب ہی جو اسکے سوائے اور زمانون مین ہو
اور واسطے صحت اعتکاف واجب کے روزہ شرط ہی بالاتفاق بنابر مذہب صحیح کے
اور واسطے صحت اعتکاف مسنون کے بھی روزہ شرط ہی پس اگر رات کے اعتکاف کی
نذر کی تو صحیح نہین کیونکہ رات محل صوم نہین لیکن اگر نذر مین رات اور دن دونون کی
نیت کرے تو درست ہی کیونکہ گو رات محل صوم نہین لیکن بسبب تابع ہونے کے دن مین
داخل ہی اور محدثین فرماتے ہین کہ بی عائشہ رضی اللہ تعالی فرماتی ہین کہ نہین
اعتکاف مگر ساتھ روزے کے ابو داؤد اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نذر کی تھی مین نے جاہلیت مین کہ اعتکاف
کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی بخاری و مسلم ملخصاً
اسمین دلیل ہی اسپر کہ واسطے صحت اعتکاف کے روزہ شرط نہین اور قول حضرت
بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا حدیث مرفوع نہین دوم معارض اُسکی یہ حدیث صحیحین کی کہ اسمین
روزہ شرط نہین رد اُسکا ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر موافق ہو
حکم اسلام کے تو واجب ہی پورا کرنا اُسکا بعد اسلام کے اور مذہب جمہور اور امام احمد
اور ابو حنیفہ رحمہما کا یہ ہی کہ ہر مسجد مین اعتکاف درست ہی ملخصاً بلوغ المبین اور اقل مدت

مثلاً چودھوین تاریخ مین نذر کی تو کچھ قضا نہ کرے اور اُسپر صرف باقی سال کے یعنی شہر تاریخ کے
بقیہ دنون کے روزے لازم ہونگے اور یہی صواب ہی اور مطلقاً کے یہ معنی کہ ایام منہیہ کا
ذکر صریح کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جو زبان سے تلفظ کیا ہی وہ اُسکا مقصود ہو یا نہو یعنے
اگر چوک کے کچھ کا کچھ کہدیگا تب بھی نذر منعقد ہوجاویگی چنانچہ کسی شخص نے کہنا چاہا
کہ اللہ تعالی کے واسطے مجھپر روزہ ایک دن کا ہی اور بجاے ایک دن کے ایک مہینہ کہدیا
تو اُسپر ایک مہینہ کے روزے لازم ہونگے اور اسی طرح اگر کوئی اور کلام بولنا چاہتا تھا
اور بجاے اُسکے زبان سے نذر کا کلمہ کہدیا تو نذر لازم ہوگی کیونکہ نذر مین ہزل یعنی
بیہودہ بات بمنزلہ جد یعنی کوشش کے ہی مثل طلاق کے اور واجب کی جنس کو اپنے
نفس پر واجب کرنا نذر ہی اور نذر عمل زبان کا ہی اور صحت نذر کی یہ شرطین ہین کہ
معصیت نہو جیسے شراب پینی اور شرط ہی کہ نہ اُسپر فی الحال واجب ہو جیسے وہ نماز روزہ
جو واجب ہو چکے ہین نہ آیندہ واجب ہون جیسے وہ نماز روزہ جو آگے واجب ہونگے اور
شرط ہی کہ اُسکی جنس کا وہ واجب لعینہ موجود ہو جو مقصود بالذات ہو یعنی کسی عبادت کا
وسیلہ نہو **فصل** اعتکاف کے معنی مرد کا ٹھہرنا کسی مسجد جماعت مین گو عاقل لڑکا ہو
یا عورت کا ٹھہرنا اپنے گھر کی مسجد مین وگرنہو تو گھر مین کسی موضع کو اعتکاف کے لیے
مقرر لینا جائز ہی اور کیا اعتکاف نفلی مشکل کا صحیح ہی اُسکے گھر مین مین نے اس
مسئلہ کو نہین دیکھا اور ظاہر یہ ہی کہ صحیح نہین کیونکہ اسمین احتمال مذکر ہونے کا ہی اور
نفی نفلی کی باعتبار مؤنث ہونے کے مقتضی ہی کہ اسکا اعتکاف گھر مین کراہت کے ساتھ
جائز ہو اور باعتبار مذکر ہونے کے اس بات کو چاہتا ہی کہ کسی وجہ سے درست نہو
کہا ہی اسکو حلبی نے اور اعتکاف مین ٹھہرنا رکن ہی اور مسجد مین اعتکاف کرنا اور نیت

۱؎ یعنے جو نذر کی طرح سے واجب کیا گیا ہو ۱۲
۲؎ نیت کی مین نے اس اعتکاف سے کرنے کی جو فلان حاجت کے لیے یا محض اللہ تعالی کے لیے مین نے نذر مانی تھی ۱۲

اور مسافر نے افطار کی نیت کی ہو یا نہ اگر مقیم ہوجائے اور روزہ کی نیت کرے
نصف النہار شرعی اور کھانے سے پہلے تو صحیح ہی ہر صورت مین یعنی نفل ہو یا نذر معین
یا ادائے شہر رمضان اور اگر اُس روزے کی نیت کی جس مین رات سے نیت کرنی
ضروری ہی مثلاً نذر معین وغیرہ تو وہ روزہ نفل ہوگا اور اگر یہ واقعہ شہر رمضان مین ہو تو
وہ روزہ شہر رمضان ہی کا واقع ہوگا اور اسی طرح واجب ہی مقیم پر تمام کرنا اُس روزہ
شہر رمضان کا جس روز مین سفر واقع ہو لیکن اگر افطار کرے تو کفارہ لازم نہین
دونون مسئلون مین یعنی مسافر کہ مقیم ہوا اور مقیم جسنے سفر کیا مگر اُس صورت مین
کہ اپنے شہر مین داخل ہو کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اور افطار کرے تو کفارہ دے
اور اگر روزہ دار نے صرف نیت افطار کی تو افطار کرنے والا نہو جائیگا جب تک
افطار نہ کرے اور قضا کرے روزے ایام بیہوشی کے اگرچہ تمام شہر رمضان مین
بیہوش رہا ہو لیکن جس روز یا جس روز کی شب مین بیہوشی طاری ہوئی ہو
وہ روزہ صحیح ہو البشرطیکہ نیت کا یقین ہو ورنہ اُسے بھی قضا کرے اور حالت
جنون مین جسقدر ایام گذرے ہون اُنھین قضا کرے اور اگر تمام شہر رمضان مین
جنون سے افاقہ نہو تو مطلقاً قضا لازم نہین بلا خلاف اور اگر جنون نے
جملہ اوقات کو احاطہ کیا تو نہ قضا کرے پس اگر ایک ساعت کا بھی افاقہ ہو گو شب مین ہو
یا بعد دوپہر کے تو قضا کرے اور یہ صحیح اور معتمد ہی کیونکہ یہ ظاہر الروایہ ہی اور متون
اسی پر منعقد ہین اور اگر نذر کیے روزے ایام منہیہ کے یا اُس برس کے تو نذر
صحیح ہی مطلقاً مذہب مختار پر لیکن ایام منہیہ مین افطار کرنا واجب ہی پھر اُنکی قضا کرے
اور یہ اُسوقت ہی کہ نذر ایام منہیہ سے پہلے واقع ہوئی ہو پس اگر بعد ایام منہیہ کے

نصف النہار شرعی
اول زمانہ طلوع
صبح صادق سے
غروب جسم
آفتاب تک کا
نصف ہی ۱۲
منہ عفا عنہ

اور شیخ فانی وغیرہ پر اُس صورت مین فدیہ واجب ہی کہ صوم بذات خود اصل ہو اور
بندہ اُسکے ادا کا مخاطب ہو مثلاً شہر رمضان اور اُسکی قضا اور نذر اور شیخ فانی وغیرہ کو
جو فدیہ ادا کر چکا ہی جب قدرت ہو تب قضا کرے اور روزۂ نفل ادا یا قضا قصداً
صحیح شروع کرنے سے اگر عذر نہو تو اُسکا تمام کرنا لازم ہوتا ہی لیکن اگر شروع کیا
روزۂ واجب کے گمان سے اور بعد شروع کرنے کے معلوم ہوا کہ واجب ذمہ پر نہین ہی
اور اُسی وقت افطار کیا تو اُسکی قضا نہین ہی و گر شروع کرنے کے بعد ایک ساعت
گذر گئی تب افطار کیا تو قضا واجب ہوگی پھر اگر فاسد ہو جائے اگرچہ فساد حیض
آنے کی جہت سے ہو تو صحیح تر روایت مین قضا واجب ہی مگر روز عیدین اور ایام
تشریق مین تمام کرنا اُسکا لازم نہین پس اُسکی قضا بھی واجب نہوئی اور اگر عذر ہو
تو روزۂ نفل مین افطار کی رخصت ہی اور ضیافت بھی عذر ہی مہمان اور میزبان
دونون کے لیے بشرطیکہ میزبان صرف حاضر ہونے سے مہمان کے راضی نہو اور
ترک افطار سے اُسکو رنج ہو اور یہ اپنے نفس پر قضا کرنے کا اعتماد رکھتا ہو لیکن
دوپہر کے بعد افطار نہ کرے مگر جب نہ افطار کرنے مین والدین کا عاق کر دینا متصور ہو
تب مضائقہ نہین اور بدون اجازت زوج کے نذر وجہ کو روزۂ نفل رکھنا مکروہ ہی
لیکن اگر زوج محرم یا مریض یا مسافر ہو تو جائز ہی و اگر زوج نے زوجہ کا روزہ نفل
افطار کرا دیا تو قضا واجب ہوگی زوج کی اجازت سے یا بعد جدائی کے اور
غلام کو بغیر اجازت مولیٰ کے روزہ رکھنا مکروہ ہی اگرچہ آقا کو کچھ نقصان نہ پہنچاوے
و گر اُسنے افطار کرا دیا تو اُسکی اجازت سے یا بعد آزادی کے قضا کرے اور
اگر مزدور کے روزہ رکھنے سے مستاجر کا نقصان ہوتا ہو تو مکروہ ورنہ جائز ہی

اور اگر بعد زوال عذر کے بقدر پورے ایام قضا کے قدرت قضاے صوم کی
حاصل ہوئی پھر موت کی جہت سے قضا فوت ہوئی تو بالکل فدیہ دینے کی وصیت
واجب ہی وگر اُس سے کم قدرت ملی تو اُسی قدر فدیہ دینے کی وصیت واجب ہی لیکن
جس شخص نے بے عذر افطار کیا اُسکے لیے فرصت زمانۂ قضا کے پانے کی شرط نہین
پس واجب ہونا وصیت کا اُسکے ذمہ بطریق اولی ہی اور جو ولی میت کے مال مین
متصرف ہو اُسکو فدیہ ادا کرنا اُس مال کی تہائی سے لازم ہی میت کی وصیت کی
جہت سے اور اگر اُسکا کوئی وارث نہو تو کُل مال مین سے فدیہ دیا جاوے وگر
وصیت نہین کی تو وارثون پر فدیہ کا دینا واجب نہین وگر دینگے تو جائز ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور میت کو ثواب ہوگا اور فدیہ ہر ایک نماز کا گو نماز وتر ہو مثل فدیہ
ہر ایک روزہ کے ہی اور اعتکاف واجب مین کھانا دیا جاے میت کی طرف سے
ہر روزہ کے لیے مانند فطرہ کے مقدار مین حاصل یہ کہ جو عبادت بدنی ہو جیسے نماز وغیرہ
تو وصی اُسکے مرنے کے بعد اُسکی طرف سے ہر واجب کے بدلے بقدر صدقۂ
فطر کے کھانا دے اور جو عبادت مالیہ ہو مثلاً زکوٰۃ تو میت کی طرف سے نکالے
بقدر واجب کے اور جو عبادت مرکب ہی بدنی اور مالی سے یعنی حج تو میت کی
طرف سے ایک شخص کو بھیجکے حج کرائے میت کے مال سے اور شیخ فانی یعنی جسکی
قوت فنا ہو گئی ہو یا مریض کو جب بالتحقیق اپنی صحت سے یاس ہو جاے تو واجب ہی
دینا ہر ایک روزہ کے فدیہ مین آدھا صاع گیہون یا دوسری چیز جو فطرہ مین معین ہی
اور اگر چاہے تو شہر رمضان کے اول مین دیدے اور چاہے آخر مین دے اور اگر
ایک فقیر کو سب فدیہ دیدیوے تو جائز ہی کیونکہ نہ تعدد فقیرون کی شرط ہی نہ مقدار

مولی کے حکم سے مجبور ہو کے ایسی مشقت اُٹھائی ہی تو اُسپر کفارہ نہین و گر اپنے
اختیار سے کیا تو کفارہ لازم ہی **فصل اُن عوارض کے بیان مین**
جنمین روزہ نہ رکھنا جائز ہی اگر روزہ رکھنے مین مرض پیدا یا زیادہ
یا دیر مین شفا ہونے کا خوف ہو یا خادمہ خوف کرتی ہو ضعف کا اور اِن سب
چیزون کا خوف اپنے تجربہ سے ہو یا غلبۂ ظن سے بسبب کسی علامت کے یا خبر
دینے سے طبیب ماہر مسلمان غیر فاسق کے یا اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی کو
بنا بر ظاہر روایت کے ظن غالب مین اپنی مضرت کا خوف ہو یا بچہ کو ضرر پہونچنے سے
ڈرے یا کسی کا ایسا دباؤ ہو جو مضطر کرتا ہو مثلاً قتل کرنا اور عضو کاٹنا اور سخت
مار دینی یا غزا مین ضعف کا خوف ہو تو افطار مباح ہی و گر پیاس یا بھوک سے ہلاک کا
یا عقل کے نقصان کا یا بعض حواس جاتے رہنے کا خوف ہو تو بھی افطار مباح ہی
اور باندی کو پہونچتا ہی کہ مولی کے فرمان کو نمانے جبکہ امر مذکور اُسکو عاجز کرے
فرائض کے ادا سے کیونکہ فرائض کے باب مین اُسکو اصل حریت پر باقی رکھا ہی
اور جس روزہ نیت روزہ کرنے کے بعد سفر کرے اُس دن کے روزہ کا تمام کرنا واجب ہی
بعد اُسکے سفر مین افطار مباح اور روزہ رکھنا مندوب ہی اگر ضرر نکرے و گر اُسپر
یا اُسکے رفیق بے روزہ دار پر شاق ہو تو افطار ہی افضل ہی لیکن یہ سب
جب قادر ہون تب صرف قضا کرین اور پیاپی قضا کرنا شرط نہین لیکن پے در پے
قضا کرنا مندوب ہی اُن مواضع مین جنمین پے در پے قضا کرنا شرط نہین اور اگر
دوسرا رمضان آجائے تو ادا کو قضا پر مقدم کرے اور فدیہ لازم نہین پس اگر معذور
مذکور اُسی زمین مر جائین تو اُنپر نہ قضا واجب ہی نہ فدیہ پس وصیت بھی واجب نہوئی

اُسوقت ہیں کہ غروب آفتاب کا ظن غالب ہو اور تعجیل مستحب یہ ہے کہ کثرت سے
ستارے نکلنے کے قبل افطار واقع ہو اور افطار کو مقدم کرنا سنت ہے اگر نماز کو
مقدم کرے تو افطار کرکے سنت پڑھے اور اگر کھجور پنا وے تو پانی سے
افطار کرنے کی حدیث کو صحیح کہا ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے روزے
افطار کرنے کے بیان میں بلاغ المبین میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ
افطار کرتے روزہ تو فرماتے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ
ابو داؤد بلاغ المبین اور جو شخص بلند مکان پر ہو مثلاً منارہ وہ افطار نکرے جب تک
آفتاب غروب نہو جاے اور شہر والے اُس سے پہلے افطار کر سکتے ہیں اگر اُنکے نزدیک
آفتاب غروب ہو جاے اُس سے پہلے اور یہی حال ہے طلوع کا فجر میں یا سحر میں
اور اگر حرفہ والے کے پاس اُسکی اور اُسکے عیال کی کفایت موجود ہو تو اُسکو
افطار حلال نہیں کیونکہ اُسکو سوال حرام ہے پس افطار بالاولیٰ حرام ہوگا اور جو کفایت
موجود نہو تو اُسکو عمل کرنا جائز ہے اُس مقدار کہ کفایت کرے اور اگر بغیر افطار کیے
عمل نہو سکتا ہو تو افطار جائز اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع کھانا دے
اُس صورت میں کہ اور دنوں میں گنجایش روزہ رکھنے کی نہ ملے اگر ملے تو قضا
واجب ہوگی بشرطیکہ دوسرا کام نہیں کر سکتا جسمیں روزہ بھی رکھ سکے ایسا ہی
اگر خوف ہو کھیتی کے ہلاک ہونے کا یا چوری جانے کا اور کوئی آدمی نہ ملے جو اجرت
رائج پر کام کر دے اور یہ خود اُس کام کو کر سکتا ہے تو افطار جائز ہے پس اگر اپنے اختیار سے
عمل کی جہت سے کسی شخص آزاد نے مشقت اُٹھائی یہاں تک کہ مریض ہو گیا پھر
افطار کیا تو قول مرجح یہ کہ اُسپر کفارہ لازم ہے اور لونڈی غلام پس اگر اُنھوں نے

روزے کو توڑتا ہی اور کفارہ بھی لازم آتا ہی مگر جبکہ چباوے اسطرح کہ اُسکے اجزا منہ مین متفرق ہوجائین تو دانتون مین چمٹ جاویگا اور پیٹ مین کچھ نہ پہونچیگا اور تھوک کے تابع ہوگا پس روزہ سلامت رہیگا مگر یہ کہ مزہ پاوے اپنے حلق کے اندر تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اسی کو کمال نے پسند کیا ہی اور کہا ہی کہ یہی قاعدہ کلیہ ہی ہر قلیل شی مین جسکو چباوے کہ اگر حلق کے اندر مزہ پاویگا تو روزہ ٹوٹ جاویگا والا نہ جاویگا فصل اگر نمک کم یا زیادہ ہونے سے زوج یا مالک بدخلق تنگ گیری کرتا ہو یا کوئی چیز خرید کرتا ہو اور بدون چکھنے کے اور طرح سے نہ لے سکتا ہو اور غبن کا خوف ہو تو چکھنا مکروہ نہین اور اگر غبن وغیرہ کا خوف نہو تو فرض روزون مین چکھنا مکروہ ہی اور بے عذر یعنی بے روزہ دار شخص پاس ہوتے ہوئے بچہ کو کھلانے کے لیے کھانے کی چیز چبانی صرف فرض روزہ مین مکروہ ہی اور بے عذر کذب ناجائز اور کلام فحش اور نمیمہ[1] اور غیبت[2] کرنی اور لڑنا اور بوسہ دینا اور مساس کرنا مکروہ ہی اگر جوان ہو اور انزال یا جماع سے امن مین نہو اور حجامت کرنی یا فصد لینی مکروہ ہی اگر ضعف کا خوف ہو اور منہ مین آب دہن جمع کرکے نگلجانا اور پانی مین گوز کرنا اور بجاے مسواک کے مصطگی چبانی اور اکثر روز مجنب رہنا غسل نہ کرنا مکروہ ہی اور مسواک کرنی اگرچہ بعد دوپہر کے ہو یا پانی مین تر ہو بنا بر مذہب صحیح کے اور وضو کے سوا کلی کرنی اور ناک مین پانی ڈالنا اور خنکی حاصل کرنے کے قصد سے کپڑا تر جسم مین لپیٹنا مکروہ نہین اسی پر فتوی ہی اور سحری کھانا سنت اور بالکل برکت ہی اور سحور کی تاخیر مستحب ہی اور جب آفتاب غروب ہوجائے تب افطار جلد کرنا مستحب ہی مگر ابر مین تاخیر کرے

[1] نمیمہ چغلی کھانے کو کہتے ہین ایک شخص کی بات دوسرے کے سامنے ایسی بیان کرنی جسمین فساد ہو۔ منہ

[2] غیبت اسے کہتے ہین کہ اپنے مسلمان بھائی کی معین کی غیبت مین اسکے وصف ایسی طرح بیان کرنا کہ اگر اسکے سامنے ذکر کرتا تو وہ شخص رنجیدہ ہوتا اور ذکر وہ وصف اسمین نہو تو بہتان ہی ۱۲ منہ

یا نہ معلوم ہو اور حدیث افطر الحاجم والمحجوم کی بھی یہی تاویل کی گئی ہی لیکن بعضون نے
اُسکے ظاہر معنی پر بھی عمل کیا ہی پس اگر پچھنا لگانے والا یا لینے والا حجامت کے
بعد روزہ ٹوٹ جانے کے گمان سے قصداً افطار کریگا تو کفارہ لازم آویگا
لیکن جبکہ فتویٰ دیگا اُسکو مفتی معتمد افطار ہو جانے کا اگرچہ خطا کریگا یا
پچھنے لگانے والے اور لینے والے نے سُنی حدیث مذکور اور نہ جانی تاویل اُسکی
بموجب مذہب کے تو کفارہ لازم نہوگا وگرنہ تاویل معلوم ہوگی تو کفارہ
لازم ہوگا اور اگر از خود قی آجاوے اور دفع ہو جاوے تو روزہ نہین جاتا ہر صورت مین
یعنی مُنہ بھر آوے یا کم اور روزہ یاد ہوتے ہوے قصداً قی کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہی
اگر مُنہ بھر ہو بالاجماع ہر صورت مین یعنی وہ خود پھر جائے یا پھیری جائے یا
نہ پھرے نہ پھیری جائے اور اگر قی کم ہو تو ظاہر الروایہ مثل قول امام
محمدؒ کے یہ ہی کہ ٹوٹ جاتا ہی اور اُسپر اجماع ہی اور آئی ہوئی قی از خود پھر جانے سے
روزہ نہین جاتا اور روزہ یاد ہوتے ہوے اُسے قصداً پھیر لے جانے سے
روزہ جاتا ہی بالاجماع اگرچہ قلیل یعنی بقدر چنے کے ہو اور اِن سب صورتون مین
قضا ہی کفارہ نہین اور قی خواہ طعام کی ہو خواہ پانی کی خواہ صفرا یا خون بستہ کی ہو
خواہ بلغم کی اور دانتون مین اٹکے ہوے گوشت کو قصداً کھا جانے سے روزہ
قضا کرے اگر اسقدر ہی جسکا نگلنا ممکن ہو بدون استعانت لعاب دہن کے اور
بعضون نے فساد روزہ مین چنے کے مقدار کو اختیار کیا اور مقدار مذکور سے
کم مین روزہ نہین جاتا مگر جبکہ مُنہ سے نکال کے پھر کھا جائے تو روزہ ٹوٹ جاویگا
اور کفارہ لازم آویگا اور کھا لینا کسی چیز کا مقدار ایک تل کے بھی مُنہ کے باہر سے

ساٹھ روز تک ہر روز قدر صدقہ فطر کے اُسے دیا کرے اور جسنے زکوۃ دینا جائز نہین
وہ کفارہ پانے کا بھی مجاز نہین لیکن ذمی فقیر کو دینا جائز ہی اور کفارہ اُس صورت مین ہی
کہ روزہ دار نے رات سے نیت کی ہو اور نہ حادث ہو بعد عمداً افطار کرنے کے
وہ عذر جو کفارہ کو ساقط کردے مثلاً حیض آوے اگر روزہ عمداً توڑنے کے بعد
بیمار ڈالے اپنے تئین زخم لگاکے یا زبردستی کوئی لے سفر مین لیجائے تو قول
معتمد یہ ہی کہ کفارہ لازم ہی وگر اپنی خوشی سے سفر کریگا تو بالاتفاق کفارہ ساقط
نہوگا لیکن اگر افطار کرے بعد اُسکے کہ سفر کیا تو کفارہ واجب نہین اگرچہ روزہ توڑنا
اُسپر حرام ہی اگر فجر کے بعد سفر کیا ہو اور جسکو عادت مقررہ ہو تپ کی یا حیض کی
پس اگر افطار کیا اور عذر مقررہ پایا گیا تو کفارہ واجب نہین وگرنہ پایا گیا تو
واجب ہی اور دشمن کے مقابلہ کا یقین کرکے افطار کرنے مین بالاتفاق کفارہ
واجب نہین اور اگر چند روزے توڑے ہون تو ہر ایک روزہ کی قضا کرین اور
آخر مین سب کا صرف ایک کفارہ دینا کفایت ہی اور اگر دو رمضان کے دو روزے
توڑے ہون تو دو کفارے لازم ہین یہ ظاہر الروایہ ہی اور بعضون نے فتوی کے لیے
یہ اختیار کیا ہی کہ اگر کھانے سے یا دماغ مین کوئی چیز پہونچانے سے افطار کیا
تو ایک ہی کفارہ ہوگا اور اگر جماع سے مکرر افطار کیا تو جدا جدا کفارہ ہوگا اور اگر
کسی شخص نے افطار کیا بے عذر عمداً سب کے سامنے تو اُسکو قتل کیے جانے کے
حکم مین اتفاق ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام کی تاویل کی گئی ہی بالاجماع
ساتھ جاتے رہنے ثواب کے پس اگر غیبت کے بعد روزہ ٹوٹ جانے کے
گمان سے قصداً افطار کرے تو کفارہ لازم ہی ہر حال مین یعنی اسکی تاویل معلوم ہو

مگر اُسکا پورا کرنا متعذر ہوگیا جیسا جان کے افطار کردے یا یوم الشک مین افطار
کرنے والا ہو پھر ظاہر ہوا کہ یہ روز شہر رمضان کا ہی یا سحر کھالی اس خیال سے کہ
ابھی صبح نہین ہوئی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی اُن صورتون مین بھی امساک واجب ہی
اور یہ سب جو مذکور ہوے اُس روز کا روزہ قضا کرین مگر لڑکا جو بالغ ہوا یا کافر
جو مسلمان ہوا وقت نیت کے وہ اُس روز کے روزہ کی قضا نہ کرین گو وہ دونون
افطار کرلین لیکن اگر یہ دونون روزہ کی نیت کرین قبل دوپہر شرعی کے تو روزہ
نفل ہوگا کہ توڑنے سے اُسکی قضا لازم آویگی اور اگر نیت کرلی مسافر یا مجنون
یا مریض نے قبل دوپہر شرعی کے تو درست ہی فرض سے اور اگر حائض یا نفسا نے
نیت کرلی تو صحیح نہین ہی بالکل یعنی نہ فرض نہ نفل فصل اگر شہر رمضان کی شب مین
نیت کرکے دن کو حالت صوم مین روزہ یاد ہوتے ہوے بے عذر قصداً ایسی شے
کھائی یا دماغ مین پہونچائی جو جسم کی اصلاح کے لیے عادتاً کھائی جاتی ہو یا بالقصد
غذا یا دوا یا تلذذ کے کھائی جاتی ہو یا دُبر مین یا قبل محقق مین مرد نے اپنے ذکر کا
اگرچہ صرف تمام حشفہ داخل کردیا پس اگر دونون آدمی ہون اور زندہ ہون اور
شہوت کامل رکھتے ہون اور مکلف یعنی عاقل بالغ ہون تو قضا اور کفارہ لازم ہی
مثل ترتیب کفارۂ ظہار کے یعنی ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام آزاد کرنے کے لیے
نہ پاوے تو دو مہینے پیاپی روزے رکھے وگرنہ درمیان مین بے عذر یا عذر سے کوئی
روزہ فوت ہوجاے تو سر نو سے روزے رکھے لیکن سن ایاس کے قبل حیض
عذر معتبر ہی اور اگر روزہ رکھنے کی بھی طاقت نہو تو ساٹھ مسکین کو ایک صدر ہر ایک کو
قدر صدقۂ فطر کے گیہون یا جو وغیرہ جو فطرہ مین معین ہی کوئی ایک چیز دیدے یا ایک کو

دو پہر شرعی کی اول زمانہ ہے جو صادق سے چھ گھنٹے بعد ہوتا ہے

کفارہ نہین اور بھول کر کھانے اور جماع کرنے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا عالم اگر بھول کر
کھالے یا جماع کرے بعد اسکے اُسوقت اُس مسئلہ کے سہو کرنے کی حالت مین روزہ
ٹوٹ جانے کے گمان سے قصداً افطار کرے تو صرف قضا کرے کفارہ لازم نہین ہے
صحیح پر اور اگر سہو کھانے یا جماع کرنے کے بعد عالم مذکور نے اُس مسئلہ کے یاد
رکھنے کی حالت مین قصداً افطار کیا تو کفارہ بھی لازم ہو اور اگر اس مسئلہ کا عالم نہو تو
قضا کرنا اور کفارہ لازم نہونا متفق علیہ ہے اور اگر عورت نے رات مین روزے کی
نیت کی تھی پھر رات ہی مین مجنون ہوگئی اور جماع کی گئی دن مین یا دن مین قبل
نصف روز شرعی کے نیت کی پھر مجنون ہوگئی پھر وطی کی گئی تو قضا لازم ہے اور اگر
تو نے ذالا کوئی روزہ سوائے روزہ ادائے شہر رمضان کے تو صرف قضا لازم ہے
اور اگر سحر کھائی رات کے گمان سے پس اگر معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہوگئی تو اُسپر صرف
قضا ہے ورنہ اگر کچھ معلوم نہوا تو قضا بھی نہین اور اگر غروب آفتاب کا گمان کرکے افطار کیا
بعد اُسکے غروب نہونا معلوم ہوا تو صرف قضا ہے ورنہ اگر کچھ معلوم نہوا تو قضا بھی نہین
اور ان صورتون مین باقی روز مین امساک واجب ہے اور قاعدہ ہے کہ جو شخص غیر روزہ دار
آخر روز مین ایسی حالت پر ہو جائے کہ اگر اول روز مین اُس حالت پر ہوتا تو روزہ
لازم ہوتا پس اُسکے ذمہ امساک لازم ہے جیسے بعد دوپہر شرعی کے یا کھانا کھانے کے
بعد قبل دوپہر شرعی کے مسافر کہ مقیم ہوگیا اور حائض اور نفسا کہ پاک ہوئین اور
مجنون کہ ہوش مین آیا اور مریض کہ اچھا ہوگیا اور اجماع ہے اسپر کہ حائض اور نفسا
اور مریض اور مسافر پر امساک واجب نہین اور اسی طرح حال ہے اُس شخص کا کہ
اُسپر روزہ واجب ہوا ہو سبب کے موجود ہونے اور اہلیت کے متحقق ہونے سے

۹۷ نصف روز شرعی روال زمانہ طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک ۱۲ گھنٹے ہے

اس تاگے مین لگے ہوئے تھوک کو نہ نگلا ہو تو روزہ نہین جاتا اور اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے
اُسے نگلجائے تو روزہ جاتا رہتا ہے جیسے رنگین تاگے کا رنگ تھوک مین ظاہر ہو
اور وہ اُسے نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے **فصل** جو چیز غذا یا دوا کی جنس سے
نہ فرار دیگئی ہو یا دیگئی ہو لیکن غذا شرعی ہو یا جسے انسان نہین کھاتا یا مکروہ
جانتا یا نفرت کرتا ہے اگر اُسے پیٹ یا دماغ مین پہونچاوے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے
اُسے قضا کرے کفارہ لازم نہین پس اگر کنکر یا پتھر کھایا یا گل ارمنی کے سوائے
جسکے کھانے کی عادت ہو وہ مٹی کھائی یا حقنہ کرایا یا ناک یا مُنہ مین دوا رکھی
اور اُسمین سے دماغ پر چڑھ گئی یا حلق مین اوتر گئی تو صرف قضا کرے اور اگر دماغ
یا پیٹ مین زخم کی راہ سے دوا پہونچنی معلوم ہوئی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے دوا تر ہو
یا خشک اور اگر پہونچنا معلوم نہو اور دوا تر ہو تو ٹوٹ جاتا ہے اگر خشک ہو تو نہین ٹوٹتا
اور اگر خطا سے روزہ ٹوٹا یعنی روزہ یاد ہوتے ہوئے مثلاً مضمضہ کرنے مین
بے قصد حلق مین پانی اوتر گیا یا سوتے آدمی نے پانی پی لیا یا دوسرے کی
زبردستی سے صائم نے افطار کیا یا سوتے آدمی کے حلق مین کوئی چیز ڈالی گئی
تو قضا کرے اور مردہ عورت یا بے شہوت والی لڑکی یا بہیمہ کے ساتھ یا غیر قبل
یا غیر دبر مین وطی کرنے سے یا مباشرت فاحشہ سے اگرچہ دونون عورتون مین ہو
اگر انزال نہوا تو روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر انزال ہوا تو ٹوٹ جاتا ہے صرف قضا کرے
یا تمام شہر رمضان مین روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کی نیت نہ کی صرف امساک کیا
تو صرف قضا کرے یا اگر صبح کی اُس حال مین کہ نیت صوم کی نہین کی تھی پھر دانستہ
افطار کیا یا دن مین زوال کے قبل نیت کرنے کے بعد افطار کیا ہو تو قضا لازم ہے

اور اگر کسی دوسرے کا مارا ہوا نیزہ یا پیکان روزہ دار کے پیٹ تک پہونچ جائے
تو روزہ نہین تو ٹتا اگرچہ اُسکا پھل اندر رہ جاے اور ہوا سیر کے مُنہ سے دھوئے ہوئے
خشک ہوے کے اندر چڑھ جانے سے روزہ نہین تو ٹتا و گر خشک ہونے کے قبل
اندر چڑھ گئے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہی یا اگر جماع کرتا تھا بھول کر پھر یاد آتے ہی ذکر کو
نکال لیا یا قبل فجر کے عمداً جماع کیا پھر فجر ہوتے ہی ذکر کو نکال لیا تو روزہ نہین ٹوٹتا
اگرچہ نکالنے کے بعد منی نکلے لیکن اگر نہ نکالا اور اُسی حالت پر باقی رہا تو منی
نکلی ہو یا نہ یاد آنے کی صورت مین اُسپر قضا ہی کفارہ نہین اور طلوع فجر مین قضا اور
کفارہ بھی ہی جیسے کہ کفارہ واجب نہین یاد آنے کی صورت مین اگر نکال لیا پھر
داخل کیا اور واجب ہی طلوع فجر مین یا پھینک دیا لقمہ اپنے مُنہ مین سے روزہ یاد
آتے ہی یا فجر ہوتے ہی تو روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر مُنہ سے باہر نہین نکالا اور نگل گیا
تو کفارہ لازم ہی اور اگر مُنہ سے نکال کے اُگلے ہوئے کو کھا گیا تو کفارہ لازم نہین
اور اگر اپنے ذکر کے سوراخ مین تیل ٹپکایا تو روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ مثانہ تک
پہونچ جائے صحیح مذہب پر بخلاف عورت کے بالاجماع اور حالت جنابت مین
صبح ہو جانے سے روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ تمام روز جنب رہا ہو اور اگر صائم کے
مغز سے رینٹ اوتر کے ناک کی جھنگ تک بہ آیا اور اُسنے عمداً اُسے کھینچ لیا اور
حلق مین چلا گیا تو روزہ نہین ٹوٹتا اور اسی طرح اگر صائم کا لعاب دہن تھوڑی تک
متصل دھاگے کے لٹک آیا اور تار نہ ٹوٹا تھا کہ اُسنے عمداً کھینچ کے پیا تو روزہ نہین ٹوٹتا
لیکن دونون مسئلون مین بسبب رعایت اختلاف شافعی کے احتیاط مندوب ہی
اور اگر تاگا بٹنے کو مُنہ مین لے کر اُسے چند بار تھوک سے بھگویا پس اگر

تو روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ روزہ یاد ہو پس اگر روزہ یاد ہونے کی حالت مین قصداً
دھوان حلق مین پہونچاوے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہو اگرچہ عود و عنبر کا دھوان ہو اور
جس دھوین مین نفع کا ظن ہو قصداً اُسکے پہونچانے سے کفارہ لازم ہوتا ہو اور
اُسکو گل ورد اور عرق گل اور مشک وغیرہ خوشبو سونگھنے کے مانند سمجھنا نہ چاہیے
یا اگر تیل یا سرمہ لگایا یا پچھنے لگائے تو روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ اپنے حلق مین سرمہ
یا تیل کا مزہ یا تھوک مین اُسکا رنگ پاوے اور امام مالک اور احمد کہتے ہین کہ سرمہ لگانا
جائز نہین اور روزہ مین سینگی لگانی رخصت ہو اور نہ لگانی عزیمت میزان شعرانی
حاشیہ بلوغ المرام مترجم حجامت صائم مین یا بوسہ دیا اور انزال نہوا یا احتلام ہوا
یا دیکھنے سے انزال ہوگیا یا منھ مین کلی کی تری باقی رہگئی اور اُسکو تھوک کے ساتھ
نگل گیا تو روزہ نہین ٹوٹتا لیکن منھ سے پانی گرانے کے بعد تھوکنا شرط ہونا چاہیے
کیونکہ پانی تھوک مین ملا رہتا ہو البتہ تھوکنے مین مبالغہ شرط نہونا چاہیے یا
دوائیون کے کوٹنے سے اُنکا مزہ اپنے حلق مین پاوے باطر کو جاوے اور اُسکا
مزہ حلق مین جائے لیکن اُسکے اجزا مین سے کچھ حلق مین نہ جائے تو روزہ نہین ٹوٹتا
بخلاف شکر یا اُسی طرح کی دوسری چیز کے کہ اُسکے چوسنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہی
اور کان مین پانی داخل ہونے سے روزہ نہین ٹوٹتا لیکن داخل کرنے سے
اور تیل داخل ہونے اور کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو اور اگر دانتون سے
خون نکلا اور حلق مین چلا گیا یعنی پیٹ مین نہ پہونچا تو روزہ نہین جاتا لیکن
جبکہ پہونچے پیٹ مین پس اگر خون اور تھوک دونون برابر ہون تو روزہ
ٹوٹ جاتا ہی و اگر خون کم اور تھوک زیادہ ہو تو نہین ٹوٹتا مگر جبکہ پاوے اُسکا مزہ

مکروہ تحریمی ہی اور روز عیدین مین دو روزے اور ایام تشریق مین تین روزے
یہ پانچ روزے ہر سال مین مکروہ تحریمی ہین لیکن جسے ہدی نہ ملے اُسے ایام
تشریق مین روزہ رکھنا جائز ہی ف ہدی نام اُن چار پایون کا ہی کہ حرم مین
ذبح کیے جاتے ہین واسطے طلب ثواب کے بکری ہو خواہ دنبہ یا بھیڑ اور گائے ہو
خواہ بھینس یا اونٹ بلاغ المبین فصل نفل روزے کے بیان مین اور مکروہ ہی
عورت کو روزہ نفل رکھنا بدون اجازت اپنے خاوند کے اور غلام کا روزہ نفل
بدون اجازت مولی کے اور اجیر کا روزہ نفل بدون اجازت مستاجر کے اور
صوم الصمت یعنی روزہ رکھنا اور حالت صوم مین کلام نکرنا مکروہ تنزیہی ہی

باب اُن چیزون کے بیان مین جو روزہ کی مفسد ہین

مفسد کی دو قسم ہی ایک جس سے صرف قضا لازم ہو دوم جس سے قضا اور کفارہ
دونون لازم ہون اور غیر مفسد کی بھی دو قسمین ہین ایک وہ جسکا کرنا مباح ہی
دوم جسکا کرنا مکروہ ہی پس اگر کسی نے ماہ رمضان ثابت ہونے کے انتظار مین
افطار کی چیزون سے احتیاط کی اور بھول کر قصداً افطار کیا یا نیت کرنے کے بعد
بھولکر افطار کیا تو روزہ نہین ٹوٹتا بخلاف روزہ نفل رکھنے والے کے کیونکہ
اگر وہ پہلے نیت کے کھالے تو اُسکو بھولنے والا نہین کہتے اور ایسا ہی حکم ہی
صوم قضا و کفارہ مین ہان البتہ نسیان متصور ہو سکتا ہی ادائے شہر رمضان اور
نذر معین مین لیکن اگر کوئی شخص اُسے روزہ یاد دلائے اور وہ التفات نکرے
تو روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور اُسپر کفارہ لازم نہین ہوتا یا جو چیز کھانے کی نہ قرار دیگئی ہو
اور اُس سے احتراز ممکن نہو مثلاً غبار یا دھوان یا مکھی اُڑکے بے اختیار حلق مین جائے

مستحب ہی اور روز پنجشنبہ و جمعہ و دوشنبہ مین روزہ رکھنا مندوب ہی اور اُسکے
ساتھ ایک روز قبل یا بعد کا ملاکے روزہ رکھنے مین احتیاط ہی اور اسی طرح روز
یکشنبہ مین روزہ رکھنا مندوب ہی اور ہر مہینے مین مطلق یعنی کسی تین دن مین
روزہ رکھنا مندوب ہی متصل ہو یا متفرق لیکن بیض کی راتون کے دنون مین
یعنی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین تاریخ مین روزہ رکھنا مندوب و افضل ہی
اور شعبان کی پندرھوین تاریخ مین اور ماہ رجب مین خصوص اُسکی ستائیسوین
تاریخ مین روزہ رکھنا مندوب ہی اور شوال مین عید الفطر کے بعد جسنے چھ روزے
متصل اور افضل یہ کہ متفرق رکھے وہ صائم الدہر ہی **فصل** صوم دہر یعنے
ایام منہیہ کو بھی شامل کرکے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہی اور اس ایام کے
سوائے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہی اگر ضعف کا خوف ہو یا طاقت نہو لیکن
صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنا افضل ہی اگر مداومت ہوسکے
اور اگر پے در پے روزے رکھنے کی طاقت نہو تو بعد گذرنے نصف شعبان کے
قضا اور واجب کے سوائے روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہی اور صوم وصال یعنے
چند روزے پیاپے رکھنے اور بیچ مین افطار نہ کرنا مکروہ تحریمی ہی اور روز عاشورا مین
تنہا روزہ رکھنا یعنی نوین یا گیارھوین تاریخ کا روزہ اسکے ساتھ نہ ملانا اور
قصداً نوروز مین روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہی و اگر نوروز یا مہرجان سنت موکدہ
یا معمولی روزہ کے موافق آپڑے تو مکروہ نہین اور اگر فرض یا نذر یا قضا
یا کفارہ یا سنت موکدہ یا معمولی روزہ شنبہ کے دن آپڑے تو مکروہ نہین ورنہ
روز شنبہ مین تنہا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہی اور مشابہت کے قصد سے

شہادت کفایت اور ہمارے نزدیک مقبول اور صحیح اور معتمد ہی اگر شہر کے باہر سے
چاند دیکھکے آیا ہو یا مکان مرتفع پر سے دیکھا ہو اور ایک شخص کی شہادت امام جب
رد کرے کہ مطلع صاف ہو اور وہ شخص نہ شہر کے باہر سے چاند دیکھکے آیا ہو نہ مکان
مرتفع پر سے دیکھا ہو بلکہ شہر مین سے چاند دیکھا ہو اور یہ بھی ظاہر الروایۃ ہی اور
اگر دو شخص عدل کی شہادت شہر رمضان کا چاند رات کو بچشم خود دیکھنے مین
قبول کی گئی ہو تو اکتیسوین شب مین شوال کا چاند دیکھا جاے یا نہ ابر ہو یا نہو
افطار حلال ہی اور اگر شہر رمضان کا چاند ایک شخص عدل کی شہادت سے ثابت
ہوا تھا اور اب اکتیسوین شب مین مطلع پر علت رہنے کی حالت مین شوال کا
چاند نہ دیکھا جاے تو افطار حلال ہی و اگر مطلع صاف رہنے کی حالت مین نہ دیکھا جاے
تو اکتیسوین روز افطار نہ کرے اور مشابہ بحق یہی ہی اور ذی الحجہ شوال کے مانند ہی
اور جو چاند کہ دن کو اگرچہ دو پہر کے قبل نظر آئے وہ شب آیندہ کا ہی صحیح مذہب پر
اور مطالع کا اختلاف معتبر نہین ظاہر مذہب پر اور اسی پر اکثر مشایخ ہین اور اسی پر
فتوی ہی پس اگر اہل مغرب شب جمعہ مین چاند دیکھین اور اہل مشرق شب شنبہ مین
اور جماعات متعددہ آکر بیان کرین کہ اہل مغرب نے شب جمعہ مین چاند دیکھکے
روزہ رکھا تو انپر بھی روز جمعہ کے روزے کی قضا واجب ہوگی لیکن ذی الحجہ کا چاند
دیکھنے مین مطالع کا اختلاف معتبر ہی **فصل** غیر حاجی کے حق مین عرفے کے دن
روزہ رکھنا سنت ہی و اگر عرفہ کے دن قضا یا نذر یا کفارے کے روزے کی نیت کی تو
وہ روزہ دونون مین محسوب ہوگا اور عشرۂ اول ذی الحجہ کے باقی ایام مین ہر روزہ ایک
سال کے روزے کے برابر ہی اور روز عاشورا کے ساتھ نویں تاریخ ملا کے روزہ رکھنا

اسواسطے کہ قاضی کبھی فاسق کی شہادت قبول کرتا ہی اور شخص عدل کو لازم ہی
کہ اُس رات مین شہادت ادا کرے کہ کہین لوگ وقت صبح کے افطار نہ کرلین
اور یہ شہادت فرض عین ہی اگرچہ عدل مذکور غلام ہو یا عورت یا زنا کی تہمت مین
حد ماری گئی ہو پھر توبہ کرلی ہو اور گو کیفیت اپنی رویت کی نہ بیان کرے
بلکہ خبر کہے بنا بر مذہب درست کے اور فاسق اگر جانے کہ حاکم میرا قول مان لیگا
تو اُسپر ادائے شہادت واجب ہوگی اور مستور الحال مین دو روایتین ہین اور
واجب ہی لونڈی پردہ نشین پر کہ نکلے اُس رات مین بدون اجازت اپنے مولی کے
اور شہادت ادا کرے اور یہی حکم آزاد عورت کا ہی کہ بے اجازت خاوند کے جاکے
ادائے شہادت کرے اور غیر پردہ نشین اور بے نکاح بطریق اولی جاکے ادائے
شہادت کرے اور ظاہر یہ کہ اسکا محل وہ ہی کہ ثابت ہونا رویت کا اُسپر موقوف ہو
ورنہ ادائے شہادت کے لیے نکلنا لازم نہین اور روزہ اور افطار دونون کے لیے
اگر مطلع پر علت ہو تو دو عورت اور ایک مرد یا دو مرد مسلم عاقل بالغ آزاد عدل
یعنی گناہ کبیرہ کو ترک کرنے والے اور صغائر پر اصرار نہ کرنے والے کی شہادت
اس لفظ کے ساتھ کہ بچشم خود چاند دیکھا مین نے کفایت ہی اور منجم کے قول پر
کہ فلانی تاریخ مین چاند ہوگا روزہ لازم نہین اگرچہ منجم عدل ہو بنا بر مذہب صحیح
اور روایت صحیحہ کے اور خود منجم کو اپنے حساب پر عمل کرنا جائز نہین اور اگر مطلع صاف ہو
تو چاند ہونے کی لاکھون مسلمان آزاد عدل کی شہادت کا اعتبار ہی کہ غلبۂ
ظن کو مفید ہو اور جماعت عظیم ہونی شرط نہین بلکہ مجرد عدد کا ہونا ظاہر الروایہ ہی
اور عدد دو پر بھی صادق آتا ہی اور کفایت ہی اور ایک شخص کے چاند دیکھنے کی بھی

نہین ہی جیسا اُس شخص کا بھی روزہ نہین ہی جسنے نیت کی کہ اگر صبح کو ناشتہ نہ ملا
تو روزہ ہی اور ملا تو افطار اور جسنے نیت کے وصف مین تردید کی یعنی اسطرح نیت کی
کہ اگر دن رمضان کا ہی تو روزہ رمضان کا ہی نہین تو کسی دوسرے واجب کا یا روزہ
نفل ہی پس اگر واضح ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہی تو وہ روزہ رمضان ہی کا ہوگا نہین تو
کراہت تنزیہی کے ساتھ نفل صحیح ہوگا دونون صورتون مین یعنی واجب اور
نفل مین اور اسکے توڑنے سے قضا لازم نہ آویگی اور اگر شک کے دن مین
کسی شخص نے نصف روز تک انتظار کیا اور اس عرصہ مین بھولے سے کچھ کھالیا
پھر معلوم ہوا کہ رمضان کا یہ دن ہی تو بھی اُس روزہ کی نیت کرنی جائز ہوگی اور اگر
کسی عاقل بالغ نے ہلال شہر رمضان کا دیکھا یا عید کا اور اُسکا قول حجت شرعیہ کے
رو سے نہ مانا گیا یعنی فاسق ہونے کی جہت سے یا غلطی کی وجہ سے تو وہ روزہ
رکھے ہر صورت مین عید کا چاند ہو یا رمضان کا پس اگر عاقل بالغ چاند دیکھنے
والے نے رد شہادت سے پہلے افطار کیا تو صرف قضا لازم ہی دونون مین
لیکن بعد قبول شہادت کے عید کے چاند مین افطار کرنے سے صرف قضا ہی
اور شہر رمضان کے چاند مین افطار کرنے سے قضا اور کفارہ بھی واجب ہی اگرچہ
فاسق ہو صحیح تر روایت پر اور روزہ رکھنے کے لیے اگر مطلع پر علت ہو تو تسلم
بالغ عاقل ایک مرد یا ایک عورت کی خبر قبول کی جاوے بغیر دعوی اور بغیر کہنے
لفظ بچشم خود چاند دیکھا مین نے اور بدون حکم اور مجلس قضا کے گو وہ غیر عدل
یعنی مستور الحال ہو اور اسی کی تصحیح ہوئی ہی اور یہ بھی ظاہر الروایۃ ہی بشرطیکہ فاسق نہ ہو
بالاتفاق اور فاسق مجاز ہی اسکا کہ شہادت دیوے باوجودیکہ اپنا فسق جانتا ہو

اور روزہ شہر رمضان کی یہ نیت کرنی بالاجماع صحیح ہی نویت ان اصوم غدا للہ عزوجل من فرض شہر رمضان اگر دن مین نیت کرے تو بجاے لفظ غدا کے لھذا الیوم کہے اور دن مین صرف نیت افطار لغو ہی روزہ نہین جاتا اگر افطار نہ کرے اور نیت روزہ کی نماز مین درست ہی اور بدون تلفظ کے مفسد نماز نہین ہی اور نہ رکھا جاے روزہ روز شک کا یعنی اُسدن کا جو متصل ہی انتیسوین شعبان سے اگرچہ مطلع پر علت نہ رہنے کی حالت مین چاند نہ دیکھا گیا ہو اور اُس دن مین بہ نیت نفل روزہ رکھنے کا مضائقہ نہین اور اگر کسی واجب کا روزہ رکھا تو مکروہ تنزیہی ہی اگر بالجزم روزہ شہر رمضان کا نیت کرکے رکھا تو مکروہ تحریمی ہی اور اگر روزہ رمضان کے سوا کسی دوسرے روزہ کی نیت کرکے رکھا اور ظاہر ہوا کہ وہ دن شعبان کا ہی تو جسکی نیت کی ہی اُسکے لیے کافی ہی ورنہ ظاہر ہوا کہ شہر رمضان کا وہ دن ہی تو شہر رمضان مین مجزا ہوگا اگر یہ شخص مقیم ہی لیکن جسکا معمولی محض نفل روزہ رکھنے کا وہ دن واقع ہوا اُسکو وہی معمولی روزہ رکھنا افضل ورنہ وہ دن معمولی روزہ رکھنے کا نہو تو خواص اُس دن مین اسطرح روزہ رکھین کہ عوام کو خبر نہو اور عوام زوال تک چاند کی تلاش کرین اگر چاند ہونے کی خبر صحیح سُنین تو روزہ رکھین ورنہ بعد زوال کے افطار کرنے کے ساتھ فتوی ہی اور خواص وہ ہین جو محض نفل کی نیت سے روزہ رکھین اور جنکی یہ نیت ہو کہ اگر شہر رمضان ہو تو یہ روزہ اُسمین محسوب ہو ورنہ نفل یا اور واجب مین محسوب ہو وہ عوام ہین اور اُس شخص کا روزہ نہین ہی جسنے اصل نیت مین تردد کیا یعنے اسطرح نیت کی کہ کل اگر رمضان ہوگا تو روزہ ہی نہین تو نہین کیونکہ نیت کا یقین

۱۷ آج کل دن مین قضا فرض روزہ شہر رمضان کا رکھنے کی نیت کی مین نے اللہ تعالی کے لیے ۱۲

اور باقی روزون کے لیے رات سے نیت کرنی شرط ہی اور روزہ شہر رمضان فرض
وقت کی نیت سے آویگا اور نفل بھی مطلق نیت سے آور اُسدن کے روزے کی
اور نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہی اور نذر معین فرض وقت کی نیت کے سوائے اُن سب
نیتون سے جو ذکر کی گئین اور نذر کی نیت سے ادا ہوتا ہی اور صرف شہر رمضان مین
جس روزہ کی نیت کریگا روزہ شہر رمضان ہی کا واقع ہوگا لیکن اگر مسافر نے
شہر رمضان مین نفل کی یا مطلق نیت کی تو روزہ شہر رمضان سے واقع ہوگا
اگر دوسرے واجب کی نیت کی تو اُسی واجب سے واقع ہوگا اور جس مریض کے
روزہ رکھنے سے مرض زیادہ ہوتا ہو باوجود قدرت کے روزہ رکھنے پر مثلاً
آنکھون کا مرض وہ مثل مسافر کے ہی اور جس مریض کا مرض روزہ رکھنے سے
ضرر نکرے مثلاً سوے مغم مین وہ جس روزہ کی نیت کریگا بسبب عاجز ہونے کے
روزہ شہر رمضان ہی سے واقع ہوگا اور نذر معین کے دن مین اگر کسی دوسرے
واجب کی نیت کریگا تو اُسی دوسرے واجب سے روزہ واقع ہوگا مطلقاً یعنے
صحیح ہو یا مریض مقیم ہو یا مسافر پس نذر معین کی قضا لازم ہوگی صحیح تر قول پر
اور شہر رمضان کے روزون مین ہر روز نیت کی احتیاج ہی اگرچہ روزہ دار
تندرست مقیم ہو اور شہر رمضان اور نذر معین اور نفل کے روزون مین نیت کا
معین کرنا افضل اور اُنکے سوائے اور روزون مین نیت کا معین کرنا شرط ہی
یعنی یہ جاننا کہ کونسا روزہ رکھتا ہی اور نیت کے الفاظ کو زبان سے تلفظ کرنا
سنت مشایخ ہی اور روزہ رکھنے کے لیے سحر کھانی بھی نیت ہی اور اگر دن مین
نیت کے وقت سے بے نیت کیے اپنے تئین صائم قرار دے تو نیت نہو گی

اور ہر روزے کے لیے نیت کرنی مقیم ہو یا مسافر اور روزہ شہر رمضان واجب ہونے کی
شرط روزون کے فرض ہونے کو جاننا گو دار الحرب مین ہو یا دار الاسلام مین ہونا
اور بالغ ہونا اور صحت ہو اور روزے کا حکم ملنا ثواب کا ہو اگرچہ ممانعت کے دن
روزہ رکھا ہو جیسے چھینی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے مین ثواب ملتا ہو اور نذر کیے ہوئے
روزے کا سبب نذر ہو اور کفارون کے روزے کا سبب انکے اسباب ہین
قسم توڑنا اور قتل اور شہر رمضان مین روزہ توڑنا اور سر مونڈانا احرام مین اور غیر
اور شہر رمضان مین ہر ایک صبح صادق کی ابتدا سے دوپہر شرعی تک کہ کسی جزو کا
حاضر ہونا سبب ہو اس روزے کے روزہ کا اور روزون کی کئی قسمین ہین ایک
فرض کہ وہ شہر رمضان کے روزے ہین دوم واجب وہ شہر رمضان کے
کفارے کے اور اسکی قضا کے اور نذر کے روزے ہین اور نذر یا معین ہو مثلاً
تاریخ یا دن معین کر کے روزے رکھنے کی نذر کرنی یا نذر غیر معین ہو مثلاً بے تاریخ
یا دن معین کیے ہوئے روزے رکھنے کی نذر کرنی سوم نفل اور نفل یا
مسنون ہو یا مستحب یا مکروہ تنزیہی ہو یا تحریمی اور سات قسم کے روزے پے در پے
رکھے جاتے ہین شہر رمضان کے روزے اور کفارہ ظہار اور کفارہ قتل اور
کفارہ قسم اور کفارہ افطار شہر رمضان اور نذر معین اور اعتکاف واجب اور
باقی روزون مین پے در پے رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہو اور صحیح ہوتا ہو ادائے روزہ
شہر رمضان اور روزہ نذر معین و نفل غروب جرم آفتاب کے بعد سے نصف یوم
شرعی تک نیت کرنے سے اور نصف روز شرعی اول زمانہ طلوع صبح صادق سے
غروب آفتاب تک کا نصف ہو اور قضائے روزہ شہر رمضان و نذر معین و نفل

نصف روز شرعی
اول زمانہ طلوع
صبح صادق سے
غروب آفتاب
تک کا نصف ہے

اور ایک شخص کا صدقۂ فطر ایک شخص کو دینا مستحب ہی اور چند شخصون کو دینا
مکروہ تنزیہی ہی اور چند شخص کا صدقۂ فطر ایک کو دینا جائز ہی جدا جدا دینے خلاف
لیکن چند آدمیون کا باہم ملا کے ایک کو دینا جائز نہین اور اگر کسی عورت نے
اپنے شوہر کا صدقۂ فطر اپنے مین ملا کے دیا تو شوہر کی طرف سے بھی جائز اگر اُسنے
اجازت دی ہو ورنہ عورت کی طرف سے جائز اور اُسکی طرف سے جائز نہین عورت پر
زمان لازم آویگا اور اگر شوہر نے عورت کا غلہ اپنے غلہ مین ملا کے دیا تو دونون کی
طرف سے جائز ہی اگرچہ عورت نے اجازت نہ دی ہو اور صاع وہ ظرف ہی جسمین
ایکہزار چالیس درہم یعنی دو سو ۲۰۳ تہتر تولہ کے برابر وزن مین ماش یا سوسمے
اور صبح کی نماز کے بعد مصلی کی طرف نکلنے کے قبل صدقۂ فطر ادا کرنا مستحب ہی
اور شہر رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روز عید کے قبل بھی صدقۂ فطر ادا کرنا
جائز ہی اور تاخیر بھی درست ہی کراہت تنزیہی کے ساتھ سو مدت العمر مین جب
ادا کریگا تو ادا ہی ہوگا قضا نہوگا اور صدقۂ فطر کے ادا کرنے مین شرط ہی نیت
اور اُس صدقہ کا کسی کو مالک کر دینا اور صرف مباح کرنا کافی نہین اور صدقۂ فطر
کافر کو اگرچہ ذمی ہو دینا جائز نہین اور مال کے ہلاک ہونے سے صدقۂ فطر ساقط
نہین ہوتا **کتاب الصوم** شہر رمضان مین روزے رکھنے فرض ہین اور
اول زمانۂ طلوع صبح صادق سے یعنی کنارۂ آسمان مین عریض سفیدی دمبدم
زیادہ پھیلنے والی کے اول زمانۂ طلوع سے جرم آفتاب کے غروب ہو جانے تک
روزہ کی توڑنے والی چیزون سے باز رہنا رکن ہی اور روزون کا صحیح ہونا
ان تین چیزون پر موقوف ہی مسلمان ہونا اور حیض و نفاس سے پاک ہونا

ایک صاع جو کے اور نہ اسطرح کہ نصف صاع گیہون کا آٹا کہ قیمت مین نصف صاع
گیہون کے برابر ہو یا ایک صاع جو کا آٹا جو قیمت مین ایک صاع جو کے برابر ہو اور
صاحبین نے کشمش کو مثل کھجور کے حکم مین کیا ہے یعنی ایک صاع دینی چاہیے
اور اسی کی تصحیح ہوئی اور ترجیح دی گئی اور اسی پر فتویٰ ہے یا ایک صاع کھجور یا جو
اگرچہ ناقص ہو اور اگر ادا کیا بودار یا عیب دار تو اُسکا نقصان بھی بھرے اور
اگر ردی کی قیمت دی تو جو زیادتی باقی رہگئی وہ بھی ادا کرے اور اگر گیہون جو مین
مخلوط ہون پس اگر جو غالب ہون تو ایک صاع اور اگر گیہون غالب ہون تو نصف
صاع دے اور جو غلہ وغیرہ کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اُسکی تصریح
وارد نہین ہوئی اُسمین معتبر قیمت ہے جیسے جنید اور ردی اور جسمین آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تصریح وارد ہوئی اُسمین بعض کو بعض کی جگہ قیمت کے اعتبار سے
دینا جائز نہین برابر ہے کہ جس چیز کے بدلے مین دیا ہے وہ اُسکی جنس سے ہو یا خلاف
جنس ہو مثلاً گیہون کے بدلے قیمت کے اعتبار سے یعنی اسطرح کہ نصف صاع
اچھے گیہون کے بدلے ایک صاع متوسط گیہون دے تو جائز نہین یا دوسرا غلہ
گیہون کے بدلے قیمت کے اعتبار سے دے وہ بھی جائز نہین جیسے نصف صاع
کھجور جو قیمت مین نصف صاع گیہون کے برابر ہو بدلے نصف صاع گیہون کے
لوا کر دے بجائے نصف صاع کھجور کے شمار کیا جائیگا اور اُسکے ذمہ باقی کا
پورا کرنا لازم ہوگا کیونکہ قیمت معتبر نہین اُسمین جسمین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم سے تصریح وارد ہوئی اور صدقہ فطر کی قیمت دینی افضل ہے زمانہ کے
دونون مین لیکن گرانی مین غلہ وغیرہ جو چیز صدقہ فطر کے لیے معین ہو دینا افضل ہے

اور بعد تقرر کے امام محمد کے نزدیک بخلاف امام ابو یوسف کے اور اسی قیاس پر
باقی اقارب ہین اور غنی کی لڑکی یا بہن شوہر والی کا شوہر اگر تونگر ہو کہ عورت کے
طلب کرنے سے انکار نہ کرے تو اسکو زکوۃ دینی جائز نہین واگر ایسا نہو تو صحیح
جائز ہونا ہے اور غنی کے باپ فقیر اور اسکی زوجہ فقیر اور مالدار عورت کے لڑکے کو
اگرچہ اسکا باپ نہو زکوۃ دینا جائز ہے اور اپنی زوجہ کو بالاتفاق نہ دے اور اگر زوجہ
طلاق دی گئی ہو تو جب تک عدت مین ہو نہ دے اور زوج کو دینا روا نہین اور ظاہر
مذہب یہ ہے کہ اولاد ابو لہب کے سوائے بنی ہاشم کو زکوۃ دینا ممنوع ہے مطلقاً یعنی
خواہ بنی ہاشم بنی ہاشم کو دے یا کوئی غیر دے اور ابو عصمہ نے امام سے روایت کی ہے
کہ زکوۃ کا عوض یعنی پانچوین حصہ کا پانچوان جو بنی ہاشم کا حق تھا وہ انکو نہین
پہونچتا جب عوض انکو نہ پہونچا تو اصل کی طرف رجوع کیا اور نہین جائز زکوۃ دینا
بنی ہاشم کے غلام آزاد کیے ہوے کو تو غلام کو بطریق اولی جائز نہین اور
بنی ہاشم کو وقف بھی ممنوع ہے مثل صدقہ نافلہ کے اور کافر ذمی کو صدقہ واجبہ دینا
جائز نہین اور اسی قول امام ابو یوسف پر فتوی ہے اور حربی کو صدقہ واجبہ دینا
جائز نہین بالاتفاق لیکن کافر کو صدقہ نافلہ دینے یا اسکا ہدیہ قبول کرنے مین کچھ
مضائقہ نہین اور صاحب نصاب غیر نامی کو صدقہ واجبہ دینا روا نہین اور میت کا
کفن خریدنے اور مردے کا قرض ادا کرنے مین اور مسجد کی بنا مین زکوۃ صرف نہ کرے
اور اگر مصرف جان کے زکوۃ دینے کے بعد ظاہر ہو کہ لینے والا اسکا غلام یا کافر ہے
تو زکوۃ ادا نہین ہوئی دوبارہ دے اور اگر ظاہر ہوا کہ لینے والا غنی ہے یا اسکا باپ یا بیٹا
یا اسکی زوجہ یا ہاشمی ہے ادا ہو گئی دوبارہ نہ دے اور بقدر نصاب کے ایک فقیر کو دینا

جو اپنے وطن مین مال رکھتا ہو پاس موجود نہو اور اُسی مین لاحق ہو وہ مال دار جو
اپنے مال سے جدا ہو گیا ہو گو سفر مین نہو اور اپنے اقارب محتاج کے ہوتے ہوئے
دوسرے کو زکوۃ اور فطرہ اور نذر دینا بہتر نہین اور اپنے اصول یعنی باپ دادا
دادی مان نانا نانی اور فروع یعنی بیٹا پوتا پوتی بیٹی نواسہ نواسی کو نہ دے اور
اپنے غلام اور باندی غنی کو نہ دے اور جائز نہین زکوۃ دینا غنی کو کہ مالک ایسی
نصاب کا ہو جو حاجت اصلی سے زائد ہو اگرچہ کسی مال کی ہو اور جب کسی شخص کے
پاس پانچ اونٹ ہون کہ اُنکی قیمت دو سو درم سے کم ہو تو اُسکو زکوۃ یعنی حلال ہی
اور اُسپر زکوۃ واجب بھی ہی اس سے ظاہر ہوا کہ معتبر نصاب نقد کی ہی کسی مال سے ہو
وہ مال اپنی جنس کے اعتبار سے نصاب کو پہونچے یا نہ پہونچے اور جائز نہین زکوۃ دینا
غنی کے مملوک کو اگرچہ مملوک اپاہج اپنے مولی کے عیال مین نہو یا مولی اُسکا غائب ہو
بنا بر مذہب صحیح کے اور اگرچہ مملوک مدبر ہو اور مدبر وہ مملوک ہی جو بعد مرنے اپنے
صاحب کے آزاد ہو اس سے معلوم ہوا کہ فقیہ کے مملوک کو دینا جائز ہی اور مدبر کے
حکم مین ام ولد ہی اور ام ولد وہ کنیز ک ہی جو اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنی ہو
اپنے حین حیات مین اور اُسکے مالک کو روا نہین کہ اُسے بیچے اور بعد مرنے اپنے
مالک کے آزاد ہو کسی کو میراث مین نہ پہونچیگی اور غنی کے مملوک کو زکوۃ جائز نہین
سوائے مکاتب اور ماذون لہ کے جسپر اتنا دین ہو کہ اُسکی ذات اور کسب کو
محیط ہو سو اُنکو زکوۃ دینی جائز ہی اور ماذون لہ وہ غلام ہی جسکو آقا نے اجازت
تجارت کی دی ہو اور زکوۃ دینی جائز نہین غنی کے لڑکے نابالغ کو بخلاف بالغ کے
یعنی بالغ کو اگر چہ اپاہج ہو نفقہ مقرر ہونے سے پہلے زکوۃ دینی بالاجماع جائز ہی

باعتبار قیمت کے اور دفع زکوۃ کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے باب اگر مسلم یا ذمی نے
غیر کی زمین مین سونے یا چاندی یا لوہے یا تانبے کی کان پائی تو خمس لے کے
باقی زمین کے مالک کو دلوایا جائے وگر زمین مملوک نہو مثلاً جنگل یا پہاڑ وغیرہ
وہ مواضع جس سے ہر شخص کو نفع لینا مباح ہو تو باقی پانے والے کا ہے اور اگر اپنے
گھر مین پائے تو خمس بھی نہ لیا جائے وگر اپنی زمین مین پائے تو صرف خمس لیا جائے
اور اگر خزانہ پایا تو خمس لیا جائے ہر حال مین یعنی اپنی یا دوسرے کی زمین مین پائے
لیکن اگر دریا کے اندر سے نکالا تو خمس نہ لیا جائے اور اگر خزانہ پایا اور اسمین علامت
اسلام کی ہو مثلاً سکہ اسلام کا تو مالک کو تلاش کروا کے حوالہ کرے اگر زمین
مملوک مین پائے وگر علامت کفر کی ہو تو خمس لیا جائے اور باقی پانے والے کا ہے
اگر زمین غیر مملوک مین پائے مگر کافر حربی کو نہ دیا جائے اگرچہ امان دیا گیا ہو
لیکن اگر امام نے اسکو دینے کی شرط کی ہو تو دیا جائے **باب زکوۃ کا مال**
فقیر کو دے اور فقیر وہ ہے جس پاس نصاب سے کم مال ہو یا اسقدر ہو مگر بسبب
اسکی حاجت مین مشغول ہونے کے نامی نہو مثلاً مکان رہنے کا اور کپڑے پہننے کے
اور مسکین کو دے یعنی جس پاس کچھ نہو مذہب صحیح پر اور عامل کو یعنی اسے دے
جو زکوۃ تحصیل کرے اور مکاتب کی گلو خلاصی کے لیے دے گو مولی اسکا غنی ہو
لیکن ہاشمی کے مکاتب کو نہ دے اور غارم کو دے بلکہ فقیر سے بہتر غارم یعنے
وہ مدیون ہے جو دین سے فاضل نصاب کا مالک نہو یا مال اسکا ان لوگون کے
ذمہ مین ہو جنسے اسکا وصول ممکن نہو اور فی سبیل اللہ یعنی اسے دے جو راہ خیر مین
اور اللہ کی طاعت مین سعی کرے اور محتاج ہو اور ابن السبیل یعنی اس مسافر کو دے

اعتبار نہین مثلاً اگر برتن چاندی کا سو درم کے وزن کا ہو اور خوبی ساخت کے
اعتبار سے اُسکی قیمت دو سو درم کی ہو تو اُسپر زکوۃ فرض نہین جب تک وزن پورا
دو سو درم کا نہو اور سونے چاندی مین چالیسوان حصہ کو اُسمین آدھا مثقال یعنے
دو ماشہ اور دو رتی سونا اور اُسمین پانچ درہم یعنی ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی چاندی
زکوۃ دیا کرے اور اگر اُسپر بڑھے تو ہر پورے پانچوین حصہ نصاب مین یعنی ہر پورے
چالیس درم چاندی پر ایک درم چاندی اور ہر چار مثقال سونے پر دو قیراط سونا
زکوۃ دیا کرے اور اگر اسپر بڑھے تو اِسکی زکوۃ نہین جب تک نصاب کا پانچوان
حصہ پورا ہو اور اگر سونا یا چاندی کسی ملونی کے ساتھ مخلوط ہو اور اُسپر سونا
غالب ہو تو سب پر سونے کا حکم ہو وگرچاندی غالب ہو تو سب پر چاندی کا حکم ہو
اور جس مال مین ملونی اور چاندی یا ملونی اور سونا برابر ہو اُسمین زکوۃ لازم ہو
احتیاطاً اور اگر سونا چاندی مخلوط ہو پس اگر قیمت مین سونا غالب اور نصاب کو
پہونچے اور چاندی مغلوب ہو تو کل کی زکوۃ سونے کی دیجائیگی وگر قیمت مین
چاندی غالب اور نصاب کو پہونچے اور سونا مغلوب ہو تو کل کی زکوۃ چاندی کی
دیجائیگی اور پورا ہونا نصاب کا سال کے اول و آخر مین شرط کیا گیا ہے پس
نقصان نصاب کا اثنا سال مین زکوۃ واجب ہونے کا مانع نہین اور اگر
کل نصاب ہلاک ہو گئی تو برس کا حساب باطل ہو گیا اور دین عارض ہو جانا
مثل ہلاک کے ہے یہان تک کہ اگر دوسرا مال اُسی سال مین اُسکو ملا تو اُسکے لیے
نیا سال شروع ہوا اور زکوۃ کے ادا مین اسباب تجارت کی قیمت سونے چاندی کے
ساتھ ملائی جاوے اور ملایا جاوے سونا چاندی کے ساتھ یا چاندی سونے کے ساتھ

باعتبار قیمت کے اور دفع زکوۃ کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے باب اگر مسلم یا ذمی نے
غیر کی زمین مین سونے یا چاندی یا لوہے یا تانبے کی کان پائی تو خمس لے کے
باقی زمین کے مالک کو دلوایا جائے وگرنہ زمین مملوک نہو مثلاً جنگل یا پہاڑ وغیرہ
وہ مواضع جس سے ہر شخص کو نفع لینا مباح ہو تو باقی پانے والے کا ہے اور اگر اپنے
گھر مین پائے تو خمس بھی نہ لیا جائے وگر اپنی زمین مین پائے تو صرف خمس لیا جائے
اور اگر خزانہ پایا تو خمس لیا جائے ہر حال مین یعنی اپنی یا دوسرے کی زمین مین پائے
لیکن اگر دریا کے اندر سے نکالا تو خمس نہ لیا جائے اور اگر خزانہ پایا اور اسمین علامت
اسلام کی ہو مثلاً سکہ اسلام کا تو مالک کو تلاش کروا کے حوالہ کرے اگر زمین
مملوک مین پائے وگر علامت کفر کی ہو تو خمس لیا جائے اور باقی پانے والے کا ہے
اگر زمین غیر مملوک مین پائے مگر کافر حربی کو نہ دیا جائے اگرچہ امان دیا گیا ہو
لیکن اگر امام نے اسکو دینے کی شرط کی ہو تو دیا جائے باب زکوۃ کا مال
فقیر کو دے اور فقیر وہ ہے جس پاس نصاب سے کم مال ہو یا اسقدر ہو مگر بسبب
اسکی حاجت مین مشغول ہونے کے نامی نہو مثلاً مکان رہنے کا اور کپڑے پہننے کے
اور مسکین کو دے یعنی جس پاس کچھ نہو مذہب صحیح پر اور عامل کو یعنی اسے دے
جو زکوۃ تحصیل کرے اور مکاتب کی گلو خلاصی کے لیے دے گو مولی اسکا غنی ہو
لیکن ہاشمی کے مکاتب کو نہ دے اور غارم کو دے بلکہ فقیر سے بہتر غارم یعنے
وہ مدیون ہے جو دین سے فاضل نصاب کا مالک نہو یا مال اسکا ان لوگون کے
ذمہ مین ہو جنسے اسکا وصول ممکن نہو اور فی سبیل اللہ یعنی اسے دے جو راہ خیر مین
اور اللہ کی طاعت مین سعی کرے اور محتاج ہو اور ابن السبیل یعنی اس مسافر کو دے

اعتبار نہین مثلاً اگر برتن چاندی کا سو درم کے وزن کا ہو اور خوبی ساخت کے
اعتبار سے اُسکی قیمت دو سو درم کی ہو تو اُسپر زکوۃ فرض نہین جب تک وزن پورا
دو سو درم کا نہو اور سونے چاندی مین چالیسوان حصہ کو اُسمین آدھا مثقال یعنے
دو ماشہ اور دو رتی سونا اور اُسمین پانچ درہم یعنی ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی چاندی
زکوۃ دیا کرے اور اگر اُسپر بڑھے تو ہر پورے پانچوین حصہ نصاب مین یعنی ہر پورے
چالیس درم چاندی پر ایک درم چاندی اور ہر چار مثقال سونے پر دو قیراط سونا
زکوۃ دیا کرے اور اگر اسپر بڑھے تو اِسکی زکوۃ نہین جب تک نصاب کا پانچوان
حصہ پورا ہو اور اگر سونا یا چاندی کسی ملونی کے ساتھ مخلوط ہو اور اُسپر سونا
غالب ہو تو سب پر سونے کا حکم ہو وگر چاندی غالب ہو تو سب پر چاندی کا حکم ہو
اور جس مال مین ملونی اور چاندی یا ملونی اور سونا برابر ہو اُسمین زکوۃ لازم ہو
احتیاطاً اور اگر سونا چاندی مخلوط ہو پس اگر قیمت مین سونا غالب اور نصاب کو
پہونچے اور چاندی مغلوب ہو تو کل کی زکوۃ سونے کی دیجائیگی وگر قیمت مین
چاندی غالب اور نصاب کو پہونچے اور سونا مغلوب ہو تو کل کی زکوۃ چاندی کی
دیجائیگی اور پورا ہونا نصاب کا سال کے اول و آخر مین شرط کیا گیا ہے پس
نقصان نصاب کا اثنا سال مین زکوۃ واجب ہونے کا مانع نہین اور اگر
کل نصاب ہلاک ہو گئی تو برس کا حساب باطل ہو گیا اور دین عارض ہو جانا
مثل ہلاک کے ہے یہان تک کہ اگر دوسرا مال اُسی سال مین اُسکو ملا تو اُسکے لیے
نیا سال شروع ہوا اور زکوۃ کے ادا مین اسباب تجارت کی قیمت سونے چاندی کے
ساتھ ملائی جاوے اور ملایا جاوے سونا چاندی کے ساتھ یا چاندی سونے کے ساتھ

زکوۃ ساقط ہوجاتی ہی صحیح تر مذہب پر اور اگر بعض ہلاک ہو تو اُسکی زکوۃ ساقط
اور بعض باقی کی ادا کرے لیکن اگر صاحب مال کے فعل و اختیار سے نصاب ہلاک ہو
مثلاً قید کرنا پانی گھاس سے حتی کہ مر جائین تو اُس سے زکوۃ ساقط نہین ہوتی
اور اگر بچون کے ساتھ ایک بھی بڑا نہو تو زکوۃ نہ دے اور اگر سال کے درمیان مین
کچھ اور اُسی جنس کا ہاتھ لگے تو یہ پچھلا اصل مال کا تابع ہوگا پس پہلے مال پر سال پورا
ہونے کے بعد اُسکے ساتھ پچھلے مال کی بھی زکوۃ دیجائیگی اور زکوۃ اور عشر اور
خراج اور فطرہ اور نذر مین اور اُس کفارہ مین جو سوائے آزاد کرنے کے ہو جائز ہی
قیمت دینی اگرچہ شی واجب بھی اُسکے پاس موجود ہو مثلاً تین بکریان فربہ جو قیمت مین
چار بکریون اوسط کے برابر ہون اُن چار کے عوض مین دیدیوے تو جائز ہی اور
اگر غیر جنس کے ساتھ قیمت کر کے دے تو بھی جائز ہی اور قیمت وہ معتبر ہی جو
روز وجوب زکوۃ کے ہو اور سوائم مین بالاتفاق روز ادا کی قیمت معتبر ہی بالاتفاق
اور یہی صحیح تر ہی اور مال کی قیمت وہان کی چاہیے جس شہر مین وہ مال ہی اگر صحرا مین ہی
تو جو شہر وہان سے قریب ہو اور ایک نصاب کے مالک کو اُسی سال مین حاصل
ہونے والے مال کی چند نصاب کی طرف سے بھی زکوۃ ادا کرنی جائز ہی اگرچہ
ابتک اُنکا مالک نہوا ہو اگر سال کے بعد مالک ہوا ہو تو کفایت نہ کریگی بلکہ
اب سال گذرنے کے بعد اُس مال پر زکوۃ واجب ہوگی فصل سونے کی
نصاب بیس مثقال اور چاندی کی دو سو درہم ہی جسکا حساب سے ساڑھے سات
تولہ سونا اور ساڑھے باون تولہ چاندی ہوئی اور زکوۃ کی نصاب مین معتبر وزن
سونے چاندی کا ہی باعتبار ادا کے اور واجب ہونے کے اور اُن دونون کی قیمت کا

اُسوقت کہ مال فقیر کے پاس سلامت ہو اور سال گذرنے کے بعد فوراً زکوۃ فرض ہوتی ہے

فصل اگر جانور چھ مہینے سے زیادہ صحرا مین چرین اور مقصود اُنسے دودھ یا نسل یا فربہی ہو تو اُنکی زکوۃ دے ہر پانچ اونٹ مین ایک بکری جب پچیس ہون تب بنت مخاض دے یعنی جس اونٹنی کے سن کا دوسرا سال شروع ہو اور جب چھتیس ہون تب بنت لبون دے یعنی جسکی عمر کا تیسرا برس شروع ہو اور جب چھیالیس ہون تب حقہ دے یعنی جسکی عمر کا چوتھا برس شروع ہو اور جب اکسٹھ ہون تب جذعہ دے یعنی جسکی عمر کا پانچوان برس شروع ہو یہی ظاہر الروایۃ اور صحیح ہے اور جب چھہتر ہون تب دو بنت لبون دے اور جب اکانوے ہون تب دو حقہ دے ایک سو بیس تک اور اگر زیادہ ہون تو اُسی حساب سے دیتا جاے اور اونٹ کی زکوۃ مین شتر مادہ کی قیمت کا حساب کرکے زر بھی دینا درست ہے **فصل** ہر تیس گاے یا بھینس مین تبیع یا تبیعہ دے یعنے جس بھینس یا گاے یا نر کا دوسرا برس شروع ہو اور ہر چالیس عدد مین مسنہ یا مسنہ دے یعنی تیسرا برس شروع ہو **فصل** بھیڑ یا بکریان جب چالیس ہون تب ایک سو بیس تک اکسالہ ایک بکری دے اور جب زیادہ ہون تب دو بکری دے دو سو تک اور جب اس سے بھی زیادہ ہون تب چار بکری دے پھر ہر سو مین ایک بکری یا نر زیادہ دیتا جاے اور اُتنی یا زیادہ قیمت کا کم سن جانور بھی زکوۃ دینا مضائقہ نہین اور اگر عاقل جانور کے مالک سے بزور لے تو زکوۃ ادا نہو گی کیونکہ زکوۃ دینے والے کے بدون اختیار ادا ہوئی مگر قید کے ساتھ اُسپر جبر پہونچتا ہے تا مالک آپ سے ادا کرے اور معاف ہے زکوۃ اُس عدد مین جو درمیان دونون نصابون کے ہو تمام قسم کے اموال مین اور زکوۃ واجب ہونے کے بعد نصاب ضایع اور ہلاک ہو جانے سے

شرع مین مالک کرنا ہی فقیر کو اُسقدر حصۂ مال کا جسکو شارع نے معین کیا ہی
بجا آوری امر خدائے تعالی کی نیت سی اور زکوٰۃ کی فرض ہونے کی شرط عاقل اور
بالغ اور مسلمان اور آزاد ہونا اور زکوٰۃ کی فرضیت کو جاننا ہی اگرچہ فرض ہونے کا
علم حکم کے رو سے ہو جیسے مالدار کا دارالاسلام مین ہونا کہ یہان بیعلمی عذر نہین
ہوسکتی ہان اگر کوئی کافر مالدار دارالحرب مین مسلمان ہوا اور چند سال وہان رہا
تو اُسکو جب تک زکوٰۃ کا حال معلوم نہوا اُسپر زکوٰۃ واجب نہوگی اور سبب
ادائے زکوٰۃ کے فرض ہونے کا مالک ہونا اُس نصاب کا ہی جسپر چاند کے
بارہ مہینے گذر گئے ہون اسطرح کہ مال مالک کے مِلک مین رہے اور وہ نصاب
فارغ ہو اُس قرض سے جسکا طلب کرنے والا کوئی بندون کی طرف سے ہو خواہ
قرض مذکور اللہ تعالی کا ہو جیسے زکوٰۃ یا قرض بندہ کا ہو گو بطور کفالت کے ہو یا
قرض میعادی ہو اگرچہ مہر اُسکی زوجہ کا ہو لیکن مہر مؤجل مانع زکوٰۃ نہین گو عادۃً
اُسکو کوئی مانگتا نہین یہی صحیح ہی یا قرض بندہ کا بطور نفقہ کے ہو کہ قاضی کے حکم سے
یا آپس کی رضامندی سے اُسپر لازم ہوا ہو بخلاف قرض نذر و کفارہ اور حج کے
کہ اِن قرضون کا طلب کرنے والا کوئی بندہ نہین اور نصاب مذکور فارغ ہو اُس
شخص کی حاجت اصلی سے اور نصاب مذکور بڑھنے والی ہو خواہ بڑھنا اسمین
فی الحال پایا جاتا ہو یا مالک اُسکے بڑھانے پر قادر ہو گو اپنے نائب کے وسیلہ سے
بڑھا سکتا ہو اور جانورون کی زکوٰۃ کے ادا مین جیسے برس کا گذرنا شرط ہی ویسے ہی
جنگل مین چرنا بھی شرط ہی اور صحت ادائے زکوٰۃ کی شرط وہ نیت ہی جو ادا کے ساتھ
متصل ہو اگرچہ متصل ہونا حکماً ہو مثلاً زکوٰۃ فقیر کو بلا نیت دیدی پھر نیت کی

باب کعبہ مین نماز پڑھنے کی کیفیت

صحیح ہی نماز فرض و نفل پڑھنی کعبۃ اللہ کے اندر اور کراہت کے ساتھ اُسکی چھت پر تنہا اور جماعت سے اگرچہ کعبہ کی طرف مُنہ کرنے مین جماعت والون کے مُنہ امام سے جدا طرف کو ہون مگر جبکہ مقتدی اپنی پشت امام کے چہرہ کی طرف کریگا تو اقتدا درست نہوگا اسلیے کہ مقتدی امام کے آگے بڑھ گیا اور اپنے چہرہ کو امام کے چہرہ کے مقابل کرنا بدون حائل ہونے کسی چیز کے مکروہ ہی اور امام کے پہلو کی طرف مُنہ کرنا مکروہ نہین اور درست ہی نماز اگر باہر کعبۃ اللہ کے گرد حلقہ کرکے ایک امام کی لوگ اقتدا کرین گو بعض مقتدی کعبہ سے زیادہ قریب ہون بہ نسبت اپنے امام کے لیکن امام کی طرف والے مقتدیون مین سے جو بہ نسبت اپنے امام کے کعبہ سے زیادہ قریب ہوگا اُسکی نماز صحیح نہوگی اور اگر کوئی مقتدی اُس گوشۂ کعبہ کے سامنے کھڑا ہوا جو امام کی جانب مین ہی اور کعبہ سے بہ نسبت اپنے امام کے زیادہ قریب ہی تو حیاط کی رو سے فاسد ہونا نماز مقتدی کی شایان ہی بسبب غالب ہونے امام کی جہت کے اور اسی طرح درست ہی اگر مقتدی کعبہ کے باہر سے اقتدا کرین اُس امام کی جو کعبہ کے اندر ہو اور اُسکا دروازہ کھلا ہوا سلیے کہ امام کا کعبہ کے اندر ہونا ایسا ہی جیسا محراب مین کھڑا ہونا اور یہ اقتدا گو درست ہی مگر کراہت کے ساتھ اسلیے کہ امام کا قد آدم اونچا تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہی پس اگر چند مقتدی امام کے ساتھ ہون تو مضائقہ نہین اور دروازہ کھلا رہے اسلیے کہ امام کے رکوع اور سجدہ کا حال مقتدی دیکھ کے معلوم کرلین پس اگر دروازہ بند ہو اور کوئی مکبر امام کی تکبیر وغیرہ کی آواز پہونچاتا جاے تو اقتدا جائز ہونا چاہیے کتاب الزکوۃ زکوۃ

خوف سے اٹھایا جائیگا تو شہید ہی رہیگا غسل نہ دیا جائیگا یا وصیت کی دنیا کے
امور کی کہ اس سے غسل دیا جائیگا اور اگر امور آخرت کی وصیت کریگا تو مرتث نہوگا
یہی صحیح تر ہی یا بیچا یا مول لیا یا بہت سا وہ کلام کیا جو وصیت نہو کہ اس سے مرتث
یعنی زندگی سے منتفع ہوگا اور یہ سب باتین جنسے شہادت ناقص ہوتی ہی اُس
صورت مین ہی کہ لڑائی ہو چکی ہو اگر لڑائی کی حالت مین یہ امور ہون تو ان مذکور
چیزون مین کسی سے مرتث نہوگا ہر صورت مین شہید کامل ہوگا اور یہ سب شرطین
شہید کامل کے باب مین ہین جو دنیا اور آخرت دونون مین شہید ہو ورنہ مرتث
شہید آخرت تو ہوتا ہی ہی اور اسی طرح شہید آخرت ہی جنابت والا اور مجنون اور
لڑکا اور وہ مقتول جو ظلم سے مارا جاے اور اُسکے مارے جانے سے مال واجب ہو
اور شہید آخرت ہی وہ شخص جسنے دشمن کے مارنے کا کسی حربہ سے قصد کیا پھر وہ
اتفاقاً اُسی پر پڑ گیا اور مر گیا اور پانی مین ڈوبا ہوا اور جلکر اور سفر مین اور مکان کے
نیچے دبکے بخلاف اِسکے کہ جہان سبب معصیت پڑے تو وہ شہید نہین ہوتا مثلاً
کسی طرح ہو اپنے تئین اپنے اختیار سے اپنے فعل کے ساتھ مارنا اور اپنے نفس کا
قاتل اہل نار سے ہی اگر اسے حلال جان کے کرے یا اللہ تعالی اُسے نہ بخشے۔
حصہ سوم جلد اول دوزخی فرمانا حضرت کا اُسکو جسنے جہاد مین بہت جوانمردی کی
اور پیٹ کی بیماری سے یعنی دستون اور استسقا سے اور وبا سے مرنے والا اور
نفاس والی عورت خواہ جننے کے وقت مرے یا مدت نفاس مین اور جو شخص شب
جمعہ مین اور عارضۂ ذات الجنب مین مرے اور جو شخص اُس حال مین مرے
کہ علم کا طالب ہو یعنی علم مین مشغول ہو خواہ تالیف کرتا ہو یا پڑھتا یا پڑھاتا یا سنتا ہو

جو کفن کی لیاقت نہین رکھتی جیسے پوستین اور ٹوپی اور موزہ اور زرہ اور ہتھیار اور روئی دار کپڑے وگر پوستین اور روئی دار کپڑے کے سوا اور کپڑا نہو تو نہ اوتارا جائے اور اُسکے سب کپڑے اوتار لیئے اور بنا کفن دینا مکروہ ہو اور اگر اُسکے بدن پر کپڑے کفن مسنون سے کم ہون تو زیادہ کیا جائے اور اگر زیادہ ہون تو کم کیا جائے اور نماز پڑھی جائے شہید پر بدون غسل کے اور دفن کیا جائے معہ اپنے خون اور کپڑون کے اور غسل دیا جائے وہ شخص کہ پایا جائے مقتول شہر یا گانون مین اُس جگہ مین کہ خونبہا واجب ہو اور اُسکا قاتل معلوم نہو یا معلوم ہو مگر قصاص واجب نہو پس اگر قصاص واجب ہوگا تو وہ مقتول شہید ہوگا مثلاً وہ شخص جسکو چورون نے رات کو شہر کے اندر مار ڈالا ہو کہ اُسمین نہ تو محلہ والون پر قسم ہو نہ خونبہا بسبب معلوم ہونے اِس امر کے کہ اُسکے قاتل چورہین غایت امر یہ کہ قاتل معین معلوم نہین اور غسل دیا جائے وہ شخص جو حدیا قصاص مین قتل کیا جائے اور اسی طرح جو شخص تعزیر مین مقتول ہو یا پھاڑ ڈالا اُسکو درندے نے یا زخمی ہو کے مرتث ہوے اور ارتثاث شرعی یہ ہو کہ کھاوے یا پیوے یا سووے یا دوا کرے یا خیمہ اُسپر تان دیا گیا یا ایک نماز کا وقت اُسپر گذر گیا اُس حال مین کہ وہ ہوش رکھتا تھا اور نماز کے ادا کرنے پر قادر تھا یا میدان جنگ سے حالت ہوش مین اُٹھایا گیا خواہ زندہ پہونچا ہو یا ہاتھون پر مر گیا ہو اور اسی طرح اگر آپ اپنی جگہ سے اُٹھکر دوسری جگہ چلا گیا و گر بیہوشی مین اُٹھایا جائیگا تو گو دن رات گذر جائے غسل نہ دیا جائیگا اور زخمی ہونے کی جگہ سے اُٹھانے کا حکم ایسا ہی جیسا میدان جنگ سے اُٹھانے کا اور اگر گھوڑون کے نیچے پس جانے کے

پہونچاوے یجیو تو عمل کے بعد پہونچتا ہی اور اگر کسی کی طرف سے نیابۃً للہ دے
یا کھلائے یا ذبح کرے تو بھی اُسے پہونچتا ہی اور روا ہی مواہب الرحمن اور یہ صدقہ نافلہ ہی

باب شہید کے احکام مین شہید ہونے مین عاقل اور بالغ اور مسلمان اور
پاک ہونا شرط ہی یعنے دیوانہ اور لڑکا اور کافر اور مجنب اور حائض نہو اور اگر
خون ظاہر ہونے کے وقت سے تین دن کامل نہ گذرے ہون تو وہ بھی حائض نہین
پس اگر خون جاری رہنے کے بعد تین دن کامل گذرنے کے قبل عورت مار گئی
تو شہید ہوگی اور نفسا نہو اور اُس حالت مین نہو کہ خون حیض یا نفاس اپنی مدت
معتادہ یا اکثر مدت پر منقطع ہوا ہو لیکن غسل نہ کیا ہو اور وہ مسلمان مکلف پاک
شہید ہوتا ہی جو ظلم سے ناحق قتل کیا جائے زخم کرنے والی چیز سے یعنی ایسی چیز سے
جسکے سبب سے مال دینا واجب نہو بلکہ واجب ہو قصاص اور مراد اُس سے
وہ چیز ہی جو متفرق کرے اجزا کو مثلاً تلوار اور چھری اور تیر وغیرہ اور داخل ہی
اُسمین آگ نہ لاٹھی اور غلہ اور اُسکے مانند کہ اِن دونون سے مارنے کی صورت مین
قصاص لازم نہین آتا اور زخمی ہونے کے بعد ارتثاث یعنی زندگی سے منتفع
نہ کیا گیا ہو یا قتل کیا ہو اُسکو باغی یا کافر حربی یا راہزن نے اگرچہ قتل سبب سے ہو
یا بدون اوزار زخم کرنے والے کے اور قتل سبب مثلاً کسی کافر سوار کے نیچے
دب کے مسلمان مر گیا یا اُسنے مسلمان سوار کے گھوڑے کو بھڑکایا یہان تک
کہ وہ گر کے مر گیا یا مسلمان کے رہنے کی جگہ مین آگ لگادی اُس سے وہ مر گیا
اور شہید ہوگا وہ شخص جو اُن لوگون کے میدان جنگ مین پایا جائے مردہ اثر
زخم کے ساتھ خواہ زخم ظاہر مین ہو یا نہ پس اوتاری جائے شہید پر سے وہ چیز

وآواز دیگر دہند کہ ما ازین کار برگشتیم انتہی اور رسالہ احکام العیدین مین حضرت ممدوح نواب صاحب رح فرماتے ہین کہ اسی سبب سے اکثر مفسرین نے آیہ (وما اُہِلَّ بہ لغیر اللہ) کے ساتھ قید عند الذبح کے لکھا ہی لیکن نذر اسکی صفت آگے پاؤگے مگر اس موقع پر کچھ مسائل ذکر کرنا مناسب ہی وہ یہ کہ اگر زبان سے کہے کہ میری فلان حاجت اگر خدائے تعالی برلائے تو فلان بزرگ کے نام اسقدر نقد یا جنس دینا یا انکی درگاہ مین اشیاء مذکورہ یا روشنی کے لیے تیل بھیجنا اپنے اوپر لازم کرتا ہون تو یہ نذر صحیح نہین غیر عبادت کی جگہ بھیجنے کے سبب اور اگر یہ کہے کہ فلان درگاہ کے خدام فقرا کو دون یا کھلاؤن تو نذر صحیح اور اُسکا وفا لازم ہوگا لیکن اُس درگاہ کے خدام فقرا کو وفاے نذر مین خاص کرنا لازم نہین جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہوگی اور اگر یون کہے کہ مساجد مین فرش کے لیے بوریا یا روشنی کے لیے تیل بھیجون تو نذر صحیح اور اُسکا وفا لازم ہوگا اور غیر خدا کے لیے نذر کرنے اور روزہ رکھنا یا اور عبادت کرنی حرام ہی اور نذر اور سب صدقہ واجبہ صاحب نصاب نہ کھائے لیکن صدقہ نافلہ ہر شخص کھائے اگرچہ غنی ہو مادۃ المسائل کے پچاسوین سوال کے جواب مین بحر الرائق سے نقل کیا اور مظاہر الحق مین نیاز کے معنی تحفہ درویشان اور ثواب رسانی ہی پس اگر خدائے تعالی کی تقرب کے لیے عبادت بدنی مثلا نماز یا روزہ نفل اُسے پڑھکے یا اِسے رکھ کے یا عبادت مالی کرکے یعنی للہ دے کے یا کھلا پلا کے یا ذبح کرکے کہے کہ یا اللہ تعالی اسکا ثواب فلان کو یا اُن سب کو پہونچا دے تو پہونچتا ہی اور اگر پیشتر کہلے کہ یہ کام للہ کرونگا یا اللہ تعالی اسکا ثواب فلان کو

اور نذر اور روزہ رکھنا وغیرہ پس غیر خدا کے لیے سجدہ کرنا ہر شریعت مین حرام
اور شرک اور اُسپر التزام کرنے والا کافر ہی بالاجماع بشرطیکہ عبادت و طاعت کی
نیت سے ہو اور تعظیم اور تحیت کے ارادہ سے یعنی بجاے سلام کے غیر خدا کے لیے
حتی کہ پیغمبر اور بزرگون کے لیے بھی ہماری شریعت مین منسوخ ہوا جامع تفاسیر
مطبوعہ لیکن یہ سجدہ اگر غیر ذوی العقول کرے تو جائز ہی حصہ اول جلد اول
قرۃ العیون حال کفالت آنحضرت تحقیق سجدہ تعظیم وغیرہ عبادت کی لیکن ذبح
پس اگر غیر خدا کی طرف ذبح کے ساتھ تقرب یعنی خوشنودی اور چاپلوسی کا
قصد کرے پھر مالک یا غیر اُسکے حکم سے اسی نیت پر ذبح کرے تو ذبیحہ مردار ہی
اگرچہ وقت ذبح کے خدا کا نام لے فتح العزیز وغیرہ اور رسالہ احکام العیدین مین
حضرت مولانا قطب الدین خانصاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہین کہ در مختار
اور طحطاوی وغیرہما مین لکھا ہی کہ اِس ذبح کرنے والے کی طرف ہم نسبت کفر کی
نہین کر سکتے کیونکہ ہم ظن بد نہین کرتے مسلمان کے حال پر کہ وہ تقرب چاہیگا
غیر خدا کی طرف اس ذبح کے ساتھ اور اللہ تعالی دانا تر ہی مگر سخت مکروہ جانتے ہین
لیکن اگر وقت ذبح کے کہے کہ غیر خدا کی طرف ذبح کے ساتھ تقرب کی نیت سے
مین بیزار ہوا اور باز آیا اور جان آفرین کی تقرب کے لیے مین نے اِسکی جان اور
ذبح کو مقرر کیا تو اب نیت سابقہ پر حکم عدم اور بطلان کا کیا جائیگا اور اس نیت سے
بسم اللہ کے ساتھ ذبح کرنے سے ذبیحہ حلال ہوگا چنانچہ اپنی تفسیر مین اس مسئلہ کے
آخر مین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث رح فرماتے ہین کہ آرے ذکر نام خدا بران
جانور وقتی فائدہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ و خلاف آن شہر ہ

بیان حالات سنہ سوم ہجرت صلعم اختلاف مردون سے مدد چاہنے مین اور
مصنف اماطۃ الاذی نے فرمایا کہ اور بہت حوالے ہین سیف مسلول کا مطالعہ کرو
کہتا ہو مصنف عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ کہ حصہ دوم جلد اول قرۃ العیون
بیان حالات سنہ دوم ہجری بیچ سماعت اور عدم سماعت موتے آخر مین آخر قول
مولوی حیدر علی صاحب رح کا ملخص یہ ہو کہ جب ان حضرات کی زندگی ثابت ہوئی
اور زندون کا آپس مین مدد چاہنا قرآن سے ثابت ہو (وتعاونوا علی البر و
التقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان) تو اس قیاس پر ہمکو اُنسے مدد چاہنا
جائز ہوگا لیکن غیر خدا کو اُن صفتون سے موصوف نہ جانے جو اُسکے لیے خاص ہین
مثلاً مدد کرنے پر قدرت رکھنے والا مستقل جاننا بلکہ اُنسے یون عرض کرے کہ
آپ ہماری فلان حاجت کے لیے بارگاہ مجیب الدعوات جل وعلا مین دعا کیجیے
یا خود حضرت قاضی الحاجات جل جلالہ کی جناب مین عرض کرے کہ ای آسان
کرنے والے مشکلون کے ای روا کرنے والے حاجتون کے بحرمت ان بزرگ کے
میری فلان مشکل آسان کر یا فلان حاجت میری روا کر اور روشنی کر فی حاجت سے
زیادہ برا ہو مگر صاحب اماطۃ الاذی فرماتے ہین کہ شیخ ممدوح قید قصد تعظیم کی لگاتے ہین
اور جس محفل میلاد شریف مین بطور سنت سنیہ کے جو سلف صالحین سے ثابت ہو
اعمال خیر ہون اور اذکار جمیل وہ مستحسن ہو اور موجب اجر جزیل اور جس محفل مذکور
خیر مین اعمال غیر مشروع ہون وہ حسن لذاتہ ہو اور قبیح لغیرہ ۔ حصہ اول جلد اول
قرۃ العیون بیان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو چیزین اللہ
جل وعلا نے اپنی تعظیم کے لیے خاص کر لی ہین اُنمین سے سجدہ ہو اور جانور ذبح کرنا

اور شہدا زندہ رہتے ہین اور وہ جو قرآن مجید سے موتے کی نفی سماعت یعنی نہ سُننا
ثابت ہوتا ہی مراد اُس سے وہ سماعت و علم ہی جو زندون کے ساتھ مخصوص ہی اور
وہ جو حدیث مین موتے کے لیے اثبات اُسکا ہی مراد اُس سے اثبات اُس سماعت
اور علم کا ہی جو حواس پر موقوف نہین اس تقدیر پر درمیان نصوص نفی اور اثبات
کرنے والیون کے توفیق حاصل ہوتی ہی واللہ تعالی اعلم بحقیقۃ الحال نواب صاحب کی
حصہ دوم جلد اول قرۃ العیون سے نقل کیا اور موتے سے مدد طلب کرنے کے
باب مین شیخ عبد الحق محدث رح نے بتفصیل تمام تقریر کی ہی اور جائز ہونا اُسکا بیان
کیا ہی جذب القلوب مین فرماتے ہین کہ حافظ ابو عبد اللہ نے مصباح الظلام مین
فرمایا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ تعالی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے کے بعد تین روز کے اعرابی آیا اور اپنے تئین قبر مبارک پر
ڈال دیا اور کہا کہ جو آپ نے خدائے تعالی سے سُنا وہ ہمنے آپ سے سُنا اور جو
آپ نے ہم پر قرارت کی یہ ہی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیۃ اور مین نے
اپنے نفس پر ظلم کیا ہی اور آپ کے حضور مین حاضر ہوا ہون میرے لیے استغفار کیجیے
قبر شریف سے ندا آئی قد غفر لک الخ اور حضرت امام حجۃ الاسلام غزالی رح
فرماتے ہین جائز ہی مدد چاہنا پس ہر کوئی مدد چاہی گئی اُس سے زندگی مین
مدد طلب کی جاتی ہی اُس سے بعد مرنے کے بھی چنانچہ تفصیل اسکی کتاب کشف العلا
اور ترجمہ مشکوۃ شیخ عبد الحق محدث مین پاؤگے اور ترجمہ عبارت شرح مشکوۃ
عربی شیخ ممدوح کی یہ ہی لیکن مدد طلب کرنی اہل قبور سے ثابت کیا ہی اُسکو
مشائخ صوفیہ قدس سرہم اور بعض فقہا رحمہم اللہ تعالی علیہم نے حصہ دوم قرۃ العیون

اور جسے حرام کیا وہ حرام ہی اور جسکا حکم وارد نہین ہوا وہ مباح ہی چنانچہ ترجمہ مشکوۃ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے اور مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ملا علی قاری رح وغیرہما نے حدیث (عن ابن عباسؓ رضی اللہ تعالی عنہما قال کان اہل الجاہلیۃ یاکلون اشیاء وتیرکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو) کے ذیل مین اور حدیث (الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفی عنہ) کے ذیل مین لکھا ہی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ یعنی ازانجا معلوم می شود کہ اصل در اشیا اباحت است یعنی اصل اشیا مین اباحت ہی پس گیارہوین حضرت غوث الاعظم قدس اللہ تعالی سرہ کے اور شب برات مین حلوا وغیرہ پر اور بروز عاشورا شربت وغیرہ پر نیاز حسینؓ رضی اللہ تعالی عنہما کی اور سوم اور چہلم اور ششماہی اور برسی وغیرہ کرنی اور اسمین قرآن خوانی اور الائچی دانہ وغیرہ پر نیاز دینی اور اسے تقسیم کرنا اور کھلانا پلانا امر جائز و درست ہی بشرطیکہ خصوصیت روز سوم وغیرہ اور الائچی دانہ وغیرہ کی اعتقاد مین فرض یا واجب یا سنت نہ سمجھی گئی ہو اسواسطے کہ جن چیزون پر ممانعت شرع سے ثابت نہین ہوئی اسمین اصل اباحت ہی جیسا کہ گذرا اور قطع نظر اسکے انمین سے بعض کا مباح ہونا اور بعض کا مستحب ہونا شرع سے ثابت ہی چنانچہ تلاوت قرآن مجید اور مساکین کو کھلانا اور جس فاتحہ کا اب رسم ہی ان دونون چیزون سے مرکب ہی پس وہ بھی لاجرم مباح بلکہ اس قیاس پر امر مشروع ہی اور بعد انتقال کے انبیا اور اولیا

روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اہل جاہلیت کھاتے تھے کتنی چیزین اور چھوڑتے تھے کتنی چیزین اپنی خواہش کے اوپر یعنی نہ کھاتے تھے کتنی چیزین نفرت کے پس بھیجا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اور نازل کیا اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اسکی اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ جو چیز حلال ہی اللہ کی طرف سے وہ حلال ہی یعنی جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جس سے سکوت کیا یعنی جو چیز حرام کی نہین اور جس سے سکوت کیا ہی یا حرام نہین بیان کیا کہ حلال ہی یا حرام ہی اس مین اختیار ہی پس وہ معاف ہی ۱۲ منہ

ترجمہ اردو مشکوۃ ص ۳۵۱ فاقرؤا ما تیسر من القرآن ۱۲ منہ

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و الخ ۱۲ منہ

تر و تازہ اور چیز قبر پر رکھنے کی حدیث جریدہ پر قیاس کرکے اور بقول بعضے مالکیہ کے
اگر خصوصیت آپ کے ہاتھ سے جریدہ رکھنے کی یا دعا کی ہوتی تو بریدہ بن الخصیب
رضی اللہ عنہ اپنی قبر مین جریدون کے رکھنے کی وصیت نہ کرتے اور حدیث
وصیت بریدہ کو ذکر کیا بخاری نے اپنی صحیح مین اُس سے شامی نے نقل کیا
اور بدعت کی چند قسم سے دو مشہور ہین ایک بدعت ضلالت اُسکی صفت باب
امامت مین ہو چکی دوم بدعت حسنہ جسکی ذات کا وجود ازمنہ ثلاثہ مین یعنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ مین پائی جائے
لیکن اُسکی اصل یا تدبیر پائی جائے مثلاً اعراب قرآن مجید یا جمع کرنا احادیث کا
وغیرہم کہ شامل ہو اُن چیزون کو جنکی اصل اور مادہ پایا گیا اور یہی معنی ہین اصل کے
پائے جانے کے اور چند اشیا کو جمع کرکے وہ عمل کرنا جو اس ہیئت مجموعی کے ساتھ
شرع سے نہ ثابت ہو لیکن اُسکے اجزا علیحدہ علیحدہ فرداً فرداً ثابت کیے گئے ہون
بدعت حسنہ مین داخل ہین بشرطیکہ یہ ہیئت مجموعی اُس قبیل سے ہو جسکے حرام
یا کراہت پر کوئی حکم دین صادر نہوا ہو اور اُسکے کرنے والے نے اُسے امور مستحبہ
یا واجبہ سے نہ سمجھا ہو مثلاً جس شئے مین ذکر خیر ہو یا پڑھنا قرآن کا یا وہ شئے ہو
جسمین للہ کھلانا یا پلانا ہو اور اُسمین کچھ آمیزش امور مکروہہ و ممنوعہ کے نہو اور
اُس ہیئت مجموعی کا دلیل عام سے بھی ثابت ہونا شرع سے ثابت ہونے کو شامل ہو
اسواسطے کہ وہ عمل صالح ہو اور اُسکی اجازت مین شک نہین (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا) اور بہت آیات اور احادیث سے مالامال ہو اور
اباحت اور حرمت کے مسئلہ کا یہ حال ہو کہ شارع نے جسے حلال کیا وہ حلال

اور بیٹھتا تھا تو بیٹھکے دو رکعت قریب حسب مرتبہ موتے کے حالت حیات مین اور جسقدر
ہوسکے قرآن پڑھکے کہے اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاہُ اِلٰی فُلَانٍ اَوْ اِلَیْھِمْ
یعنی یا اللہ جو چیز مین نے پڑھی ہے اُسکا ثواب پہونچا فلان شخص کو وگر چند اشخاص کو
بخشنے تو کہے اُن سب کو اور نماز اور روزہ اور حج اور اعتکاف وغیرہ عبادت بدنی
اور مالی کا ثواب جسقدر اور جب چاہے جس مردہ یا زندہ کو بخشے اُسے پہونچتا ہے
بلکہ افضل یہ ہے کہ بخشنے مین نیت کرے جمیع مومنین اور مومنات کی کیونکہ اُن سب کو
پہونچتا ہے اور اسکے اجر سے کچھ کم نہین ہوتا اور اگر مردہ یا زندہ کی طرف سے بنیابۃ
عبادت مالی مثلاً زر نقد وغیرہ دے یا جانور ذبح کرے یا کھانا تقسیم کرے یا کھلائے
تو روا ہے اور اُسے پہونچتا ہے اور قرأت قرآن کے لیے قبر کے پاس بیٹھنا قول
مختار مین مکروہ نہین اور ترجمہ حدیث کا یہ ہے کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے
اہل اُسکے کے اِسمین کئی مذہب ہین حاصل یہ کہ اگر میت اُس گناہ کا سبب ہوگا
یعنی اگر مردہ حالت حیات مین خود مثل اہل جاہلیت کے نوحہ کرنے کا عادی تھا یا
اُسکی وصیت کی تھی یا اُس سے راضی تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل اُسکے مرتکب ہونگے
اور اُنھین اُس سے منع نہ کیا تو عذاب محمول ہوگا حقیقت پر یعنی مردہ عذاب
کیا جائیگا ورنہ محمول ہوگا رنج اُٹھانے پر یعنی مردہ کو رنج ہوتا ہے اسبات کا کہ میرے
اہل ممنوع رونے کے مرتکب ہوئے اور مقبرہ سے ہر سبزہ و درخت سبز کاٹنا مکروہ ہے
کہ خشک سے کامل تر ہر تر و تازہ چیز اللہ تعالی کی تسبیح کرتی ہے اور اُس سے میت کو
اُنس ہوتا ہے اور اس ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے لیکن خشک کا کاٹنا مکروہ نہین اور
ہمارے زمانہ مین مندوبیت کی راہ سے عادت کی گئی ہے شاخہائے آس اور مثل اُسکے

مقابل ف
مین مفصل
پہونچتا ہے ۱۲

روغن اور سرمہ نہ لگائے مگر عذر کے سبب سے اور شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر دن مین ضرورت کے لیے اور رات مین وہین رہے لیکن اس صورت مین کہ جبراً نکال دی جاے یا گھر گر جائے یا خوف کرے اپنے نفس یا مال پر اور اگر اسکے اقربا سے کوئی دوسرا مر جاے تو تین روز ماتم کرنا جائز ہی اور دفن کے بعد تین دن تک مستحب ہی کہ لوگ آکے مصیبت زدہ پر سلام اور مصافحہ کرکے تعزیت کرین یعنی مسلم اہل مصیبت کے لیے دعاے حصول صبر اور خیر کی اور مسلم میت کے لیے دعاے مغفرت کرین اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَاَحْسَنَ عَزَآءَکَ وَ غَفَرَ لِمَیِّتِکَ اور صحیحین مین ہی کہ جب تعزیت کرے کسی کی تب سلام کرے اور کہے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَ لْتَحْتَسِبْ واگر تعزیت کیا گیا مردہ ہی تو فَلْیَصْبِرْ وَلْیَحْتَسِبْ کہے اور تین روز کے بعد اور دوسری بار تعزیت کرنی مکروہ ہی لیکن اگر غائب شخص تین روز کے بعد آکے تعزیت کرے تو مکروہ نہین اور مکروہ ہی تعزیت کرنی قبر کے پاس اور گھر کے دروازے کے پاس اور میت کے ہمسایون اور دور کے رشتہ دارون کو مستحب ہی کہ میت کے گھر والون کے لیے اسقدر کھانا پکوائین جو انکو اس دن اور رات مین شکم سیر کردے اور مظاہر الحق مین منقول ہی کہ بعضون نے کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہین اور قبر کی زیارت مستحب ہی اور افضل یہ ہی کہ روز جمعہ مین زیارت کرے یا اس سے ایک روز پہلے یا ایک روز بعد اور اگر ممکن ہو تو میت کے روبرو کھڑا ہوکے سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ پھر دعا کرے کھڑے ہوکے

کہ اُس قبر کا نشان نہ جاتا رہے اور پائمال نہو اور ممانعت اُسوقت ہی کہ حاجت نہو
اور مضائقہ نہین اپنے لیے قبر کھود رکھنے کا اسلیے کہ اُس سے فائدہ ہی ہوتا ہی
اگر خود وہان نہ مریگا تو دوسرے کے کام آویگی اور کفن اور مثل اُسکے اور چیز
تیار کرالینا اور دفن کرنا رات مین مکروہ نہین اور دن مین مستحب ہی اور اگر قبر مین کسی
کافر ذمی کی ہڈیان پائی جائین تو نہ توڑی جائین نہ اور قسم کا ہتک کیا جاے اور اگر
عورت مردہ کے پیٹ مین بچہ زندہ حرکت کرتا ہی تو بائین طرف سے پیٹ چیر کے
اُسے نکال لین اور اگر برعکس ہو یعنی بچہ مرگیا اور عورت زندہ ہی اور خوف ہی ماں کے
مرجانے کا تو وہ کاٹ کے نکالا جائے اور اگر بچہ زندہ ہی تو کاٹ کے نہ نکالا جائے
کیونکہ ماں کا مرجانا وہمی بات ہی تو زندہ بچہ کو قتل کرنا وہمی امر کے لیے جائز نہین
اور اگر کوئی شخص مال غیر نگل کے مرگیا تو اُسکا پیٹ چیرا جائے یا نہین اس باب مین
دو قول ہین اور بہتر یہ کہ ہان چیرا جائے کیونکہ اُسکی حرمت اُسکے ظلم وستم کے
سبب سے جاتی رہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر بے ظلم وستم کے اُسکے پیٹ مین چلا گیا
تو پیٹ نہ چیرا جائیگا اور کسی کے مرنے کا دل سے غم کرنا اور بے اختیار رونا رحمت ہی
گو شعر سے ہو مگر مکروہ ہی مبالغہ کرنا اُسکی تعریف مین اور نوحہ کرنا اور پیٹنا اور
کپڑا پھاڑنا وغیرہ جیسے کہ اہل جاہلیت کی عادت ہی اور اگر کسی عورت کا شوہر
مرجائے تو چار مہینے اور دس روز ایام عدت کے واجب ہین اُسمین زینت نہ کرے
اور اگر اسی ایام مین نابالغہ بالغ ہوئے یا مجنونہ ہوش مین آئے تو وہ بھی
زینت ترک کرے شانہ تنگ دندانہ بالون مین نہ کرے زیور اور حریر یعنے
کپڑے ریشمی یا سرخ یا زعفرانی رنگے ہوئے نہ پہنے اور خوشبو نہ استعمال کرے اور

واسطے دفن کرنے دوسرے مردہ کے وگر پہلے مردہ کی ہڈیان باقی نہون تو جائز ہی
اور اگر ہڈیان باقی ہون اور اُس مقبرہ مین تنگی محل ہو اور دوسری جگہ نہ ملے تو
پہلے مردے کی ہڈیان ایک طرف جمع کرکے اور مٹی کو حائل کرکے دوسرے کو بھی
دفن کردینا جائز ہی اور قبر پر کھنگل کرنی مختار یہ کہ مکروہ نہین اور بعد دفن کے
قبر پر عمارت بنانی زینت کے لیے جائز نہین اور مضبوطی کے لیے دفن کے بعد
جائز ہی کراہت کے ساتھ لیکن مکروہ نہین بنی ہوئی عمارت مین دفن کرنا لیکن
مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ سے اور تو ربشتی سے اور (کتاب ۱۲)
بعض شراح سے نقل کیا کہ منع نہین قبور پر خیمہ کھڑا کرنا فائدہ کے لیے مثلاً
بیٹھنے کے لیے اور سلف نے مباح کیا ہی بنا مشائخ اور علماء مشہورین کی قبور پر
تاکہ لوگ زیارت کرین اور اُسمین بیٹھنے سے آرام پائین اور در مختار مین اسی کو
مختار لکھا اور شامی نے احکام سے اُسنے جامع الفتاوی سے نقل کیا ہی کہ
بعضون نے کہا کہ مکروہ نہین بنا اگر ہو میت مشائخ اور علما اور سادات سے
اور طحطاوی نے لکھا کہ مقید کیا جاوے جواز اِس قول پر کہ مال حلال سے بنے
اور اُس سے زینت اور تفاخر کی نیت نہو اور مجمع بحار الانوار کے باب شین
مع الراء مین بیچ تحقیق معنی لغت شرف کے بھی یہی لکھا ہی اور عمل بھی اسی پر ہی
اور پیشوائے شریعت مقتدائے طریقت رہنمائے حقیقت مہتدائے معرفت
سیدنا و استاذنا و مولانا و ابینا مولوی خادم حسین خان ابن مولوی
عبد القادر خان طاب اللہ ثراہما و جعل الجنۃ مثواہما نے بھی ایک رسالہ تحقیق
جواز مین اسکے لکھا اللہ درہ اور کچھ مضائقہ نہین لکھنے کا قبر پر اِس غرض سے

کہ پانی چھڑکنے کو مستحب کہنا مناسب ہی اور عورت اور خنثی مشکل کو قبر مین
اوتارنے کے وقت سے لحد کا منہ بند کرنے تک پردہ کرنا مستحب ہی وگر کچھ
بدن کھل جانے کا ظن غالب ہو تو واجب ہی اور اگر زمین نرم ہو تو شق یعنی اونچی قبر
گہری اور نبی صندوقی قبر بنانے کا مضایقہ نہین اور بدون حاجت صندوق بنانا
مکروہ ہی وگر حاجت ہو مثلاً زمین بہت نرم ہو تو بنانا مضایقہ نہین گو پتھر یا
لوہے کا ہو اور چاہیے کہ اسمین نیچے مٹی بچھاوین اور دلہنے اور بائین ہلکی ہلکی
اینٹین کچی رکھین اور ڈھکنے کے اندر کی جانب پر مٹی لیسدین تاکہ لحد کی صورت
بنجاوے اور بقدر ایک اونٹ نحر کرنے اور اسکا گوشت تقسیم کرنے کے اسکے
سر جانے سورۂ بقرہ کا اول مفلحون تک اور خاتمہ اسکا یعنی آمن الرسول پڑہین
اور اسکے لیے استغفار اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہین اور مٹی دینے کے
بعد اگر ضرورت ہو تو کھودے لاش ایک دو کوس لیجانا مضایقہ نہین مگر اس سے
زیادہ لیجانے کے لیے یا بے ضرورت وہین دوسرے موضع مین دفن کے لیے
کھودے لاش نکالنا جائز نہین وگر بعد مٹی دینے کے مردہ قبر سے باہر نکالا جاوے
کسی آدمی کے حق کے لیے تو جائز ہی مثلاً جس زمین مین دفن کیا وہ شفعہ کے
باعث سے دوسرے نے لی اور وہ نہین چاہتا کہ اس زمین مین مردہ رہے
اور مالک زمین کے ظاہر و باطن دونون پر حق رکھتا ہی چاہے مردہ کو اندر رہنے دے
اور صرف اوپر سے ہموار کر دے اور چاہے اندر بھی نہ رہنے دے جیسے جائز ہی جوتنا
قبر کا اور اسپر عمارت بنانی جبکہ مردہ مٹی ہو گیا ہو اور دو مردے ایک قبر مین دفن
نہ کیے جائین ابتدا مین ضرورت کے لیے جائز ہی اور نہ کھودی جاوے کوئی قبر

اور اگر کوئی شخص کشتی مین مرجائے تو غسل و کفن دینے اور نماز پڑھنے کے بعد
دریا مین ڈالدیا جائے اگر زمین قریب نہو اور توقف مین خوف ضرر ہو اور جس
مکان مین مرے اُسمین دفن ہونا یہ طریقہ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے
اور ون کے لیے لائق نہین اگرچہ بچہ ہو اور وقت دفن کے پہلے قبر پر قبلہ کی
طرف جنازہ رکھا جاے اور اُسی طرف سے قبر مین میت داخل کی جائے اور لحد مین
میت کو رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور حصن حصین مین
منقول ہے کہ جب قبر مین میت کو رکھے تب رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی
سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور قبر رخ کرنا مردہ کا سنت ہے اور
مناسب ہے ہونا مردہ کا داہنی کروٹ پر اور بعد مٹی دینے کے اگر معلوم ہوا کہ مردہ
قبلہ رخ نہین ہے تو قبر نہ کھودی جاے اور لحد مین مردہ کے کفن کی گرہ کھولدی جاے
اور لحد کے مُنہ پر اول کچی اینٹین کھڑی کی جائین اور اُنکی درزون پر نرکل یا ڈھیلے
رکھدیے جائین اور نہ رکھی جائین پکی اینٹین اور تختہ گرو میت کے لیکن اڑانی پر
تختہ رکھنا مکروہ نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لحد شریف کی
اینٹون کا شمار نو عدد ہے اور کچی اینٹون کے ساتھ نرکل کے مُٹھے تھے اور جائز ہے پکی
اینٹ اور تختہ گرو میت کے نرم زمین مین پھر لحد کا مُنہ بند کرکے قبر کی نکلی ہوئی
مٹی سرہانے سے تین تین لب ڈالین اور قبر چورس نہ بنائے بسبب ممانعت کے
اور چورس کرنے سے مراد یہ ہے کہ مٹی کو پھیلا کے چبوترہ کی شکل نہ بنائے بلکہ
بیچ مین ایک بالشت تقریبًا یا تھوڑی زیادہ بلند بنانی مندوب ہے اور قبر پر
پانی چھڑکنا کچھ مضائقہ نہین واسطے حفاظت کے کہ اُسکی مٹی اُڑ نہ جائے شامی نے

اور شیر خوار یا دودھ چھوٹے ہوئے یا اُس سے کچھ زیادہ عمر کے بچہ کو نوبت سے
ایک ایک شخص اپنے دونون ہاتھون پر اُٹھائے اگرچہ اُٹھانے والا سوار ہو اگر
لڑکا بڑا ہو تو کھٹولے یا چارپائی پر اُٹھایا جائے اور جنازہ کو جلد لیجانا مسنون ہے
اسقدر کہ میت چارپائی پر ادھر اودھر حرکت نہ کرے اور مکروہ ہے مرد سے کے نماز
اور دفن مین اسلیے دیر کرنی کہ نماز جمعہ کے بعد بہت سے آدمی اُسپر نماز پڑھین
ہان جب خوف ہو کہ اُسکے دفن کی جہت سے نماز جمعہ فوت ہو جائیگی تو تاخیر کرنی
مکروہ نہوگی اور جنازہ کے ساتھ پیادہ پیچھے چلنا مندوب ہے اور اُسکے آگے چلنا بھی
درست ہے لیکن اگر اُسکے آگے اسقدر دور نکلجائے کہ لوگ یہ سمجھین کہ اکیلا جاتا ہے
یا سب لوگ آگے بڑھ جائین یا جنازہ کے آگے سوار ہولے تو مکروہ ہے جیسے مکروہ ہے
جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر یا قرآن پڑھنا اور اگر منظور ہو تو اپنے نفس مین
پڑھے اور جابرؓ سے روایت ہے کہ مت دفن کرو اپنے مردون کو رات مین مگر یہ
کہ ناچار ہو اُسکی طرف ابن ماجہ و مسلم بلوغ المرام مترجم اور کندھون پر سے جنازہ
اوتار کے لاش رکھنے کے قبل ساتھ والون کو بے حاجت اور بے ضرورت بیٹھنا
اور لحد مین لاش رکھنے کے بعد کھڑے رہنا مکروہ ہے اور جو پہلے سے جنازہ کے
ساتھ ہون وہ بے نماز واپس نہ آئین اور نماز کے بعد دفن کے قبل اہل میت کی
اجازت سے واپس آنا روا ہے لیکن دفن کے بعد پھر آنا مختار ہے اور دفن کرنا میت کا
فرض کفایہ ہے نصف قد سے ایک قد تک گہری اور اُسکے قد کے برابر لمبی اور
اُسکی نصف چوڑی قبر کھودنے کے نیچے جانب قبلہ بغل مین مردہ رکھنے کے لیے فراخ
لحد کھودنی اولی ہے اور نہین جائز ہے کہ قبر کے اندر گڈا یا تکیہ یا چٹائی رکھی جائے

تو نام رکھا جاے اور بے رعایت ترتیب سنت غسل و کفن کے دھوے کپڑے مین لپیٹ کے بے نماز پڑھے دفن کیا جائے یہی قول صحیح تر ہی تو اسپر فتوی دیا جاے اور جب ظاہر ہو جائے بعض خلقت بچہ کی تو نام رکھا جائے اور دھویا جاے مین مختار ہی اور اُسکا حشر ہوگا اور اگر کسی نے مثلاً عورت کے پیٹ مین مارا اور بچہ مردہ نکل پڑا تو وہ وارث اور مورث ہوگا اور اگر بچہ بدون ماں یا باپ کے گرفتار آیا تو وہ مسلمان ہی دارالاسلام کی تبعیت سے اگر گرفتار کرنے والا ذمی ہو یا گرفتار کرنے والے کی تبعیت سے اگر وہ مسلمان ہو خواہ وہ بچہ پکڑا گیا ماں باپ کے ساتھ پھر ماں یا باپ مسلمان ہوا یا خود وہ لڑکا مسلمان ہوگیا درانحالیکہ وہ عاقل ہی اگر اُسکے سامنے اللہ تعالی اور اُسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور قیامت اور تقدیر کی تفصیل کی جاے اور اُس سے اُنپر ایمان کا سوال کیا جاے تو وہ کہدے کہ مین ایمان لایا اور پہلے جنازہ کے سرہانے کی داہنی پٹی داہنے مونڈھے پر پھر پائینتی کی داہنی پٹی داہنے مونڈھے پر پھر سرہانے کی بائین پٹی بائین مونڈھے پر پھر پائینتی کی بائین مونڈھے پر رکھ رکھ کے دس دس قدم لیچلنا مستحب اور ہر جانب سے چالیس چالیس قدم لیچلنا مستحب و کامل تر ہی اور مکروہ ہی ہمارے نزدیک اُٹھانا مردے کا چارپائی کی دونون پٹی یا دونون سیرون کے بیچ مین سے خواہ دو شخص اُٹھاوین یا چار اور جنازہ کے اُٹھانے کا طریقہ مسنون یہ ہی کہ چار شخص کھڑے ہو کے ایک ایک پایہ ہاتھون سے اُٹھا کے پٹیون کو مونڈھون پر رکھ لین اور پہلے بے ہاتھ سے اُٹھائے شانے پر نہ رکھ لین جیسے اسباب کے اُٹھانے کا طریقہ ہی اور اسی وجہ سے مکروہ ہی لادنا مردے کا پشت پر اور سواری کے جانور پر

ولی کے ساتھ ہو اور فتوی اوپر باطل ہونے وصیت کے ہو واسطے اپنے نہلانے اور
نماز پڑھنے کے اور اگر نماز نہ پڑھی گئی یا بدون غسل نماز پڑھی گئی اور دفن کیا گیا اور
اسپر مٹی دی گئی تو اسکی قبر پر نماز پڑھی جائے یہی قول صحیح تر ہو اگر اسکے پھٹنے پر
ظن غالب خواہ شک ہو تو اسپر نماز جائز نہین یہی قول مرجح ہو اور جائز نہین نماز
جنازہ سوار ہو کر اور نہ بیٹھے ہوئے بدون عذر کے اگر عذر ہو تو درست ہو اور
مسجد مین نماز جنازہ پڑھنی درست ہو بشرطیکہ عذر ہو ورنہ مکروہ تنزیہی ہو اگرچہ مردہ
مسجد کے باہر اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون اور جب سعد بن ابی وقاص کی
وفات ہوئی تب کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ داخل کرو انکو
مسجد مین کہ نماز پڑھون مین اوپر پس انکار کیا گیا اوپر پس فرمایا بی عائشہ رضی نے
کہ نماز پڑھی ہو رسول اللہ صلعم نے اوپر دونون بیٹون بیضاء کے مسجد مین مسلم خصا

ف یہ حدیث دلیل ہو اسپر کہ نماز جنازہ پڑھنی عورات کو بھی جائز ہو اور دلیل
پکڑی ہو جمہور علمانے اوپر جائز ہونے نماز کے جنازہ پر مسجد مین زرقانی شرح
موطا امام مالک اور بعد حضرت کے صحابہ کا نماز پڑھنا مسجد مین جنازہ حضرت
عمر رض پر ثابت ہو موطا امام مالک پس معلوم ہوا کہ مسجد مین نماز جنازہ پڑھنی سنت ہو
مسجد مین نماز جنازہ پڑھنے کے بیان مین بلاغ المبین مین اور جس بچہ کے
اکثر اعضا باہر نکلین یعنی پانون کی طرف سے ناف تک یا سر کی طرف سے سینہ تک
پھر مر جائے پس اگر زندگی کی کوئی علامت پائی جائے مثلا حرکت کرنا اعضا کا
یا آواز کرنا تو نام رکھا جائے اور غسل و کفن دیا جائے اور اسپر نماز پڑھی جائے اور
وہ وارث اور مورث ہوگا اور اگر اکثر پیدائش کے بعد کوئی علامت زندگی کی نہ پائی جائے

اور اسی قول امام ابو یوسف پر فتوی ہی کہ سلام امام کے بعد تینون تکبیرین پیہم کہلے
بدون دعا کے اگر خوف ہو میت کے اٹھائے جانے کا اسی طرح موجود شخص اگر
چوتھی تکبیر تک امام کا شریک نہوا اور بعد چوتھی تکبیر کے شریک ہو جائے تو وہ بھی
سلام کے بعد تین تکبیرین کہے بالاتفاق اور اگر بھول کے تکبیرین چار کی تین
کہی جاوین تو بعد سلام کے ایک تکبیر پھیر کے ملخصا بلوغ المبین جنازہ کی تکبیرون کے
بیان مین اور جب جنازے جمع ہو جائین تب اولی یہ کہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر نماز
ادا کرین اور سب کے پہلے افضل میت پر نماز پڑھے پھر اس سے کم فضیلت والے پر
اور علی ہذا القیاس اور اگر سب پر ایک ہی نماز پڑھے تو بھی درست ہو اور اس صورت مین
سب جنازون کو ایک صف کر دے اس طرح کہ ایک کا سر دوسرے کے پانون کی
طرف ہو اور اگر چاہے تو انکو قبلہ کی جانب ایک دوسرے کے بعد رکھکر صف بنا دے
اسطرح کہ ہر مردے کا سینہ امام کے مقابل رہے اور یہی اولی ہی اور اگر چاہے تو
اس صورت مین زینہ کی طرح صف کرے یعنی ہر ایک کا سر دوسرے سے بائین طرف
کچھ نیچے رہے اور افضل میت کے سینہ کے مقابل امام کھڑا ہو اور اولی ہی مقدم ہونا
ولی کا بعد اسکے حاکم کا بعد اسکے امام جامع مسجد کا بعد اسکے امام میت کے
محلے کا اور اگر ولی اور سلطان کے سوائے اور لوگون نے نماز جنازہ پڑھی ہو
تو ولی کو نماز مکرر پڑھنے کا مضائقہ نہین اگرچہ قبر پر ہو بسبب اپنے حق کے زوال سے
ساقط ہونے فرض کے یعنی فرض تو غیر کے ادا کرنے سے بھی ساقط ہو گیا اور
اگر ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی ہو تو بعد اسکے کسی کو نماز پڑھنی اسپر درست نہین اور
جو شخص نماز جنازہ پیشتر ادا کر چکا ہو یا نہ اسکو مکرر ادا کرنا غیر مشروع ہی گو میت کے

قرآن ہو نہ التحیات اور جائز ہی ہمارے نزدیک سورۂ فاتحہ پڑھنی دعا کی نیت سے
بعد تکبیر اولی کے اور اس صورت مین سورۂ فاتحہ قائم مقام ثنا کے ہو جائیگی اور
مکروہ تحریمی ہی قرأت کی نیت سے سورۂ مذکور کا پڑھنا اور نماز جنازہ مین اگر پانچ
تکبیرین امام سے سُنے تو اُسکی متابعت نہ کرے اسلیے کہ پانچوین بار اللہ اکبر کہنا
منسوخ ہی پس مقتدی توقف کرے یہان تک کہ امام کے ساتھ سلام پھیرے
اسی پر فتوی ہی اور مغفرت کی درخواست نہ کی جائے نماز جنازہ مین لڑکے مرد کے لیے
اور اُس دیوانہ اور بے عقل مردہ کے لیے جو اصلی ہون یعنی موت تک اُسکا ہوش
اور اُسکی عقل درست نہوئی ہو پس بجائے دعاے بالغون کے روایت ہی
بخاری شریف سے (بطریق تعلیق کے) کہ کہا حسن (بصری) پڑھتے اوپر جنازہ لڑکے کے
سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے بجائے سبحانک اللھم الخ کے اور کہتے بعد تیسری
تکبیر کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَّاَجْرًا مظاہر حق و بلاغ المبین اور
اگر لڑکی مؤنث ہو تو بجائے اَجْعَلْہُ کے اَجْعَلْھَا کہے اور جو شخص کہ بعد
بالغ ہونے کے دیوانہ یا بے عقل ہوا ہو تو اُسکے گناہ دیوانگی یا بے عقلی سے ساقط
نہین ہونگے اُنکے لیے مغفرت مانگی جائے اور مستحب ہی امام کو سینۂ میت کے
مقابل مین کھڑا ہونا ہر حال مین اور اگر کوئی شخص آیا تحریمۂ امام کے بعد تو دوسری
تکبیر کا انتظار نہ کرے بلکہ اُسی وقت تکبیر تحریمہ کہکے شریک ہو جائے اور اُسکا کچھ
فوت نہوگا جیسے کوئی شخص تحریمۂ امام کے وقت موجود ہی مگر اُسکے ساتھ تکبیر تحریمہ
نہ کہی تو وہ دوسری تکبیر کا انتظار نہ کرے اُسی وقت تحریمہ کہکے شریک ہو جائے
بالاتفاق اور اگر چارون تکبیر کے بعد کوئی شخص آیا تو وہ تکبیر تحریمہ کہکے شریک ہو جائے

کوئی جز امام کے سامنے ہونا شرط اور کافی ہے اگرچہ میت زیادہ ہون اور امام کا
بالغ ہونا شرط ہے پس اگر نابالغ بالغون کا امام ہوکے نماز جنازہ پڑھائے تو جائز نہین
لیکن اگر اسپر اکیلا نابالغ نماز پڑھ لے تو بالغون سے آیا یہ فرض ساقط ہوجاتا ہے شامی نے
یہان اور باب امامت مین بسط کے ساتھ تحقیق کی اس امر کی کہ ساقط ہوجاتا ہے اور
میت کا سرمانا امام کے داہنی طرف رکھنا سنت ہے اور تکبیر اولی ایک وجہ سے شرط اور
ایک وجہ سے رکن ہے اور قیام اور تین تکبیرین اور دعاے رکن اور ثنا اور درود سنت ہے
اور تین صفین کرنی مستحب ہے حتی کہ اگر صرف سات آدمی ہون تو امام کے پیچھے تین
آدمی اور اُنکے پیچھے دو آدمی اور اُنکے پیچھے ایک آدمی کھڑا ہو پس نیت کرنے کے ساتھ
پہلی تکبیر کہے اور اپنے دونون ہاتھ اٹھاوے فقط پہلی بار اللہ اکبر کہنے مین اور بعد
پہلی تکبیر کے وہ ثنا پڑھے جو نماز مین پڑھتے ہین پھر تکبیر کہکے درود پڑھے جیسے
نماز مین تشہد کے بعد پڑھتے ہین پھر تکبیر کہکے اپنے نفس کے لیے اور میت اور
مسلمین کے لیے دعا کرے لیکن دعاے ماثورہ اولی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا
وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ
مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی
الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ پھر چوتھی تکبیر کہکے
دو سلام پھیرے یعنی داہنے اور بائین طرف اور دونون طرف نیت کرے جیسے
کہ صفت کی جسنے صفت نماز مین اور نیت کرے میت کی جیسے نیت کرے امام کی
اور ان سب باتون کو آہستہ پڑھے لیکن ہمارے زمانہ مین اسپر عمل ہے کہ بلند آواز سے
کہے ایک سلام کو اور دوسرے کو پست آواز سے کہے اور نماز جنازہ مین نہ قرأت

اہل عصبہ جو اپنی قوم کی حمایت اور اعانت ظلم پر کرے تیسرا شخص مکابر ہی جو کسی جگہ مین کھڑا ہو جائے اور جو اُسطرف کو نکلے اُسکا مال چھین لے چہارم پھانسی مارنے والا جسنے چند بار پھانسی ماری ہو پس اگر اہل عصبہ اعانت کرنے مین اور مکابر اور پھانسی مارنے والا مقابلہ مین مارا جائے تو اُنکا حکم مثل باغیون کے ہی اور جسنے اپنے والدین مین سے ایک کو مار ڈالا اُسپر نماز نہ پڑھی جائے اُسکی اہانت کے لیے اور جو شخص اپنے آپ کو قتل کرے گو عمداً ہو تو نہلایا جاوے اور اُسپر نماز پڑھی جائے

اور سبب نماز جنازہ کے واجب ہونے کا مردے کا مسلمان ہونا ہی اور وقت اِس نماز کا حاضر ہونا جنازہ کا ہی اور جو چیز اور نمازون کی مفسد ہی وہی اس نماز کی بھی مفسد ہی مگر اس نماز مین عورت برابر کھڑی ہو تو مفسد نماز نہین اور اگر اس نماز مین امام بے وضو ہو جائے تو اُسکو خلیفہ کرنا درست ہی اور قبل تکفین کے مطلق نجاست سے اور بعد تکفین کے اُس نجاست سے جو میت کے جسم سے نہ نکلی ہو میت کا کپڑا اور جسم پاک ہونا شرط ہی اور طہارت اُسوقت تک شرط ہی کہ قبر مین رکھکے مٹی نہ دی ہو پس اگر مٹی نہ دی ہو تو نکال کے نہلاوے اور نماز پڑھے و اگر دی تو اُسکا ذکر مفصل آگے پاؤگے اور امام کا کپڑا اور جسم پاک ہونا اور مکان کا پاک ہونا واسطے جائز ہونے نماز کے اُسپر اور مسلم ہونا اور ستر عورت کرنا میت اور امام کے حق مین شرط ہی اور امام شافعی اور احمد کا مذہب یہ ہی کہ غائب جنازہ پر نماز پڑھنی جائز ہی بخاری و مسلم فصل غائب پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان مین بلاغ المبین مین اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک میت کا موجود ہونا اور عرصہ کعبہ کی طرف رکھا جانا شرط ہی زمین پر خواہ ہاتھون پر زمین سے قریب اور ایک میت کے اجزا سے

۱ اور امام ابی یوسف کا قول ہی کہ اپنے نفس کا قاتل نہلایا جائے اور اسی کو کمال الدین نے راجح کہا ہی بسبب حدیث کے جو صحیح مسلم مین ہی شافعی نے کہا کہ اس حدیث مین کوئی دلالت اسبات کی نہین کہ اسپر کسی نے نماز نہ پڑھی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ پڑھی ہو تو شاید کسی کے لیے ہو جیسے مقروض پر نہ پڑھی اس مسئلہ مین صحیح مختلف ہی

اور وہ تازہ مرا ہو یعنی پھٹا نہو اُسکو کفن دیا جائے مسنون اور اگر چند بار اوتار لیا جائے
تو کفن مسنون دیا جائے چند بار جب تک وہ مردہ پھٹے نہین اور کفن دیا جائے اُسکے
خاص مال سے اور اگر اُسکا مال وارثون مین تقسیم ہو گیا ہو تو اُنسے مقدار کفن واپس
لیا جاے اور اگر مردہ پھٹ گیا تو اُسکو ایک کپڑے کا کفن دیا جائے اور جس شخص پر
مردہ کے نفقہ کے لیے حالتِ حیات مین جبر کیا جاتا تھا اُسی پر وفات کے بعد
کفن کے لیے جبر کیا جائے اور اگر وہان ایسا شخص نہو تو مردہ کا کفن بیت المال مین
ہوگا اور گر بیت المال مین نہو تو واقف کارون پر صرف کفن ضرورت کا مانگنا واجب ہوگا
اور جنکو مردے کا حال معلوم ہوگا اُنپر کفن دینا اُنکا واجب ہوگا اور نہ دین گے تو سب
گنہگار ہون گے اور اگر اُنسے بسبب مفلسی کے نہو سکے تو وہ مالدار آدمیون سے
اُسکے لیے کپڑا مانگین پھر اگر اُس کپڑے سے کچھ بچے تو صدقہ دینے والے کو واپس
کردین اگر معلوم ہو اور اگر نہ معلوم ہو یا وہ واپس نلے تو اُس باقی کپڑے سے
اُس مردے کی طرح کسی مفلس کو کفن دین و گر کوئی اور مفلس مردہ نہ ملے تو اُس کپڑے کو
خیرات کردین اور اگر مردہ ایسی جگہ ہو کہ وہان صرف ایک شخص ہو اور اُسکے پاس
سواے ایک کپڑے کے دوسرا نہو تو اُسپر کفن دینا لازم نہین اور مسلمان مردے پر
نماز جنازہ پڑھنی فرض کفایہ ہے بسبب اجماع کے سواے چار شخصون کے اول قوم
باغی جو امام کی اطاعت سے خارج ہو جائین دوم راہزن کہ یہ دونون نہ نہلائے
جائین اور نہ اُنپر نماز پڑھی جائے جبکہ لڑائی مین مارے جائین اور اگر بعد وقت
جنگ کے مارے جائین تو اُنپر نماز پڑھی جائے و گر یہ لوگ اپنی موت سے مرین
گرفتار ہونے سے پیشتر یا بعد تب بھی اُنپر نماز پڑھی جائیگی اور مثل باغی کے ہے

خمار سر پر رکھے بالون پر ڈالدین اور کسی کے ہاتھ سینہ پر نہ رکھے جائین مطلقاً بلکہ دونون
جانب سیدھے پھیلا دیے جائین پھر پہلے بائین پھر داہنی طرف سے ازار لپیٹی جائے
اُسپر سینہ بند اُسی طرح لپیٹین اُسپر اسی طرح لفافہ یعنی پوٹ کی چادر لپیٹی جائے اور
یہی ظاہر ہی اور اگر کھلجانے کا خوف ہو تو سرھانے اور پائینتی کا فاضل کپڑا اور کمر
کپڑے کی پٹی سے باندھدین اور کفن کے باب مین خنثیٰ مشکل مردہ مثل عورت
مردہ کے ہی احتیاطاً مگر حریر کا اور کسم اور زعفران کا رنگا ہوا کفن اُسکو نہ دیا جائے
اور احرام والا مردہ مثل بے احرام کے ہی اور اُسکے دو کپڑون مین کفنایا جائے
اور خوشبو نہ لگائی جائے نہ سر ڈھانکا جائے تحقیق وہ اُٹھایا جاویگا دن قیامت مین
لبیک کہتا ہوا فصل میت کو کفن دینے کے بیان مین بلاغ المبین مین اور قریب بلوغ کو
مثل بالغ کے کفن دیا جائے اور اگر قریب بلوغ نہو تو اُسکو مثل بالغ کے کفن
دینا احسن اور دو کپڑون کا کفن مستحسن اور ایک کپڑے کا کفن دینا بھی درست ہی
اور میت کے گرے بچہ کو کفن مسنون دینا ضروری نہین بلکہ ایک کپڑے مین
لپیٹا جائے جیسے میت کا ایک یا آدھا عضو پڑا ملے تو اُسکو ایک کپڑے مین لپیٹنا
چاہیے مگر جبکہ ہو اُسکے ساتھ مرد تو کفن دیا جائے اور اسی طرح میت کافر کا اگر
کوئی ذو رحم محرم مسلم ہو تو وہ اُسے دھوکے ایک کپڑے مین لپیٹے اور گڑھے مین
ڈالدے اور مٹی سے توپدے اگر دوسرے اُسکے رشتہ دار نہون اور مرتد کو غسل
و کفن کچھ نہ کرے گڑھے مین ڈال کے توپدے اور نہین جائز ہی کافر کو نہلانا اپنے
رشتہ دار مسلمان کو اور مسلمان کی قبر مین کافر کا اُترنا اُسکے دفن کرنے کے لیے مکروہ ہی
اور یہی حال اُس بچہ کا ہی جو مردہ پیدا ہوا اور جس آدمی مردہ کا کفن اُتار لیا گیا ہو

قریب تر لوگون مین طرف میت کے اور اگر وہ اچھی طرح نہ نہلاتا ہو تو دوسرے پرہیزگار
لوگ نہلاوین اور کفنانا فرض کفایہ ہی اور کفن مسنون مرد کے لیے لفافہ یعنی چادر ہی
اُسکے قد سے کچھ زیادہ اور ازار ہی یعنی دوسری چادر سر سے قدم تک لانبی اور
قمیص ہی یعنی کفنی گردن کی جڑ سے قدم تک لنبی بے سی ہوئی اور صحیح تر یہی ہی کہ
مکروہ ہی عمامہ ہر حال مین یعنی خواہ عالم ہو یا سید اور تین کپڑون سے زیادہ کرنا
مکروہ ہی اور کفن مثل یعنی جیسے کپڑے جمعہ اور عید مین پہنتا تھا ویسے کا کفن سفید
اور اچھا موافق سنت کے دینا چاہیے اور عورت کے لیے لفافہ اور ازار اور درع اور
خرقہ یعنی سینہ بند بقدر تین ہاتھ کے طویل اور بغل سے آخر زانو تک عریض جس سے
عورت کی چھاتیان اور پیٹ باندھا جاوے اور خمار یعنی اوڑھنی بقدر تین ہاتھ کے
طویل اور دو بالشت عریض اور درع اور قمیص مین یہ فرق ہی کہ درع یعنی عورت کی
کفنی کا گریبان سینہ کی طرف ہوتا ہی اور مرد کی کفنی کا گریبان مونڈھون کی
طرف اور حالت اختیار مین واجب و کفایت ہی مرد کے لیے ازار و لفافہ یا قمیص
و لفافہ اور عورت کے لیے قمیص و ازار یا دونون ازار اور یہی اولی ہی اور اوڑھنی اور
جسقدر کپڑا میت کے جسم کو ڈھانک لے فرض ہی اور حالت عجز مین جسقدر میسر ہو
پس لفافہ کو بخور خوشبو سے بعد دطاق سات دفعہ تک بساکے اور خوشبو
چھڑک کے پاک بوریا یا تخت پر بچھائین اُسپر ازار اور قمیص آدھی بچھائین اور اُسپر
مردے کو لٹا کے جیب سے اُسکا سر نکال کے باقی آدھا قمیص اوپر قدم تک پھیلا دین
پھر بائین پھر داہنی طرف سے ازار اور اُسی طرح لفافہ لپیٹین اور عورت کو کفنی
پہنا کے بال کے دو حصے کر کے دونون جانب سینہ پر کفنی کے اوپر رکھین پھر

زیادہ ہین تو مسلمان قرار دیے جائینگے نماز کے حق مین یعنی اُنپر نماز پڑھی جاوے
اور دعا مین مسلمانون کی نیت کی جاوے اور اگر کافر زیادہ ہون تو نماز کسی پر
نہ پڑھی جائے نہلا کے اور کفن دیکے کفار کے قبرستان مین دفن کئے جاوین
پھر اگر شمار مین برابر ہون تو سب کو غسل دیا جائیگا اور اُنپر نماز پڑھنے مین اختلاف ہے
بعض فقہانے کہا کہ نماز پڑھی جائے اور باقی تین امامون کا بھی یہی مذہب ہے
اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہے اور محل دفن مین بھی اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ مسلمانون کے
قبرستان مین دفن ہون اور ہندوانی نے کہا کہ اُنکے لیے قبرستان علیحدہ بنادیا جائے
کہ زیادہ احتیاط اسی مین ہے جیسے اختلاف ہے دفن مین اُس ذمی کتابیہ کے جو
کسی مسلمان سے حامل ہو فقہانے فرمایا کہ اُسے علیحدہ دفن کرنے مین زیادہ
احتیاط ہے اور اُسکی پشت قبلہ کی طرف کی جاوے بوجہ اسکے کہ بچہ اپنے باپ کی
تبعیت کے سبب سے مسلمان ہے پس اُسکا مُنہ قبلہ کی طرف رہے اور اختلاف
اُس صورت مین ہے کہ بچہ مین جان پڑ گئی ہو اگر جان نہ پڑھی ہو یعنی چار مہینے سے
کم کا ہے تو کفار کے مقابر مین دفن کی جاوے اور اگر مردون کے درمیان مین عورت
مر گئی یا عورات مین مرد مر گیا تو مرد نے کو محرم تیمم کردے وگر محرم نہو تو اجنبی اپنے
ہاتھون پر کپڑا لپیٹ کے تیمم کردے اور تیمم کرایا جائے خنثی مشکل اگر قریب بالغ
ہونے کے ہو ورنہ مثل اور بچون کے ہے اُسکو مرد خواہ عورتین غسل دین اور اگر
مردہ کے نہلانے کے لیے پانی نہ ملے تو تیمم کرا کے نماز پڑھین وگر تیمم اور نماز کے
بعد پانی ملے تو نہ غسل چاہیے نہ نماز اور مندوب ہے یہ کہ نہلاوے میت کو وہ
جو نہلایا کرتا ہے اور مکروہ ہے یہ کہ نہلاوے اُسکو جنب اور حائض اور بہتر ہے ہونا غسل کا

میت کی رال سے کہ وہ نجس ہے اور رکھے دونون ہاتھ مردے کے اُسکے دونون
پہلو مین اور عورت کے بالون مین ملنے کے لیے حنوط مین زعفران اور ورس بھی
داخل کر دینا جائز ہے اور بعد مرنے زوجہ کے زوج مس نہ کرے دیکھنا منع نہین
صحیح تر قول کے بموجب اور عورت نہ منع کی جائے اپنے زوج کے نہلانے سے
اگرچہ کتابیہ ہو بشرطیکہ باقی رہنے نکاح کے بخلاف ولد یعنی اُس لونڈی کے جو اپنے
مالک کے نطفہ سے بچہ جنی ہو اور بخلاف مُدبّرہ یعنی اُس لونڈی کے جو بعد مرنے
اپنے مالک کے آزاد ہو اور بخلاف مُکاتبہ یعنی اُس لونڈی کے جو اپنے مالک کی
رضا سے اپنی قیمت کی آپ متکفل ہوئی ہو کہ پیدا کر کے مالک کو دے اور آزاد ہو جائے
کہ یہ تینون نہ آقا کو نہلائین نہ آقا اُنکو نہلائے روایت مشہور کے بموجب اور نکاح کا
باقی رہنا غسل کے وقت معتبر ہے موت کے وقت مین شرط نہین پس جو عورت
اپنے شوہر کے مرنے کے بعد مرتد ہو گئی ہو وہ شوہر کے نہلانے سے منع کی جائے
بسبب ٹوٹ جانے نکاح کے اگرچہ پھر مسلمان ہو گئی ہو اور اگر آدھا دھڑ بدون
سر کے پایا جائے تو بے غسل اور بے نماز دفن کر دیا جائے و گر آدھے سے زیادہ
اگرچہ بدون سر کے پایا یا آدھا دھڑ مع سر پایا تو غسل دیا جائے اور اُسپر نماز
پڑھی جائے اور افضل یہ کہ مردہ نہلایا جاوے مفت اور اگر مردہ کا حال معلوم نہو
کہ مسلمان ہے یا کافر اور کوئی علامت پہچان کی نہین تو اگر اسطرح کا مردہ دار الاسلام
مین ہو تو اُسکو نہلا کے نماز پڑھی جاوے اگر بے علامت دار الاسلام مین نہ پایا جائے
بلکہ دار الحرب مین ملے تو نہ نہلایا جائے نہ نماز پڑھی جائے اور اگر مسلمان کے مردے
کافرون مین مل گئے اور کوئی پہچان نہین تو اعتبار اکثر کا ہو گا یعنی اگر مسلمان

توصابون سے داڑھی اور سر کے بال دھوکے بائین کروٹ لٹاکے داہنے پہلو پر
سارا جسم نرمی کے ساتھ مل ملکے بیری کی پتی یا سجی کے ساتھ پانی جوش دیا ہوا اگر
نہ ملے تو پانی خالص جوش دیا ہوا شیر گرم سر سے پاؤن تک جاری کرین اسقدر
کہ جسم کے اُس حصہ پر پہونچے جو تخت سے ملا ہوا ہی پھر داہنی کروٹ لٹاکے بائین
پہلو پر اُسی طرح مل ملکے پانی جاری کرین پھر ہٹاکے اوپر سے نیچے کی طرف پیٹ
سوتے نرمی کے ساتھ دبائین اگر خباثت نکلے تو وضو اور غسل کا اعادہ نہ کیا جائے
بلکہ پاکیزگی کے لیے دھوکے تیسری بار بائین کروٹ لٹاکے داہنے پہلو پر کافور
ملا ہوا شیر گرم پانی سر سے پاؤن تک جاری کرین اور یہ تیسری بار کا غسل ہی
تاکہ عدد مسنون حاصل ہوجائے یعنی تین بار نہلانا سنت ہی اور ہر پہلو پر تین تین مرتبہ
پانی جاری کرین اور غُفرانَکَ یا رحمٰنُ پڑھتے رہین پھر جسم خشک کیا جائے
کسی پاک کپڑے سے اور حنوط یعنی بے زعفران و ورس ملا ہوا عطر گلاب و صندل مین
ملاکے سر اور ڈاڑھی پر ملنا مستحب ہی اور جو جو مقام سجدہ مین زمین پر رکھے جاتے ہین
یعنی پیشانی اور ناک اور کفدست اور زانو اور قدم پر کافور ملا جائے اور میت کی
زینت کرنی جائز نہین اگر اُسکے ناخن ٹوٹے ہون تو تراش کے اُسکے ساتھ
کفن مین رکھدیے جائین اور اُسکے چہرے پر اور سوراخون مین مثلاً کان اور
مُنھ مین روئی رکھنے کا مضائقہ نہین اور بول و براز نکلنے کے موضع مین نہ رکھنا
بہتر ہی اور در مختار کے نواقض وضو مین مرقوم ہی کہ سوتے آدمی کی رال ناقض
وضو نہین اسواسطیکہ وہ پاک ہی ہر طرح یعنی خواہ سر سے اترے یا پیٹ سے
صعود کرے خواہ زرد رنگ بدبودار ہو یا نہو اسی کے ساتھ فتوی ہی برخلاف

مکلفین کے ذمہ سے ساقط ہونے کے لیے نہلانے کے لیے نیت کرنی شرط ہی واسطے
تحصیل ثواب کے اور نیت کو یون تلفظ کرے غسل کی فرضیت مکلفین کے ذمہ سے
ساقط ہونے کے لیے اِس میت کو نہلانے کی نیت کی مین نے پس اگر میت کو بدون
نیت کے نہلاوین تو فرض اُنکے ذمہ سے ساقط ہوگا مگر نیت کرنے کے ثواب سے
محروم رہینگے اور مستحب یہ ہی کہ نہلانے والے پہلے خود وضو کرلین تب صندل اور
اگر سے یا جو اُنمین سے ملے اُس سے بعد وطاق سات دفعہ تک گرد بخور کیے ہوئے
تخت پر مردہ کا پانون اور مُنہ قبلہ کی طرف کرکے لبناچت لٹاکے سب کپڑے
اوتار کے برہنہ کرین لیکن عورت غلیظہ اور خفیفہ کو پوشیدہ کرکے نہلاوین نہلیکی
وغیرہ نے اِسکو صحیح کہا ہی اور عورت خفیفہ ناف کے نیچے سے آخر زانو تک ہی اور
اُسمین مقام نکلنے بول و براز کا اور اُسکے گرد عورت غلیظہ ہی اور وقت نہلانے کے
غسّال ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کے پہلے استنجا کردے اسلیے کہ بدون کوئی چیز حائل کیے ہوئے
موضع ستر کو مس کرنا حرام ہی مثل دیکھنے کے اس سے معلوم ہوا کہ بچون کے لیے
تہمد اور کیسہ ضرور نہین اور وضو کرایا جائے بے مضمضہ و استنشاق کے لیکن بعضے
کہتے ہین کہ طہارت تمام ہونے کے لیے بجائے مضمضہ و استنشاق کے کپڑے سے
مُنہ مین دانتون اور مسوڑون پر اور ناک کے نتھنون مین پوچھ کے پاک کردین
اور اب اسی پر عمل ہی اس زمانہ مین اگرچہ جنب یا حائض یا نفسا یا لڑکا بے عقل یا
مجنون ہو اور وضو سے پہلے پہونچون تک ہاتھ میت کے نہ دھوئے کہ یہ سنت
زندگی کے لیے ہی بلکہ اول کپڑے سے مُنہ اور نتھنون کو پوچھ کے چہرہ دھونے سے
شروع کرکے وضو پورا کراوین اور وضو مین سر پر مسح بھی کردین پھر اگر خطمی میسر ہو

منہ اور آنکھین بند کردین اور آنکھون کا بند کرنے والا دعاے مسنون پڑھے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ
عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ
قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ اور بقبر مرنے کے مردہ ننگا کیا جاے اُن کپڑون سے جنمین مرا ہو
تاکہ اُن کپڑون کی گرمی سے جسم مین تغیر نہ آوے اور جس چارپائی پر رکھا ہو اُسے
جس طرح رکھنی میسر ہو اُسی طرح رکھین صحیح تر قول مین اور اعضا مفاصل سے
دُہرا کے سیدھے پھیلا دیے جائین تاکہ ملائم رہین اور کفن پہنانا سہل ہو اور
پیٹ پر لوہا یا سیسہ رکھدین کہ اُس سے بالخاصیت پھولتا نہین اور اطلاع کی جاے
اُسکے مرنے کی اُسکے اقربا اور ہمسایون کو اور جلدی کی جاوے اُسکے سامان
کفن و دفن مین اور مکروہ ہے قرآن کا پڑھنا بلند آواز سے میت کے قریب اُسکے
نہلانے کے قبل اگر مردہ پاک چادر سے نہ چھپا ہو کیونکہ مرد ہی روح بسبب اپنی
موت کے نجس ہو جاتا ہے اور مسلمان میت کی بھی نجاست حقیقی ہے لیکن اسکی تعظیم کی
جہت سے نہلانے سے پاک ہو جاتا ہے حاصل یہ کہ جو موضع شمار کیا گیا ہو واسطے
نجاست کے وہان مکروہ ہے قرائت مطلقاً ورنہ پس اگر وہان نجاست نہو اور
نہ کوئی بے ستر ہو تو مکروہ نہین مطلقاً واگر ہو تو مکروہ ہے بلند آواز سے فقط اگر
نجاست قریب ہو اور نبی آدم مکلف پر غسل میت فرض کفایہ ہے پس اگر کوئی مردہ
آب کثیر مین پایا گیا تو اُسکو پانی مین حرکت دین واسطے ساقط ہونے فرضیت
غسل کے مکلفین کے ذمہ سے اور حرکت دینی ایک بار شرط اور تین بار مسنون ہے
اور اگر غیر نبی آدم یا غیر مکلفین نیابۃً اُسے نہلائین تو کفایت ہے اور غسل کی فرضیت

نکلتی بھی دشواری سے ہو اور جب کوئی شخص قریب موت کے پہونچے تو اُسکا منہ
قبلہ کی طرف کر دیا جائے جس طرح ہو سکے یہی قول صحیح اور صحیح تر ہے اگر قبلہ رخ کرنے مین
اُسکو تکلیف ہو تو اُسکے حال پر چھوڑ دے اور جان کنی کی حالت مین ایمان مقبول
نہین بالاتفاق اور مختار یہ ہے کہ توبہ مقبول ہوتی ہے اور قبل اسکے کہ روح حلق مین
آئے مستحب ہے کہ اُسکے پاس ذکر شہادتین کیا جائے اور اُسے پڑھنے کا حکم
نہ کرین بلکہ ایسی طرح ذکر کرین کہ وہ بھی سُنکے اُنھین کلمات طیبات سے
رطب اللسان ہو اور جب وہ ایک مرتبہ کہہ چکے تو کافی ہے دوبارہ تلقین نہ کیجاوے
اگر بعد کلمہ طیبہ کے وہ شخص دوسرا کلام کرے تو پھر اُسے تلقین کرنی چاہیے اسلیے
کہ حدیث شریف مین ہے کہ جسکا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ شخص جنت مین داخل ہوگا
فائز یعنی رہا اور فیروزمندون کے ساتھ والا ہر مسلم فاسق بھی گو بعد طول
عذاب کے ہو داخل جنت ہوگا گو وقت موت کے اُسنے نہ کہا ہو اور صرف
توحید کا اقرار مسلمان کے لیے کافی ہے اور کافر کے حق مین صرف توحید کا اقرار
بدون اقرار رسالت کے مقبول نہین اور بعد دفن کے تلقین کرنی مشروع ہے
اُنکو جنسے سوال کیا جائیگا اور مذہب صحیح یہ ہے کہ اطفال مشرکین جنت مین رہینگے
کیونکہ حدیث ہے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَیُمَیِّلُ اِلَیْہِ اور جس شخص سے
کلمات کفر کے سرزد ہون جانکنی کے وقت عقل زائل ہونے کی حالت مین تو وہ
کافر نہ کہا جائیگا اُسکے حق مین مغفرت مانگنی چاہیے اور مسلمانون کے مردون کا سا
معاملہ کرنا چاہیے اور وقت روح نکلنے کے بوے بد دور ہونے کے لیے خوشبو
حاضر کرین اور بعد قبض روح کے کپڑے کی پٹی گلے کے نیچے سے نکالکے سر باندھکے

صحیح نہو گی جیسے پیادہ چلنے والے کی اور تلوار والے کی نماز صحیح نہین جبکہ تلوار سے
مارتا ہو اور سوار اگر مطلوب ہو یعنی اُسکے پیچھے کوئی اُسے پکڑنے کو آتا ہی تو اُسکی نماز
درست ہی سواری پر و اگر سوار طالب ہو یعنی دوسرے کو پکڑنے کو جاتا ہو تو سواری پر
اُسکی نماز درست نہو گی بسبب کچھ خوف نہونے کے اور اگر لوگون نے نماز خوف
شروع کی پھر دشمن چلا گیا تو وہان سے ٹلنا درست نہین ہر گز وہ جہان تھا وہین
نماز پڑھ لے اور اُسکا عکس ہو تو درست ہی یعنی شروع کے وقت خوف نہ تھا پھر ہو گیا
تو اس صورت مین اگر کچھ لوگ دشمن کے مقابل چلے جاینگے تو یہ جانا مخل نہو گا
بسبب ضرورت کے اور جس شخص کا قتال معصیت ہو جیسے رہزنی اور بغاوت مین
لڑنا تو اُسکی نماز خوف جائز نہین باب نماز جنازہ کے ذکر مین جسکا
ایک بھی فرزند مرے اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے پس پکڑیگا باپ ماں کا
کونا کپڑ یگا پس نہ جدا ہو گا یہان تک کہ داخل کریگا اُسکو بہشت مین الخ بخاری
و مسلم ملخصا بلاغ المبین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قسم ہی
اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی تحقیق کہ بچا حمل کہ گرتا ہی البتہ
کھینچیگا باپ ماں اپنے کو ساتھ آنول ماں اپنی کے طرف بہشت کے جبکہ صبر کرے
اور گنے اُسکے مرنے کو ثواب احمد و ابن ماجہ ملخصا بلاغ المبین فصل دینا مین
اولاد کے مرنے سے آخرت مین اُسکا بدلا الخ مین مظاہر الحق مین مذکور ہی کہ
مومن کی روح آسانی کے ساتھ نکلتی ہی یا مومن پر بھی سختی ہوتی ہی اسمین حدیثین
مختلف ہین پس اُنمین یون مطابقت دی گئی کہ روح مومن پر نکلنے سے پہلے
سختی ہوتی ہی اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کے کہ اُسکی روح

مقابلہ مین بھیجے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت دو رکعت کی نماز سے اور دو رکعت
تین یا چار رکعت کی نماز سے پڑھے پھر یہ جائین یعنی دوسرے سجدے کے بعد
ایک رکعت پڑھنے کی صورت مین اور بعد تشہد کے دو رکعتون کے پڑھنے کی صورت مین
دوسرا گروہ آکے امام کی باقی نماز مین شریک ہو پھر یہ جائین اور پہلا گروہ آکے
اکیلے اکیلے باقی نماز بے قرارت ختم کرے پھر دوسرا گروہ اکیلے اکیلے قرارت کے
ساتھ نماز تمام کرے اور دو رکعتون کی نماز مین سفر بھی داخل ہے اور نماز خوف صرف
نماز فرض مین منحصر نہین واجب مین بھی ہوتی ہے اور اگر دشمن بالفرض قبلہ کی طرف ہو
تب بھی اس نماز مین کچھ فرق نہوگا اسی طرح دشمن کا مقابل گروہ اگر قبلہ کی طرف
پشت کیے ہو تو کچھ حرج نہوگا اور دشمن کے مقابل جانا پیادہ معتبر ہے اگر سوار ہو
جائینگے تو نماز باطل ہو جائیگی اور اگر لوگون کو خوف زیادہ ہو اور عاجز ہون
اوترنے سے تو نماز پڑھین حالت سواری مین تنہا رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرکے
جسطرف کو اُنسے ہو سکے بسبب ضرورت کے مگر وہ شخص کہ امام کے ساتھ سوار ہو
ایک سواری پر تو اُسکا اقتدا امام کے پیچھے صحیح ہوگا بسبب ایک ہونے مکان کے
اور یہ نماز فاسد ہو جائیگی پیادہ چلنے سے جو دشمن کے سامنے صف باندھنے کے لیے ہو
اور نہ بے وضو ہو جانے کے سبب سے ہو اور فاسد ہوگی نماز سوار ہونے سے مطلق
یعنی خواہ صف باندھنے کے لیے ہو یا دوسرے مطلب کے لیے اور فاسد ہوگی نماز
بہت کشت و خون کرنے سے اور نہ ٹوٹیگی نماز تھوڑا لڑنے سے اور گھوڑے پر
چڑھنا اور بہت لڑنا بسبب فعل کثیر ہونے کے مفسد نماز ہے اور دریا مین پیرنے والا
نماز پڑھے اشارہ سے اگر ممکن ہو اپنے اعضا ڈھیلے کر دینے ساعت بھر ورنہ نماز

قبلہ رو بیٹھے آمین کہتے رہین اور دعا مین اپنے سامنے قبلہ کی طرف ہاتھ اونچا کرے
اتنا کہ سفیدی بغلون کی نظر آئے لیکن سر سے اونچا نہو اور اشارہ کرے ساتھ پشت
دونون ہاتھون اپنے کے آسمان کی طرف اور حدیث بخاری کا ملخص یہ ہے کہ حضرت
عمرؓ دعا کرتے اور اُسمین وسیلہ کرتے طرف اللہ تعالی کے ساتھ نبی اپنے صلعم کے
بعد آپ کے وسیلہ کرتے ساتھ چچا نبی صلعم اپنے کے پس منھ برسائے جاتے یہ
حدیث دلیل ہے اسپر کہ اپنی دعا مین صلحا موجودین مین وسیلہ پکڑنا درست ہے بلاغ المبین
پس اگر نصف النہار تک پانی نہ برسے تو دوسرے روز غرض تین روز جائین
اور اُس درمیان مین جب دعا مستجاب ہو موقوف کرین اور اگر بارش کی
جھڑی لگے یہان تک کہ نقصان کرے تو مضائقہ نہین دعا کرنے کا اس طرح کہ
الٰہی اب جہان مینھ کا برسنا مفید ہو وہان برسا اور یہان سے اُٹھالے اور
اگر لوگون کے باہر جانے اور سوال کرنے کے قبل بارش عنایت ہو تو مستحب اور
اِس انعام کا شکریہ یہ ہے کہ باہر نکل کے دعا کرین تاکہ مینھ خاطر خواہ برسے باب
نماز خوف کے ذکر مین اگر دشمن کا زیادہ خوف ہو تو افضل یہ کہ ایک ایک
گروہ ایک ایک امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرے یعنی ایک گروہ دشمن کے
مقابل رہے اور ایک امام کے ساتھ نماز پڑھے جب امام فارغ ہو لے تو یہ گروہ
دشمن کے مقابل جائین اور دوسرے گروہ کے لیے امام کسی کو نماز پڑھانے کی
اجازت دے کہ وہ اُنکو نماز پڑھا دے اور اگر وقت اسقدر نہو تو وہی صورت ہے
جو ذکر کی گئی و گرنہ سارے اہل لشکر اس صفت سے پڑھنے مین ناراض اور مجرد
ایک امام کی اقتدا کرنے مین راضی ہون تو وہی امام قوم کو دو گروہ کرکے ایک کو

اور بارش کے وقت اور بیماریون کی کثرت کے وقت مین اکیلا اکیلا نماز پڑھنی مستحب ہے
باب طلب باران مین جب اپنے پینے اور جانورون کو پلانے کے لیے کنوئین
اور نہر مین پانی نہو یا ہو لیکن کفایت نہ کرے اور کفدست برابر نہو تب لوگ
گناہون سے تجدید توبہ کرنے اور تین روزہ رکھنے اور خیرات کرنے کے بعد چوتھے روز
روزہ رکھے ہوئے مان سے جدا کر کے شیر خوار لڑکون کو اور مواشی کو اور اُنکے بچون کو
ماؤن سے جدا کیے ہوئے اور ضعفا اور شیوخ اور بزرگان دین کو ساتھ لے کے اور
بہتر یہ کہ امام بھی اُنکے ساتھ ہو کے سب سر جھکائے ذلیل حال خشوع اور فروتنی سے
پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہنے ہوئے اللہ تعالی سے نیک گمان اور دعا قبول ہونے کا
یقین کر کے مصلی یا صحرا کی طرف اُنسے پانی منگوانے اور اُنھون کی برکات سے
مانگنے پیادہ جائین اور وہان کافر نہو اور منبر ساتھ نہ لیجائین اور مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے باشندے وہان کی افضل مساجد مین جائین اور
چوپائے مسجد کے دروازن پر کھڑے کیے جائین اور ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے کے
بعد جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز مندوب ہے اور بلند پڑھے اسمین قرأت بلا اخفا ہے
اور شامی پھر امام زمین پر مقتدیون کی طرف متوجہ کھڑا ہو کے ایک خطبہ پڑھے
اُسمین دعا و تسبیح اللہ تعالی کی اور استغفار مومنین و مومنات کے لیے کرے
پھر مین جلسہ کر کے دو خطبے پڑھے اور دوسرا خطبہ تھوڑا سا پڑھنے کے بعد قبلہ کے
مقابل ہو کے چادر پلٹے اس طرح کہ داہنی طرف بایان دامن آجائے اور
نیچے کا رخ اوپر ہو جائے اور بلا اخفا مین ہی کہ سب لوگ چادر کو اُلٹ کے اور مین
پھر کھڑے کھڑے دعائے استسقا مین مشغول ہو اور مقتدی خطبہ اور دعا مین

وَاجْعَلْهَا فِدَآءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اور بجائے
لفظ فلان کے اُس ولد کا نام لے اور لڑکی کے واسطے بجائے لفظ ابنی کے اِبْنَتِیْ کہے
اور بجائے الفاظ بدنہ اور بلحمہ اور بعظمہ اور بجلدہ اور بشعرہ کے بدنہا اور بلحمہا اور
بعظمہا اور بجلدہا اور بشعرہا کہے اور بجائے لفظ لابنی کے لِاِبْنَتِیْ کہے اور یہ دعا
بزرگون سے منقول ہی اگر نہ معلوم ہو تو بھی عقیقہ صحیح ہی اور اگر ساتوین دن عقیقے کا
اتفاق نہو تو چودھوین[۱۴] روز کرے ورنہ اکیسوین[۲۱] ورنہ اٹھائیسوین[۲۸] روز علی ہذا القیاس

باب سورج گہن کی نماز کے ذکر مین

کسوف کے وقت دو رکعت نماز سنت ہی جامع مسجد یا عیدگاہ مین بہ جماعت بے اذان واقامت وخطبہ کے ساتھ
ایک رکوع کے غیر وقت مکروہ مین اور اسمین جماعت مستحب ہی یہ رد ہی اُسپر جسنے
اُسے شرط کہا اور بہت صحیح ہی حدیث بخاری کی اس نماز مین بلند آواز سے قرأت
پڑھنے مین اور حق یہ کہ سنت ہی نماز ودعا کا طویل کرنا اور مندوب ہی دعا نماز مین
سارے وقت گہن کا پورا ہوجانا پس اگر نماز کو مختصر پڑھے تو دعا کو طول دے
واگر دعا کو مختصر کرے تو قرأت طویل کرے اور امام مقتدیون کے مقابل بیٹھکے
اور بہتر یہ کہ کھڑا ہوکے دعائے طویل کرے اور مقتدی آمین کہتے رہین حتی کہ
آفتاب بالکل صاف اور روشن ہوجائے اور وقت مکروہ مین دعا پر اکتفا
کرین اور خسوف یعنی چاند گہن مین اکیلے اکیلے دو دو رکعت گھرون مین پڑھنی
احسن ہی امام موجود ہو یا نہ اور سخت آندھی مین مطلقاً یعنی دن مین ہو یا رات مین
اور وقت سخت تاریکی کے دن مین اور وقت خوف غالب کے دشمن وغیرہ سے
اور خوفناک حوادث کے وقت مین مثل زلزلون اور کڑک بجلیون کے اور متواتر برف

اور بالون کو تولکے اُسقدر چاندی خیرات کردے اور بالون کو زمین مین دفن کردے
اور جو شرائط قربانی کے جانور مین ہین وہ عقیقے کے جانور مین بھی ہین اور بہتر یہ کہ
عقیقے کی ہڈیون کو نہ توڑے جوڑون سے الگ کرے اور گوشت اُسکا پکاوے دوست
اشنا ہمسائے کنبے کے آدمیون کو کھلائے اور کچھ خیرات بھی کرے اور یہ جو مشہور ہی
کہ اصول لڑکے کے یعنی ماباپ دادا دادی نانا نانی عقیقے کے گوشت مین سے
نہ کھاوین اسکے لیے کوئی سند معتبر پائی نہین جاتی جب عقیقے کا حکم مثل قربانی کے ہی
اور قربانی مین جو کسی کے کھانے کی ممانعت نہین پس اسمین ممانعت کی کیا وجہ
اور ران قابلہ یعنی دائی جنائی کو دے اور بعض عوام کی عادت ہی کہ اُسکی کھال اور
سری اور بعضے اجزا دفن کردیتے ہین یہ جائز نہین بے وجہ ضائع کرنا مال کا ہی
چاہیے کہ جسطرح قربانی کی کھال استعمال مین آتی ہی اسی طرح اسکی بھی استعمال کرے
اور چلے تو اُسکی سری پکا کے کھالے اور جو بعضون کو یہ شبہہ ہوتا ہی کہ اگر سری
پکائینگے تو مغز نکالنے کے لیے ہڈی توڑنا پڑیگا سو عقیقے کی ہڈی کا توڑنا گناہ نہین
جہان تک بے توڑے کام نکلے نہ توڑے ورنہ دفن کردینے اور مال ضائع کرنے سے
توڑنا بہتر ہی اور بعض علمانے لکھا ہی کہ سری اور پائے سر مونڈنے والے کو دیدے
اور سنت ہی کہ ساتوین دن بروز عقیقہ لڑکے کا اچھا نام رکھا جائے اور بہترین
نام وہ ہی جسمین عبدیت پائی جائے مثلاً عبداللہ یا عبدالرحمٰن وغیرہ یا جسمین
حمدیت پائی جائے مثلاً محمد احمد محمود وغیرہ اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا
بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

عقیقہ کے بیان مین جو کچھ
آنحضرت صلعم سے ثابت ہوا ہی
اور جو کچھ صحابہ سے ثابت ہوا ہی
سب بیان کیا ہی کہ
بسبب حقیقے کے دلدادہ ہو
چھوڑ جاوے پس عقیقہ نہ ہو
ولی کا اُسکے باپ کی جانب سے
اور فدیہ دینے ولے کو فدیہ
مین سے کھانا چاہیے سو
اسمین لال نہایت ضعیف ہی
اسواسطے کہ عقیقہ مثل
قربانی کے فدیہ ہی
بس گوشت سے کچھ کھانے کی
کوئی وجہ نہین ولہذا قربانی
کے گوشت مین سے اگر
کچھ خیرات نکل جاوے
قربانی ادا ہو جاتی ہی اور
اگر فدیہ گوشت کے ساتھ
ہوتا تو سب گوشت کا خیرات
کرنا واجب ہوتا اور آپ
کھانا جائز نہوتا مثل
صدقہ فطر اور فدیہ صوم
کے ۱۲ منہ ۴ فیضہ

بازارون مین عشرۂ ذیحجہ مین اور اسی کو ہم لیتے ہین اور تکبیر کی صفت یون کہنا ہی
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اور اگر نماز فرض قضا پڑھی جائے ایام تکبیر کی اُسی سال کے ایام تکبیر مین تو بھی
تکبیر واجب ہی بسبب قائم ہونے وقت تکبیر کے مثل قربانی کے اور مقتدی کو تکبیر کہنی
واجب ہی اگرچہ اُسکے امام نے تکبیر نہ کہی ہو اور مسبوق تکبیر کہے وجوباً مثل لاحق کے
لیکن بعد ادا کرنے اُس نماز کے جو اُس سے رہگئی ہی اور اگر مسبوق یا لاحق
امام کے ساتھ تکبیر کہیگا تو نماز فاسد نہوگی مگر دوبارہ تکبیر کہے کیونکہ امام کے
ساتھ کی تکبیر اپنے موقع پر نہین ہوئی اور اگر لبیک کہیگا امام کے ساتھ تو نماز
ٹوٹ جائیگی کیونکہ لبیک کلام آدمیون کے مشابہ ہی اور امام پہلے سجدۂ سہو کرے
پھر تکبیر کہے پھر اگر امام احرام باندھے ہی تو لبیک کہے ورنہ پہلے لبیک کہیگا تو سجدۂ سہو
اور تکبیر کہنا ساقط ہوجائیگا اور ہر لڑکا گرو ہی بعوض اپنے عقیقہ کے اور گرو کے
معنی بعضون نے کہا کہ جب تک لڑکے کا عقیقہ نہوگا خیر و برکت شامل حال اُسکے
نہوگی اور امام احمد نے فرمایا کہ وہ لڑکا والدین کی شفاعت نہ کریگا اور بعضون نے
کہا کہ لڑکا عقیقے سے پہلے گھن اور آلایش رحم مین پھنسا رہتا ہی عقیقے کے ساتھ
بال منڈتے ہین تو اُس سے خلاص ہوتا ہی اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک
اور امام احمد کی ایک روایت مین عقیقہ سنت ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے
واجب ہی اور حنفیہ کے نزدیک گو سنت نہین مگر اسپر عمل بطور استحباب کے ہی
جب لڑکا پیدا ہو تب ساتوین دن اُسکا عقیقہ کیا جائے بیٹے کے لیے دو بکریان
نر یا مادہ اور بیٹی کے لیے ایک ذبح کی جائے اور اُسی وقت اُس ولد کا سر مونڈا جائے

نہ پھینکدے بلکہ للہ فقیر کو دے اگر چارہ کھلاتا ہو تو اُسکے دودھ اور گوبر سے نفع لینا
جائز ہی اور حرام ہی وہ بچہ جو ماکے پیٹ سے مردہ نکلے خلقت اُسکی خواہ تمام ہوئی ہو
یا نہوئی ہو پشم اور بال خواہ نکلے ہون یا نہ نکلے ہون اور جو بچہ سسکتا نکلے اُسکو ذبح کرنا
چاہیے اور اگر ماکے پیٹ سے نکلا ہوا وحیات دراز رکھتا ہو اُسکو ذبح کرنا چاہیے جمیع
مذاہب مین اور دودھ جانور حلال کا حلال اور حرام کا حرام اور مکروہ کا مکروہ ہی
جمیع مذاہب مین اور مرغی کے پیٹ سے نکلے ہوے بیضہ کا پوست سخت ہو ہو
یا نہ حلال ہی اور سات چیزین مکروہ ہین ذکر اور دونون خایہ اور مقام پیشاب مادہ کا
اور غدود اور پتا اور پھکنا اور حرام مغز اور دم مسفوح یعنی رگون سے جو خون جاری
ہوا ہی حرام اور نجس ہی اور سوائے انکے سب چیزین مباح ہین اور خون کلیجی اور تلی
اور گوشت کا نہ حرام ہی نہ نجس پس اگر گوشت کو بغیر دھوئے پکائے تو اُسے کھانا
جائز ہی لیکن خلاف لطافت طبع کے ہی اور خطیب قربانی اور تکبیر ایام تشریق کو خطبہ مین
تعلیم کرے اور جن لوگون پر نماز فرض ہی اُنپر تکبیر ایام تشریق کی واجب ہی صحیح تر
قول مین فجر عرفہ سے پانچوین روز کی نماز عصر تک ہر فرض عین کے بعد بدون
ایسے فاصلہ کے جو مانع ہو بنائے نماز کا مردون پر بلند آواز سے اور عورات پر
پست آواز سے ایک بار وگر زیادہ کہے تو ثواب ہوگا اور حد کو بھی اُسکے ساتھ
شامل کرے پس نماز عصر پڑھنے کے ساتھ بھی کہے اور یہی صاحبین کے قول پر
اعتماد اور عمل ہی اور اُسی پر فتوی ہی سب شہرون اور کل زمانون مین اور مستحب ہی
تکبیر کہنی بعد نماز عید کے اسلیے کہ مسلمان ایسا ہی کرتے چلے آئے ہین تو ضروری ہی
اُنکی پیروی کرنی اور اسی پر ہین بلخ کے علما اور منع نہ کیے جائین عوام تکبیر کہنے سے

تو اُسکا کھانا درست ہی ہر حال مین اور جانور کو زمین پر بائین کروٹ لٹا کے اُسکا
مُنہ قبلہ کی طرف کرکے پکڑے اور اپنا داہنا پاؤن اُسکے پہلو پر رکھکے
اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا
اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ
وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے ساتھ داہنے ہاتھ مین
ذبح کا آلہ دھار دار تیز لیکے حلق کی طرف ذبح کرے پھر اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّۃِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہکے مجرد ثواب مین آپ کی امت کو بھی
شریک کرلے اور اگر چند شخص اُسکے شریک ہون تو بجاے لفظ منی کے اپنا اور
اُن سب کا نام لے اور اگر نیابۃً ذبح کرے تو بجاے لفظ منی کے اُسکا اور اگر چند شخص
ہون تو اُن سب کا نام لے اور وقت ذبح کے اللہ کا نام لینا شرط ہی اور بسم اللہ
واللہ اکبر کہنا مستحب اور لفظ واللہ اکبر یعنی واو کے ساتھ کہنا افضل ہی اور
ذبح کرنے والا اور جو نفس ذبح مین معین و مددگار ہو اُسے بھی بسم اللہ کہنا واجب ہی
پس اگر دونون مین سے کسی ایک نے عمداً ترک کیا تو ذبیحہ مردار ہی اور اگر سہواً ہو تو
حلال اور جسپر قربانی واجب تھی اگر اُسنے نہ کی اور ایام اُسکے گذر گئے تو چاہیے کہ
اُسکی قیمت صدقہ کرے اور جسپر واجب نہ تھی اگر اُسنے قربانی کے لیے جانور خرید کیا
اور اُسکی مدت گذر گئی تو واجب ہی کہ اُسے خیرات کرے اور ذبح کے قبل جانور ان
قربانی کے اجزا سے اور قبل وقت کے ذبیحہ سے نفع اُٹھانا حلال نہین پس اگر ذبح کے
پیشتر دودھ دوہے یا بال تراشے یا قبل وقت کے ذبح کرے تو نہ آپ لے نہ ہبہ کرے

اور مری اور اکثر و دجان سے کاٹی جائے تو بھی حلال ہو جاتا ہی اور مکروہ نہین ذبح کرنا
اور بچا نابرص والی عورت کا اور مسلمہ اور کتابی عورت ذبح مین مثل مرد کے ہی اور
کھایا جاوے ذبیحہ گونگے کا اور اگر ذبح کیا جانور کو گردن کے پیچھے سے تو حلال ہی
اگر کٹ جائے اکثر چارون مذکور کا قبل مرنے کے ورنہ حلال نہین مگر مکروہ ہی
اسطور سے حلال کرنا اسلیے کہ خلاف سنت ہی اور زائد ایذا دینا ہی جانور کو اور حلال کرنا
دو قسم پر ہی اختیاری اور اضطراری اختیاری مین کاٹنا حلقوم وغیرہ کا چاہیے
ایسی تیز چیز سے کہ چیر پھاڑ ڈالے اور محل ذبح کا جبڑے کے نیچے سے چیر گردن تک ہی
اور وہ بھی دو قسم ہی ایک ذبح کہ اونٹ کے سوائے اور جانورون کے اول حلق مین
کرتے ہین دوسرے نحر کہ اونٹ کے آخر حلق مین نیزہ مار کے حلال کرتے ہین اور
ذبح اضطراری زخمی کرنا ہی جس جگہ ہو سکے ناچاری سے جیسے جانور کنوین مین
گر پڑا وہان جا کے ذبح نہین کر سکتا پس دور سے تیر یا نیزہ مارے جہان لگے
حلال ہی وہ صید ہو یا پالو جانور کسی کا وحشی ہو جائے گو شہر مین ہو لیکن اگر بکری
وحشی ہو جائے تو اُسے حلال کرنا اضطراری جائز نہین اور وقت قدرت کے ذبح
اور نحر پر حلال کرنا اضطراری روا نہین اور اگر نحر کیا غیر اونٹ یا ذبح کیا اونٹ کو تو
حلال ہی لیکن مکروہ ہی اسلیے کہ خلاف سنت ہی اور مضائقہ نہین ذبح مین درمیان
کل حلق کے خواہ اسفل ہو خواہ اوسط خواہ اعلی اور اگر تاریکی شب مین کاٹا اعلی کو
حلقوم سے یا اسفل کو اُس سے تو اُسے کھانا حرام ہی اسلیے کہ ذبح اپنی جگہ پر نہوا
اور اگر وقت ذبح کے اُسکی زندگی نہ معلوم ہو تو ذبیحہ کا خون نکلنا اور حرکت کرنی
شرط ہی اور صرف خون نکلنا بھی کفایت ہی لیکن جبکہ اُسکی حیات کا یقین ہو

ایک تصدق کرنا اور دوسرا لوگون کو دینا گو غنی اور ذمی ہون اور تیسرا حصہ رکھ لینا
افضل ہی اور نہ دے مزدوری قصاب کو قربانی مین سے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے دین
اور احساناً اُسے اُسکے اجزا سے دینا جائز ہی بالاجماع اور اُسکی کھال بیچکر قیمت
للّٰہ دینی بھی جائز ہی مظاہر حق مرقاۃ اور ملتقی سے اور وہ جو حدیث شریف مین
آیا ہو کہ (مَنْ بَاعَ جِلْدَ اُضْحِیَتِہٖ فَلَا اُضْحِیَۃَ لَہٗ یعنے جسنے بیچی کھال قربانی
اپنی کی سو نہین ہی قربانی اُسکے لیے) پس یہ محمول ہی کھال بیچکر قیمت کو اُسکی
اپنی حاجت مین صرف کرنے پر کہ ثواب ناقص ہو جاتا ہی سو نفی کمال کی ہی مثل
(لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب) کے پس سمجھ لے ای مخاطب یہ تحقیق ہی شیخ
محدث تھانوی محدث کی حصہ ششم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال دہم ہجرت
بیان قربانی حضرت کا لیکن اگر چاہے تو اُس چیز سے معاوضہ کرے کہ عین
اُس چیز سے نفع ہو باقی رہنے کے ساتھ مثلاً ڈول یا مشک یا چلنی وگرا ایسی چیز سے
تبادلہ کرے کہ باقی نہ رہنے کے ساتھ نفع ہو مثلاً سرکہ یا الایچی تو اُسے تصدق کرنا
واجب ہی اور ایک کو دوسرے جانور کے روبرو بے ضرورت اور رات مین اور جانور
گابھن ذبح کرنا اور حالت اضطراب مین کھال کھینچنی اور زیادہ ذبح کرنا یعنی حرام تک
چھری پہونچنی یا سر کٹ جانا مکروہ ہی اور عرصہ کعبہ کی طرف اُسکا مُنہ نہ کرنا مکروہ
تنزیہی ہی اور اختیاری ذبح مین شرط ہی کاٹنا حلقوم کو جس راہ سے نفس جاری
رہتا ہی اور مری کو جس راہ سے کھانا پانی اوترتا ہی اور اُن دونون رگون کو جو
گردن کی دونون طرف ایک ایک ہوتی ہی وداج نام بفتح و بکسر واو جس راہ سے
خون جاری ہوتا ہی اور دونون کو دو جان اور وداجین کہتے ہین اور جبکہ حلقوم

تنازع کرین تو ہر ایک دوسرے کو قیمت اُسکے گوشت کی تاوان دے اور وہ اُسکو
تصدق کردے اور جو عیب ناقص کرنے والا منفعت کامل یا جمال کا ہو وہ قربانی کا
مانع ہے پس جو جانور اسقدر لاغر ہو کہ ہڈی مین مغز نہو یا ذبح ہونے کی جگہ تک بسبب
لنگ کے نہ جا سکے یا جسکی بیماری ظاہر ہو یعنی کھا پی نہ سکے یا آنکھ کی روشنی
تہائی سے زیادہ نہو یا کان یا ناک یا چکتی یا دم تہائی سے زیادہ کٹی ہو یا ایک ہاتھ
یا ایک پانون کٹا ہو یا پیدائشی کان نہون یا نجاست خوار ہو اُسے قربانی کرنا
درست نہین وگر بقدر تیسرے حصہ کے آنکھ کی روشنی نہو یا کان یا ناک یا چکتی
یا دم بقدر تیسرے حصہ کے کٹی ہو یا چھوٹے چھوٹے کان پیدائشی ہون یا سینگ نہون
یا ٹوٹے ہون یا اُسپر کا خول اوتر گیا ہو یا خصی ہو یا دیوانہ ہو اتنا یا زبان کٹی ہو اتنی
یا دانت باقی ہون اتنے کہ کھا پی سکے تو اُسکی قربانی درست ہے وگرنہ کھا سکے تو
درست نہین اور اگر بکری یا دنبے کی زبان نہو تو اُسے قربانی کرنا درست ہے وگر
گائے کی زبان نہو تو روا نہین اور اگر دنبی یا بکری کا ایک تھن پیدائشی نہو
یا اُسکا دودھ جاتا رہا تو اُسے قربانی کرنا جائز نہین وگر گائے یا اونٹنی کا ایک تھن
یا اُسکا دودھ جاتا رہے تو جائز ہے وگر دونون تھن یا اُسکا دودھ جاتا رہے تو جائز نہین
اور اگر خرید کیا جانور صحیح وسالم پھر ایسا عیب دار ہو گیا جس سے قربانی درست نہین
پس اگر وہ شخص غنی ہو تو بجائے اُسکے دوسرا قائم کرے اور اگر وقت ذبح کے
تڑپنے یا چھوٹ جانے سے جانور کا پانون ٹوٹ گیا یا زخمی ہو کے آنکھ جاتی رہی
تو اُسکی بھی قربانی جائز ہے اور عیدگاہ مین قربانی کرنی افضل ہے اور قربانی کا گوشت
بالکل ذخیرہ کرنا اور بالکل تصدق کرنا بھی جائز ہے لیکن اگر عیال دار ہو تو تین حصہ کرکے

اور چاپلوسی کے لیے کی گئی ہو وہ باطل ہو جاتی ہے اور غیر ذکر کیے گئے جانورون سے
قربانی درست نہین اور فقر اور دولتمندی اور ولادت اور موت کے لیے اخیر وقت کا
اعتبار ہے پس اگر بارھوین تاریخ کے اخیر روز مین غنی فقیر ہو گیا تو اُسپر قربانی
واجب نہین و گر فقیر غنی ہو گیا تو اُسپر واجب ہوئی اور اگر لڑکا پیدا ہوا تو اُسکی
طرف سے واجب ہو گی بقول بعض کے و گر کوئی مر گیا تو اُسکے ذمہ واجب نہ رہی
اور شرطین ذبح کی یہ ہین کہ ذابح یعنی ذبح کرنے والا عاقل ہونا اور مسلمان یا کتابی ہونا
گو خنثی ہو یا مخنث یعنی دستکاری سے جسکی رجولیت ساقط کی گئی ہو اور وقت ذبح کے
اللہ تعالی کا نام لینا اور ارادہ کرنا اُسکے نام کا ذبیحہ پر اور جیسے اُسکا نام لینا
ذابح پر واجب ہے ویسے ہی اُسپر جو نفس ذبح مین مددگار ہو اور اُسکے نام کے ساتھ
کسی دوسرے کا نام نہ لینا اور قصد کرنا اُسکے نام سے تعظیم اُسکی اور ذبح اختیاری مین
اللہ تعالی کا نام لینے کے بعد فوراً ذبح کرنا اور اضطراری مین وقت تیر مارنے اور
شکاری جانور کو شکار پر رہا کرنے کے فوراً اللہ تعالی کا نام لینا اور ذابح کا محرم نہ ہونا
اور مستحب ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرے کیونکہ طاعت مین آپ متولی ہونا اولی ہے
و گر آپ ذبح نہ کر سکے تو مسلم عاقل سے ذبح کرا لینا بھی جائز ہے اگر وہ آداب ذبح کے
جانتا ہو اگرچہ لڑکا ہو اور اگر اُسکی قربانی کا جانور غیر ذبح کرے تو اُسوقت اُس شخص کا
حاضر رہنا مستحب ہے اور میت کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہونے پر فتویٰ ہے
اور غیر کی قربانی بے حکم اُسکے بھی اُسکی طرف سے ذبح کرنا جائز ہے اور اگر غلطی سے
آپس مین ایک نے دوسرے کی قربانی ذبح کر ڈالی تو مضائقہ نہین اور کسی پر
تاوان نہین لیکن آپس مین ایک دوسرے سے بخشوالین و گر دونون آپس مین

کراہت کے ساتھ درست ہی اور عذر ہو تو مکروہ نہین اور عید اضحیٰ مین تکبیر کہے بلند
آواز سے بالاتفاق راستے مین اور عیدگاہ مین نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے
اور اسی قول پر عمل ہی مساجد مین اور تکبیر کہنی گھر مین مسنون نہین اور عید قربان مین
نماز کے قبل کچھ نہ کھانا مستحب ہی تاکہ پہلے قربانی مین سے کھانا ملے گو خود قربانی
نہ کرے صحیح تر قول مین اور جس مسلم آزاد مقیم کی ملک مین حاجت اصلی سے زیادہ یعنی
رہنے کا مکان اور ضروری پہننے کے کپڑے اور خانہ داری کے ضروری اسباب کے
سوائے مال بقدر نصاب کے ہو اگرچہ پڑھنے والا نہو اسکی ذات پر قربانی واجب ہی
پس ایک جگہ نماز عید پڑھ لینے کے بعد اور اگر وہ شخص وہان ہو جہان نماز عید واجب نہین
تو وہان طلوع فجر کے بعد ذیحجہ کی بارھوین تاریخ غروب آفتاب تک ایک بکرا یا دنبہ
یا بھیڑ مسنہ یعنی جسکے سن کا دوسرا سال شروع ہو ذبح کرے اور اگر مسنہ نہ پائے تو
صرف دنبہ یا بھیڑ ذبح کرنا درست ہی جو جذعہ ہو یعنی چھ مہینے سے زیادہ ایک سال سے
کم سن ہو بشرطیکہ اتنا توانا اور فربہ ہو کہ یکسالہ کا گمان کرین اور اگر مسنہ پائے تو گو جذعہ بھی
درست ہی لیکن مسنہ ذبح کرنا مستحب ہی اور اگر ذبح کے قبل سات مسلمانون تک شریک
ہو کے گائے یا بھینس مسنہ کو یعنی جسکے سن کا تیسرا سال شروع ہو ذبح کرین یا اونٹ
مسنہ کو یعنی جسکے سن کا چھٹا سال شروع ہو دونون زانو باندھ کے نحر کرین یعنے
داہنی طرف کھڑے ہو کے سینہ مین نیزہ مار کے گرائین پھر اول و وسط و آخر حلق مین
ذبح کرین تو بھی جائز ہی بشرطیکہ ہر ایک شریک برابر حصہ سے کم وزن مین نہ لے اور
ہر ایک کو قربانی سے ثواب مقصود ہو وقت ذبح کے کیونکہ وقت ذبح کے خدا کی طرف
تقرب کا قصد کرنے سے نیت سابقہ جو غیر خدا کے واسطے تقرباً یعنی اسکی خوشنودی

اور نہ عود کرے قیام کی طرف تکبیر کہنے کو ظاہر روایت مین اور اگر عود کرے تو صحیح یہ
نماز فاسد نہین ہوتی اور اپنے دونون ہاتھ کانون تک اٹھانے زائد تکبیرون مین اگرچہ
اسکا امام رفع یدین کا معتقد نہو مگر جبکہ رکوع کی حالت مین کہے تو ہاتھ نہ اٹھائے
مذہب مختار پر اور ان تکبیرات کے درمیان مین کوئی ذکر مشروع نہین اسی لیے انمین
ہاتھ لٹکائے رکھے اور سکوت کرے دو تکبیرون مین بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے
اور بعد نماز عید کے دو خطبہ پڑھنا سنت ہے اور جو چیز جمعہ مین مسنون اور مکروہ ہے وہی
نماز عید مین مسنون اور مکروہ ہے مگر دو باتون کا فرق ہے ایک یہ کہ تکبیر کہنی قبل خطبہ کے
عید مین مسنون ہے اور جمعہ مین نہین دوم یہ کہ بیٹھنا خطبہ سے پیشتر جمعہ مین مسنون ہے
اور عید مین نہین کیونکہ بیٹھنا انتظار ختم اذان کے لیے ہے اور چونکہ نماز عید مین اذان
نہین ہے اسلیے بیٹھنے کی حاجت نہین اور مستحب ہے کہ شروع کرے پہلے خطبہ کو
نو بار اللہ اکبر پیہم کہنے کے بعد اور دوسرے خطبہ کو سات بار کہنے کے بعد یہ سنت ہے
اور مستحب ہے کہ منبر سے اترے چودہ بار تکبیر کہنے کے بعد اور تعلیم کرے لوگون کو
عید کے خطبے مین صدقہ فطر کے احکام اور نہ پڑھے نماز عید تنہا اگر فوت ہوگئی یعنی
نہ ملی ہو امام کے ساتھ گو فوت اسکا فاسد کرنے سے ہو بالاتفاق صحیح تر قول مین
اور اگر ممکن ہو تو دوسرے امام کے پاس چلا جائے اور اسکے ساتھ نماز عید پڑھے
اور تاخیر کیجائے نماز عید کی عذر سے دوسرے روز کے زوال تک فقط پس
وقت نماز عید کا دوسرے دن بھی مثل اول روز کے ہے لیکن دوسرے روز قضا
ہوگی اور بے عذر جائز نہوگی اور احکام عید فطر کے مثل عید قربان کے ہین لیکن
عید قربان کا تاخیر کرنا بارھوین تاریخ کے زوال آفتاب تک بدون عذر کے

اور اقامت سنت نہین اور امام لوگون کو نماز پڑھاوے دو رکعتین اور تکبیرات عیدین کی
مختلف آئی ہین اسی لیے اماموں مین اختلاف تینون اماموں کے نزدیک سات
تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین لیکن نزدیک مالک اور احمد کے
پہلی رکعت مین سات ہین مع تکبیر تحریمہ کے اور دوسری رکعت مین پانچ سوائے
تکبیر قیام کے ہین اور نزدیک شافعی کے پہلی رکعت مین سات ہین سوائے تکبیر
تحریمہ کے اور دوسری مین پانچ ہین سوائے تکبیر قیام کے اور دونون رکعت مین
قبل قرأت کے تکبیرات کہے اور یہ روایات بہت صحیح ہین ملخصاً بلاغ المبین اور امام
ابی حنیفہ کے نزدیک پہلے ثنا پڑھے پھر زائد تکبیرین کہے پھر اعوذ پڑھے اور زائد تکبیرین
تین ہین ہر رکعت مین اور اگر تین سے زائد تکبیرین امام سے سُنے تو دونون
رکعتون کی ملا کے سولہ تکبیرون تک اُسکی متابعت کرے اور اگر مکبر کی آواز پر
تکبیر کہتا ہو تو سولہ سے زائد بھی کہے اور ہر تکبیر سے تکبیر شروع کی نیت کرے اور
دوسری رکعت مین زائد تکبیرین بعد قرأت کے کہے اور اگر پہلی رکعت مین بھول کے
قرأت شروع کر دی پس اگر فاتحہ اور سورہ پڑھ چکا ہو تو نماز کو تمام کرے ورنہ صرف
فاتحہ پڑھی ہو تو زائد تکبیرین کہے اور قرأت سر نو سے پڑھے اور اگر مقتدی نے
امام کو قیام مین بعد تکبیر کہنے کے پایا تو مقتدی اُسی وقت موافق اپنے مذہب کے
تکبیر کہکے شامل ہو جائے اور اگر ایک رکعت مین مسبوق ہوا ہو تو جب اُسکو ادا کرے
اول قرأت پڑھے پھر تکبیر کہے اور اگر مقتدی نے تکبیر نکہی یہان تک کہ امام نے رکوع
کیا تو مقتدی قیام مین تکبیر کہے ورنہ رکوع کے نہ ملنے پر ظن غالب ہو تو رکوع مین کہلے
صحیح تر قول مین جیسے اگر رکوع کرے امام پہلے تکبیر کہنے سے تو امام تکبیر کہے رکوع مین

جو دن بغاث کے انصار نے کہے تھے جب حضرت صدیق آئے تو انکو ڈانٹا پس منہ
کھول کے حضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دے انکو ای ابو بکر تحقیق یہ دن عید کے ہین
(یعنی خوشی کے) بلاغ المبین اور نسائی مین روایت ہی انس رض سے کہ کہا آئے پیغمبر خدا صلعم
مکہ سے مدینہ مین حالانکہ وہان کے لوگون کے لیے دو دن تھے کہ وے کھیلتے اُسمین سو
فرمایا حضرت صلعم نے کہ دیا تمکو اللہ تعالی نے ان دونون کے بدلے بہتر اُن سے
عید فطر اور عید اضحی اور اسناد اسکے صحیح ہین بلاغ المبین اور مقدم کیجائے نماز عید کی
نماز جنازہ پر جبکہ وہ دونون نمازین جمع ہو جائین اور مقدم کیجائے نماز سنت بھی
نماز جنازہ پر آدر جلبی سے اسی پر فتوی منقول ہی اور مقدم کیجائے نماز جنازہ خطبہ
عید پر اور روز عید مین غسل کرنا اور اپنے اچھے مباح کپڑے پہننے اور خوشبو استعمال کرنی
اور خرما طاق عدد کھانا اگر نہ ملے تو کوئی شیرین چیز کھانی اور صدقہ فطر دینا اور
عید فطر کے دن پست آواز سے تکبیر کہتے ہوئے اگر عذر نہو تو نماز عید کے لیے
فنا شہر مین جانا اور پیادہ چلنا سنت ہی اور ہمارے زمانہ مین منبر کا بنا دینا عیدگاہ مین
بہتر ہی اور باہر لیجانا منبر کا مکروہ تنزیہی ہی اور مضایقہ نہین نمازی کی مراجعت کا
سوار ہوکے اور دونون عید مین دوسری راہ سے مراجعت بہتر ہی اور مستحب ہی
ظاہر کرنا خوشی کا اور زیادہ کرنا خیرات کا اور آپس مین اس لفظ کے ساتھ مبارکباد دینی
تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ اور نماز عید کے قبل نفل پڑھنی مکروہ ہی اور بعد نماز
عید کے عیدگاہ مین مکروہ ہی گھر مین مکروہ نہین اور وقت اُسکا ایک نیزہ آفتاب بلند
ہونے کے بعد سے دوپہر تک ہی پس اگر ڈھل جائے آفتاب اور نمازی نماز عید مین ہو
تو اُسکی نماز کا وصف فاسد ہو جائیگا اور نماز نفل ہو جائیگی اور اُسکے لیے اذان

دوسری بار سامنے خطیب کے جب وہ منبر پر بیٹھے خطبہ پڑھنے کے لیے اور مکروہ ہو فاصلہ
کرنا خطبہ اور اقامت مین کسی دنیاوی امر مین مشغول ہونے سے پس وصل کرے
اقامت کو ساتھ آخر خطبہ کے اور انتہی کرے اقامت کے ساتھ کھڑے ہونے خطیب کے
مقام نماز مین اور مناسب نہین کہ سوائے خطبہ پڑھنے والے کے دوسرا شخص لوگون کو
نماز پڑھاوے پس اگر امام جدا ہو اور خطیب جدا اسطرح کہ خطبہ پڑھے ایک لڑکا نابالغ
سلطان کی اجازت سے اور نماز بالغ پڑھاوے تو درست ہی یہی مختار ہی اور اگر گانون کا
رہنے والا شہر مین جمعہ کے روز داخل ہو پس اگر نماز جمعہ کے وقت تک ٹھہرنے کی
نیت کرے تو نماز جمعہ لازم ہوگی اور اگر قبل داخل ہونے وقت کے نکل جانے کی نیت کرے
تو نماز جمعہ لازم نہوگی جیسے نماز جمعہ لازم نہین اُس مسافر پر جو جمعہ کے دن شہر مین آیا
اس ارادہ سے کہ اُس روز نہ روانہ ہونگا اور پندرہ دن کے ٹھہرنے کی نیت نہ کی اور
اگر کسی شخص نے اذان سُنی اور وہ کھانا کھاتا ہی تو کھانا ترک کرے اگر خوف ہو نماز جمعہ
یا کسی فرض کے فوت کا **باب عیدون کے احکام** مین جہان جسپر نماز جمعہ
واجب ہی وہان اُسپر نماز عید بھی واجب ہی صحیح تر قول مین جمعہ کی شرطون کے
ساتھ سوائے خطبہ کے کہ وہ بعد نماز عید کے سنت ہی اور امام مالک اور شافعی کے
نزدیک جماعت کے ساتھ دونون عیدون کی نماز دو دو رکعتین پڑھنی سنت ہی
مردون اور عورات کو بھی اور اکیلے اکیلے بھی جائز ہی شہرون اور گانون اور
گھرون مین بھی بلاغ المبین اور عیدین مین دف کے ساتھ گانا سُننا جائز ہی کیونکہ
بخاری اور مسلم کی حدیث کا ملخص یہ ہی کہ بی عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس دو لڑکیان انصار کی دف بجا کے گاتی تھین و اشعار

نماز جمعہ کی نیت کرکے اُسکا دوگانہ تمام کرے جیسے نماز عید کا دوگانہ زائد تکبیرات کے
ساتھ اور نیت کرے تشہد مین ملنے والا نماز جمعہ کی مسافر ہو یا غیر اُسکا پس اگر
نماز ظہر کی نیت کریگا تو اُسکا اقتدا درست نہوگا اور بلاغ المبین مین ہے کہ ائمہ احادیث
کہتے ہین کہ اگر ایک رکعت بھی جمعہ کی نہ پاوے تو ظہر ادا کرے اُسی حال مین یا نئے
سرے سے مسلک الختام اور وقت نکلنے امام کے حجرہ سے خطبہ پڑھنے کے لیے
یا امام کے کھڑے ہونے کے وقت منبر پر چڑھنے کے لیے اگر امام کا حجرہ نہو آخر نماز تک
سوائے لازم الترتیب کے کوئی نماز ہو پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور سنت اور نفل کا
حکم باب حاصل کرنے جماعت فرض مین مفصل لکھ چکے اور کلام کرنا جنس کلام
آدمیون سے مکروہ تحریمی ہے بلکہ سب لوگ سکوت اختیار کرین خواہ خطیب سے
دور ہون یا نزدیک صحیح تر قول مین لیکن قبل شروع خطبہ کے اذکار مکروہ نہین صحیح تر قول مین
اور مکروہ تحریمی ہے مشغول ہونا اُس چیز کے ساتھ جو مانع سماعت خطبہ ہو لیکن وقت
خطبہ کے تسبیح وغیرہ مثل اُسکے مکروہ نہین اور اُسوقت امر بالمعروف سے خطیب کا
مستثنی ہونا مذکور ہو چکا اور صحیح تر یہ کہ اگر کسی شخص کے ضرر کا خوف ہو اور اُسے
ہشیار کردینا ممکن ہو سر یا ہاتھ کے اشارہ سے تو کلام جائز نہین اور صواب یہ ہے کہ اپنے
نفس مین درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت سننے آپ کے اسم مبارک کے
اور جبکہ پہلی اذان کہی جاوے تب واجب ہے نماز جمعہ کی طرف چلنا اور بیع کو ترک کرنا اگرچہ
چلتے چلتے ہو صحیح تر قول مین کہ مکروہ تحریمی ہے اور بیع سے مراد وہ امر ہے جو نماز جمعہ سے
باز رکھے پس اگر بیع کے سوائے کسی اور کام مین مشغول رہیگا اور چلیگا نہین تو مکروہ ہوگا
اور چلنے کی حالت مین بیع کرنا اگر حارج چلنے کا نہو تو مکروہ نہین اور مؤذن اذان دے

اگر وہ غرمیت اختیار کرے اور نماز جمعہ پڑھے حالانکہ وہ مکلف یعنی بالغ اور عاقل ہو تو اُسکی نماز جمعہ فرض واقع ہوگی ظہر کے عوض مین اور لیاقت امامت کی رکھتا ہی نماز جمعہ مین وہ شخص کہ امام ہونے کے لائق ہو غیر نماز جمعہ مین اور شہر مین نماز جمعہ کے قبل غیر معذور کو اُس روز کی نماز ظہر پڑھنی مکروہ ہی پس اگر غیر معذور نے نماز جمعہ سے پیشتر نماز ظہر پڑھ لی پھر نادم ہوا اور نماز جمعہ کی طرف چلا اور اپنے مکان کے دروازہ سے باہر ہوا تو اب نماز جمعہ اُسے ملے یا نہ ملے دونون صورتون مین اُسکی نماز ظہر باطل ہوجائیگی یعنی اُسکی فرضیت باطل ہوجائیگی اور اصل نماز نفل ہوجائیگی اور نہ باطل ہوگی نماز ظہر اُس شخص کی جسنے غیر معذور مذکور کے پیچھے نماز ظہر پڑھی ہوگی اور نماز جمعہ کے لیے گیا ہوگا اور اگر نماز جمعہ کے قصد سے مکان کے باہر ہوا تو نماز جمعہ ملے خواہ نہ ملے اسکی بھی نماز ظہر کی فرضیت باطل ہوکے نفل ہوگئی معذور ہو خواہ غیر معذور مذہب صحیح کے بموجب اور اگر مسجد مین ہو تو نماز ظہر باطل نہین ہوتی مگر نماز جمعہ شروع کرنے سے پہلے اگر پڑھے اُسی مجلس مین وگر وہان سے اُٹھکے چلا دوسرے مکان کی طرف امام کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کے قصد سے تو بجرد چلنے کے نماز ظہر باطل ہوجائیگی اور معذور اور قیدی اور مسافر کو شہر مین نماز جمعہ کے قبل اور بعد ادا پڑھنا نماز ظہر کا جماعت کے ساتھ مکروہ تحریمی ہی پس نماز ظہر قضا کی جماعت اور اسی طرح گانون والون کو نماز ظہر کی جماعت مکروہ نہین اور اگر شہر والون کو نماز جمعہ نہ ملی ہو تو جماعت سے نماز ظہر پڑھنی مکروہ تنزیہی ہی پس وہ لوگ نماز ظہر پڑھین بے اذان اور بے اقامت اور بے جماعت کے اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک معذور کو نماز ظہر مین تاخیر نہ کرنی مکروہ تنزیہی ہی یہی صحیح ہی اور جو شخص نماز جمعہ کے گو تشہد مین ملے وہ

یعنی بیمار پر جمعہ واجب نہین اور بیمار کے حکم مین داخل ہی وہ شخص جو بیمار کی خبر گیری
کرتا ہو اس طرح کہ اگر وہ چلا جائے تو بیمار کی کوئی خبر نہ لے اور بیمار کے حکم مین داخل ہی
شیخ فانی یعنی بہت بوڑھا جو چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو سوم آزاد ہونا پس
غلام پر جمعہ واجب نہین اور صحیح تر قول یہ ہی کہ نماز جمعہ واجب ہی مکاتب پر اور اُس
غلام پر جسکا ایک حصہ آزاد ہو گیا ہو اور بقیہ کے لیے کماتا ہو اور واجب ہی مزدور پر
اور ساقط ہو جائیگی مزدوری اجرت کے حساب سے اگر جامع مسجد دور ہو اتنی
کہ جانے اور آنے مین چوتھائی روز گذرتا ہی تو اُس روز کی اجرت مین سے چہارم
وضع ہو جائیگا اگر جامع مسجد قریب ہو گی تو مزدوری ساقط نہو گی اور اگر غلام کو آقا نے
نماز کی اجازت دی تو جمعہ واجب ہی اور بعض فقہا نے کہا کہ غلام کو اختیار ہی چاہے
نماز جمعہ پڑھے چاہے نماز ظہر پڑھے اپنے مقام پر اور ترجیح دی ہی بحر مین اختیار دینے کو
چہارم مرد ہونا یقیناً پس عورتون اور خنثیٰ مشکل پر جمعہ واجب نہین پنجم بالغ ششم
عاقل ہونا پس لڑکے نابالغ اور مجنون پر واجب نہین اور یہ دونون شرطین نماز
جمعہ کے لیے خاص نہین بلکہ ہر ایک فرض کی فرضیت کے لیے شرط ہین ہفتم
بینائی کا موجود ہونا پس اندھے پر نماز جمعہ واجب نہین اگرچہ اُسکو پہونچانے والا
میسر ہو ہشتم چلنے پر قادر ہونا اور سلامت ہونا ایک کا دونون پانون سے نماز ہی کے لیے
کافی ہی واجب ہونے مین اگر لنگڑا اپن مانع مسجد کے جانے کا نہو اور واجب نہین اُس
شخص پر جسکی ٹانگ فالج زدہ ہو اگر مسجد تک نہ جا سکتا ہو نہم قید دہم خوف نہونا
مثلاً حاکم یا چور وغیرہ سے یازدہم نہونا سخت بارش اور کیچڑ اور برف وغیرہ اُسکے مثل کا
جیسے شدت کا جاڑا یا آندھی اور جس شخص مین یہ سب شرطین موجود نہون یا بعض نہون

اس طرح سے تعوذ کہنے کے سنت ہونے مین نظر ہی پس بہتر یہ ہی کہ لفظ قال اللہ تعالی
نہ کہے اور خلفاے راشدین اور حضرت کے دونون چچا کا ذکر مندوب ہی اور مکروہ
تحریمی ہی کلام کرنا خطیب کا خطبہ کے اندر مگر امر بالمعروف مکروہ نہین اور کیا خطبہ قائم مقام
دو رکعتون کے ہی صحیح تر یہ کہ نہین ذکر کیا ہی اسکو زیلعی نے بلکہ ثواب مین نصف نماز جمعہ کے
مانند ہی اور پہلی رکعت کے تمام ارکان مین امام کے ساتھ ایسے تین مردون کا شریک ہونا
کہ صلاحیت امامت کی رکھتے ہون اگرچہ رکوع مین شریک ہو جائین پس اگر انمین سے
ایک بھی چلا جاے قبل سجدہ کرنے امام کے تو نماز جمعہ باطل ہو جائیگی اب نماز ظہر پڑھے
اور بلاغ المبین مین لکھا ہی کہ شافعیہ کے نزدیک چالیس آدمی ہونے لیکن محدثین کہتے ہین
کہ اُنکے دلائل ضعیف ہین بلکہ ترمذی اور ابو داؤد مین حدیث صحیح دلیل ہی اسپر کہ اگر
ایک امام اور ایک اُسکا مقتدی ہو تو جماعت ہو جاتی ہی اور یہ حکم شامل سب نمازون کے ہی
کیونکہ عدد معین خاص جمعہ کے لیے کوئی صریح صحیح حدیث نہین آئی اور ابن عباس رض کے
نزدیک نماز جمعہ تنہا پڑھ لینا جائز ہی لیکن مولف عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ کہتا ہی
کہ مسلک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہی کہ اجماع ہی اسپر کہ جمعہ بے جماعت درست نہین
للمصالح اور وقت نماز کے اذن عام ہونا اور اذن عام حاصل ہوتا ہی مسجد جامع کے
دروازے کھلے رہنے سے آنے والون کے لیے یعنی جسپر نماز جمعہ واجب ہی انکی روک
نہونی پس ضرر نہین کرنا بند کرنا دروازہ قلعہ کا دشمن کے سبب سے یا عادت قدیم کی
جہت سے بان جبکہ خوف دشمن نہو تو بند نکرنا بہتر ہی پس اگر داخل ہو کوئی حاکم قلعہ
یا اپنے محل مین اور بند کر دے دروازہ اُسکا تو نماز جمعہ منعقد ہوگی اور فرضیت خاص نماز
جمعہ کی دو شرطین ہین اوّل مقیم ہونا شہر مین یا فناے شہر مین دوم تندرست ہونا

یا تعجب کی راہ سے تو یہ کہنا خطبہ کے قائم مقام نہوگا مذہب قوی پر جیسے نہین کافی ہی
چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا ذبیحہ پر وقت ذبح کے اور سنت ہی خطیب کو طہارت
اور ستر کرنا اور منبر پر بیٹھنا اور اُسکے روبرو دوسری اذان کہی جانی اور خطبہ پڑھنے کی
حالت مین خطیب کو کھڑا رہنا اور قوم کو خطبہ سُنانا اور مقتدیون کو خطیب کی طرف
متوجہ ہوکے خطبہ سُننا اور خطبہ کی ابتدا کرنی پست آواز سے تعوذ کے ساتھ اور
اُسکے بعد اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرنی اور شہادتین اور درود پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام پر
بھیجنا اور پند دینی اور خدائے تعالی کی یاد دلانی اور ایک آیہ اور درود خطبے پڑھنے اور
دوسرا خطبہ مثل پہلے کے پڑھنا مگر بجاے پند کے مسلمانون کے لیے دعا کرنی اور
موافق سنت کے نماز مین طوالت اور دونون خطبے مین اختصار مسنون ہی اور
دونون خطبون کو بقدر طوال مفصل سورہ کے طول دینا اور تین آیتون کی مقدار سے
کم کرنا مکروہ ہی اور مذہب معتمد پر اور صحیح تر قول کے بموجب دونون کے درمیان مین جلسہ
مسنون ہی بعض خطیب جو دوسرے خطبہ مین درود پڑھنے کے وقت اپنا منہ دہنے
اور بائین کو پھیرتے ہین بدعت ہی اور جلسہ مین دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا حضرت سے
صحت کو نہین پہونچا لیکن بے ہاتھ اُٹھائے اور بے زبان ہلائے دل مین دعا کرنے کا
مضائقہ نہین اور دوسرا خطبہ بھی بہ جہر پڑھے لیکن پہلے سے کم اور مطلق قرأت
قرآن کے قبل تعوذ مستحب ہی اگر سورۃ تمام پڑھنی ہو تو اُسکے قبل تعوذ کے بعد بسملہ بھی
پڑھے اور عادت ہی کہ جب خطیب آیۂ قرآن پڑھتا ہی تب کہتا ہی لفظ قال اللہ تعالی بعد
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے اسمین وہم ہوتا ہی کہ اعوذ باللہ قول اللہ تعالی کا ہی
اور مصنف کہتے ہین قال اللہ تعالی بعد قولی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لیکن

نماز جمعہ مین کسی فساد کے خوف سے نہ آیا پس نماز جمعہ پڑھوائی اُسکے خلیفہ یا ولیعہد نے
یا قاضی نے یا حاکم سیاست نے یا اُس شخص نے جسکو قاضی القضاۃ نے واسطے اقامت
جمعہ کے مقرر کیا ہو تو درست ہے اور مقرر کرنا عوام کا خطیب کو اُن اشخاص کے ہوتے ہوے
معتبر نہین جنکا ذکر کیا گیا اور اگر حاکم کفار ہون تو مسلمانون کو قائم کرنا جمعہ کا درست ہے
اور مسلمانون کی رضامندی سے قاضی بھی قاضی ہو جائیگا اور اُنکو لازم ہے کہ مسلمان
حاکم کے لیے درخواست کرین اور ایک شہر مین کئی جگہ جمعہ ادا ہونے مین اختلاف ہے مگر
مذہب صحیح و مفتی بہ مین ادا ہو جاتا ہے اور وقت ظہر کا ہونا پس نماز جمعہ باطل ہوگی وقت کے
نکلجانے سے مطلقاً یعنی اگرچہ بعد بیٹھنے مقدار تشہد کے وقت جاتا رہے گو مقتدی
لاحق ہو گیا ہو مذہب معتمد پر اور اگر بسبب ازدحام کے رکوع و سجدہ پر قادر نہوا یہانتک
کہ امام نے سلام پھیر دیا پھر وقت نکل گیا تو بھی نماز جمعہ باطل ہو گئی اب نماز ظہر پڑھے
اور خطبہ پڑھنا وقت کے اندر اور ہونا خطبہ کا پہلے نماز جمعہ سے اُن لوگون کے حاضر
رہنے کی حالت مین جنکے ہونے سے نماز جمعہ صحیح ہو یعنی مرد بالغ عاقل ہون گو بہرے
یا سوتے ہون پس تنہا خطبہ پڑھ لینا صحیح نہوگا صحیح تر قول کے بموجب اور قول
صاحب خلاصہ کا اگر حاضر ہوا ایک یا دو مقتدی اور خطبہ پڑھا گیا پھر نماز پڑھی گئی
تین مقتدیون کے ساتھ تو جائز ہے صحیح نہین اسلیے کہ خطبے مین حضور جماعت شرط ہے
اور بلاغ المبین مین لکھا ہے کہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم وغیرہ مین لکھا ہے کہ خطبہ پڑھنا
سنت ہے اور اگر نہ پڑھا تو ترک سنت ہوئی الخ ملخصاً اور خطبہ مین خدائے تعالیٰ کا
مطلق ذکر فرض ہے پس کفایت ہے ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ
کہنا خطبہ کی نیت سے کراہت تنزیہی کے ساتھ پس اگر الحمد للہ کہا اپنی جینک کے لیے

باب نماز جمعہ کے احکام مین

نماز جمعہ فرض عین اور موکد تر ہی ظہر سے اور فرض وقت نماز ظہر ہی لیکن نماز جمعہ کے ادا کا حکم ہوا ہمارے ذمہ سے نماز ظہر ساقط ہونے کے لیے اسی لیے اگر جمعہ فوت ہونے کے قبل نماز ظہر پڑھ لیگا تو صحیح ہوگی ابوداؤد اور مسلم کی احادیث کا خلاصہ یہ ہی کہ جمعہ کے لیے لوگ آتے اپنے گھرون سے اور عوالی مدینہ سے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ عوالی وہ گانون ہین جو مدینہ کے گرد ہین کم سے کم دو اور زیادہ آٹھ میل پر بلوغ المبین اور شامی مین لکھا ہی کہ شہر مین بلکہ چھوٹے گانون مین بھی جمعہ قائم کرنا جائز ہی بشرطیکہ حاکم یا قاضی نے اذن دیا ہو واسطے بنانے جامع مسجد کے اسمین یا اذن دیا ہو جمعہ قائم کرنے کا اسمین اور اولے نماز جمعہ کے لیے شرطین ہین بادشاہ کا ہونا اگرچہ متغلب ہو اور گو وہ متغلب عورت ہو یا وہ شخص ہو جسکو بادشاہ وقت نے جمعہ کی اقامت کی اجازت دی ہو اگرچہ وہ غلام ہو اور جب بادشاہ اول بار اقامت جمعہ کی اجازت ایک شخص کو دیدے تو اُس شخص کو اختیار ہی کہ غیر کو اجازت دے اور وہ غیر دوسرے کو اجازت دے اسی طرح اجازت در اجازت چلی جائے اور اقامت جمعہ کا اذن صرف مسجد بنانے کے وقت شرط ہی اسکے بعد شرط نہین بلکہ ہر خطیب کو اذن بدستور سابق رہتا ہی اور اقامت جمعہ کے لیے خلیفہ کرنے سے مراد خطبہ کے لیے خلیفہ کرنا ہی نماز کے لیے نہین اور اگر خطیب نے خطبہ پڑھایا اور دوسرے شخص نے نماز پڑھائی بدون اذن خطیب کے تو درست نہوگی مگر جبکہ اقتدا کرے اسکے پیچھے وہ شخص جسکو اختیار جمعہ کے قائم کرنے کا ہی کیونکہ اقتدا کرنے سے دلالۃً اجازت ہو جائیگی اور اگر دوسرے شخص نے خطبہ پڑھایا بغیر اذن خطیب کے اور امام حاضر ہی تو درست نہین اور اگر مر گیا حاکم کسی شہر کا یا

نیت تابع کی مثلاً زوجہ کی نیت معتبر نہین شوہر کے ساتھ بشرطیکہ شوہر نے اُسکو معجل دیدیا ہو اور غلام کی نیت معتبر نہین اگر آقا کے ساتھ ہو بخلاف مکاتب کے اور لشکری کی نیت معتبر نہین اگر امیر کے ساتھ ہو جبکہ لشکری کو کھانا امیر سے ملتا ہو یا بیت المال سے اور مزدور کی نیت معتبر نہین اگر مستاجر کے ساتھ ہو جبکہ در ماہہ یا سالانہ ملتا ہو اور قیدی کی نیت معتبر نہین اگر قید کرنے والے کے ساتھ ہو اور قرضدار کی نیت معتبر نہین اگر قرضخواہ کے ساتھ ہو بشرطیکہ قرضدار مفلس ہو اور شاگرد کی نیت معتبر نہین اگر اُستاد کے ساتھ ہو جبکہ اُستاد کے ذمہ کھاتا ہو اور ضروری ہے جاننا تابع کا متبوع کی نیت کو پس اگر متبوع اقامت کی نیت کرے اور تابع کو نہ معلوم ہو تو تابع مسافر رہیگا جب تک کہ اُسکو معلوم ہو صحیح تر قول کے موجب اور اسی پر فتوی ہے اور وقت نماز کے نکلجانے سے جیسی قضا واجب ہوئی تھی ویسی ہی رہیگی تغیر نہ آویگا یعنی چار رکعت کی دو اور دو کی چار رکعت نہو جائینگی ہان وقت کے اندر بدل سکتی ہے نیت اقامت کرنے سے یا سفر کردینے سے یا اُس حالت مین کہ مقیم کے پیچھے مسافر اقتدا کرے لیکن اگر صحت کی نماز حالت مرض مین بیٹھ کر پڑھیگا تو درست ہوگی و گر حالت مرض کی نماز قضا کو حالت تندرستی مین بیٹھ کر پڑھیگا تو درست نہو گی اور بادشاہ کا ممالک محروسہ اُسکے بمنزلہ ایک شہر کے ہین یعنی نیت سفر کے ساتھ سفر شرعی کرنے سے وہ بھی مسافر ہو جاتا ہے اور اگر حائض پاک ہوئی سفر مین جبکہ منزل مقصود تین دن کی مسافت سے کم رہے تو نماز پوری پڑھے صحیح قول مین اسی طرح اگر لڑکا بالغ ہو یعنی جبکہ منزل مقصود تین دن کی مسافت سے کم رہے تو وہ بھی پوری نماز پڑھے بخلاف کافر کے کہ اگر وہ مسلمان ہو جبکہ منزل مقصود تک تین دن کی مسافت سے کم رہے تو وہ نماز قصر سے پڑھے

غلام جب وہ مالک کی رضامندی سے اپنی قیمت کی مقدار مال کسب کرکے دیدیا اور آزاد ہو جاتا ہے

اور دو نفل ہونگی و گر مقتدی اُسکے پیچھے اپنی نماز پوری کرینگے تو بسبب نفل پڑھنے
والے کے پیچھے فرض پڑھنے کے اُنکی نماز ٹوٹ جائیگی اور اقتدا کرنا مسافر کا پیچھے مقیم کے
درست ہی وقت ادا کے اندر اور مسافر اس صورت مین چار رکعتین پڑھے یعنی متابعت
امام کی جہت سے اُسکی فرض بھی چار ہو جائینگی و قضا نماز مین اقتدا مسافر کا
مقیم کے پیچھے درست نہین چار رکعتون والی نمازون مین اور نماز فجر اور مغرب مین
درست ہی ادا ہو یا قضا اور مسافر موکدہ سنتون کو پڑھے اگر امن کی حالت مین ہو
یعنی اگر کہین اوترا ہو اطمینان سے اور اگر امن اور قرار نہو تو سوائے سنت فجر کے
حکم سنت کا باقی نہین رہتا یہی مختار ہی اور وطن اصلی مین آدمی مقیم کا حکم رکھتا ہی اگرچہ
ایک ہی شب رہے مثلاً اثنائے سفر مین وطن اصلی آگیا اور وہان منزل کی تو چار رکعت
نماز پڑھے اور اگر دوسرے مقام کو وطن اصلی بنالیگا تو پہلا وطن اصلی نہ رہیگا بشرطیکہ
گھر والے بھی پہلے وطن سے اُٹھ گئے ہون و گر گھر والے ایک جگہ رہتے ہون اور اُسنے
دوسری جگہ رہنے کا قصد کر لیا ہو تو دونون مقام وطن اصلی مقصود ہونگے دونون مین
چار چار رکعتین پڑھا کرے اور جس مقام مین پندرہ دن یا زیادہ رہنے کی نیت کرے
وہ وطن اقامت ہی اور وطن اقامت باطل ہوتا ہی وطن اقامت سے اور وطن اصلی سے
اور سفر کر جانے سے پس اگر اثنائے سفر مین وطن اقامت پر گذرے اور نیت اقامت
نہ کرے تو دو ہی رکعتین پڑھے اور اگر مسافر نے کسی شہر مین نکاح کر لیا تو وہ وہان کا
مقیم ہو گیا گو اُس جگہ کو وطن نہ بناوے اور اگرچہ نیت اقامت نہ کرے اور عورت
مسافر بھی صرف نکاح سے مقیم ہو جائیگی بالاتفاق اور سفر اور اقامت کرنے مین
تبوع کی نیت معتبر ہی اسلیے کہ وہ اصل ہی یعنی اقامت اور سفر پر قادر ہی اور نہین معتبر ہی

دوم مدت اقامت پندرہ روز کی سوم رائے کا مستقل ہونا یعنی کسی کا تابع نہونا چہارم
سیر یعنی چلنے کا ترک کرنا پنجم اقامت کی جگہ کا ایک ہونا ششم جگہ کا لائق اقامت ہونا
پس اگر کسی مسافر نے عمداً چار رکعتین پڑھین پس اگر وہ قعدۂ اولی مین بیٹھا ہو
تو اُسکی فرض پوری ہوجائیگی مگر اُسنے بُرا کیا کہ بجاے دو کے چار رکعتین پڑھین
اور بُرا کرنے کے معنی یہ ہین کہ وہ گنہگار ہوا اور مستحق آگ کا ہوا اس سے معلوم ہوا
کہ مسافر کو بجاے دو کے چار رکعتین پڑھنی مکروہ تحریمی ہی اور دو رکعتین نہ اُدنفل ہونگی
جیسے نماز فجر کو اگر کوئی چار رکعت پڑھے تو دو فرض اور دو نفل ہونگی اور اگر قعدۂ
اولی مین مسافر نہ بیٹھا تو اُسکی فرضیت باطل ہوگئی اور کُل رکعتین نفل ہوگئین مگر
فرضیت باطل نہوگی اس صورت مین کہ نیت کرے اقامت کی پہلے اُس سے کہ
تیسری رکعت کا سجدہ کرچکا ہو لیکن وہ تیسری رکعت کے قیام اور رکوع کو اعادہ کرے
بسبب واقع ہونے اُس قیام ورکوع کے نفل اور درست ہی اقتدا مقیم کا پیچھے مسافر کے
ادا اور قضا مین پس اگر مقیم مسافر کے پیچھے نماز پڑھے اور مسافر اپنی نماز پوری کرلے
اور مقیم اپنی نماز پوری کرنے کو کھڑا ہو تو باقی کی دو رکعتون مین قرأت نہ پڑھے بلکہ
مقدار سورۂ فاتحہ کے چپ کھڑا ہو کر رکوع وسجدہ کرے اور سجدہ سہو بھی نہ کرے صحیح تر
قول مین اور دونون قعدے فرض ہین مقیم مذکور پر یعنی ایک امام کی تبعیت سے
اور دوسرا اخیر ہونے کی جہت سے اور مستحب ہی کہ نماز شروع کرنے کے قبل مقتدی کو
امام خبردار کردے وگرنہ کہا تو سلام کے بعد کہدے صحیح تر قول مین کہ اپنی نماز تمام کرینگے مین
مسافر ہون اور اگر امام مسافر نیت اقامت کرے اِس غرض سے کہ مقیم مقتدیون کی
نماز پوری پڑھادے تو ایسی نیت سے مقیم نہوگا یعنی اس صورت مین اُسکی دو فرض

شام مین داخل ہوا اور جانا کہ بدون قافلہ کی ہمراہی کے جونپور ۱۵ شوال کو
چلیگا روانہ نہوگا تو وہ پوری نماز پڑھے اسلیے کہ عزم روانگی کا قافلہ کے ساتھ کیا
پس ضمناً اور حکماً اقامت کی نیت ہوگئی اور اگر نیت مین تردد رہا یا ہر روز یہی جانا
کہ کل پرسون جاؤنگا اگرچہ اس توقع پر برسون رہے تب بھی قصر کرتا رہے جب تک عزم
بالجزم پندرہ دن کی اقامت کا کرے اور نماز پڑھے قصر کے ساتھ اگر نیت اقامت کی کرے
کمتر پندرہ دن سے یا پندرہ دن کی اقامت کی نیت کرے مگر ایسی جگہ مین جو قابل
اقامت نہو جیسے دریا مین یا جزیرہ غیر آباد مین یا نیت اقامت کرے وہ مستقبل جگہ
قابل اقامت مین پندرہ دن رہنے کی جیسے مکہ اور منیٰ مین پس اگر داخل ہوا حاجی
مکہ مین ذیحجہ کے دس دنون مین تو ان تاریخون مین نیت اقامت کی درست نہوگی بسبب
بے محل ہونے کے اسلیے کہ وہ منیٰ اور عرفات کو جائیگا اور بعد رجوع کرنے کے منیٰ سے
نیت اقامت درست ہوگی اور نماز قصر پڑھے وہ شخص جو اپنی رائے مین مستقل نہو مثلاً
غلام اور عورت اور خیمون کے باشندے جیسے بدو اور ترکمان اگر جنگل مین
نیت اقامت کرین تو انکی نیت صحیح ہوگی صحیح تر قول مین اور اسی پر فتوی ہے
بشرطیکہ انکے پاس پانی اور چارا اتنا ہو کہ مدت اقامت کے لیے کفایت ہو اور ایک
چراگاہ سے دوسرے مین جانے کے سبب سے اقامت نہ جاتی رہیگی مگر جب جائین
ایسی جگہ کہ دونون جگہون کے درمیان مین فاصلہ تین مرحلہ مذکورہ کا ہو تو دو ہی
رکعت پڑھین بشرطیکہ سفر کی نیت کرین اور اگر نیت سفر نہ کرین تو قصر بھی نہ کرین اور
اگر نیت اقامت کرے غیر خیمہ والون کا انکے ساتھ تو درست نہوگی صحیح تر قول مین
حاصل یہ ہے کہ شرطین پوری نماز پڑھنے کی مسافر کے لیے چھ ہین اول نیت اقامت کی

اعتبار تین دن کی مسافت کا ہی اور ہدایہ مین اسی کو صحیح کہا ہی لیکن صاحب بلاغ المبین
کہتے ہین کہ اس باب مین جتنی روایتین آئی ہین اُن سب سے بہتر وہ ہو جس سے
شعبہ نے یحیے بن یزید ہنائی سے روایت کی ہی کہ مین نے انس رضؓ سے نماز قصر کرنے کا
مسئلہ پوچھا تو کہا کہ رسول اللہ صلعم جب تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو دو رکعتین
پڑھتے اور شک شعبہ کی طرف سے ہی یعنی اُسے یاد نہین رہا کہ انس رضؓ نے تین میل فرمائے
یا تین فرسخ اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا اور اگر جلد چلا اور تین دن کی راہ کو قطع
کرکے اُس سے کم مدت مین پہونچ گیا تو بھی نماز قصر کرے اور اگر کسی جگہ کے دو
راستے ہون ایک بقدر تین مرحلہ مذکورہ کے اور دوسرا کم تو نماز قصر کرے اول مین
دوسرے مین قصر نہ کرے اور محدثین فرماتے ہین کہ اگر تردد ہو تو بیس یا اونیس یا
سترہ یا پندرہ یا اٹھارہ دن تک قصر کرے اور زیادہ مین پوری پڑھے اور اگر تردد نہو
تو چار دن تک قصر کرے اور اس سے زیادہ مین تمام کرے بلوغ المرام کی احادیث کا
ملخص منیہ پر لکھا ہی اور مسافر قصر کرتا رہے جبتک کہ داخل ہو موضع اقامت مین اور
جیسے ابتداے قصر کے لیے شہر سے نکلنا شرط ہی ویسے ہی بقاے قصر کے لیے مسافت
بقدر تین مرحلہ کے پوری ہو جانی ضروری ہی مثلاً ایک شخص بارادۂ سفر چار منزل کے
اپنے شہر سے نکلا اور دو منزل جاکے پھرنے کی نیت کی تو اس صورت مین اُسی
وقت سے پوری نماز پڑھے وگر تین منزل جاکے پھرے تو اپنے شہر مین آنے تک
قصر کرے اور قصر کرتا رہے مسافر جبتک کہ نیت اقامت پندرہ دن کی کرے ایک
جگہ مین جو لائق اقامت کے ہو یعنی شہر یا گانون مین یا دار الاسلام کے صحرا مین
اور نیت اقامت پندرہ دن کی حقیقتہً مین ہو یا حکماً دونون معتبر ہین مثلاً اگر حاجی

کہ بے حاجت ضروری کے بھی جانا موجب قربت اور ثواب کا ہی اور وہ مسجد حرام اور
یہ مسجد میری اور مسجد اقصیٰ — اور یہ معنی نہین کہ نہ جاوے طرف کسی مسجد کے سوائے
ان تین کے جیسا کہ بعض علماے شافعی کہتے ہین اسلیے کہ اگر اسکے یہ معنی ہوتے تو
صاحب فتح القدیر وغیرہ حکم نہ کرتے جانے والے مزار پر انوار کو ساتھ نیت کرنے زیارت
مسجد نبوی کے الخ حصہ پنجم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال نہم ہجرت صلعم ف
سفر نکیا جاے مگر مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کی طرف — اور اول و اور تین
رکعتین نماز فرض ہوئی پس وہ بحال خود رہی چوتھے سال سفر مین اور اقامت مین
فرض ہوئی چار رکعتین اور تین بحال خود رہی اور مسلم مین روایت ہی ابن عباس رضہ سے
کہ کہا فرض کی اللہ تعالی نے نماز زبان پر نبی صلعم تمھارے کے گھر مین چار اور سفر مین
دو رکعتین اور ڈر کی حالت مین ایک رکعت — بلاغ المبین فصل سفر مین نماز قصر کرنے کے
بیان مین پس جن ملکون مین دن معتدل ہوتے ہین اُنمین کے سب سے چھوٹے
دنون مین ابتداے صبح صادق مین نماز پڑھنے کے بعد سے زوال شرعی تک پیادہ
یا لدو اُنٹ پر بوجھ لاد کے متوسط چال سے بقدر عادت استراحت کرتے ہوے
جسقدر راہ طی کرے وہ ایک مرحلہ ہی پس جو شخص بقدر ایسے تین مرحلہ کی راہ کے
یا اُس سے زیادہ سفر کے قصد سے چلے اُسکو واجب ہی کہ اپنی جاے اقامت کے
گھرون سے باہر نکل کے چار رکعتون والے فرضون کو دو رکعتین پڑھے فرض ہونے کی
راہ سے اور اگر شہر اور فنا شہر کے درمیان دو سو گز سے کم فاصلہ ہو اور دونون کے
درمیان مین کھیت نہو تو فنا شہر سے تجاوز کر جانا قصر کے لیے شرط ہی و اگر کھیت ہو
تو شرط نہین اور اعتبار نہین فرسخون کا مذہب کے بموجب اسلیے کہ ظاہر الروایہ مین

خواہ پیشتر ملاوے یا بعد اور مناسب ہی نہ سنانا آیہ سجدہ کا اُس سننے والے کو جو سجدہ کے لیے
آمادہ نہو یا سننے والے کا حال معلوم نہو اور جو شخص کام مین مشغول ہو اور آیہ سجدہ کو
نہ سُنے تو اُسپر سجدہ کے واجب ہونے کی تصحیح مین اختلاف ہی صحیح تر یہ کہ واجب نہین کیونکہ
سُننا جو سبب ہی واجب ہونے کا اور ایک قول مین شرط ہی وہ پایا نہین گیا اور اگر سُنا آیہ
سجدہ کو ایک قوم سے یعنی اُنمین کے ہر ایک شخص سے ایک ایک حرف آیہ سجدہ کا
سُنا تو سُننے والا سجدہ نہ کرے اسلیے کہ اُسکا پڑھنے والا ایک ہونا شرط ہی اور اگر کوئی شخص
نعمت پاوے یا اللہ تعالی روزی کرے مال یا اولاد دے یا اُس سے برائی دفع کیجاوے
یا مانند اُسکے تو مستحب ہی کہ سجدہ کرے اللہ تعالی کے لیے شکر کا اسی پر فتوی ہی مستقبل
قبلہ ہوکے اور حمد کرے اُسمین اللہ تعالی کی اور تسبیح کرے اُسمین سجدہ کی پھر تکبیر کہے
پھر سر اُٹھاوے جلیسا سجدہ تلاوت مین اور سجدہ یا وہ مباح چیز جسکے لیے سبب نہو
وہ قربت نہین اور جب تک جہلا اُسکی طرف سنیت کا اعتقاد نہ کرین مکروہ بھی نہین

باب نماز مسافر کے حکم مین

فتح القدیر مین ہی کہ جب کوئی نیت کرے زیارت
قبر شریف حضرت صلعم کی تو چاہیے کہ نیت کرے اُسکے ساتھ زیارت مسجد نبوی کی کیونکہ
وہ ایک مسجد ہی اُن تین مسجدون مین سے کہ حکم ہی طرف اُنکے سفر کرنے کا جیسے کہ حدیث
لاتشد الرحال الخ مین مذکور ہی اور یون ہی عالمگیری اور درمختار مین ہی سو اِس سے
یہ بات ظاہر ہوئی کہ تحقیق مستثنی منہ جو حدیث مذکور مین محذوف ہی وہ جنس بعید ہی
نہ جنس قریب یعنی حدیث مذکورہ کا یون مضمون ہی سو نہ باندھو پالان اُنٹون پر سفر کے لیے
کسی جگہ کی طرف نہ واسطے طلب تقرب اور ثواب کے اور نہ واسطے غیر اسکے کے بے حاجت
ضروری کے مثل جہاد اور طلب علم اور تجارت وغیرہ کے مگر طرف اِن تین مسجدون کے

واجب ہوگا پس قائم مقام ہوگا ایک سجدہ سبب کے تداخل مین اپنے پیشتر کے اور بعد کے
سجدون کے یعنی اگر کسی شخص نے ایک مجلس مین ایک ہی آیہ سجدہ مثلاً پانچ بار پڑھی
اس طرح کہ تین بار پڑھکر سجدۂ تلاوت کر لیا پھر دو بار پڑھی تو وہ ہی ایک سجدہ جو کیا ہی
سب کی طرف سے کافی ہوگیا اور تانا تننا کپڑے کا آتے جاتے مین اور چلا جانا پڑھنے والے کا
درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اور پیرنا اُسکا نہر یا حوض مین بدلنا ہی مجلس
یا آیہ کا پس واجب ہوگا ایک اور سجدہ یا کئی سجدے مثلاً تانا تننے مین ایک ہی آیہ
جاتے مین پڑھی اور وہی واپس آنے کے وقت تو گویا دو مجلسون مین پڑھی اور آیہ کا
بدلنا ہوگا سننے والے کے حق مین مثلاً سُننے والے نے اُسی آیہ کو ایک شاخ پر سُنا اور
اُسی کو دوسری پر تو گویا اُسنے دو آیتون کو سُنا بخلاف کونون مسجد اور گھر اور کشتی
چلنے والی اور فعل قلیل کے جیسے دو لقمون کا کھانا درمیان مین دو بار کی تلاوت کے
اور کھڑا ہو جانا اور سلام کا جواب دینا کہ اُس سے مجلس نہین بدلتی اور اسی طرح
سواری کے چلتے جانور پر اگر نماز پڑھتا ہو تو مجلس دو نہونگی و گر سواری پر نماز
نہ پڑھتا ہو تو سجدہ مکرر ہو جائیگا جیسے مکرر ہوتا ہی سجدہ سننے والے پر اگر سُننے والے کی
مجلس بدل جائے یہان تک کہ اگر مکرر پڑھا آیہ سجدہ کو سواری پر نماز پڑھتے ہوے
اور اُسکا غلام پیادہ چلتا ہی تو سوار پر سجدہ مکرر نہ ہوگا بلکہ غلام پر مکرر ہوگا اور نہین
مکرر ہوتا سجدہ سننے والے پر اُسکے برعکس مین قول مفتی بہ پر مثلاً تلاوت کرنے والا
پڑھتا جاتا ہی اور سننے والا ایک جگہ بیٹھا ہی تو سننے والے پر سجدہ مکرر نہوگا بشرطیکہ آیہ
ایک ہو اور مکروہ تحریمی ہی چھوڑ دینا آیہ سجدہ کا اور پڑھنا باقی سورہ کا اور صرف آیہ سجدہ
پڑھنی اور باقی سورہ نہ پڑھنی مکروہ نہین لیکن مستحب ہی ملانا ایک یا دو آیتون کا اُسکے ساتھ

پھر نماز مین اُسی آیہ کو پڑھا تو دوسرا سجدہ کرے وگرنہ سجدہ کیے نماز پڑھی اور پھر آیہ سجدہ پڑھی
تو نماز مین ایک ہی بار سجدۂ تلاوت کر لینا دونون سجدون کے لیے کفایت ہے اگر مجلس
اور آیہ ایک ہو وگر نماز مین نہ کیا تو دونون سجدے ساقط ہو گئے صحیح تر قول مین اور
یہ گنہگار ہوا اور اگر مکرر پڑھا آیہ سجدہ کو دو مجلسون مین تو سجدہ مکرر کرنا واجب ہوگا اور
ایک مجلس مین مکرر واجب نہ ہوگا بلکہ ایک سجدہ کافی ہے اور سجدۂ تلاوت مکرر ادا کرنا ہر ایک
تین سبب سے واجب ہوتا ہے اوّل اختلاف تلاوت کا دوم اختلاف سُننے کا سوم
اختلاف مجلس کا اور پہلے دو سببون سے غرض بدلنا آیتون کا ہے یعنی اگر ایک ہی
مجلس مین مختلف آیتین سجدہ کی پڑھیگا یا سنیگا تو تعداد آیات کے برابر سجدے
واجب ہونگے اور اختلاف مجلس کی دو قسمین ہین ایک حقیقی کہ ایک مجلس سے دوسری مین
دو قدم سے زیادہ چلکر پہونچے اُسمین یہ شرط ہے کہ دونون مکانون کا ایک حکم نہ ہو مثلاً
چھوٹی مسجد یا گھر کی مختلف جگہ کہ اُنکا حکم ایک ہی مکان کا ہے پس اگر ایک ہی آیہ سجدہ کو
مسجد یا گھر کے کئی کونون مین پڑھیگا تو سجدہ ایک ہی واجب ہوگا اور دوسری قسم
اختلاف مجلس کی حکمی ہے وہ یہ ہے کہ دو دفعہ پڑھنے کے درمیان مین عمل کثیر کیا ہو مثلاً
خرید و فروخت یا عقد نکاح یا کھانا یا تین قدم چلنا وغیرہ تو اس صورت مین بھی سجدہ
مکرر ہو جائیگا وگر عمل قلیل کیا ہو مثلاً آیہ سجدہ پڑھکر ایک گھونٹ پانی پیا یا ایک لقمہ
کھا لیا یا دو قدم چلا پھر اُس آیہ کو پڑھا تو سجدۂ تلاوت ایک ہی کافی ہوگا اور مستحب نہین
دوسرا سجدہ کرنا اُس جگہ جہان ایک کافی ہوا اور بنا سجدہ کی تداخل پر ہے یعنی ایک سجدہ
دوسرے کا تابع ہو جاتا ہے واسطے دور کرنے حرج کے بشرطیکہ آیہ اور مجلس ایک ہو اسی طرح
اگر ایک آیہ کو خود پڑھا اور اسی کو اُسی مجلس مین دوسرے سے سُنا تب بھی ایک ہی سجدہ

ادا ہوتا ہی سجدۂ تلاوت نماز کے سجدہ سے بھی اگر فوراً سجدہ کرلے اگرچہ نیت نہ کی ہو کہ یہ
سجدۂ تلاوت کا ہی اور اگر امام نے آیۂ تلاوت پڑھکے رکوع مین سجدۂ تلاوت کی نیت کی
اور اُسکے مقتدی نے نیت نہ کی تو مقتدی کو امام کی نیت کافی نہو گی پس جبکہ امام
سلام پھیرے تب مقتدی سجدۂ تلاوت کرے اور اعادہ کرے قعدۂ اخیرہ کا اور محمول
کرنا چاہیے اس صورت کو نماز جہری پر اسلیے کہ نماز سری مین مقتدی کو کیونکر معلوم ہوگا
کہ امام نے آیۂ سجدہ پڑھی اور نماز سری مین مقتدی حکم کیے جائین سجدۂ تلاوت کرنے کے
بعد سلام امام کے اور خبردار کرے امام اُنکو بعد سلام کے قبل اسکے کہ وہ کلام کرین
اور مسجد سے باہر نکلین ہان اگر امام نے رکوع مین سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی بلکہ سجدہ مین کی
یا کہین نہ کی تو مقتدی پر کچھ نہین خواہ مقتدی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر امام نے
سجدۂ تلاوت کیا اور مقتدی نے خیال کیا کہ امام نے رکوع کیا تو جو شخص رکوع مین ہو
وہ رکوع کو ترک کرکے سجدۂ تلاوت کرے اور جسنے رکوع کیا اور ایک سجدہ کیا اُسے
وہ سجدۂ تلاوت سے کافی ہوگا اور جسنے رکوع کیا اور دو سجدے کیے اُسکی وہ پوری
ایک رکعت ہوگئی اور زیادتی ایک رکعت کی مفسد نماز ہی اور اگر امام یا مقتدی یا منفرد
یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے آیۂ سجدہ اپنے غیر سے سنی اور وہ غیر امام ہو یا مقتدی
یا منفرد یا وہ شخص جو نماز نہ پڑھتا ہو تو نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرے اور اگر نماز کے
اندر سجدہ کریگا تو اُسکو کافی نہو گا اور اُسکا اعادہ لازم ہوگا نہ اُس نماز کا لیکن
اگر کسی شخص نے نماز پڑھنے کی حالت مین آیۂ سجدہ پڑھی خواہ اپنے ساتھی مقتدی کے
سوائے دوسرے شخص سے سُننے کے پیشتر خواہ بعد سُننے کے پھر اُسکے لیے سجدۂ
نماز کے اندر کیا تو اس سجدہ کا اعادہ نہین اور اگر نماز کے باہر آیۂ سجدہ کو پڑھکر سجدہ کرلیا

کلمہ پڑھنے والے سے یا بچے کے ساتھ پڑھنے والے یا سونے والے سے یا بیہوش سے
یا مجنون سے سُنے تو واجب نہین ہوتا لیکن سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہی اُس شخص پر
جو نابالغ سے آیۂ سجدہ سُنے حالانکہ نابالغ اُسکا اہل نہین اور سجدۂ تلاوت کے ادا کرنے مین
تاخیر کرنی مکروہ تحریمی ہی وگر نماز مین نہو تو مکروہ تنزیہی ہی اور اگر عورت نے آیۂ سجدہ پڑھی
اور سجدہ نہ کیا یہان تک کہ حائض ہوئی تو اُسپر سے سجدہ ساقط ہوجاتا ہی اور اگر آیۂ سجدہ
امام سے سُنی اور جس رکعت مین امام نے آیۂ سجدہ پڑھی ہی اُسمین سجدۂ امام سے پیشتر
اگر اُسکی اقتدا کرے تو اُسکے ساتھ سجدہ کرلے وگر سجدۂ تلاوت کے بعد اقتدا کرے
تو اُسپر سے سجدہ ساقط ہوجائیگا وگر دوسری رکعت مین اقتدا کرے تو نماز سے فارغ
ہونے کے بعد سجدہ کرلے اور اگر پڑھے آیۂ سجدہ کو نماز کے اندر تو سجدۂ تلاوت نماز کے
اندر کرے خارج نماز سے نہ کرے اور اگر نماز کے اندر نہ کریگا تو گنہگار ہوگا پس لازم ہوگی
اُسکو توبہ اور اگر کسی حدث سے نماز ٹوٹ جائے تو بھی سجدہ کرلے لیکن اگر حیض سے
نماز ٹوٹ جائیگی تو عورت پر سے سجدۂ تلاوت ساقط ہوجائیگا اور اگر فاسد ہوئی نماز
بعد سجدۂ تلاوت کرنے کے تو اعادہ سجدۂ تلاوت کا نہ کرے اور اگر کسی شخص نے نماز کے
اندر آیۂ سجدہ پڑھی اور اُسکے لیے رکوع کیا سوائے رکوع نماز کے یا سجدہ کیا سوائے سجدۂ
نماز کے تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائیگا اسی طرح خارج نماز مین رکوع یا سجدہ سے ادا ہوگا
مگر رکوع مین یہ شرط ہی کہ فوراً ہو بلا تاخیر وگر تاخیر کریگا تو پھر سجدۂ تلاوت کے واسطے سجدہ
خاص چاہیے خواہ نماز کے اندر ہو یا نہو اور ادا ہوجاتا ہی سجدۂ تلاوت نماز کے رکوع سے بھی
جبکہ رکوع کرے تین آیتون کے پڑھنے سے پیشتر ظاہر قول کے بموجب اور نیت کرے
کہ یہ رکوع اپنی نماز کے لیے اور سجدۂ تلاوت کے لیے کرتا ہون راجح قول پر اور اسی طرح

نوی ان اسجد سجدۃ التلاوۃ او سجدۃ الشکر للہ تعالی سجدہ کرتا ہون مین
واسطے اللہ تعالی کے سجدہ تلاوت کا یا سجدہ شکر کا اور سجدۂ تلاوت کی مفسد ہر وہ چیز
جو نماز کی مفسد ہے لیکن عورت کا محاذی ہونا مفسد نہین اور اُس سجدہ کے اندر قہقہہ سے
وضو نہین جاتا اور رکن اُسکا سجدہ کرنا ہے یا بدل اُسکا مثلاً رکوع کرنا نماز پڑھنے والے کا
اور اشارہ بیمار کا اور سوار کا اگر حالت سواری مین شہر کے باہر سجدہ واجب ہوا ہو
گو بیچ مین اوتر پڑا ہو اور سجدۂ تلاوت ایک سجدہ ہے درمیان دو تکبیرون مسنون کے اور
اگر امام ہو تو پکار کے کہے یعنی ایک بار اللہ اکبر کہے سجدہ مین جانے کے وقت اور
دوسری بار کہے سر اُٹھانے کے وقت اور درمیان دو قیام مستحب کے یعنی کھڑے ہو کے
سجدہ مین جاتا اور بعد سجدہ کے کھڑا ہو جانا مستحب ہے بدون ہاتھ اُٹھانے کے تکبیر
کہنے کے وقت اور بدون تشہد اور سلام کے اور قیام ثانی کی روایت کو اکیلے
صاحب ظہیریہ نے ذکر کیا ہے اور سجدۂ تلاوت مین تسبیح سجدہ کی کہے صحیح تر قول مین
وگر نفل ہو یا نماز مین نہو تو چاہے تسبیح سجدہ کی یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے
یا اُدعیۂ ماثورہ مین سے جسے چاہے پڑھے اور سجدۂ تلاوت اُس شخص پر واجب ہوتا ہے
جو نماز کے واجب ہونے کا اہل ہو ادا کرنے کے اعتبار سے یعنی اُسی وقت اہل ہو
یا اہل ہو قضا کے اعتبار سے یعنی اُسوقت نہ اہل ہو دوسرے وقت ہو مثلاً جنب اور
متوالا اور سونے والا پس سجدہ واجب نہین کافر اور نابالغ پر اور اُس دیوانہ پر جسکو
ایک دن رات سے زیادہ جنون رہے اور اسی طرح واجب نہین حائض اور نفساء پر
خواہ وہ سب اُسے پڑھین یا سنین اور آدمی کے پڑھنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے
بشرطیکہ تلاوت صحیح کرتا ہو اور اُسکی صحت کی تمیز کرتا ہو پس اگر پرند سے سُنے یا ایک ایک

قضا لازم نہین وگر اس مدت مین اُسکو افاقہ ہوتا ہو اور افاقہ کا وقت معین ہو مثلاً
صبح کے وقت تو قضا پڑھے اور اگر زائل ہوئی عقل نمازی کی ہوئی یا شراب یا کسی دوا سے
تو اُسکو قضا پڑھنا بے عقلی کے وقت کی نمازون کا لازم ہی اگرچہ مدت بیہوشی بہت ہو
اسلیے کہ یہ بیہوشی خود بندہ کے فعل سے ہی مثل سو رہنے کے اور اگر قادر ہو اور دبتا آدمی
نماز پڑھنے پر اشارہ سے بدون عمل کثیر کے اس طرح کہ کوئی چیز سہارے کو بلگئی ہو یا پیرنا
خوب جانتا ہو تو اُسکو ادا پڑھنا لازم ہی وگر بدون عمل کثیر کے نہ پڑھ سکے تو ادا لازم نہین
قضا لازم ہی اور اگر طبیب حاذق مسلمان نے چت لیٹے رہنے کا نمازی کو حکم کیا بسبب
پانی نکالڈالنے کے اُسکی آنکھ سے تو وہ نماز اشارہ سے پڑھے اسلیے کہ جیسے جان کا
بچانا فرض ہی ویسے ہی اعضا کا بچانا فرض ہی **باب سجدۂ تلاوت** سبب سجدۂ
تلاوت کے تین ہین اول تلاوت اگرچہ سماع نہ پایا جاوے مثلاً بہرے آدمی کا پڑھنا
دوم سُننا آیۂ سجدہ کا اگرچہ فارسی مین ہو اور یہ شرط پڑھنے والے اور مقتدی کے سوائے
دوسرے شخص کے لیے ہی وگر اُسکو خبر نہو کہ یہ آیۂ سجدہ ہی تو وہ معذور ہی سوم
مقتدی ہونا اُس شخص کے پیچھے جو آیۂ سجدہ پڑھے کہ اقتدا کرنا بھی شرط ہی سجدہ کے
واجب ہونے کی اگرچہ مقتدی نہ سُنے اور اگرچہ موجود نہو آیۂ سجدہ کو پڑھنے کے وقت
اور اگر مقتدی آیۂ سجدہ کو پڑھے تو سجدہ نہ کرے وہ خود نہ اُسکے ساتھی مقتدی نہ
اُسکا امام لیکن جو شخص نماز نہ پڑھتا ہو یا دوسری نماز پڑھتا ہو اکیلا ہو خواہ امام
وہ سجدہ کرے اور نماز کے شرائط اس سجدہ کے بھی ہین لیکن اُسکے لیے جدا
تحریمہ کرنا اور یہ نیت کہ فلان آیہ کا سجدہ ہی شرط نہین مگر یہ نیت کہ یہ سجدہ
تلاوت کا ہی شرط ہی اور یون نیت کرے سجدۂ تلاوت کی اور سجدۂ شکر کی

کہ کافی ہو اور اگر نمازی کو نماز مین مرض لاحق ہو تو تمام کرے اُن افعال سے جنپر قادر ہو
قول معتمد کے بموجب اور اشارہ نہ کرے اپنی آنکھ اور دل اور ابرو سے اور اگر بیٹھے ہوے
رکوع وسجود سے نماز پڑھنے کی حالت مین قیام پر قادر ہو جائے تو کھڑے ہو کے وہی نماز
تمام کرے وگر اشارہ سے ادا کرنے کی حالت مین رکوع وسجود پر قادر ہو جائے تو سر نو سے
پڑھے بنا نہ کرے مگر اُس صورت مین کہ رکوع اور سجود کے لیے اشارہ کرنے سے پیشتر
تندرست ہو گیا ہو اسی طرح اگر اشارہ کرتا ہو لیٹا ہوا پھر قادر ہو جائے بیٹھنے پر اور نہ قادر ہو
رکوع وسجود پر تو وہ سر نو سے پڑھے قول مختار کے بموجب اور نفل پڑھنے والے کو جائز ہی
سہارا دینا کسی چیز پر مثل عصا یا دیوار کے بدون کراہت کے اگر تھک گیا ہو اور
بدون تھکنے کے سہارا دینا مکروہ تنزیہی ہی اور اگر کشتی زمین پر ٹھہری ہو تو فرض و
واجب وسنت فجر اُسپر درست ہو گی کہ اُسکا حکم مثل زمین کے ہی صحیح تر قول مین وگر
ٹھہری نہو اور نمازی کنارہ پر اُتر سکتا ہی تو نماز مین مذکورہ اُسپر درست نہونگی نیچے
اُتر کے پڑھے کیونکہ اُسوقت مین اُسکا حکم سواری کے جانور کا سا ہی وگر اُترنا ممکن نہو
تو اگرچہ اُسپر بیٹھکے بھی پڑھنا جائز ہی لیکن کھڑے ہو کے پڑھنا افضل ہی اور لازم ہی
قبلہ رخ ہونا تحریمہ کے وقت اور جبکہ کشتی گھوم جایا کرے اور اگر قبلہ رخ ہونا ممکن نہو
تو نماز مین تاخیر کرے جبکہ فوت ہونے کا خوف ہو تو ظاہر ہی کہ شخص عاجز کا قبلہ وہی ہی
جس طرف وہ قادر ہو اور اگر امام ہو ایک قوم کا دو کشتیون بندھی ہوئی مین تو صحیح ہی
وگر پاس پاس نہ بندھی ہون تو صحیح نہین اور اگر کسی کو جنون یا بیہوشی ہوئی اور
ابی یوسف کے نزدیک اسی حالت مین بقدر ایک دن رات کے زمانہ گذر گیا اور امام
محمد کے نزدیک اور صحیح تر یہ کہ چھٹی نماز کا وقت اسی حالت مین گذر گیا تو نماز فائتہ کی

پھر بیٹھ جاوے اگر کھڑا نہ رہ سکے یہی مذہب صحیح ہی اور اگر بے سہارے کھڑا ہونے سے
عاجز ہو تو سہارے سے کھڑا ہو ورنہ اُسکی نماز کافی نہو گی اور اگر سجدہ نہو سکے تو اشارہ
کرے بیٹھکے اور بیٹھ کے اشارہ سے پڑھنا افضل ہی کھڑے ہو کے اشارہ کرنے سے
اور اپنے سجدہ کو زیادہ پست کرے بہ نسبت رکوع کے کہ بدون اسکے سجدہ جائز نہو گا
اور سجدہ کے لیے کوئی چیز اُٹھانا یا لیے رہنا مکروہ تحریمی ہی لیکن اگر وہ زمین پر رکھی ہو تو
مکروہ نہین اور اگر سجدہ کے لیے کوئی چیز اُٹھا کے سر کو لگاے بالکل نہ جھکے جھکے مگر رکوع سے
کم یا اُسکے برابر تو سجدہ جائز نہو گا اور اگر نمازی کو بیٹھنا دشوار ہو تو چت لیٹ کے
اشارہ کرنا افضل ہی قول معتمد کے بموجب اور دونون پانؤن قبلہ کی جانب کرے اور
زانوؤن کو کھڑا کرلے اور سر اپنا تھوڑا سا اُٹھاوے تاکہ اُسکا چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے
یا لیٹے بائین یا داہنی کروٹ پر اور منھ کرے قبلہ کی طرف اور جب ارکان نماز عاجزی کے
باعث سے ساقط ہو جاتے ہین تو شرائط بطریق اولی ساقط ہو جائینگے ہان وقت ساقط
نہین ہوتا اور اعادہ نہ کرے اُن نمازون کا جو ارکان یا شرائط کے ساقط ہو جانے سے
پڑھے اور اگر اشارہ سر سے بھی دشوار ہو جائے اور مرض دن رات سے زیادہ رہا پس
اُسکو ہوش رہا ہو یا نہ نماز حالت مرض کی قضا نہین اور اسی پر فتوی ہی اور اگر ایک دن رات
مرض رہا عقل کے ساتھ تو اُسکی قضا کرے اگر صحت پاوے پس اگر اسقدر زمانہ کی
حالت مرض مین نہ قادر ہوا نماز کا اشارہ سر سے بھی کرنے پر اور مر جاوے تو قضا لازم نہین
حتی کہ وصیت بھی لازم نہین اور اگر مرض دن رات سے کم رہا اور عقل نہ رہی تو قضا لازم نہین
اور جس مریض کو یاد نہ رہتا ہو رکعتون اور سجدون کا شمار بسبب لاحق ہونے اونگھ کے
تو اُسپر ادائے نماز لازم نہین و گر دوسرے شخص کے سکھلانے سے ادا کریگا تو چاہیے

اپنے صحیح پڑھنے کا ہو تو سر نو سے نہ پڑھے لیکن قوم سر نو سے پڑھے و اگر یقین نہو تو
مقتدیون کے کہنے کے بموجب نماز سر نو سے پڑھے اور اگر شک کیا کہ شروع کی تکبیر
کہی ہی یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ حدث ہوا ہی یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ کپڑے پر نجاست
لگی ہی یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ مسح اپنے سر کا کیا ہی یا نہین تو اگر یہ شک اول مرتبہ ہی
تو اول صورت مین نماز سر نو سے پڑھے اور دوسری مین وضو کرے اور تیسری مین
نجاست کو دھو کے پاک کرے اور چوتھی مین مسح کرے اور اگر اول مرتبہ نہو تو اس
شک کا اعتبار نہین اور یہ حکم اثنار وضو یا نماز مین شک ہونے کا ہی اور بعد فراغ کے شک کا
اعتبار نہین **باب نماز بیمار کے احکام مین** جس شخص کو کھڑا ہونا دشوار ہو
بسبب اس عذر کے جس سے نماز بیٹھ کے پڑھنی درست ہو اور وہ یہ ہی کہ نمازی کو
کھڑے ہونے سے ضرر پہونچے اسی پر فتوی ہی یا خوف کرے بیماری کے بڑھ جانے کا
یا دیر کر اچھا ہونے کا یا دوران سر ہو یا قیام سے بہت دور ہو یا خوف ہو کہ اگر نماز
کھڑا ہو کے پڑھیگا تو پیشاب جاری ہو جائیگا یا روزہ رکھنا دشوار ہو جائیگا تو وہ
شخص بیٹھ کے نماز پڑھے اگرچہ تکیہ پر یا کسی آدمی پر سہارا دیکے بیٹھے کیونکہ یہ
بیٹھنا اسپر لازم ہی قول مختار کے بموجب اور اگر بطور قعدہ تشہد کے بیٹھ سکے
تو اسی طرح بیٹھنا بہتر ہی ورنہ جو وضع اسکو سہل معلوم ہو اسی طرح بیٹھے لیکن تشہد
پڑھنے کی حالت مین بطور قعدہ تشہد کے بیٹھے اور نماز پڑھے بیٹھ کے رکوع اور
سجدہ سے یعنی اشارہ سے نہ پڑھے اسلیے کہ جن ارکان کو کامل ادا کر سکتا ہی انکو
ناقص کرنا نہ چاہیے بدون ضرورت کے اور جس شخص کو تھوڑے سے قیام پر قدرت ہو
وہ تحریمہ کھڑے ہو کے کرے اور جسقدر قرأت کھڑا ہو کے پڑھ سکے اسقدر پڑھے

اُسکو تراویح کا گمان کرکے سلام پھیر دیا یا سلام پھیرا اُس حال مین کہ اُسکو یاد ہی کہ مجھپر
ایک رکن باقی ہی اُن سب صورتون مین نماز باطل ہوجاتی ہی اور معتمد کتابون مین اسی
قول پر یقین کیا ہی اور جس نماز مین جماعت کثیر ہو اُسمین سجدۂ سہو کا ترک اولی ہی
تاکہ لوگ تشویش مین نہ پڑجائین اور اسی پر یقین کیا گیا اور بخاری اور مسلم نے روایت کی
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون ملتا ہون تمھارے
بھولتا ہون جیسے تم بھولتے ہو پس جسوقت بھولون مین پس یاد دلاؤ مجھکو اور بلاغ المبین مین
فصل سجدۂ سہو کے بیان مین فقط لیکن سہو و نسیان ہونا انبیا پر اُسمین جو متعلق ساتھ
رسالت اور پہونچانے احکام کے ہی جائز نہین اور اسکے سوائے افعال مین جائز ہی
تکمیل الایمان ذکر مین نبوت مریم و آسیہ وغیرہ کے اور اگر نماز مین شک ہوا کہ کی رکعتین
پڑھین ہین پس اگر اول بار شک ہوا اور اسی قول پر ہین اکثر مشایخ تو نماز قطع کردے
اور بیٹھ کے سلام سے قطع کرنا اولی ہی اور سر نو سے پڑھے و گر اکثر شک ہوجایا کرتا ہو
تو ظن غالب پر عمل کرے و گر غلبہ ظن کا حاصل نہو تو کم کو اختیار کرے اور ہر رکعت مین
قعدہ کرکے تمام کرے اور اگر شک کرنے والا سوچنے کی حالت مین بقدر ادائے رکن کے
مشغول ذکر مین نہ رہا یا ادائے رکن سے باز رہا تو سجدۂ سہو واجب ہی اور اس سے کم
فکر کرنے مین سجدۂ سہو نہین اور خارج نماز مین شک کا اعتبار نہین مگر یہ صورتین مستثنی ہین
اور اگر خبر دی نمازی کو ایک شخص عدل یعنی سچے آدمی نے کہ اُسنے چار رکعتین نہین
پڑھین اور اُسنے شک کیا خبر دینے والے کے سچے اور جھوٹے ہونے مین تو اُس نماز کو
سر نو سے پڑھے احتیاطاً اور اگر نمازی کو اپنے پورے پڑھنے کا یقین ہو تو خبر دینے والے کے
قول پر لحاظ نہ کرے اور اگر اختلاف کیا امام اور مقتدیون نے پس اگر امام کو یقین

اور یہ نماز فاسد نہو گی اور ہم لکھ آئے ہین کہ نمازی عود کرے قعدہ کی طرف جب تک
تیسری رکعت نفل کو سجدہ سے مقید نہ کیا ہو اور اُس نمازی کا سلام پھیر دینا جسپر
سجدۂ سہو ہی اُسکو نماز سے باہر کر دیتا ہی مگر ملتوی طور پر یعنی اگر اب سجدہ کریگا تو
نماز مین پھر عود کر آئیگا و گر سجدہ نہ کریگا تو عود نہ کریگا اور اگر نمازی سجدۂ سہو یا صلبی
یعنی نماز کا بھولا ہوا سجدہ یا سجدۂ تلاوت کو یا دونون کو یا تینون کو بھول گیا تو جب
یاد آئین اور مسجد کے اندر ہو تو اُسپر اُسکا ادا کرنا لازم ہو گا اگرچہ قبلہ سے پھر جائے اور
اگر صحرا مین ہو پس اگر یاد کیا قبل اسکے کہ تجاوز کر جائے صفون سے پیچھے یا داہنے
یا بائین تو عود کرے طرف قضاے اُس چیز کے جو اُسپر ہی اور اگر چلا آگے ملنے پس صحیح تر
موضع اُسکے سجود کا ہی یا سترہ کا اگر ہو پس اس بنا پر اگر کسی شخص نے قعدۂ اخیرہ کے
بعد سلام پھیرا اور اُسپر سجدۂ سہو ہی تو اب کوئی شخص اگر اُسکو نماز مین سمجھکر اقتدا
کریگا تو صحیح ہو گا بشرطیکہ بعد اقتدا کے امام سجدۂ سہو کرے و گرنہ کریگا تو اقتدا درست
نہو گا اور اگر بعد سلام کے سجدۂ سہو سے پیشتر نمازی نے قہقہہ کیا یا مسافر نے
اُسوقت اقامت کی نیت کی تو صحیح یہ ہی کہ نمازی کا وضو باطل نہو گا اور اُسکی نماز
نہ بدلیگی اُسکے بعد سجدۂ سہو کرے یا نہ کرے لیکن اس قہقہہ سے نماز سے بالکل
خارج ہو گیا اور سجدۂ سہو اُسپر سے ساقط ہو گیا اور اگر ظہر کے پڑھنے والے نے شلا
دو رکعتون پر نماز کے پورا ہونے کے وہم سے سلام پھیرا تو نماز باطل نہو گی چار رکعت
پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے بخلاف اُس صورت کے کہ سلام پھیرا اس گمان پر کہ
ظہر کی فرض دو رکعتین ہین اس طرح کہ خیال کر لیا کہ مین مسافر ہون یا یہ کہ نماز جمعہ ہی
یا نو مسلم نے گمان کیا کہ ظہر کی فرض دو ہی رکعتین ہین یا نماز عشا مین مشغول تھا

اور یہی حق ہی اور یہ تفصیل امام و منفرد کے لیے ہی لیکن اگر امام دو رکعتون کے بعد بیٹھ گیا
اور ایک مقتدی بھول کے سیدھا کھڑا ہو گیا تو لازم ہی کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اگرچہ
امام کے ساتھ تیسری رکعت کے نہ ملنے کا خوف ہو اور اگر بھول گیا نمازی قعدۂ اخیرہ کو
اور کھڑا ہو گیا زائد رکعت کے لیے تو عود کرے جب تک کہ رکعت زائد کا سجدہ نہ کر چکا ہو
اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اُس رکعت کا سجدہ کر چکا عمداً ہو یا سہواً تو ہو جائیگا فرض اُسکا
نفل وقت اُٹھانے اُسکی پیشانی کے سجدہ سے اسی پر فتویٰ ہی اور ایک اور رکعت ملالے
اگرچہ نماز عصر اور فجر مین ہو اگرچاہے اور سجدۂ سہو نہ کرے صحیح تر قول کے بموجب اور نماز
مغرب مین نہ ملائے اور اگر نمازی بیٹھا آخر رکعت مین بمقدار التحیات الخ کے پھر کھڑا ہو گیا
تو بیٹھ جائے اور سلام پھیرے گو کھڑا ہوا سلام پھیرنا بھی صحیح ہی اور اگر امام کھڑا ہو گیا
تو صحیح تر یہ کہ یہ مقتدی امام کا انتظار کرین پس اگر وہ بیٹھ جائے تو اُسکی متابعت کرین اور
اگر امام سجدہ کرے رکعت زائد کے لیے تو مقتدی سلام پھیر دین کیونکہ فرض تمام ہو گیا
اور امام مذکور چھٹی رکعت ملادے اگرچہ نماز عصر ہو اور ملادے پانچوین رکعت مغرب مین
اور چوتھی رکعت نماز فجر مین اسی کا فتویٰ ہی تاکہ دو رکعتین نفل ہو جائین اور ملانا
مؤکد زیادہ ہی وگرنہ ملائے بلکہ ایک ہی رکعت پر قطع کردے تو اُسپر قضا لازم نہو گی
اور دونون صورت مین سجدۂ سہو کرے اور یہ دونون رکعتین زائد قائم مقام سنت مؤکدہ
فرضون کے بعد کی نہونگی صحیح تر قول مین اور اگر نمازی اقتدا کرے پیچھے امام کے
ان دونون نفلی رکعتون مین تو وہ بھی چھ رکعت پڑھے اور اگر مقتدی ان دونون رکعتون کو
توڑ دے تو صرف انھین دونون کی قضا کرے اسی پر فتویٰ ہی اگر امام قعدۂ اخیرہ مین بیٹھا ہو
ورنہ چھ رکعت قضا کرے اور اگر ترک کیا قعدۂ اولی کو نفل مین سہو سے تو سجدۂ سہو کرے

سلام کے یا آفتاب سرخ ہوجائے بعد سلام کے نماز قضا مین یا نمازی سے پائی جائے
وہ حرکت جو قطع کردے بنا نماز کو تو سجدۂ سہو ساقط ہوجائیگا اور اگر اُسی روز کی نماز عصر
ادا کرنے مین یہ کیفیت واقع ہو تو سجدۂ سہو ساقط نہوگا اور ایک نماز مین چند سہو
ہونے سے بھی دو سجدے کفایت ہین اور اگر مقتدی کو سہو لاحق ہو تو بدون سہو امام کے
سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کسی نے ایک سجدۂ سہو کے بعد اقتدا کی تو ایک ہی سجدہ کرے اور اگر
دونون سجدون کے بعد اقتدا کی تو ایک سجدہ بھی نہ کرے اور مسبوق سجدہ کرے اپنے
امام کے ساتھ ہر حال مین یعنی خواہ مسبوق کی اقتدا سے پہلے امام کو سہو ہوا ہو یا بعد
اقتدا کے پھر مسبوق سجدۂ سہو کے بعد اپنی باقی نماز پڑھے اور اگر اُس باقی مین
سہو ہوجائے تو دوبارہ سجدہ کرے اور اگر اپنے امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور اپنی نماز کے
آخر مین کرلیا گو اُسکو باقی نماز مین سہو ہوا ہو یا نہین تو کافی ہوگا اور اسی طرح لاحق پر
سجدہ واجب ہے اُسکے امام کے سہو سے مگر وہ سجدہ کرے اپنی نماز کے آخر مین اور اگر
لاحق نے سجدہ کیا اپنے امام کے ساتھ تو دوبارہ سجدہ کرے اور مقیم مسافر کے پیچھے مثل
مسبوق کے ہے یعنی اُسکے ساتھ سجدہ کرے اور اگر بھول گیا نمازی قعدۂ اولیٰ نماز نفل کا
اور کھڑا ہوگیا تو بیٹھ جائے جب تک اُس قیام کا سجدہ نہ کرچکا ہو اور اگر نماز فرض اور واجب کا
قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور اُٹھنے لگا پھر قعدہ کو یاد کیا پس اگر قعدہ سے قریب تر ہے یعنی نیچے کا
آدھا جسم سیدھا کھڑا نہین ہوا یہی ظاہر مذہب اور صحیح تر ہے تو بیٹھ جانا واجب ہے اور اُسپر
سجدۂ سہو نہین یہی صحیح تر ہے اور اگر نیچے کے آدھے جسم سے سیدھا کھڑا ہوگیا ہو تو اب
نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے وگر قعدہ کی طرف عود کریگا تو گو نماز مین فساد نہ آویگا مگر گنہگار ہوگا
اور سجدۂ سہو واجب ہوگا یہی قول مشابہ بحق زیادہ ہے چنانچہ تحقیق کیا ہے اسکو کمال الدین نے

کسی شخص نے سہو سے پہلے رکن نماز پر دوسرے رکن کو مقدم کیا مثلاً قرآن کی قرأت
واجبہ کے قبل رکوع کیا پس عود نہ کرے اور قبل سجود کے قیام کی طرف قرأت کے لیے
عود کرنا بھی جائز ہی یا کسی رکن نماز مین تاخیر کی بقدر ایک رکن کے چپ رہے یا ذکر
مشروع پر کوئی ذکر زیادہ کرے مثلاً دیر کی اُٹھنے مین تیسری رکعت کے لیے بسبب
بڑھا دینے کے التحیات پر اللھم صلی علی محمد لیکن قول مرجح یہ کہ جب تک وعلی آل محمد نہ کہیگا
سجدۂ واجب نہوگا یا کسی رکن نماز کو مکرر کیا مثلاً پیہم دو رکوع کیے یا نماز کے واجب اصلی کو
سہواً تغیر کیا مثلاً امام نے پست آواز سے قرأت کرنے کے مقام مین آواز بلند کی یا بلند
آواز سے قرأت کرنے کے مقام مین آواز پست کی تو اُسپر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہی لیکن
منفرد پر سجدۂ سہو واجب ہونا لائق ہی صرف پست آواز سے قرأت کرنے کے مقام مین
بلند آواز کرنے سے اسی کی تصحیح ہوئی اور صحیح تر معین کرنا جہر و اخفا کا ہی اُسقدر کہ جائز ہو
اُس سے نماز دونون مسئلون جہر و اخفا مین کیونکہ کمتر سے تو بچنا ممکن نہین یا واجب
اصلی کو ترک کیا مثلاً قعدۂ اولیٰ کو یا واجب اصلی کی ادا مین سہواً تاخیر کی مثلاً دیر کے بعد
سلام یاد آیا تو واجب ہوتے ہین نماز ہی پر دو سجدہ سہو کے اپنے داہنی طرف فقط ایک سلام کے
بعد اور یہی صحیح تر ہی اور سجدۂ سہو کرنا قبل سلام کے جائز لیکن مکروہ تنزیہی ہی اور اگر سجدۂ
صلبی یعنی سجدۂ نماز بھولا ہوا قعدۂ اخیرہ کے بعد یاد آیا تو قعدۂ اخیرہ کو بیکار کر دیتا ہی پس وہ
سجدہ ادا کرکے پھر قعدہ کرے اور اسی طرح سجدۂ تلاوت کا ہی قول مختار پر بخلاف سجدۂ سہو کے
کہ وہ قعدۂ اخیرہ کو نہین اُٹھا سکتا اور مختار یہ کہ سجدۂ سہو کے بعد کے قعدہ مین درود پڑھے
اور دعا اور قول غیر مختار یہ کہ دونون قعدون مین پڑھے احتیاطاً اور سجدۂ سہو کرے
جبکہ وقت نماز کی صلاحیت رکھتا ہو پس اگر آفتاب نکل آوے نماز فجر مین بعد

تو درست ہی لیکن بعد موت کے اُسکے دینے کی صحت ثابت ہوگی اور نماز فائتہ کا قضا کرنا اُسی وقت واجب ہی اور بہت سی نمازین فائتہ جنسے ترتیب ساقط ہوجاتی ہی اُنکو اگر زن و فرزند کے لیے کمانے کی وجہ سے یا اور کسی حاجت کے باعث تاخیر کرے تو جائز ہی صحیح تر قول کے بموجب لیکن جب اپنے کام سے جسقدر فرصت ملا کرے اُسی قدر قضا پڑھلیا کرے یہان تک کہ تمام ہوجائے اور نماز سے خارج سجدۂ تلاوت کا اور نذر مطلق اور شہر رمضان کی قضا وسعت دی گئی ہی یعنی ان تینون کو جب چاہے ادا کرے اور نذر معین کو اُسی وقت مین ادا کرنا واجب ہی اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شرعیہ کے نہ جاننے سے معذور رکھا جائیگا وہ حربی کہ مسلمان ہوا دار الحرب مین اور ٹھہرا رہا پس اُس مدت قیام کی قضا نہوگی جیسے نہ قضا کرے مسلمان اُنکو جو زمانۂ ردت مین فوت ہوئی ہون اور حالت اسلام مین قضا ہی اُسکی جو مرتد ہونے کے قبل فوت ہوئی ہو اور لازم ہوگا مسلمان کو دوبارہ پڑھنا اُس فرض کا جسکو ادا کیا اور اُسکے بعد مرتد ہوگیا پھر اُسی فرض کے وقت مین مسلمان ہوا اور اگر ایک لڑکے کو احتلام ہوا نماز عشا پڑھنے کے بعد اور وہ جاگا وقت فجر مین تو اُسکو نماز عشا قضا پڑھنی لازم ہی اور حالت مرض مین تیمم اور اشارہ سے پڑھنا جائز ہی اُن نمازون کا جو فوت ہوئی تھین حالت صحت مین اور پھر حالت تندرستی مین اُنکو دوبارہ نہ پڑھے اور ظاہر نماز قضا کا اعلان کرکے پڑھنا مکروہ تحریمی ہی

باب سجدۂ سہو

اگر

اور
اور دوم یہ کہ مقتضا ہو عدم ساقط دار الحرب کا
اس طور سے کہ نہ ہو درمیان اُسکے اور
دار الاسلام کے کوئی بلدہ باد اسلام کے
تیسرے یہ کہ نہ باقی رہے کوئی مومن اور
ذمی پہلے جو ہو پہلے کوئی مومن اور
امان پہلے یعنی حالت اسلام کے اور
اسکا حکم فروری جانا ہی کہ مقبوضہ
کفار دار الاسلام مین ہے رہے والے مسلمان
اگر مواقی ہون اُسکے قبضہ سے وہ قابض ہین ہند
اور نہ کافر اور نہ کہنا اُنکا کافر اکبر
کیا ہے اور یہ جو بادشاہ کفار کی اطاعت
کرے مثلاً بسبب کسی کام کے ورنا

---

۱۲ منہ

اور فائتہ قدیم ہون یا جدید مذہب معتمد پر اور یہی صحیح تر اور اسی پر فتوی ہی پس جبتک نماز کا وقت نکل جانے کے ساتھ ترتیب ساقط ہوجاتی ہی پس ان چھ نماز فائتہ کو جب تک سب قضا نہ کریگا ترتیب لازم نہو گی اور اگر ترتیب کو ترک کیا یعنی کسی شخص نے کوئی نماز مثلاً نماز فجر نہ پڑھی اُسکے بعد پانچ نمازین یعنی دوسرے دن کی فجر تک پڑھین درمیان حالیکہ نماز فجر فائتہ یاد ہی تو ان نمازون کا وصف یعنی فرض ہونا موقوف رہیگا پس اگر دوسری نماز فجر کے وقت مین بعد نماز یا قبل نماز کے آفتاب نکلنے کے پیشتر نماز فجر فائتہ کو قضا کریگا تو ان پانچون نمازون کا وصف جاتا رہیگا یعنی نفل ہوجائینگی اور اگر آفتاب نکلنے کے بعد قضا کریگا تو صحیح ہوجائینگی اور اگر کوئی شخص مرجائے اور اُسکے ذمہ نمازین فائتہ ہون اور وصیت کرے کفارہ دینے کی تو دیا جائے ہر نماز کے لیے آدھا صاع گیہون یا دوسری چیز ماند فطرہ کے اور وصیت کرنی اُس شخص کو لازم ہوگی جو قادر تھا فائتہ کے ادا پر اور ادا نہ کی اور ایسا ہی حکم ہی ہر وتر کا اور یہ کفارہ میت کے مال کی تہائی سے دیا جائے اور اگر میت نے کچھ مال نہ چھوڑا یا اسقدر نہو کہ سب کفارون کو کافی ہو تو میت کے وارث یہ تدبیر کرین کہ نصف صاع گیہون مثلاً قرض لین اور اُسے فقیر کو حوالہ کرین پھر فقیر وہ گیہون وارث کو ہبہ کرے اور وارث پھر فقیر کو دیدے اسی طرح اتنی بار داد و ستد ہو کہ کفارہ تمام ہوجاوے ف اور اہل ہند تمام عمر کے کفارون کی قیمت کے عوض مین ایک قرآن مجید کہ بے بہا ہی دیتے ہین اور اگر نمازین فائتہ کو میت کے وارثون نے اُسکے حکم سے قضا پڑھا تو اُسپر سے ساقط نہونگی اور اسی طرح روزہ اور ایک فقیر کو نصف صاع سے کم دینا جائز نہین لیکن زیادہ حتی کہ سب دیدینا جائز ہی بخلاف کفارہ قسم اور ظہار اور افطار کے اور مرض موت مین اپنی نماز کا فدیہ دینا صحیح نہو گا اور اگر مرض موت مین اپنے روزہ کا فدیہ دیا ہو

سجدہ کرے والا نماز ٹوٹ جائیگی باب احکام قضا پڑھنے نماز فائتہ کے
فائتہ خواہ فرض کی قضا فرض اور واجب کی واجب اور سنت کی سنت ہو اور ادا ہو یا قضا
فرض فائتہ اور فرض وقتیہ میں اور فرض وتر میں ترتیب لازم ہے یعنی جو پہلے فوت ہوئی ہو
اُسے پہلے پڑھے اور جو پیچھے فوت ہوئی اُسکو پیچھے پڑھے اگر تقدیم و تاخیر یاد نہ ہو تو ایک پر
تحری یعنی فکر کرے جو پہلے ٹھہرے اُسے پہلے پڑھے اگر کچھ نہ ٹھہرے تو جسکو چاہے
پہلے پڑھے لیکن جسکو پہلے پڑھا ہو دوسری نماز کے بعد اُسکو پھر پڑھے تو ان تین نمازوں میں
دو فرض ہونگی رعایت ترتیب کے ساتھ اور ایک نفل لیکن فرض اور نفل فائتہ میں
ترتیب لازم نہیں اور ترتیب تین چیزوں سے ساقط ہو جاتی ہے اول اصل صحت نماز تک
ہونے سے اور وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہونے کے بعد اگر وقت باقی ہو تو ترتیب
عود کریگی اگر وقت باقی نہ ہو تو عود نہ کریگی پس اگر ممکن ہو ادا کرنا نماز ظہر فائتہ کا قبل
متغیر ہونے آفتاب کے گو نماز عصر بالکل یا بعض حالت تغیر میں واقع ہو تو ترتیب ساقط
نہ ہوگی اور اگرچہ ممکن ہو ادا کرنا دونوں نمازوں کا قبل غروب آفتاب کے لیکن ممکن نہ ہو
فارغ ہونا ظہر سے قبل متغیر ہونے آفتاب کے تو ترتیب ساقط ہو جائیگی اُسوقت نماز
عصر پڑھے اور بعد غروب آفتاب کے نماز ظہر ادا کرے دوم ترتیب ساقط ہو جاتی ہے بھول
جانے سے اور بھولنے والے میں لاحق کیا گیا ہے وہ شخص جو ترتیب کے فرض ہونے سے
جاہل ہو اور وطن معتبر بھی جہالت کی قسم ہے تو یہ بھی نسیان میں داخل ہوا اور اگر
بھول کے نماز پڑھ لینے کے بعد نماز فائتہ یاد ہوئی تو ترتیب عود نہ کریگی اور اگر نماز
وقتی کے فارغ ہونے سے پیشتر یاد ہوئی تو عود کریگی سوم وتر کے سوائے چھ فرض وقتی
از انجملہ نسیان کے فوت ہو جانے سے صحیح تر قول کے بموجب اگرچہ متفرق فوت ہوئی ہوں

اُسکے بعد نہ پڑھے صحیح تر قول مین اور اگر تنہا سنت فجر فوت ہوئی تو نہ قضا کرے قبل طلوع
آفتاب کے بالاجماع لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال آفتاب تک قضا کر لینا قریب ہے اتفاق سے
اور جب نمازی بے خوف ہو فوت وقت سے تو نفل پڑھے جسقدر چاہے فرض سے پہلے
اور اگر فوت وقت کا خوف ہو تو نفل پڑھنی حرام ہے اور پڑھے سنتون کو ہر حال مین اگرچہ
جماعت فوت ہو جانے کے بعد فرض تنہا پڑھے اور اگر فرض ظہر کے قبل کی چار رکعت
سنت فوت ہو جائے تو اُسی وقت مین فرض کے بعد کی دو رکعت سنت کے قبل اور
اسی کا فتوی ہے اور چاہے اُسکے بعد پڑھے اور اگر کسی نے رکوع مین اقتدا کی لیکن
رکوع نہ کیا یہان تک کہ امام نے سر اپنا اُٹھا لیا تو مقتدی مذکور نے اُس رکعت کو نہین پایا
پس وہ مسبوق ہوگا یعنی اُس رکعت کو امام کے فارغ ہونے کے بعد پڑھے بخلاف اُس
صورت کے کہ امام کے ساتھ قیام مین شریک ہوا لیکن اُسکے ساتھ رکوع نہ کیا تو مقتدی
مذکور اُس رکعت کے حق مین لاحق ہوگا پس اُس رکوع کو امام کے فارغ ہونے سے پہلے
ادا کرے امام کی متابعت کرے اگرچہ امام سجدون مین ہو گو سجدہ نہ کرنے سے نماز نہ ٹوٹیگی
پھر اگر مقتدی نے رکوع نہ پایا اور امام کی متابعت سجدون مین نہ کی مگر جب امام نے سلام
پھیرا تو اُسنے اُٹھکے ایک رکعت پڑھ لی تو نماز اُسکی پوری ہے اور اگر مقتدی نے رکوع کیا امام سے
پیشتر پھر امام نے اُسکو رکوع مین جا لیا تو مقتدی کا رکوع درست ہوگا لیکن امام کے قبل
رکوع کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر رکوع سے مقتدی کے سر اُٹھانے کے بعد امام نے رکوع کیا
یا مقتدی نے اُسوقت رکوع کیا کہ ہنوز امام قرأت واجب نہ پڑھ چکا تھا تو رکوع مذکور مقتدی کو
کافی نہ ہوگا دوبارہ رکوع کرے اگر نہ کریگا تو نماز باطل ہو جائیگی اور اگر مقتدی نے
دو سجدے کیے اور امام نے ابھی ایک ہی سجدہ کیا ہے تو مقتدی کا دوسرا سجدہ معتبر نہین پھر

اگر سنت پڑھنے کی حالت میں جمعہ کا خطبہ شروع ہوا یا جمعہ یا ظہر کی اقامت کہی گئی تو دو رکعتوں پر
قطع کرے کمال الدین نے اسکو ترجیح دی ہے اور ہدایہ میں بظاہر اسی کو اختیار کیا اور اگر تیسری یا
رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نماز کو جلد تمام کرے حتی کہ جسقدر قرأت وغیرہ واجب ہے اُسی پر
کفایت کرے اور مکروہ تحریمی ہے بسبب ممانعت کے نکلنا اُس شخص کا جسنے نماز نہیں پڑھی
اُس مسجد سے جسمیں اذان ہو گئی ہو مگر نکلنا اُس شخص کو مکروہ نہیں جو دوسری مسجد کا
امام یا مؤذن ہو یا یہ کہ نکلے اپنے محلہ کی مسجد کے لیے اور اُسمیں لوگوں نے نماز نہ پڑھی ہو
یا نکلے اپنے اُستاد کی مسجد کے لیے اپنی نماز پڑھنے کے لیے یا نکلے وعظ سننے کے لیے یا
نکلے کسی حاجت کے لیے اور اُسکا ارادہ ہو کہ پھر آویگا اور جس شخص نے نماز ظہر اور عشا تنہا
ایک مرتبہ پڑھ لی اُسکو نکلنا مکروہ نہیں بلکہ یہ فعل مکروہ ہوا کہ نماز کو تنہا پڑھ لیا اور جماعت کا
انتظار نہ کیا مگر وقت شروع ہونے تکبیر کے نکلنا مکروہ ہے بسبب اُسکی مخالفت کرنے کے
جماعت سے بدون عذر کے بلکہ وہ اقتدا کرے نفل اور ثواب جماعت حاصل کرنے کے لیے
مگر جو شخص فجر اور عصر اور مغرب کی نماز ایک بار پڑھ چکا ہو وہ نکلے ہر حال میں گو اقامت شروع
ہو جاوے اور اگر تشہد کے ملنے پر ظن غالب ہو تو مسجد کے باہر سنت کو ادا کرے ورنہ
نہ ملنے پر ظن غالب ہو تو سنت کو ترک کرے ورنہ مسجد کے باہر مکان نہ ہو تو بھی سنت کو ترک
کرے اسلیے کہ مکروہ کا نہ کرنا سنت کے کرنے پر مقدم ہے یعنی سنتوں کو جماعت کے بیچ میں پڑھنا
مکروہ ہے اور ادائے سنت مسنون پس فعل مکروہ کو نہ کرنا مقدم ہے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ اول
سنتوں کو شروع کرے پھر فرضوں کے لیے تکبیر کہے یا سنت کو شروع کر کے توڑ دے
یہ دونوں قول رد کیے گئے ہیں اور اصل سنت کی قضا نہیں نہ تنہا نہ فرض کے ساتھ لیکن
آفتاب نکلنے کے بعد زوال کے قبل فرض کے ساتھ صرف صبح کی سنت پڑھ لے

اُسکی نماز پڑھنے کی جگہ مین تو اگر منوز رکعت اول کا سجدہ نہین کیا تو حالت قیام مین ایک
سلام سے یہی صحیح تر ہی اپنی نماز کو توڑ کے اقتدا کرے اور مؤذن کی اقامت کی تکبیر سنکے
نماز توڑنی درست نہین بلکہ امام کی تکبیر تحریمہ سنکے توڑے اور اگر نمازی گھر پر نماز پڑھتا ہو
اور جماعت وہان کے سوائے اور جگہ مثلاً مسجد مین شروع کی جائے تو نماز نہ توڑے اور
بے عذر نماز توڑنی حرام ہی اور جماعت حاصل ہونے کے لیے یا اور کسی وجہ سے نماز کامل
کرنے کے لیے توڑنا مستحب ہی اور توڑنا مباح ہی اگر اپنے ہاندمی عورت کی یا خوف کرے
مال کے تلف ہونے کا اور عامہ مشایخ نے اندازہ کیا ہی اُسکا ساتھ ایک درم کے یہی خوب ہی
اور صحیح یہ کہ فرق نہین اپنے اور غیر کے مال مین اور ظاہر یہ کہ غیر مہلک امر مین بھی فریادخواہ کی
مخلصی پر قدرت رکھنے والے کے لیے واجب ہی فریادرسی اور توڑنا نماز کو فرض ہو
اور اگر خوف کرے نماز جنازہ کے نہ ملنے کا تو نفل پڑھنے والا نماز توڑدے نہ فرض پڑھنے والا
بسبب قوی تر ہونے کے اور اگر رکعت اول کا سجدہ کرچکا ہی اور نماز فجر یا مغرب پڑھتا ہی
تب بھی نماز توڑ کے اقتدا کرے اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہی تو ایک رکعت اُسمین اور
ملا کے توڑے اور اقتدا کرے تا دو رکعت نفل ہو جائین اور جماعت بھی ملے کیونکہ نماز ایک
رکعت باطل ہی نہ صحیح مکروہ اور اگر نماز فجر اور مغرب مین دوسری رکعت کا بھی سجدہ کرچکا ہی
تو اب اُسی کو پورا کرے اور اقتدا نہ کرے اور اگر چار رکعت والی نماز سے تیسری رکعت کا
سجدہ کرچکا ہی تو اکیلا تمام کرے پھر نفل کی نیت کرکے اقتدا کرے اور اس اقتدا سے
حاصل کریگا ثواب جماعت کا مگر نماز عصر مین اقتدا نہ کرے وگر تیسری رکعت کا سجدہ
نہ کیا ہو تو توڑ کے اقتدا کرے اور جسنے نماز نفل شروع کی ہو وہ قطع نہ کرے کسی حال مین
یعنی اول رکعت کا سجدہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اور پورا کرے نفل کو دو رکعتین اور اسی طرح

سورۂ اخلاص کو ہر رکعت مین اور بعضون نے یہ اختیار کیا کہ سورۂ فیل سے شروع کرکے
آخر قرآن تک پڑھے پھر اعادہ کرجائے اور یہی بہتر ہی تاکہ نہ فکر ہو اُسکو ساتھ عدد رکعات کے
اور اسی پر قرار پایا ہی عمل ائمہ اکثر مساجد کا ہمارے دیار مین اور پڑھے امام اور قوم ثنا
شروع نماز مین اور قعدۂ اخیرہ مین تشہد پر پڑھاوے درود اور دعا کو مگر یہ کہ قوم
تھک جاوے تو صرف درود پڑھے اور چھوڑ دیوے دعا کو اور احتراز کرے غیر مشروع
باتون سے یعنی قرأت کے جلد پڑھنے اور اعوذ اور بسملہ اور اطمینان کے چھوڑنے
اور رکوع اور سجدہ کی تسبیح اور ترویحون کے بعد توقف کے ترک سے اور مکروہ تنزیہی ہی
تراویح کا پڑھنا بیٹھ کے بے عذر جیسے مکروہ ہی مقتدی کا بیٹھا رہنا اور امام کے
رکوع کے وقت شریک ہونا اور اگر لوگون نے فرض جماعت سے نہ پڑھی ہو تو تراویح کو
جماعت سے نہ پڑھین اسلیے کہ جماعت تراویح تابع ہی جماعت فرض کی پس جس شخص نے
فرض تنہا پڑھی ہو وہ تراویح کو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر فرض کو جماعت کے ساتھ
پڑھا اور تراویح کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھا تو وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہی
لیکن اگر فرض تنہا پڑھی ہو تو وتر کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے اور اگر تراویح کی جماعت
سب سنے نہ کی ہو تو وتر کو بھی جماعت سے نہ پڑھین اسلیے کہ وتر مین جماعت کا
مسنون ہونا تراویح کی جماعت کے بعد سلف سے منقول ہی اور شہر رمضان کے
سوائے اور دنون مین نماز وتر اور نفل کو ایک امام کے پیچھے چار شخص کا پڑھنا
مواظبت کرکے مکروہ ہی پس اگر ایک یا دو مقتدی ہون تو بے کراہت درست ہی مگر نفل مین
اقتدا کرنے سے جماعت کا ثواب نہین ملتا **باب حاصل کرنے جماعت**
فرض کا اگر شروع کیا نمازی نے نماز فرض ادا کو پھر اُسی فرض کی جماعت شروع ہو گئی

محلہ مین تراویح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت کفایہ ہی صحیح تر قول ہین اور جو نمازین جماعت سے مشروع ہین اُنکو مسجد مین پڑھنا افضل ہی اور تراویح بیس رکعتین ہین دس سلامون کے ساتھ اور اگر لوگون کو شک واقع ہوا کہ اٹھارہ رکعتین پڑھی ہین یا بیس تو دو دو رکعتین اکیلے اکیلے پڑھلے صحیح تر قول مین واسطے احتیاط کے پیچ کامل کرے تراویح کے اور واسطے بچنے کے نفل کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے اور اسی طرح اگر لوگون کو دو رکعتین یاد آئین بعد وتر کے تردیک ابن الفضل کے اور کہا ہی صدر شہید نے کہ جایز ہی کہ کہا جاوے یہ کہ وہ پڑھی جاوے جماعت کے ساتھ اور یہی ظاہر تر ہی اور جسقدر زمانہ مین چار رکعتین پڑھی جائین اُسقدر وقفہ ہر ترویحہ یعنی ہر چار رکعت کے بعد مندوب ہی اور اسی طرح درمیان پانچوین ترویحہ اور وتر کے اور پانچوین سلام پر توقف تردیک اکثر مشایخ کے مستحب نہین اور یہی صحیح ہی اور حالت توقف مین چاہین تسبیح و تہلیل ذکر کرین چاہین قرآن پڑھین چاہین خاموش رہین چاہین نفل پڑھین تنہا اور اہل مکہ طواف کرتے ہین اور اہل مدینہ نماز پڑھتے ہین چار چار رکعت اور تراویح مین ایک قرآن ختم کرنا یا سُنا سنت ہی علحدہ اور دو بار فضیلت اور تین بار افضل ہی اور نہ چھوڑا جائے تمام قرآن کا پڑھنا لوگون کی سستی کی جہت سے لیکن اگر لوگ اسطرح کے سُست اور بد دل ہون کہ تمام قرآن کے سننے کی تاب نہ رکھتے ہون تو اُس صورت مین اسقدر پر اقتصار کرنا چاہیے جسقدر لوگون پر آسان زیادہ ہو تاکہ مسجد مین جماعت سے خالی نہ رہین لیکن چھوٹی تین آیتون سے کم یا دو یا ایک آیہ تین چھوٹی آیتون سے کم کرنا مکروہ تحریمی ہی اور مجتبی مین امام اعظم سے منقول ہی کہ اگر کسی نے فرض مین تین آیتین چھوٹی یا ایک آیہ بڑی پڑھی تو مضائقہ نہین بلکہ احسن کیا پس جب فرض مین تین آیتین پڑھنی بہتر ہین تو تراویح مین بطریق اولی احسن ہونگی اور اختیار کیا ہی بعضون نے

۷
سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح لا الٰہ الا اللہ نستغفر اللہ نسئالک الجنۃ ونعوذ بک من النار

قبلہ رخ ہو یا نہ ہو اور ترنے پر قادر ہو یا نہ ہو لیکن نماز نفل جماعت سے پڑھنی درست نہیں مگر
اتحاد مکان ہو تو درست ہے خواہ مقتدی پیچھے بیٹھا ہو خواہ محمل میں امام کے برابر ہو اور فرض و
نفل کی نیت ایک میں جمع کرنے سے فرض ہی ادا ہوگا بسبب قوی ہونے کے بخلاف
اس صورت کے کہ چند نوافل کی نیت کو جمع کرے مثلاً تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو اور نماز چاشت
اور کسوف کی نیت ایک ہی دوگانہ نفل میں کرے تو سب کا ثواب ملیگا اور شہر رمضان کی
شب اول سے آخر تک نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے مرد اور عورت کے حق میں اجماعاً
اور فتح القدیر وغیرہ سے بلاغ المبین کی فصل عدد رکعات تراویح کے بیان میں لکھا ہے کہ
ہمارے مشایخ کے اصول پر مسنون ہونگی آٹھ رکعت بنیں رکعت ہیں سے کہ کیا انکو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر چھوڑ دیا بسبب خوف فرض ہو جانے کے ہمیشہ اور
بارہ رکعتیں مستحب پس ہوئیں بیس رکعتیں کہ تھے لوگ اسی قدر پڑھتے زمانہ عمر بن خطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اور اسی پر عمل ہے لوگوں کا آج مشرق اور مغرب میں اور یہی طحطاوی وغیرہ میں
لکھا ہے اور وقت اسکا نماز عشا کے بعد ہی فجر تک وتر سے پہلے اور وتر کے بعد صحیح تر قول میں
پس اگر نمازی کو کچھ تراویح نہ ملی ہوں اور امام وتر کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ شخص امام کے
ساتھ وتر پڑھ لے پھر وہ تراویح پڑھ لے جو فوت ہو گئی ہو اور جس شخص نے فرض عشا نہ پڑھی ہو
وہ بدون فرض پڑھے جماعت تراویح میں شریک نہ ہو اور مستحب ہے دیر کرنا تراویح کا رات کی
پہلی ایک تہائی تک یا اسکے نصف تک اور مکروہ نہیں تراویح بعد نصف شب کے صحیح تر
قول میں اور تراویح جب فوت ہو جائے تو قضا نہیں اصلاً یعنی نہ جماعت میں نہ تنہا صحیح تر
قول میں پس اگر تراویح کو قضا پڑھیگا تو نوافل مستحب ہو جائینگی اور تراویح نہ ہونگی جیسے
مغرب اور عشا کی سنتیں فوت ہو جانے سے قضا نہیں کی جاتیں اور اہل محلہ کو اپنے اپنے

کہ نماز نفل کے تشہد مین اُسی طرح بیٹھے جیسے نماز فرض کے جلسہ تشہد مین بیٹھتے ہین اور
نفل پڑھنی درست ہی مقیم کو حالت سواری مین اشارہ سے شہر کے باہر یعنی ایسی جگہ کہ
وہان مسافر کو قصر کرنا پڑے پس اگر وہ کسی چیز یا زین پر سجدہ کریگا تو یہ سجدہ بھی اشارہ مین
تصور کیا جائیگا اور سواری پر نماز پڑھنے مین استقبال قبلہ شرط نہین بنیت کے وقت
نہ درمیان مین اور اگرچہ اُسکے زین پر نجاست زیادہ ہو یعنی تب بھی نفل درست ہوگی اکثر کے
نزدیک یہی ظاہر مذہب اور صحیح تر ہی اور اگر جانور یا رکاب پر نجاست ہو تب بھی یہی حکم ہی
بسبب ضرورت کے اور مقیم کی قید سے معلوم ہوا کہ مسافر کو بطریق اولی سواری پر
نماز نفل درست ہی اور سواری کے جانور کو عمل قلیل سے ہانکنا مفسد نماز نہین اور اگر
شروع کیا نفل کو حالت سواری مین پھر اوتر پڑا تو اُسی پہلی نماز کو پوری کرے جتنی باقی ہو
وگر شروع کی ہو زمین پر پھر سوار ہو گیا تو بنا نہ کرے سر نو سے پڑھے اور اگر نماز نفل کو شہر کے
باہر شروع کیا پھر شہر مین داخل ہوا تو اوتر کے قبلہ رخ کھڑا ہو کے یا بیٹھ کے تمام کرے اور اگر نماز
پڑھے اونٹ پر محمل کے ایک طرف مین حالانکہ وہ خود اوتر سکتا ہی تو اُسکی نماز درست نہ ہوگی جبکہ
اونٹ ٹھہرا ہوا ہو وگر پائے محمل کے زمین پر ہون اس طرح کہ محمل کے نیچے لکڑی گاڑ دی ہو جس سے
محمل زمین پر ٹھہر جائے اونٹ کی پشت پر نہ رہے تو درست ہوگی اور اگر گاڑی کا جُوا جانور پر ہو
پس گاڑی چلتی ہو یا نہ وہ نماز سواری ہی پر ہی جائز ہوگی اگر عذر ہو ورنہ جائز نہ ہوگی اور اگر
جُوا جانور پر نہ ہو تو نماز اُسمین جائز ہوگی اگر وہ کھڑی ہو کیونکہ وہ مثل تخت کے ہی اور یہ سب
یعنی نہ قادر ہونا اوترنے پر اور محمل کے نیچے پایہ کا رکھنا یا گاڑی کا جُوا بیلون پر نہ ہونا فرض و
واجب و سنت فجر کے لیے ہی بشرط کھڑا کرنے سواری کے قبلہ کی جانب اگر ممکن ہو ورنہ
جسقدر جو ہو سکے اور نماز نفل تو درست ہی محمل پر اور گاڑی پر مطلقاً خواہ کھڑی ہو یا چلتی ہو

توڑ دیا تو چار رکعتین قضا کرے اجماعاً اور اگر قعدۂ اولی کیا اور تیسری رکعت کے لیے نہ اٹھا
تو صرف دو رکعتین قضا کرے اور اگر تیسری رکعت کے لیے اٹھا اور اسکو سجدہ سے مقید کر
یا بغیر مقید کیے توڑ دیا تو دو رکعتین قضا کرے اور حکم مقتدی کا مثل امام کے ہی یعنی
اگر امام چار رکعت والی نفل پڑھتا ہی اور کسی نے اسکی اقتدا کی تو جن صورتون مین امام کو
چار رکعت کی قضا لازم آویگی مقتدی کو بھی چار رکعت قضا لازم ہوگی گو اسنے تشہد مین
اقتدا کی ہو اور نہین قضا ہی اگر نیت کی چار رکعتون کی اور بیٹھا مقدار تشہد کے پھر توڑ دیا
نماز کو اسلیے کہ اسنے شروع نہین کیا دوسرے دوگانہ کو اور پہلا تمام ہو چکا اور قضا نہین
اگر شروع کیا فرض اس گمان سے کہ فرض مذکور اسکے ذمہ ہی پھر یاد آیا اسکا ادا کرنا تو یہ فرض
نفل ہو جائیگا بدون قضا لازم آنے کے توڑ دینے کی صورت مین اور اگر نماز پڑھی ہزار رکعتین
اور نہ بیٹھا مگر سب سے آخر مین تو صحیح ہوگی اور سجدۂ سہو کرے بسبب ترک کرنے بیچ کے قعدون
واجب کے اور کسی دوگانہ کے شروع مین دعاے استفتاح اور اعوذ نہ پڑھے کیونکہ یہ دونون
ابتداے نماز مین پڑھے جاتے ہین اور باوجود قدرت کے قیام پر سواے سنت فجر کے بے عذر
نماز نفل بیٹھ کے شروع اور ختم کرنی جائز ہی اور کھڑے ہو کے شروع اور بیٹھ کے تمام کرنی بھی
بدون کراہت کے صحیح تر قول مین جائز ہی اور اسکے بالعکس بھی بے کراہت جائز لیکن
بے عذر بیٹھ کے نفل پڑھنے مین نصف ثواب ہوتا ہی اور بعد نماز فرض کے ایسی نماز نہ پڑھے
کہ مثل ہو نماز سابق کے قرات یا جماعت مین اور اگر ایک بار نماز پڑھی پھر وسوسہ کے
باعث سے شبہہ ہو گیا کہ یہ نماز فاسد ہوئی تو اس نماز کا اعادہ کرنا مکروہ ہی ہان اگر خلل
نماز کا ثابت ہو مثلاً کوئی واجب چھوٹ گیا ہو تو اعادہ واجب ہی اور ہر طرح پر بیٹھ کے
نماز نفل پڑھنی جائز ہی اور مختار یہ کہ مثل جلسۂ تشہد کے بیٹھے مگر اسمین خلاف نہین

کہ نماز نفل کے تشہد مین اُسی طرح بیٹھے جیسے نماز فرض کے جلسۂ تشہد مین بیٹھتے ہین اور
نفل پڑھنی درست ہی مقیم کو حالت سواری مین اشارہ سے شہر کے باہر یعنی ایسی جگہ کہ
وہان مسافر کو قصر کرنا پڑے پس اگر وہ کسی چیز یا زین پر سجدہ کریگا تو یہ سجدہ بھی اشارہ مین
تصور کیا جائیگا اور سواری پر نماز پڑھنے مین استقبال قبلہ شرط نہین بنہ نیت کے وقت
نہ درمیان مین اور اگرچہ اُسکے زین پر نجاست زیادہ ہو یعنی تب بھی نفل درست ہوگی اکثر کے
نزدیک یہی ظاہر مذہب اور صحیح تر ہی اور اگر جانور یا رکاب پر نجاست ہو تب بھی یہی حکم ہی
بسبب ضرورت کے اور مقیم کی قید سے معلوم ہوا کہ مسافر کو بطریق اولی سواری پر
نماز نفل درست ہی اور سواری کے جانور کو عمل قلیل سے ہانکنا مفسد نماز نہین اور اگر
شروع کیا نفل کو حالت سواری مین پھر اوتر پڑا تو اُسی پہلی نماز کو پوری کرے جتنی باقی ہو
اگر شروع کی ہو زمین پر پھر سوار ہو گیا تو بنا نہ کرے سر نو سے پڑھے اور اگر نماز نفل کو شہر کے
باہر شروع کیا پھر شہر مین داخل ہوا تو اوتر کے قبلہ رخ کھڑا ہو کے یا بیٹھ کے تمام کرے اور اگر نماز
پڑھے اونٹ پر محمل کے ایک طرف مین حالانکہ وہ خود اوتر سکتا ہی تو اُسکی نماز درست نہ ہوگی جبکہ
اونٹ ٹھہرا ہوا ہو اور گر پائے محمل کے زمین پر ہون اس طرح کہ محمل کے نیچے لکڑی گاڑ دی ہو جس سے
محمل زمین پر ٹھہر جائے اونٹ کی پشت پر نہ رہے تو درست ہوگی اور اگر گاڑی کا جوا جانور پر ہو
پس گاڑی چلتی ہو یا نہ وہ نماز سواری ہی پر ہی جائز ہوگی اگر عذر ہو ورنہ جائز نہ ہوگی اور اگر
جوا جانور پر نہ ہو تو نماز اُسمین جائز ہوگی اگر وہ کھڑی ہو کیونکہ وہ مثل تخت کے ہی اور یہ سب
یعنی نہ قادر ہونا اوترنے پر اور محمل کے نیچے پایہ کا رکھنا یا گاڑی کا جوا بیلون پر نہ ہونا فرض و
واجب و سنت فجر کے لیے ہی بشرط کھڑا کرنے سواری کے قبلہ کی جانب اگر ممکن ہو ورنہ
جسقدر جو ہو سکے اور نماز نفل تو درست ہی محمل پر اور گاڑی پر مطلقاً خواہ کھڑی ہو یا چلتی ہو

توڑدیا تو چار رکعتین قضا کرے اجماعاً اور اگر قعدۂ اولی کیا اور تیسری رکعت کے لیے نہ اٹھا
تو صرف دو رکعتین قضا کرے اور اگر تیسری رکعت کے لیے اٹھا اور اُسکو سجدہ سے مقید کر کے
یا بغیر مقید کیے توڑدیا تو دو رکعتین قضا کرے اور حکم مقتدی کا مثل امام کے ہی یعنی
اگر امام چار رکعت والی نفل پڑھتا ہی اور کسی نے اُسکی اقتدا کی تو جن صورتون مین امام کو
چار رکعت کی قضا لازم آویگی مقتدی کو بھی چار رکعت قضا لازم ہوگی گو اُسنے تشہد مین
اقتدا کی ہو اور نہین قضا ہی اگر نیت کی چار رکعتون کی اور بیٹھا مقدار تشہد کے پھر توڑدیا
نماز کو اسلیے کہ اُسنے شروع نہین کیا دوسرے دوگانہ کو اور پہلا تمام ہوچکا اور قضا نہین
اگر شروع کیا فرض اس گمان سے کہ فرض مذکور اُسکے ذمہ ہی پھر یاد آیا اُسکا ادا کرنا تو یہ فرض
نفل ہوجائیگا بدون قضا لازم آنے کے توڑدینے کی صورت مین اور اگر نماز پڑھی ہزار رکعتین
اور نہ بیٹھا مگر سب سے آخر مین تو صحیح ہوگی اور سجدہ سہو کرے بسبب ترک کرنے بیچ کے قعدون
واجب کے اور کسی دوگانہ کے شروع مین دعاے استفتاح اور اعوذ نہ پڑھے کیونکہ یہ دونون
ابتداے نماز مین پڑھے جاتے ہین اور باوجود قدرت کے قیام پر سواے سنت فجر کے بے عذر
نماز نفل بیٹھ کے شروع اور ختم کرنی جائز ہی اور کھڑے ہوکے شروع اور بیٹھ کے تمام کرنی بھی
بدون کراہت کے صحیح تر قول مین جائز ہی اور اُسکے بالعکس بھی بے کراہت جائز لیکن
بے عذر بیٹھ کے نفل پڑھنے مین نصف ثواب ہوتا ہی اور بعد نماز فرض کے ایسی نماز نہ پڑھے
کہ مثل ہو نماز سابق کے قرات یا جماعت مین اور اگر ایک بار نماز پڑھی پھر وسوسہ کے
باعث سے شبہہ ہوگیا کہ یہ نماز فاسد ہوئی تو اُس نماز کا اعادہ کرنا مکروہ ہی ہان اگر خلل
نماز کا ثابت ہو مثلاً کوئی واجب چھوٹ گیا ہو تو اعادہ واجب ہی اور ہر طرح پر بیٹھ کے
نماز نفل پڑھنی جائز ہی اور مختار یہ کہ مثل جلسۂ تشہد کے بیٹھے مگر اسمین خلاف نہین

اسلیے کہ شروع نماز کا صحیح نہین اور اُمی کے پیچھے اقتدا مین قضا واجب ہونی مناسب ہے اسلیے
کہ اُسمین شروع صحیح ہوتا ہے اور قرأت کا وقت آنے پر نماز فاسد ہوتی ہے اور نفل شروع سے
لازم ہوجاتی ہے اگرچہ اُسے شروع کیا ہو غروب یا طلوع آفتاب کے وقت یا عین دوپہر کے
وقت اور نماز نفل کو توڑنا حرام ہے مگر کسی عذر کی جہت سے حرام نہین جیسے اوقات
مکروہہ مین شروع کرنا کہ اس صورت مین فاسد کرنا اچھا ہے اور واجب ہے قضا اُس نفل کی
اگرچہ فساد نمازی کے اختیار سے نہ ہوا ہو جیسے تیمم والا کہ نماز مین پانی کو دیکھے اور نمازی
عورت یا روزہ رکھنے والی حیض سے ہوجائے کہ فساد عمل مین انکا اختیار نہین مگر قضا
نماز و روزہ کی لازم ہے اسی طرح اگر عذر کے باعث خود فاسد کریگا تو بھی قضا واجب ہوگی
اور جاننا چاہیے کہ بندہ پر جو چیز اُسکے لازم پکڑنے سے واجب کیجاتی ہے وہ دو قسم ہے ایک وہ
کہ قول سے واجب ہو وہ تو نذر ہے اور ایک وہ جو فعل سے واجب ہو وہ شروع کرنا ہے
نفلون مین پس اگر چار رکعتون غیر مؤکدہ نماز کی نیت کرے اور توڑدے نماز کو اول دوگانہ کے
درمیان مین تو دوگانہ قضا کرنی لازم و گر قعدۂ اول مین مقدار تشہد کے بیٹھ لینے کے بعد
تیسری رکعت شروع کرکے قعدہ تمام ہونے کے قبل توڑدے تو دوگانۂ اخیرہ قضا کرنا لازم
اور بسبب ترک کرنے سلام کے کہ واجب ہے پہلے دوگانہ کا اعادہ واجب ہوتا ہے اور دو رکعتین
قضا کرے اگر قرأت ترک کرے نفل کے دونون دوگانون مین یا صرف اول کے دوگانہ مین
یا دوسرے دوگانہ مین یا دوسرے کی ایک رکعت مین یا پہلے کی ایک رکعت مین یا پہلے دوگانہ مین
اور دوسرے کی ایک رکعت مین فقط اور چار رکعتین قضا کرے اگر ترک کرے قرأت کو
ہر دوگانہ کی ایک ایک رکعت مین یا دوسرے دوگانہ مین مع ایک رکعت اول کے اور اگر
دوگانۂ اول کی دونون رکعتون مین قرأت نہ پڑھی اور پہلا قعدہ بھی نہ کیا اور دوسرے دوگانہ کو

اُسکو قصداً صحیح شروع کرنا سبب ہوا اُسکے تمام کرنے کا اور توڑ دینے سے قضا کرنے کا پس نکل گیا
وضو اور عبادتِ مریض اور مثل اُسکے وہ چیزین جو واجب نہین ہوتین نذر کرنے سے بسبب
بذات خود عبادت ہونے کے اور نکل گئین وہ چیزین جنکی ابتدا کا صحیح ہونا موقوف نہین اُنکے مابعد پر
مثل صدقہ اور قرأت اور اعتکاف کے اور داخل ہوا اُسمین نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ اور طواف
اور عشرۂ شہر رمضان کا اعتکاف پس تمام کرنا لازم ہوتا ہے اُس نماز نفل کا جسکو شروع کیا ہو تکبیر
تحریمہ سے یا ایک دوگانہ پورا کرکے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونے سے صحیح طور پر قصداً
اور صحیح شروع سے وہ صورت نکل گئی جسمین شروع فاسد ہو جیسے اُمّی اور عورت کے پیچھے شروع کرنا
اور قصداً اُسے وہ صورت نکل گئی کہ شروع گمان سے کیا ہو مثلاً اس گمان سے کہ میرے
ذمہ قرض ظہر ہے نیت فرض کی کی پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا ہون تو یہ نماز نفل ہو جائیگی جو قصداً شروع
نہین ہوئی حاصل یہ کہ شروع صحیح قصداً کے بعد اگر نماز فاسد ہو جائیگی تو اُسکی قضا لازم ہوگی
لیکن قضا لازم نہوگی اگر کسی شخص نے اس خیال سے کہ مثلاً فرض ظہر پڑھ چکا ہون امام کی
اقتدا نفل کی نیت سے کی پھر یاد آیا کہ ظہر مین نے نہین پڑھا اور نفل کو توڑ کے فرض ظہر کی نیت سے
اقتدا کر لیا تو اس نفل کی قضا لازم نہ ہوگی اسی طرح اگر بدون فرض کے یاد آئے نفل کو توڑ کے
دوسرے نفل سے اقتدا کریگا تب بھی قضا لازم نہ ہوگی اور قضا لازم نہ ہوگی اگر کسی شخص نے
مثلاً فرض عشا پڑھنی چاہی اس گمان سے کہ مین نے نہین پڑھی اور اُسکے پیچھے ایک اور
شخص نے اقتدا نفل کے نیت سے کی پھر امام کو یاد آیا کہ عشا اُسکے ذمے نہین ہے اور
نماز کو توڑ دیا تو نہ اُسپر قضا ہے نہ اُسکے مقتدی پر اگر مقتدی نے نماز نفل کو بفور امام کے
ترک کرنے کے فاسد کر دیا ہو اگر مقتدی نے نماز کا پڑھے جانا پسند کیا پھر کچھ دیر کے بعد
اُسکو توڑ دیا تو قضا لازم ہوگی اور قضا لازم نہ ہوگی عورت یا بے وضو کی اقتدا کرنے مین

فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
شَرٌّ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ
عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ اور لفظ هٰذَا الاَمر
اور لفظ اللہ پڑھکے ہر ایک دونون کے بعد اپنے کام کو یاد کرے اور دعاے استخارہ کے اول و
آخر مین حمد و صلوۃ کا پڑھنا مستحب ہی اور سات بار استخارہ کرے پھر جو بات اُسکے دل مین
آوے اُسی پر کاربند ہونے مین خیر ہی لیکن مقرری کمانے اور پینے وغیرہ مین اور واجب
اور مستحب کے کرنے اور حرام اور مکروہ کے ترک مین استخارہ نہ کرے اور صلوۃ التسبیح چار رکعت
مستحب ہی اس صفت سے کہ تحریمہ اور ثنا کے بعد پندرہ بار اور اعوذ و بسم اللہ و فاتحہ و سورہ کے
بعد پھر رکوع مین تسابیح کے بعد پھر قومہ اور جلسہ مین پھر ہر ایک دونون سجدون مین تسابیح کے
بعد دس دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور
قعدون مین تشہد کے قبل یہی تسبیحات دس دس بار کہے اور سجدہ سہو مین نہ کہے کہ ہر ایک
رکعت مین ہمگی پچھتر بار ہوگا اور سورۃ الفاتحہ کے بعد اول رکعت مین سورۃ التکاثر اور دوسری
رکعت مین سورۃ العصر اور تیسری مین سورۃ الکافرون اور چوتھی مین سورۃ الاخلاص پڑھے
اور اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہین سوے اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے لیکن
فتاوی عالمگیری مین مضمرات سے نقل کیا کہ دوپہر کے بعد نماز ظہر کے قبل پڑھے اور فرض
عملی ہی قرأت فرض کی پہلی یا پچھلی دو رکعت مین یا ایک پہلی اور ایک پچھلی رکعت مین اور تعین کرنا
پہلی دو رکعتون کا واجب ہی بموجب مذہب مشہور کے اور فرض عملی ہی قرأت نماز نفل کی ہر
رکعت مین غیر مقتدی کے حق مین اور وتر کی ہر رکعت مین احتیاطاً اور وہ نفل جو بذات خود
عبادت ہو اور نذر کرنے سے لازم ہو جائے اور اُسکی ابتدا کا صحیح ہونا موقوف ہو اُسکے ابتدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسپر مواظبت کی بعد نسوخ ہونے فرضیت کے اور کمتر تعداد
تہجد کی دو اور اوسط چار اور اکثر آٹھ رکعتیں ہیں اور اُسکے سوائے معتبرات میں اکثر بارہ رکعتیں
مذکور ہیں اور یہی مشہور ہے اور احوال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کا مختلف تھا
کبھی کم کبھی زیادہ بخاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کا پہلا دوگانہ ہلکا پڑھتے
بہ نسبت دوسرے کے اسی طرح آخر تک صاحب بلاغ المبین نے چند احادیث مختلف میں سے
مسلم کی خصوص شب میں حضرت صلعم کی خوب جاننے والی بی عائشہ رض کی صحیح ترین
حدیث سے یہی بات خوب منقح کر کے لکھا ہے پس کہتا ہے مولف عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ
کہ اکثر مشایخ رحمہم اللہ تعالی علیہم کا فعل اور قول یہ ہے کہ اسکی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے
بعد سورۂ اخلاص ایک بار اور دوسری میں دو بار علی ہذا القیاس ایک ایک بار بڑھانے سے
حدیث ممدوح پر عمل ہوتا ہے اور ابو داؤد میں ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
صلوٰۃ اللیل میں مختلف کبھی بلند اور کبھی پست بلاغ المبین میں تہجد کی نماز پڑھنے کے
بیان میں سے یہ دونوں تینوں مسائل میں نے ملخص کر کے لکھے اور جس کام کی بھلائی
برائی یقیناً معلوم نہ ہو اور اُسکے کرنے اور نہ کرنے میں تردد ہو اور وہ کام امور دینی یا دنیاوی
مباح میں سے ہو مثل سفر حج اور تجارت وغیرہ کے تب تعیین وقت یا راہ کے لیے اور امور
دنیاوی میں نفس فعل پر استخارہ مسنون یعنی دو رکعت نماز استخارہ پڑھنی مستحب ہے اور
اُسمیں سورۂ کافرون و اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ورد استخارہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ
بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ
تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ

تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر چار بار کہے اور اولی ہی کہ
جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کر لیا کرے کہ اعتکاف کیا مین نے جب تک کہ مسجد مین
ہون اور مدینہ طیبہ مین پہلے تحیت مسجد پڑھے پھر زیارت کرے اور مسجد حرام مین پہلے
طواف کرے اگر طواف کے قصد سے داخل ہوا ہو ورنہ پہلے تحیت مسجد پڑھے اور وضو کے
بعد اعضا کی تری خشک ہونے کے قبل دو رکعت پڑھنی مستحب ہی اور اسی طرح غسل کے
بعد اور دونون مین سورۃ الکافرون اور اخلاص پڑھنی مستحب ہی اور ایک نیزہ آفتاب بلند
ہونے کے بعد اور افضل یہ کہ پہر دن آنے کے بعد زوال تک صلوٰۃ الضحی کہ اُسے اشراق
اور چاشت بھی کہتے ہین مندوب ہی اُسکا درجہ ادنے دو رکعت لیکن کامل چار رکعت ہی
اور افضل آٹھ رکعت اور اُسمین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ والشمس اور سورۂ والضحی پڑھے
اور سفر مین جانے کے وقت اور سفر سے آنے کے وقت دو دو رکعت مندوب ہی اور نماز عشا کے
بعد نفل صلوٰۃ اللیل یعنی تہجد ہی اور نماز تہجد کا وقت نماز عشا کے بعد ہی صبح تک کیونکہ
یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ (اے جھرمٹ مارنے
والے کھڑا رہ رات کو مگر کسی رات آدھی رات یا اُس سے کم کر تھوڑا سا یا زیادہ کر اُسپر
اور زیادتی کی حد نہ ہونے سے امام مالک نے بعد نماز مغرب سے وقت معلوم کیا اور شامی
وغیرہ حنفیہ نے قرآن کی تفسیر حدیث طبرانی مین (وما کان بعد صلوٰۃ العشاء فہو من اللیل)
پائی یعنی جو نفل پڑھی جائے بعد نماز عشا کے پس وہ صلوٰۃ اللیل یعنی نماز تہجد سے ہی پس انکو
اُسکے بعد سے وقت دریافت ہوا اور اُسکے قبل سونا شرط نہین لیکن رات کو چھ
حصہ پر تقسیم کر کے پہلے تین حصہ سونا پھر چوتھے اور پانچوین حصہ مین جاگنا پھر چھٹے
حصہ مین سونا افضل ہی اور ہمارے حق مین صلوٰۃ اللیل سنت ہی کیونکہ رسول اللہ

اگر عذر نہ ہو اور اگر مشغول ہو بیچنے یا خریدنے یا کھانے مین تو سنتون کو پھر سے پڑھے
اور اگر مشغول ہوا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ کھانے یا پینے مین تو سنتین باطل نہ ہونگی اور اگر
کھانا حاضر ہو اور سنت مین مشغول ہونے سے تھوڑا بھی بے مزہ ہو جانے کا خوف ہو تو تناول
کر کے اُسے پڑھے و گر فوت وقت کا خوف ہو تو اُسے پڑھ کے کھائے اور اگر سنتون کو مؤخر کیا
آخر وقت تک تو صحیح تر یہی ہے کہ وہ سنتین ہونگی اور سنت فجر مین تین امر مخصوص ہین ایک سورۂ
فاتحہ کے بعد رکعت اول مین سورۂ کافرون اور رکعت آخر مین سورۂ اخلاص پڑھنی دوم اسے
اول وقت مین پڑھنا سوم اپنے گھر مین یا مسجد کے دروازہ پر پڑھنا اور اگر سنتون کی نذر کر کے
ادا کریگا تو وہ سنت ہی رہینگی گو بسبب نذر کے واجب ہونے کا وصف زائد ہو جائیگا لیکن
راجح یہ کہ سنتون کی نذر نکرے اور نفل کو نذر کر کے پڑھ لینا جائز ہے اور سنت مغرب مین
بعد سورۂ فاتحہ کے ان دونون رکعتون مین اکثر سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھنی
سنت ہے اور کبھی آپنے اسمین قرأت طویل بھی کی ہے اور خشوع اور اخلاص اگر مسجد مین
زیادہ ہوتا ہو تو وہین ورنہ گھر مین نوافل پڑھنی افضل ہے یہی قول صحیح تر ہے لیکن نماز تراویح
اور کسوف اور تحیت المسجد اور سنت احرام اور نفل طواف کعبہ اور نفل اعتکاف اور نفل
قدوم مسافر کو اور گھر آنے تک جس سنت موکدہ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو اسکو اور
سنت جمعہ کو مسجد مین پڑھنا افضل ہے اور جب غیر وقت مکروہ مین مسجد مین داخل ہو تو چار
رکعت نماز تحیت رب مسجد پڑھنی مستحب ہے لیکن افضل یہ ہے کہ قبل بیٹھنے کے پڑھے اور
دو رکعت بھی جائز ہے اور کافی ہے آدمی کو ہر روز کے لیے ایک بار تحیت المسجد پڑھنی یعنی اگر
کسی عذر سے مسجد مین چند بار جائے تو تحیت المسجد ایک بار اول مرتبہ یا اور کسی مرتبہ
پڑھے اور ساقط نہین ہوتی تحیت المسجد بیٹھنے سے ہمارے نزدیک و گر کسی وجہ سے نہ پڑھ سکے

۱۷ جیسا کہ شرح مشکوٰۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی کی اور مظاہر مین ملا علی قاری کی کہا ہے

۱۲ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ۱۲

تو صبح ہوگئی تو وہ سنت فجر کی ہو جائیگی یہی قول خوب اور پسندیدہ تر ہے اور اگر نماز پڑھی چار رکعت
اُیمن سے دو رکعتین بعد آفتاب نکلنے کے واقع ہوئین تو وہ سب نفل ہو جائینگی سنت
فجر سے کافی نہ ہونگی قول صحیح تر پر بخاری مین روایت ہے حضرت بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتین سنت فجر کی تب لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر
اور اسکو بدعت کہنا حضرت کے قول اور فعل کے خلاف ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین
ہان بعد نماز تہجد قبل پڑھنے سنت کے اگر کوئی لیٹے تو بھی کفایت ہے جیسا کہ مسلم مین ہے
الخ ملخصا ابلاغ المبین فصل سنتون نماز مین فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کرنے کے
بیان مین اور دن مین ایک سلام کے ساتھ چار رکعتون سے زیادہ اور رات مین ایک
سلام کے ساتھ آٹھ رکعتون سے زیادہ مکروہ ہے اور دن مین اور رات مین بھی ایک سلام سے
چار چار رکعت نفل افضل ہے اور نہ درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قعدۂ اولی مین
ظہر کے قبل اور جمعہ کے قبل اور بعد کی سنتون مین لیکن جمعہ کے بعد کی سنت کے قعدۂ
اولی مین سہو اور درود پڑھنے سے سجدہ سہو کا لازم آنا مسلم نہین کیونکہ اُنکا حکم اور سنتون کا
سا نہین اسلیے اُنکو دو سلامون سے پڑھنا درست نہین اور جب تیسری رکعت کے لیے
ان سنتون مذکورہ سے کھڑا ہو تو ثنا نہ پڑھے اسلیے کہ یہ سنتین بوجہ اپنے موکدہ ہونے کے
فرض کے مشابہ ہوگئی ہین اور باقی نوافل چار رکعت والی کے قعدۂ اولی مین بھی درود
نہ پڑھے اور تیسری رکعت مین دعاء استفتاح اور اعوذ نہ پڑھے اگرچہ وہ نماز نذر ہو اور یہی
صحیح ہے اور دیر تک رکوع اور دیر تک سجدہ کرنے سے قیام کو طویل کرنا افضل ہے یہی صحیح ہے
اور گونگا چونکہ حکماً قاری ہے تو اُسکا قیام بھی بلاشبہہ افضل ہے اور درمیان سنت اور فرض کے
وہ عمل جو مخالف نماز ہو سنت کو ساقط نہین کرتا مگر صحیح تر یہ قول ہے کہ اُسکا ثواب کم کر دیتا ہے

سنت کی تین رکعتون کے لیے حضرت صلعم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہین ہوئی ہان
مسلم اور بخاری سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ قبل نماز جمعہ کے مصلی کو اختیار ہی جسقدر چاہے پڑہے
اور وہ جو صحیحین کی روایت مین ہی کہ حالت خطبہ جمعہ مین ایک مرد آنے والے کو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہا پڑہلے دو رکعتین ہلکی ملخصا یہ حدیث دلیل ہی گذارنے پر تحیت المسجد کے وقت
خطبہ پڑہنے امام کے اور اسی طرف گئی ہی جماعت حنفیون اور محدثین کی بمسک انختام
وایضا منیہ بلوغ المرام مترجم باب صلوٰۃ الجمعہ کہتا ہی مولف عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ کہ
اگر حدیث قوی موجود نہ ہو تو ضعیف قوی کا حکم رکھتی ہی اور بعد نماز جمعہ کے افضل اور زیادہ
ثواب سنت کا چار رکعت ہی مین ہی اور چھ رکعت پڑہنے مین اور بھی زیادہ ثواب ہوتا ہی
لیکن حضرت علی رضؓ نے حکم کیا یہ کہ نماز پڑہو بعد نماز جمعہ کے دو رکعتین پھر چار اور یون ہی
ابن عمر رضؓ مکہ مین نماز جمعہ کے بعد فرض وسنت مین فاصلہ کے لیے آگے بڑہتے اور پہلے پڑہتے
دو پھر آگے بڑہتے اور پڑہتے چار رکعتین بلاغ المبین قبل اور بعد نماز جمعہ کے سنت پڑہنے کے
بیان مین اور مستحب ہی چار رکعت قبل عصر کے اور چار چار قبل وبعد عشا کے ایک ایک
سلام سے اور چاہے دو رکعتین پڑہے اور اسی طرح ظہر کے بعد چاہے چار رکعتین ایک
سلام سے پڑہے اور چاہے دو رکعتین اور مغرب کے بعد چھ رکعت پڑہنی مستحب ہی
اور افضل یہ ہی کہ ہر شفعہ پر یعنی دو رکعت پر سلام پھیرتا جائے اور کمال نے فتح القدیر مین
خوب تحقیق کر کے پسند کیا کہ چار رکعتین جو بعد نماز ظہر اور عشا کے مستحب ہین اگر چار رکعتین
ایک خواہ دو سلام سے پڑہیگا تو وہ سنت موکدہ اور مستحب دونون سے کافی ہونگی اور
نماز مغرب کے قبل دو رکعتین نہ مستحب ہین نہ مکروہ بلکہ اختصار کے ساتھ اگر پڑہی جائین
تو صحیح ہین اور اگر پڑہے دو رکعت نفل اس گمان سے کہ فجر طلوع نہین ہوئی اور دیکھا

تو صبح ہوگئی تو وہ سنت فجر کی ہو جائیگی یہی قول خوب اور پسندیدہ تر ہے اور اگر نماز پڑھی چار رکعت
اُیمن سے دو رکعتین بعد آفتاب نکلنے کے واقع ہوئین تو وہ سب نفل ہو جائینگی سنت
فجر سے کافی نہ ہونگی قول صحیح تر پر بخاری مین روایت ہے حضرت بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتین سنت فجر کی تب لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر
اور اسکو بدعت کہنا حضرت کے قول اور فعل کے خلاف ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین
ہان بعد نماز تہجد قبل پڑھنے سنت کے اگر کوئی لیٹے تو بھی کفایت ہے جیسا کہ مسلم مین ہے
الخ ملخصا ابلاغ المبین فصل سنتون نماز مین فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کرنے کے
بیان مین اور دن مین ایک سلام کے ساتھ چار رکعتون سے زیادہ اور رات مین ایک
سلام کے ساتھ آٹھ رکعتون سے زیادہ مکروہ ہے اور دن مین اور رات مین بھی ایک سلام سے
چار چار رکعت نفل افضل ہے اور نہ درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قعدۂ اولی مین
ظہر کے قبل اور جمعہ کے قبل اور بعد کی سنتون مین لیکن جمعہ کے بعد کی سنت کے قعدۂ
اولی مین سہو اور درود پڑھنے سے سجدہ سہو کا لازم آنا مسلم نہین کیونکہ اُنکا حکم اور سنتون کا
سا نہین اسلیے اُنکو دو سلامون سے پڑھنا درست نہین اور جب تیسری رکعت کے لیے
ان سنتون مذکورہ سے کھڑا ہو تو ثنا نہ پڑھے اسلیے کہ یہ سنتین بوجہ اپنے موکدہ ہونے کے
فرض کے مشابہ ہوگئی ہین اور باقی نوافل چار رکعت والی کے قعدۂ اولی مین بھی درود
نہ پڑھے اور تیسری رکعت مین دعا استفتاح اور اعوذ نہ پڑھے اگرچہ وہ نماز نذر ہو اور یہی
صحیح ہے اور دیر تک رکوع اور دیر تک سجدہ کرنے سے قیام کو طویل کرنا افضل ہے یہی صحیح ہے
اور گو نگا چونکہ حکماً قاری ہے تو اُسکا قیام بھی بلاشبہہ افضل ہے اور درمیان سنت اور فرض کے
وہ عمل جو مخالف نماز ہو سنت کو ساقط نہین کرتا مگر صحیح تر یہ قول ہے کہ اُسکا ثواب کم کر دیتا ہے

سنت کی تعیین رکعتوں کے لیے حضرت صلعم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہوئی ہاں
مسلم اور بخاری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبل نماز جمعہ کے مصلی کو اختیار ہے جسقدر چاہے پڑھے
اور وہ جو صحیحین کی روایت میں ہے کہ حالت خطبہ جمعہ میں ایک مرد آنے والے کو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہا پڑھ لے دو رکعتیں ہلکی ملخصا یہ حدیث دلیل ہے گذارنے پر تحیت المسجد کے وقت
خطبہ پڑھنے امام کے اور اسی طرف گئی ہے جماعت حنفیون اور محدثین کی مسک الختام
وایضا منیہ بلوغ المرام مترجم باب صلوٰۃ الجمعہ کہتا ہے مولف عفا اللہ تعالیٰ عنہ وعن والدیہ کہ
اگر حدیث قوی موجود نہ ہو تو ضعیف قوی کا حکم رکھتی ہے اور بعد نماز جمعہ کے افضل اور زیادہ
ثواب سنت کا چار رکعت ہی میں ہے اور چھ رکعت پڑھنے میں اور بھی زیادہ ثواب ہوتا ہے
لیکن حضرت علی رضؓ نے حکم کیا یہ کہ نماز پڑھو بعد نماز جمعہ کے دو رکعتیں پھر چار اور یون ہی
ابن عمر رضؓ مکہ میں نماز جمعہ کے بعد فرض و سنت میں فاصلہ کے لیے آگے بڑھتے اور پہلے پڑھتے
دو پھر آگے بڑھتے اور پڑھتے چار رکعتیں بلاغ المبین قبل اور بعد نماز جمعہ کے سنت پڑھنے کے
بیان میں اور مستحب ہے چار رکعت قبل عصر کے اور چار چار قبل و بعد عشا کے ایک ایک
سلام سے اور چاہے دو رکعتیں پڑھے اور اسی طرح ظہر کے بعد چاہے چار رکعتیں ایک
سلام سے پڑھے اور چاہے دو رکعتیں اور مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھنی مستحب ہے
اور افضل یہ ہے کہ ہر شفعہ پر یعنی دو رکعت پر سلام پھیرتا جائے اور کمال نے فتح القدیر میں
خوب تحقیق کر کے پسند کیا کہ چار رکعتیں جو بعد نماز ظہر اور عشا کے مستحب ہیں اگر چار رکعتیں
ایک خواہ دو سلام سے پڑھیگا تو وہ سنت موکدہ اور مستحب دونوں سے کافی ہونگی اور
نماز مغرب کے قبل دو رکعتیں نہ مستحب ہیں نہ مکروہ بلکہ اختصار کے ساتھ اگر پڑھی جائیں
تو مباح ہیں اور اگر پڑھے دو رکعت نفل اس گمان سے کہ فجر طلوع نہیں ہوئی اور دیکھا

ضرور نہین اور اگر وتر کی پہلی یا دوسری رکعت کو سہو سے موضع قنوت جان کر قنوت پڑھ لیا
یا شک کیا کہ وتر کی یہ دوسری رکعت ہی یا تیسری تو قنوت پڑھ کر قعدہ کرے پھر کھڑا ہو کے
ایک رکعت اور پڑھے اور اسمین بھی قنوت پڑھے صحیح تر قول مین اور مسبوق صرف اپنے امام کے
ساتھ قنوت پڑھے پھر دوبارہ پڑھنا مشروع نہین اور جسنے تیسری رکعت وتر کا رکوع پایا
اسکو کل وہ رکعت ملگئی اور وتر کے سوائے دوسری نماز مین قنوت نہ پڑھے مگر کسی مصیبت کے
وقت امام پڑھے جہری نمازون مین مگر حنفیون کے نزدیک وقت نزول مصیبت یعنی فتنہ
وبلا کے خاص نماز فجر مین قنوت پڑھنا مضائقہ نہین نہ اور کسی نماز جہری یا سری مین بلکہ نماز
سری مین تو بجز امام شافعی کے اور کوئی قائل قنوت پڑھنے کا نہین اور محدثین کا یہی مذہب ہی
اور نماز فجر مین منفرد نہ پڑھے اور مقتدی امام کی متابعت کرین لیکن اگر امام قنوت کو بھول پڑھے
تو مقتدی صرف آمین کہتے رہین اور قنوت کا موقع نماز فجر مین دوسری رکعت کے رکوع کے
بعد ہی اور پانچ باتون مین امام کی اتباع کرے وگر امام نہ کرے تو یہ بھی نہ کرے اول قنوت
اور قعدہ اول اور تکبیر عید اور سجدہ تلاوت اور سجدہ سہو اور تین چیزون مین امام کی متابعت
نہ کرے زیادہ کرنا عید اور جنازہ کی تکبیر کا اور کسی رکن کا اور آٹھ چیزین مطلق کی جائین اگرچہ
امام انکو نہ کرے اول ہاتھ اٹھانا تحریمہ کے لیے اور ثنا پڑھنا اور تکبیر انتقال کی اور تسمیع
کہنی وگر امام تسمیع نہ کہے تو مقتدی تحمید کہے اور تسبیح کہنی اور تشہد پڑھنا اور سلام اور
تکبیر تشریق کی کہنی **فصل** نماز فجر کے قبل اور نماز ظہر اور مغرب اور عشا کے بعد دو رکعتین
پڑھنی اور نماز ظہر کے قبل اور نماز جمعہ کے قبل اور بعد چار چار رکعتین ایک سلام سے پڑھنی
سنت موکدہ ہی اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہی کہ پہلے نماز جمعہ کے سنت
پڑھنے مین حدیثین کہوارد ہوئی ہین سب ضعیف ہین انتہی حاصل یہ کہ قبل نماز جمعہ کے

وارد ہی وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ اور بہتر یہ ہی کہ دعاے قنوت آہستہ پڑھے صحیح تر قول کے
بموجب مطلقاً یعنی امام ہو یا مقتدی یا اکیلا ادا پڑھتا ہو یا قضا شہر رمضان کے وتر ہون
یا غیر شہر رمضان کے اور صحیح ہی اقتدا اُس شخص کا جو وتر کے واجب ہونے کا معتقد ہو پیچھے
اُس شخص کے جو وتر کے مسنون ہونے کا معتقد ہو بشرطیکہ امام تینون رکعتون کو ایک
سلام سے پڑھے صحیح تر قول مین اور نیت دونون کی وتر ہی پڑھنے کی ہو اور اسی اختلاف کی
وجہ سے نیت وتر کی کرے وتر واجب کی نیت نہ کرے اور عیدین مین بھی اسی اختلاف کی
وجہ سے واجب کی نیت نہ کرے اور مقتدی بھی دعاے قنوت پڑھے وگر شافعی کی اقتدا کرے
تو رکوع کے بعد قنوت پڑھنے مین اُسکی متابعت کرے لیکن چونکہ نماز فجر مین قنوت کا پڑھنا
منسوخ ہی اُسمین متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اور اگر بھولا ہوا قنوت رکوع مین
یاد آیا تو نہ رکوع مین اُسے پڑھے نہ رجوع کرے قیام کی طرف صحیح تر روایت مین وگر رکوع مین
قنوت پڑھا یا رکوع سے سر اوٹھا کے پڑھا اور رکوع پھر سے کیا یا سر اُٹھا کے پڑھا
اور رکوع دوبارہ نہ کیا یا نہ رکوع مین پڑھا نہ کھڑے ہوکے پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہی
اور اگر مقتدی نے قنوت سے فراغت نہین کی کہ امام نے رکوع کیا تو مقتدی باقی
قنوت کو ترک کرے اور امام کی پیروی کرے وگر مقتدی نے قنوت مین سے کچھ نہ پڑھا ہو
تو بھی قنوت کو ترک کرے اگر امام کے ساتھ رکوع نہ ملنے کا خوف ہو بخلاف تشہد کے
یعنی اگر تشہد کچھ باقی رہگیا تو اُسکو پورا کرکے امام کی متابعت کرے کیونکہ قنوت کا پڑھنا
سنت ہی اور رکوع مین امام کی متابعت بدون تاخیر واجب پس جب ادلے سنت مین
خوف ترک واجب کا ہو تو سنت کو ترک کرنا چاہیے اور تشہد کو پورا کرنا واجب ہی اور
امام کی متابعت بدون تاخیر بھی واجب تو ایک واجب کے لیے دوسرے کو چھوڑنا

اختیار نہیں کیا اور قبل تیسرے رکوع کے تکبیر کہے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کے پھر باندھ لے
اور دعا کرے اور دعاے مشہور پڑھنی سنت ہے وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ
وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ
وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ
نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ
اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ اور حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں مروی ہے
اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی
عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ روایت کیا اسے
احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں پہچانتے ہم
روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ قنوت کے کہ ہو کوئی بھی بہتر اس سے بلاغ المبین
وغیرہ پس بہتر یہ ہے کہ پہلی دعا کے بعد اسے بھی پڑھ کے ملا لیا کرے اور سوائے دعا ماثورہ کے
کوئی دعا موقت نہ کرے اور امام نووی نے لکھا ہے کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو ضمیریں
جمع کی کہے مثلاً اِھْدِنَا بجاے اِھْدِنِیْ کے اور سوائے اسکے اسی طرح اور مفرد بھی
مگر مکروہ ہے کیونکہ اپنے نفس کو دعا میں خاص کرنا خیانت ہے نہ سجدہ میں قنوت وغیرہ میں۔
ظفر جلیل آداب دعا اور جس شخص کو دعاء قنوت نہ یاد ہو وہ کہے رَبَّنَآ اٰتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین بار
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اور بعضوں نے کہا کہ یا تین بار یا رب پڑھے اور درود پڑھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی پر فتویٰ ہے اور نسائی کی روایت میں ان الفاظ سے

یہ بات نکلی کہ فجر کے فرض مین اُسکا یاد آنا صاحب ترتیب کی نماز فجر کا توڑنے والا ہی مثل اُسکے
عکس کے یعنی اگر وتر مین یاد آئیگا کہ کوئی نماز ذمہ پر ہی تو نماز وتر ٹوٹ جائیگی بموجب شرط کے
یعنی جبکہ وقت تنگ نہو اور نماز فائتہ اُسکے ذمہ چھ نہ ہوگئی ہون کہ ان صورتون مین ترتیب
ساقط ہوجاتی ہی اور نماز وتر کی قضا کی جانے مین اور بیٹھکے اور سوار ہوکے بے عذر
درست نہونے مین اتفاق ہی اور نماز وتر ایک رکعت ہی ملی ہوئی پہلے دوگانہ کے ساتھ
پس وہ تین رکعتین پڑھنی ہین ایک سلام سے اور چاہیے وتر کرے ساتھ ایک رکعت کے
یا ساتھ تین یا پانچ یا سات یا نو یا ساتھ گیارہ رکعات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی آخر ایک رکعت وتر ہوتی اور جسنے تیرہ رکعت شمار کیا اُس روایت مین دو رکعت
سنت فجر بھی ہی صحیحین وغیرہما اور سفر السعادت مین لکھا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا تیسرا طور یہ تھا کہ تیرہ رکعت سوائے سنت صبح کے پڑھتے فقط مگر اتفاق اسپر ہی
کہ ساتھ تین رکعات کے وتر ادا کرے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر
وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما اسکو صرف ایک قعدۂ آخر سے پڑھتے اور اس صورت مین احادیث
اختلافی مین مطابقت بھی ہوجاتی ہی اور کبھی واسطے جواز بیان کے دو قعدون سے بھی
پڑھتے اور بیچ کے قعدہ مین اگر سلام پھیرے اور گو اسکے بعد کلام مفسد بھی کرے
پھر تیسری رکعت پڑھے تو بھی درست ہی جیسا کہ ابن عمرؓ کرتے جلد ثانی قرۃ العیون عبادات
لیکن وتر کی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور ایک سورہ یا تین آیتین احتیاطاً پڑھے اور تین
سورتون کا پڑھنا مسنون ہی بعد سورۂ فاتحہ کے رکعت اول مین سورۂ اعلی اور دوسری مین
کافرون اور تیسری مین اخلاص پس بسبب وارد ہونے آثار کے بے مواظبت معین کرکے
پڑھنا حسن ہی اور رکعت سوم مین بعد سورۂ اخلاص کے سورہ فلق اور ناس پڑھنا جمہور فقہا نے

ساتھ نیت مذکور کے تو درست ہی اور اگر مسجد چھوٹی ہو اور نمازی بہت اور بڑھا نہین سکتے
اُسکو سو کہا ایک شخص نے کہ یہ مسجد مجھے دو کہ داخل کر لون مین اُسے اپنے گھر مین اور
اُسکے عوض مین اور زمین دونگا کہ کفایت کرے وہ تم سبکو تو دینا لائق نہین مگر جبکہ
اُسکی زمین مین مسجد بنالین اور اپنے مطلب سے فارغ ہو لین تو دینا مضائقہ نہین
اور قنیہ مین ہی کہ جب مسجد سے مسلمان بے پرواہو جاوین اور نماز نہ پڑھی جاوے
اُسمین اور گرد سے خراب ہو جاوے اُسکی بستی تو امام ابی حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ
تعالیٰ کے نزدیک پھر عود کر جاتی ہی وہ طرف ملک بانی اپنے کے اور بعد اُسکی موت کے
طرف ورثہ اُسکے کے اور کہا امام ابی یوسف رح نے کہ وہ ہمیشہ رہیگی تفسیر احمدی اور
ہدم کرنا حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مسجد ضرار کو اسلیے تھا کہ وہ حقیقت مین
مسجد نہ تھی صرف نام کو تھی الخ ملخصاً حصہ پنجم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال نہم
ہجرت صلعم بیان منع ہونے ڈھانے مسجد کا اور اُسکے جواز کا **باب وتر اور**
نوافل کے بیان مین نماز وتر فرض ہی عمل کے لحاظ سے اور واجب ہی اعتقاد کی
راہ سے اور سنت ہی ثبوت کی راہ سے اور نماز وتر اور اضحیہ اور نماز عیدین اور سنن
راتبہ کے مشروع ہونے کا منکر کافر ہی کیونکہ یہ ضروریات دین سے ہی اور خبر متواتر سے ثابت ہی
لیکن اُنکے واجب ہونے کا منکر کافر نہین کیونکہ یہ خبر واحد سے ثابت ہی پس جو چیز
ضروریات دین سے نہین اور خبر متواتر سے ثابت نہین یا اُسکی دلیل مین کسی طرح کا شبہہ
یا کوئی تاویل کر کے انکار کرنے والا کافر نہین بخلاف ترک کے کہ اگر حق جان کے فسق
یا کسل سے کیا تو گنہگار ہوا اور اگر خفیف جان کے کیا تو کافر ہوا اور اجماع کا منکر بھی کافر ہی
اگر ضروریات دین سے ہو اور خبر متواتر سے ثابت ہو والا کافر نہین اور وتر کے فرض ہونے پر

عیدگاہ اور مکان جنازہ مین جنب اور حائض کو جیسے حلال ہو انکو داخل ہونا مسجد کے
فنا مین اور خانقاہ اور مدرسہ مین اور حوضون کی اور بازارون کی مسجدون مین نہ شارع
عام کی مساجد مین اور فنا مسجد وہ مکان ہے جسکے اور مسجد کے بیچ مین راستہ نہو اور مسجد
مدرسہ کی مسجد ہو کیونکہ نہین منع کیے جاتے لوگ اُسمین نماز سے اور اگر بند کردین تو ہوگی
جماعت اُسکے اہل کی اور جس گھر کی مسجد مین نہ منع کیے جاتے ہون لوگ نماز سے اگر وہ
گھر ایسا ہو کہ اگر اُسے بند کردین تو ہو جماعت اُسکے اہل کی پس وہ مسجد جماعت ہے ثابت ہونگے
اُسکے لیے احکام مسجد کے حرمت بیع اور دخول اور اگر وہ گھر ایسا نہ ہو کہ اگر اُسے بند کرلین
تو اُس گھر کے لوگ اُسمین جماعت پڑھ لین تو وہ مسجد جماعت نہین ہے اگرچہ اور لوگ اُسمین
نماز پڑھنے سے منع نہ کیے جائین اور حوض کی مسجد سے وہ چبوترہ مراد ہے جو حوض کے
پاس بنا لیتے ہین تاکہ جو کوئی وضو کرے اُسپر تحیۃ الوضو یا اور نماز پڑھ لے اور بازار کی
مسجد سے وہ چبوترہ مراد ہے جو غیر نافذ بازار مین نماز کے لیے بنا لیتے ہین جیسے سوداگرون کی
سرائے مین ہوا کرتے ہین غرض اِن مکانون کا حکم مسجد کا نہین اور شارع عام کی
مسجدین جنمین جماعت معین نہین گو وہ حکم مین مسجد کے ہین مگر اُنمین اعتکاف نہ کیا جائے
اور مسجد کا ہدم اور خراب کرنا اور اُسمین نماز اور عبادت سے منع کرنا حرام ہے اگرچہ ہو
وہ اُسکی ملک مین یہان تک کہ اگر کسی نے غصب کرلیا ستون اور لگایا اُسکو اپنے
مکان مین تو اب منقطع نہ ہوجاویگا اُس سے حق اُسکے مالک کا چاہے تاوان مین
قیمت لے اور چاہے اُسے خراب کرے لیکن اگر مسجد مین وہ ستون لگایا تو وہ نہ گرائی
جاویگی اور پوچھے گئے ابوالقاسم کہ اگر کوئی مسجد گرادے پھر اُس سے زیادہ محکم کرے
کہا درست نہین مگر گرنے کا خوف ہو تو درست ہے اور اُس اہل محلہ مین سے کوئی اُسے گرادے

ساتھ نیت مذکور کے تو درست ہی اور اگر مسجد چھوٹی ہو اور نمازی بہت اور بڑھا نہین سکتے
اُسکو سو کہا ایک شخص نے کہ یہ مسجد مجھے دو کہ داخل کر لون مین اُسے اپنے گھر مین اور
اُسکے عوض مین اور زمین دونگا کہ کفایت کرے وہ تم سبکو تو دینا لائق نہین مگر جبکہ
اُسکی زمین مین مسجد بنالین اور اپنے مطلب سے فارغ ہو لین تو دینا مضائقہ نہین
اور قنیہ مین ہی کہ جب مسجد سے مسلمان بے پرواہو جاوین اور نماز نہ پڑھی جاوے
اُسمین اور گرد سے خراب ہو جاوے اُسکی بستی تو امام ابی حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ
تعالیٰ کے نزدیک پھر عود کر جاتی ہی وہ طرف ملک بانی اپنے کے اور بعد اُسکی موت کے
طرف ورثہ اُسکے کے اور کہا امام ابی یوسف رح نے کہ وہ ہمیشہ رہیگی تفسیر احمدی اور
ہدم کرنا حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مسجد ضرار کو اسلیے تھا کہ وہ حقیقت مین
مسجد نہ تھی صرف نام کو تھی الخ ملخصاً حصہ پنجم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال نہم
ہجرت صلعم بیان منع ہونے ڈھانے مسجد کا اور اُسکے جواز کا **باب وتر اور**
نوافل کے بیان مین نماز وتر فرض ہی عمل کے لحاظ سے اور واجب ہی اعتقاد کی
راہ سے اور سنت ہی ثبوت کی راہ سے اور نماز وتر اور اضحیہ اور نماز عیدین اور سنن
راتبہ کے مشروع ہونے کا منکر کافر ہی کیونکہ یہ ضروریات دین سے ہی اور خبر متواتر سے ثابت ہی
لیکن اُنکے واجب ہونے کا منکر کافر نہین کیونکہ یہ خبر واحد سے ثابت ہی پس جو چیز
ضروریات دین سے نہین اور خبر متواتر سے ثابت نہین یا اُسکی دلیل مین کسی طرح کا شبہہ
یا کوئی تاویل کر کے انکار کرنے والا کافر نہین بخلاف ترک کے کہ اگرچہ جان کے فسق
یا کسل سے کیا تو گنہگار ہوا اور اگر خفیف جان کے کیا تو کافر ہوا اور اجماع کا منکر بھی کافر ہی
اگر ضروریات دین سے ہو اور خبر متواتر سے ثابت ہو والا کافر نہین اور وتر کے فرض ہونے پر

عیدگاہ اور مکان جنازہ مین جنب اور حائض کو جیسے حلال ہی اُنکو داخل ہونا مسجد کے
فنا مین اور خانقاہ اور مدرسہ مین اور حوضون کی اور بازارون کی مسجدون مین نہ شارع
عام کی مساجد مین اور فنا مسجد وہ مکان ہی جسکے اور مسجد کے بیچ مین راستہ نہو اور مسجد
مدرسہ کی مسجد ہو کیونکہ نہین منع کیے جاتے لوگ اُسمین نماز سے اور اگر بند کردین تو ہوگی
جماعت اُسکے اہل کی اور جس گھر کی مسجد مین نہ منع کیے جاتے ہون لوگ نماز سے اگر وہ
گھر ایسا ہو کہ اگر اُسے بند کردین تو ہو جماعت اُسکے اہل کی پس وہ مسجد جماعت ہی ثابت ہونگے
اُسکے لیے احکام مسجد کے حرمت بیع اور دخول اور اگر وہ گھر ایسا نہ ہو کہ اگر اُسے بند کرلین
تو اُس گھر کے لوگ اُسمین جماعت پڑھ لین تو وہ مسجد جماعت نہین ہی اگرچہ اور لوگ اُسمین
نماز پڑھنے سے منع نہ کیے جائین اور حوض کی مسجد سے وہ چبوترہ مراد ہی جو حوض کے
پاس بنا دیتے ہین تاکہ جو کوئی وضو کرے اُسپر تحیۃ الوضو یا اور نماز پڑھ لے اور بازار کی
مسجد سے وہ چبوترہ مراد ہی جو غیر نافذ بازار مین نماز کے لیے بنا لیتے ہین جیسے سوداگرون کی
سرائے مین ہوا کرتے ہین غرض اِن مکانون کا حکم مسجد کا نہین اور شارع عام کی
مسجدین جنمین جماعت معین نہین گو وہ حکم مین مسجد کے ہین مگر اُنمین اعتکاف نہ کیا جائے
اور مسجد کا ہدم اور خراب کرنا اور اُسمین نماز اور عبادت سے منع کرنا حرام ہی اگرچہ ہو
وہ اُسکی ملک مین یہان تک کہ اگر کسی نے غصب کرلیا ستون اور لگایا اُسکو اپنے
مکان مین تو اب منقطع نہ ہوجاویگا اُس سے حق اُسکے مالک کا چاہے تاوان مین
قیمت لے اور چاہے اُسے خراب کرے لیکن اگر مسجد مین وہ ستون لگایا تو وہ نہ گرائی
جاویگی اور پوچھے گئے ابو القاسم کہ اگر کوئی مسجد گرادے پھر اُس سے زیادہ محکم کرے
کہا درست نہین مگر گرنے کا خوف ہو تو درست ہی اور اُس اہل محلہ مین سے کوئی اُسے گرادے

اور ترک سنت غیر موکدہ کا مکروہ تنزیہی ہی اور ترک مستحب کا خلاف اولیٰ ہی اور خلاف اولیٰ
عام تر ہی پس کل مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ ہی اور خلاف اولیٰ مکروہ تنزیہی نہین اور بدون
حاجت نماز مین بچہ کو اُٹھا لینا اگر حفاظت کرنے والا دوسرا شخص نہ ہو تو مکروہ نہین اور
سونے مین اور اُسکے سوائے عرصۂ کعبہ کی طرف ایک پانون بھی پھیلانا بدون عذر اور
سہو کے مکروہ تحریمی ہی اور مکروہ ہی قفل لگانا مسجد کے دروازہ مین مگر اسباب کے خوف سے
لگاویگا تو مکروہ نہ ہونے پر فتویٰ ہی اور خوف متاع کی صورت مین بھی اوقات نماز مین نیند کرنا
مکروہ ہوگا اور مکروہ ہی صحبت کرنی مسجد کی چھت پر اور بول و براز کرنا اسلیے کہ وہ مسجد ہی
تحت الثری سے آسمان کے سطح تک اور اگر مسجد کو راستہ بنا کے چلنے کی عادت کریگا
تو فاسق ہو جائیگا اور مکروہ ہی مسجد کے اندر لیجانا نجاست کا اور اس پر متفرع ہوا
کہ مسجد کے اندر جائز نہین چراغ روشن کرنا نجس تیل سے اور نہ اُسکی استر کاری کرنی
نجس گارے سے اور نہ اُسمین پیشاب کرنا اور نہ فصد لینی اگرچہ کسی ظرف مین پیشاب
اور خون لیا جائے اور مکروہ تحریمی ہی داخل کرنا لڑکون اور مجنونون کا مسجد مین جبکہ
گمان ہو مسجد کے نجس کر دینے کا اور اگر ایسا نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہی اور مکروہ نہین اشیاء
مذکورہ یعنی جماع اور بول و براز اُس گھر کی چھت پر جسمین نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہی
بلکہ خود اُس جگہ مین یہ چیزین مکروہ نہین اسلیے کہ وہ مسجد شرعی نہین اور وہ مکان جو
نماز جنازہ یا عید کے لیے مقرر کیا جائے سو وہ مسجد ہی اقتدا درست ہونے کے حق مین
اگرچہ صفون مین جدائی ہو اور اقتدا جائز ہونے کے سوائے دوسری چیزون کے
حق مین مسجد نہین لیکن اُسمین بول اور براز اور جماع درست نہ ہونا لائق ہی اگرچہ ہم اُسکو
مسجد نہ کہین کیونکہ بنا کرنے والے نے اسلیے نہین بنوایا پس حلال ہی داخل ہونا

نمازی کی طرف ہی اور مکروہ نہین نماز پڑھنی کسی کی پشت کی طرف وہ بیٹھا ہویا کھڑا گو وہ
باتین کرتا ہو مگر جس صورت مین کہ اُسکی باتون سے خوف بہک جانے کا ہو تو البتہ مکروہ ہی
اور تصویر ذی روح کی دونون پانؤن کے نیچے کے سوا اور بیٹھنے کی جگہ کے سوائے
جہان ہو وہان نماز پڑھنی اور اگر تصویر نمازی کے پیچھے ہو تو بھی ظاہر تر کراہت ہی
بشرطیکہ وہ تصویر اُن اعضا کے ساتھ ہو کہ بے اُنکے زندگی محال ہو اور اتنی بڑی ہو
کہ اگر زمین پر ہو تو حالت قیام مین تفصیل کے ساتھ اُسکے اعضا معلوم ہون اور مکروہ نہین
نماز اُس بیٹھنے کی جگہ پر یعنی اُس فرش پر جسمین تصویرین ہون بشرطیکہ تصویرون پر
سجدہ نہ کرے بسبب اسوجہ کے کہ فرش پر تصویر کا ہونا اُسکی ذلت کا باعث ہی
اور چادر کو سر سے پانؤن تک اسطرح لپیٹنا مکروہ ہی کہ کہین سے ہاتھ باہر نہ نکلے اور
مکروہ ہی دوپٹہ یا پگڑی سر سے باندھنا اسطرح کہ بیچ مین سے سر کھلا رہے اور دونون مکروہ
تحریمی ہین اور ڈھانٹا باندھنا مکروہ تحریمی ہی اسطرح کہ ناک اور مُنہ ڈھک جاوے
کیونکہ آتش پرست آگ کی عبادت کے وقت ایسا ہی کرتے ہین اور زور کی سانس کے
ساتھ رینٹ نکالنے کا حکم مثل کھنکارنے کے ہی اور اُسکی تفصیل گذر چکی اور مطلق
نماز مین انگلیون سے یا ہاتھ مین سُبحہ لیکے تسبیح وغیرہ شمار کرنا مکروہ تنزیہی ہی لیکن حفظ
قلب کے ساتھ یا انگلیون کے سر دبا کے شمار کرنا مکروہ نہین اور بچھو کو اور سانپ کو
نماز مین قتل کرنا مکروہ نہین لیکن جسمین علامت جن کی ہو اُسے نمارنا اولیٰ ہی اگر اُسکی
طرف سے ضرر پہونچنے کا وہم نہ ہو لیکن حلبی نے تصحیح نماز کے فاسد ہونے کی کی ہی درصورت
عمل کثیر کے اور قصد اچھینکنا اور بے عذر فعل قلیل کرنا اُسکی حد یہ ہی کہ دیکھنے والا تردد کرے
کہ کام کرنے والا نماز مین ہی یا نہین اور ترک سنت موکدہ کا عجب نہین کہ مکروہ تحریمی ہو

پیا ہے تو رکوع تک دوسرے کے آنے کا انتظار کرے اگر کوئی نہ آئے تو جس مقتدی پر
گمان اس مسئلہ کے جاننے کا ہو اُسکو کھینچ لے ورنہ جائے کہ بسبب غلبۂ جہل اس زمانہ کے
وہ اپنی نماز توڑ دیگا تو امام کے محاذی مین پیچھے تنہا ہی کھڑا ہونا اولیٰ ہے اور مکروہ تحریمی ہے
انگلیان چٹکانی اور ایک ہاتھ کی اُنگلیون کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیون مین ڈالنی نماز مین ہو
یا تو ابتدا نماز مین یعنی اگرچہ حالتِ انتظار نماز مین ہو یا جانے والا نماز کی طرف اور مکروہ نہین
نماز تو ابتدا نماز کے باہر بسبب کسی حاجت کے اور ہاتھ کو مے پر رکھنا مکروہ تحریمی ہے
اور نماز کے باہر مکروہ تنزیہی ہے اور بدون عذر کے چار زانو بیٹھنا اگر نماز مین نہو تو
مکروہ نہین اور سجدہ مین مردون کو کہنیون سے اُنگلیون سے سر تک ہاتھ بچانے
اور ہاتھ یا سر سے سلام کا جواب دینا اور کچھ مضائقہ نہین نمازی کے جواب دینے مین
اپنے سر اور ہاتھ سے مثلاً کسی نے نمازی سے پوچھا کہ تمنے کتنی رکعتین پڑھین اور
اُسنے ہاتھ سے دو رکعتون کا اشارہ کر دیا مگر لفظ مضائقہ نہین ہے اشارہ ہوا کہ مکروہ
تنزیہی ہے اور اگر کسی نے نمازی سے کہا کہ آگے بڑھو وہ آگے بڑھ گیا یا کوئی شخص
صفون مین داخل ہوا اور نمازی نے اُسے فوراً جگہ دی تو اُسکا حکم باب امامت مین
گذرا اور کوئی چیز منھ مین رکھنی مکروہ ہے اگر قرأت مسنون کی مانع ہو تو مفسد ہے اور
انگارے یا شعلہ کے سامنے نماز پڑھنی اور مکروہ تحریمی ہے نماز پڑھنا نمازی کا کسی آدمی کے
منھ کی طرف جیسے مکروہ ہے منھ کرنا نمازی کی طرف پس اگر منھ کرنا نمازی کی طرف سے
ہوگا تو کراہت اُسپر ہوگی ورنہ اُس شخص پر جو نمازی کی طرف منھ کریگا گو منھ کرنے والا
دور ہو اور نمازی مین اور اُسمین کوئی آڑ نہ ہو اگر ہوگا تو کراہت نہین مثلاً نمازی کا منھ
دوسرے کے منھ کی طرف ہے مگر دونون کے درمیان مین ایک اور شخص ہے جسکی پشت

سستی یا گرمی کے سر برہنہ نماز پڑھنی اور کچھ مضائقہ نہین سر کھولنے کا انکسار کے لیے
اور اگر عمامہ یا ٹوپی گر جائے تو اعادہ اُسکا افضل ہی اگر باندھنے کی یا عمل کثیر کی حاجت نہو
مگر جس صورت مین کہ احتیاج ہو لپیٹنے یا عمل کثیر کی تو اعادہ افضل نہین اور مرد کو
اپنے بال اسطرح باندھ کے نماز پڑھنی کہ سجدہ مین زمین پر نہ گرین اور بے عذر قبلہ کی طرف سے
صرف چہرہ پھیرنا اور بے حاجت دوسری طرف فقط دیکھنا خلاف اولی ہی اور نمازی کا
بیٹھنا مثل کتے کے یعنی دونون سرین پر بیٹھنا اور زانوون کو کھڑا کر کے دونون گھٹنے
چھاتی سے لگانا اور دونون ہاتھ زمین پر رکھنا مکروہ تحریمی ہی اور دونون پانون کھڑے
کر کے انکی ایڑیون پر بیٹھنا اور دونون ہاتھ زمین پر رکھنے جو کہ مخالف نشست مسنون کے ہی
مکروہ تنزیہی ہی اور بول و براز کے یا دونون مین سے ایک کے یا ہوا کے ضبط کرنے کے
ساتھ نماز پڑھنی اور ایک مرتبہ بھی سجدہ گاہ سے کنکریان ہٹانی مگر سجدہ تمام کے لیے جائز
اور اُسکا ترک اولی ہی اگر بقدر واجب کے پیشانی زمین پر رکھنی ممکن نہو تو
ایک بار سے زیادہ بھی جائز ہی اور عمداً جمائی لینی گو نماز مین نہو اور آنکھین بند کرنی مگر
کمال خشوع کے لیے مکروہ نہین اور امام کو دونون قدم بے عذر محراب مین رکھ کے
کھڑے ہونا اور اگر قوم پستی مین اور ظاہر الروایۃ یہ کہ امام اسقدر بلندی پر کھڑا ہو کہ اسمین
اور قوم مین جدائی ہو جائے تو مکروہ تحریمی ہی اگر مقتدی بلندی پر اور امام پستی مین
کھڑا ہو تو مکروہ تنزیہی ہی یہ بھی ظاہر الروایۃ ہی اور صحیح تر ہی لیکن جو دونون صورتون مین
اگر عذر ہو یا چند مقتدی امام کے ساتھ کھڑے ہون تو مضائقہ نہین صحیح تر قول مین
اور تنہا مقتدی کو بلندی پر کھڑا ہونا مکروہ ہی لیکن تبلیغ کے لیے مضائقہ نہین اور
جماعت کی صف مین جگہ ہوتے ہوے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہی اگر صف مین داخل ہونے کی جگہ

کافی ہی پس خط کھینچے طول مین یعنی سیدھا او بعض نے کہا کہ مثل محراب کے یعنی بشکل کمان کھینچے فتح القدیر مین درصورت نہونے سترہ کے خط کھینچنے پر یقین کیا ہی اور کہا ہی کہ اتباع سنت بہرحال بہتر ہی علاوہ اسکے خط کچھ نہ کچھ نظر آتا ہی تو کافی ہوگا اور یہ فعل امام محمد سے مروی ہی اس سے یہ نکلتا ہی کہ اگر کتاب یا کپڑا اپنے سامنے رکھ لیگا تب بھی سترہ ہوجائیگا اور اگر نمازی کے آگے سُترہ نہو یا ہو لیکن وہ سترہ کے اندر گذرتا ہو تو سبحان اللہ کہنے یا پکار کے پڑھنے سے یا ہاتھ یا آنکھ یا سر کے اشارہ سے ہٹنے کے لیے آگاہ کردینے کی رخصت ہی اور سبحان اللہ اور اشارہ دونون کو جمع کرنا مکروہ ہی اور عورت گذرنے والے کے ہٹانے کے لیے داہنے ہاتھ کی اُنگلیون کے باطن کو بائین کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے بائین ہاتھ کی پشت پر داہنا ہاتھ مارا یا عورت نے سبحان اللہ کہدیا تو نماز نہ ٹوٹیگی لیکن دونون نے طریق مسنون کو ترک کیا اور کافی ہی سُترہ امام کا کل مقتدیون کے لیے **فصل مکروہات نماز کے بدون عذر کے دوپٹہ یا رومال** یا اور کوئی کپڑا یا بدون معمولی پہننے کے قباسر یا دونون شانون پر ڈال کے لٹکانا پس اگر ایک شانہ پر سے لٹکائے یا عذر ہو تو مکروہ نہین اور آستین چڑھا کے یا دامن اٹھا کے نماز پڑھنی اور آستین چڑھائے نماز شروع کرنے مین یہ صورت بھی داخل ہی کہ آستین اور کام کے لیے چڑھائی تھی اور رکعت ملنے کے لیے جلدی مین نہ اُتاری جماعت مین شریک ہوگیا تو افضل یہ ہی کہ فعل قلیل سے آستین نماز کے اندر اتارلے اور بے فائدہ جسم یا کپڑے سے عبث کرنا اگر فعل قلیل ہو اور قمیص کے ہوتے ہوے صرف پایجامہ پہن کے نماز پڑھنی اور دوسرے کپڑے ہوتے ہوے اُن کپڑون کو پہن کے نماز پڑھنی جنکو پہن کر دوسرون کے پاس نہ جاوے اور بسبب

کروہ و دوم مکروہ تحریمی
اور تنزیہی پس اگر دلیل کراہت وہ ممانعت
شرعی ہو جسکا ثبوت مثل واجب کے قطعی ہو
اور کوئی قرینہ نہو اور لانحرم سے ثابت ہو
طرف نہو تو مکروہ تحریمی ہی ورنہ یعنی اگر نہو
دلیل ممانعت بلکہ ہو دلیل مفید واسطے
ترک غیر جازم کے تو مکروہ تنزیہی ہی اور
یون دلیل سے بھی معلوم ہوسکتا ہو
اسطرح پر کہ اگر وہ مکروہ ترک واجب کو
متضمن ہو تو تحریمی ہوگا اور ترک سنت کو
متضمن ہو تو تنزیہی ہوگا اور ترک مندوب سے لازم
نہین آتا ثبوت کراہت کا بلکہ اُسکا
محل خلاف اولی ہو مثلاً روزہ ضحی مین
مستحب ہی نہ کھانا پیٹ بھرا مگر قربانی سے
واگر غیر اضحیہ سے کھایا تو مکروہ نہین
اور ثبوت کراہت کا لازم نہین آتا اسلیے
کہ خلاف اولی وہ ہی جسمین صیغہ ممانعت
نہو مثل ترک صلوٰۃ الضحی کے
بخلاف مکروہ تنزیہی کے اور ظاہر
یہ ہی کہ خلاف اولی عام تر ہی پس کل
مکروہ تنزیہی خلاف اولی ہی نہ برعکس
یعنی خلاف اولی ہی مکروہ
تنزیہی نہین ۱۲ شامی

غرر الاذکار میں ہے اور بحر الرائق میں اس قول ضعیف کو غلط کہا ہے اس وجہ سے کہ اگر مقدار
سترہ کا اعتبار ہوتا تو سوار کا نکلنا نمازی کے سامنے مکروہ نہ ہوتا کہ وہ تو غالباً ہاتھ سے
اونچا ہی ہوتا ہے اور دوسری طرف راستہ ہوتے ہوئے گذرنے والا گناہگار ہوتا ہے اگر
گذرے بدون سترہ کے اگرچہ وہ سترہ ایسا ہو کہ سجدہ کرنے کے وقت ہٹ جاتا ہو
اور قیام کے وقت پھر سترہ ہو جاتا ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتبار سترہ کا
قیام کی حالت میں ہے اور اگر صف میں کوئی جگہ خالی ہو تو نماز میں آنے والے کو جائز ہے کہ جس
شخص نے اس جگہ کو بند نہیں کیا اسکی گردن کو پھلانگ کے چلا جائے کیونکہ اسنے
اپنی عزت آپ کھو دی تو خبردار ہو جا یعنی اسکے سامنے گذرنا گناہ نہیں شامی نے کہا
کہ اگر ایک شخص نمازی کے سامنے گذرنا چاہتا ہے اور اسکے ساتھ کوئی چیز قابل
سترہ کے ہے تو اسکو نمازی کے سامنے رکھ دے اور دوسری طرف جا کے اسکو
اٹھالے اور اگر دو شخص ہوں تو ایک نمازی کے سامنے کھڑا ہو جائے دوسرا
اسکی آڑ سے نکل جائے پھر اسی طرح کریں اور لوگ بھی اور اگر سوار اتر کے دابہ کو
سترہ کر کے گذر جائے تو گناہگار نہ ہوگا پس ایک طرف سے نمازی کے سامنے کھڑا ہو جانا
یا ہاتھ بڑھا کے اسکے سامنے سے چیز اٹھا لینی موجب گناہ نہیں اور نصب کرے
سترہ کو امام بطور استحباب کے اور اسی طرح تنہا نماز پڑھنے والا جنگل اور بڑی مسجد میں
نصب کرے سترہ مقدار ایک ہاتھ کے لمبائی میں اور موٹائی کا کچھ اعتبار نہیں مقابل
ایک ابرو کے اور داہنے ابرو کے مقابل نصب کرنا بہتر ہے اور فاصلہ درمیان نمازی
اور سترہ کے تین ہاتھ سے زیادہ نہ ہو اور کفایت نہیں کرتا رکھ دینا سترہ کا زمین پر اور
نہ کافی ہے خط کھینچنا بجائے سترہ کے اور بعض فقہا نے کہا کہ اگر سترہ پاس نہ ہو تو خط کھینچنا

تو جب تک اُس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو امام کی سجدۂ سہو مین متابعت کرنی ضرور ہی
وگر سجدہ کر لیا تو اقتدا کرنی مفسد نماز ہی اور مفسد نماز ہی دوبارہ نہ کرنا نمازی کا قعدۂ
اخیرہ کو بعد ادا کرنے سجدۂ صلبی یعنی بھولا ہوا سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت کے جو یاد آیا ہو
بعد قعدہ کے اور دوبارہ نہ کرنا نمازی کا اُس رکن کو جسکو سونے کی حالت مین ادا کیا
اور قرآن کو عمداً غلط پڑھنا مفسد نماز ہی اگر معنی بدل جائین وگر معنی نہ بدلین
یا بے اختیار زبان سے نکلجائے یا تمیز حروف کو نہ جانتا ہو تو مفسد نماز نہین گو
معنی بدل جائین اور مفسد نماز نہین دیکھنا نمازی کا لکھی ہوئی چیز کو اور سمجھنا گو عمداً
سمجھا ہو ہر چند عمداً سمجھنا مکروہ ہی اور نہین توڑتا نماز کو نمازی کے سامنے گذرنا
کسی گذرنے والے کا صحیح تر قول مین اگرچہ عورت ہو یا کتا جنگل مین یا بڑی مسجد مین
نمازی کی جاے قیام سے اُس جگہ تک مین جہان تک خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی
حالت مین گذرنے والا نظر پڑے اور مفسد نماز نہین گذرنا گذرنے والے کا سامنے
نمازی کے اُسکی جاے قیام سے جانب قبلہ کی دیوار تک گھر مین اور چھوٹی مسجد مین
کہ گھر اور چھوٹی مسجد مثل ایک مکان کے ہی اسی سبب سے اُسکے اندر امام اور
مقتدیون مین مقدار دو صفون کے فاصلہ ہونا مانع اقتدا نہین اور جنگل اور
بڑی مسجد مین اُسقدر فاصلہ اقتدا کا مانع ہوتا ہی اور مفسد نماز نہین گذرنا گذرنے
والے کا دکان کے نیچے نمازی کے سامنے جبکہ وہ دکان پر نماز پڑھتا ہو بشرطیکہ
برابر آجانے بعض اعضا گذرنے والے کے بعض اعضاے نمازی سے اور یہی حکم
نہ ٹوٹنے نماز کا ہی چھت اور تخت اور ہر اونچی چیز کا جسکی بلندی گذرنے والے کے
قد سے کم ہو اور قول ضعیف یہ ہی کہ مقدار سترہ سے یعنی ایک ہاتھ سے کم ہو جیسا

یا گردسیا ہوا دُھرے کپڑے کے اور بخلاف بچھے ہوئے کپڑے کے نجاست پر اگر بو
یا رنگ نجاست کا معلوم نہو اور اگر نمازی قبلہ کی طرف مُنھ کیے ہوئے بقدر ایک صف کے
چلا پھر ٹھہرا بقدر ایک رکن کے پھر چلا اور ٹھہرا اُسی قدر اور اسی طرح چلا گیا تو نماز نہ ٹوٹیگی
اگرچہ بہت دفعہ چلا اور ٹھہرا ہو جب تک کہ مکان مختلف نہو گا یعنی اگر مسجد سے اور
صحرا مین صفون سے باہر نہوا ہوگا اگر باہر ہو گیا تو ٹوٹ جائیگی جیسے ایک ہی دفعہ مین
بقدر دو صفون کے چلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور حالت جہاد مین بہت چلنے اور
جگہ مختلف ہو جانے سے بھی نماز نہین ٹوٹتی اور مرتد ہو جانے سے یعنی نیت یا اعتقاد
کفر کرنے سے اور مر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے پس اگر بعد قعدۂ اخیرہ کے امام مر گیا
تو نماز مقتدیون کی باطل ہو گئی سر نو سے پڑھی جائے اور عمل مفسد مین نمازی کا
اختیار ہونا شرط نہین مثلاً عورت نماز پڑھتی ہے اور مرد نے اُسکو شہوت سے چھوا
یا بدون شہوت کے بوسہ دیا تو بسبب پائے جانے دواعی جماع کے عورت کے
ساتھ نماز ٹوٹ جائیگی اگر مرد نماز پڑھتا ہے اور عورت نے بوسہ دیا تو عورت فاعل
جماع کی نہین ہے اُسکی طرف سے دواعی جماع کا پایا جانا داخل جماع نہین جب تک مرد کو
شہوت نہو اور ہر حدث مفسد نماز ہے اگر عمداً ہو اور مفسد نماز ہے کسی رکن کو چھوڑنا
بدون ادا کے مثلاً ایک سجدہ چھوڑ دیا اور سلام پھیرنے تک اُسکو ادا نہ کیا اور مفسد
نماز ہے چھوڑنا کسی شرط کا بدون عذر کے اور مفسد نماز ہے پہلے کر لینا مقتدی کا کسی
رکن کو جسمین اسکا امام شریک نہوا ہو مثلاً اگر مقتدی نے امام سے پیشتر رکوع کیا
اور امام کے رکوع سے پیشتر اپنا سر اُٹھا لیا اور پھر اُس رکوع کو امام کے ساتھ یا اُسکے بعد
دوبارہ نہ کیا تو مقتدی کی نماز نہو گی اور اگر مسبوق اپنی نماز فائتہ ادا کرنے کو کھڑا ہو گیا

اسلیے رفع یدین کرنے والے کے پیچھے نماز جائز نہین اسکو محقق حنفیہ نے رد کیا ہی
جیسے کہ قریب اوپر گذرا اور مقتدی کی قرأت سے نماز فاسد نہین ہوتی لیکن مکروہ ہوگی
اور نماز صحیح ہوگی صحیح تر قول مین درمختار کے قرأت کے احکام مین مذکور ہی اور ایک
مسجد مین کئی متعدد جماعتون مین اگر پہلی جماعت مثلاً شافعی کی ہو تو اُسی کی اقتدا
افضل ہی بلکہ تاخیر مکروہ ہی کیونکہ تکرار جماعت ایک مسجد مین مکروہ ہی ہمارے نزدیک قول
معتمد پر مگر جب ہو جماعت اولی غیر اہل اُس مسجد کے یا ادا کیجائے جماعت بر وجہ کراہت کے
تب کراہت نہین اور حالت جماعت شافعی مین مثلاً شغل کرنا نماز سنتون کے ساتھ
انتظار مین مثلاً حنفی کے ممنوع اور اُسکے لیے بیٹھا رہنا مکروہ ہی اور بے عذر قبلہ کی
طرف سے سینہ پھیرنا پس اگر نمازی نے اپنا بے وضو ہونا گمان کر کے قبلہ کی طرف سے
سینہ پھیرا پھر جانا کہ حدث نہین ہی پس اگر یہ علم مسجد سے نکلنے کے پیشتر ہوا تو نماز
نہ ٹوٹیگی و گر بعد نکلنے کے ہوگا تو ٹوٹ جائیگی بسبب مختلف ہو جانے مکان نماز کے
اور قہقہہ سے اور ضحک یعنی اُس ہنسنے سے کہ دوسرا یا صرف آپ سُنے کوئی نماز ہو
ٹوٹ جاتی ہی لیکن نابالغ کی صرف رکوع والی نماز ٹوٹ جاتی ہی اور اگر نمازی نے
کسی فرض کو ترک کیا مثلاً اُسکی برہنگی بقدر ربع عضو کے کہ نماز کی منع کرنے والی ہی
کھل گئی پس اگر حقیت مین اُسنے اس حال مین کوئی رکن ادا کر لیا تب تو ابی یوسف
اور محمد کے نزدیک نماز ٹوٹ جائیگی و اگر ادا نہین کیا مگر اس حالت مین اسقدر زمانہ گذرا
کہ ادا کر سکتا تھا تو ابی یوسف کے نزدیک نماز ٹوٹ جائیگی یہی مختار ہی اور جس چیز کے
نیچے کی نجاست اوپر کی جانب سرایت نہ کرے اُسکے اوپر نماز درست ہی اور مفسد ہی
نماز پڑھنی بالکل سوزن کا دہرے کپڑے پر جسکا استر نجس ہو بخلاف بدون سلا ہوا

گو عمر بھر نہ کرے اور اولیٰ یہ کہ جب صحیح ثابت ہوا شارع علیہ السلام سے کرنا دو فعلون کا
دو وقتون مین تو جب تک نسخ ثابت نہو عمل کرے بکلف ایکدفعہ اسپر اور ایکدفعہ اُسپر
میزان شعرانی اور منسوخ ہونے مین کسی کے قول پر اعتماد نہین کیا جاتا جب تک نقل صحیح
اور معارضہ صریح نہ معلوم ہو کیونکہ نسخ مین ایک حکم کا ترک اور دوسرے کا ثابت کرنا ہوتا ہے
پس اس امر مین اعتماد نقل اور تاریخ پر ہے سو اہل علم کو چاہیے کہ جہان تک ہو سکے
حضرت صلعم کے اقوال اور افعال اور عادات متنوعہ یعنی طرح طرح مین مطابقت دین
جب دو امرون مین کسی طرح موافقت نہو سکے تو ایک کو جسکا زمانہ آخر ہے ناسخ اور
دوسرے کو جسکا زمانہ اول ہے منسوخ جان لین تفسیر اتقان مطبوعہ لاہور صد ۲۵۱
اور حافظ ابوبکر حازمی کچھ فرماتے ہین کہ درصورت جمع نہو سکنے کے حکم منسوخ ہونے کا
جلد نہ کرنا چاہیے کیونکہ شاید وجہ تطبیق ہماری سمجھ مین نہ آئی ہو اور حقیقت مین ہو یا اور
کسی کی سمجھ مین آئی ہو اور شامی کے باب امامت مین شافعی وغیرہ مثل اُسکے کے
ساتھ اقتدا کے ذکر مین مذکور ہے کہ وہ باتین جو مفسد نماز ہین یہ ہین قصداً رجامت
یعنی پچھنے سے خون نکلوانے کے بعد یا قی یا تکسیر کے بعد بدون وضو جدید کے
نماز پڑھنی اور مثل اُنکے سو ذکر اُسکا باب امامت مین گذرا اور جو باتین ایک کے نزدیک
سنت اور دوسرے کے نزدیک مکروہ یعنی مفسد نماز نہین مثلاً آمین یا بسملہ کہنا
بلند یا پست آواز سے یا ہاتھون کو پھیلانا قنوت مین یا انتقالات مین رفع یدین وغیرہ
اُنکی رعایت امام پر واجب نہین یعنی ایسی باتین اگر امام کرتا بھی ہو تو اُسکے پیچھے
نماز جائز ہے بلکہ اکیلے پڑھنے سے اُسی کی واگر پائے تو موافق کی اقتدا افضل ہے
اور بعضون نے روایت نکول کی دست آویز سے کہا ہے کہ رفع یدین سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

ایک آیہ پڑھنی مفسد نماز ہو اسلیے کہ اسطرح پڑھنا تعلم ہی گویا قرآن سکھاتا جاتا ہی اور نمازی سیکھتا ہی اور تعلم و تعلیم نماز کی مفسد ہی لیکن اگر حافظ ہو اُسکا جسکو دیکھ کے بدون مکتوب اُٹھائے پڑھا تو نماز کا مفسد نہوگا اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک دیکھ کے پڑھنا جائز ہی کراہت کے ساتھ بسبب مشابہت اہل کتاب کے کہ وہ بھی نماز مین توریت اور انجیل دیکھ کے پڑھتے ہین یعنی اگر نمازی قصد تشبہ کا کریگا تو کراہت ہوگی کیونکہ مشابہ ہونا اہل کتاب سے ہر چیز مین مکروہ نہین مثلاً کھانا اور پینا اور دوسری ضروریات بدنی مسلمان اور اہل کتاب مین یکسان ہین تو مشابہت سے کچھ حرج نہین بلکہ بُری بات مین اور اُس چیز مین مشابہت مکروہ ہی جس سے قصد مشابہ ہونیکا کیا جائے اور سہو اُسمین بھی کوئی چیز منہ کے باہر کی لیکے کھانی اگرچہ بقدر تل کے ہو اور کھائی یا پی چیز کا فضلہ جو دانتون مین باقی ہو اُسے کھانا پینا اگر بقدر چنے کے ہو اور اُس سے کم مفسد نہین بشرطیکہ بے چبائے اُسے نگل جائے اور پے در پے تین بار چبانا لیکن کسی چیز کا صرف مزہ مفسد نماز نہین اور وہ عمل کثیر کرنا جو اعمال نماز سے نہو اور نہ اُسکی اصلاح کے لیے ہو اور نہ کوئی عذر ہو اور عمل کثیر کی تعریف مین صحیح تر قول یہ ہی کہ اُسکا کرنے والا دیکھنے والے کی نظر مین بہ ظن غالب معلوم ہو کہ نماز نہین پڑھتا پس رکوع کرنے کے وقت اور اُس سے سر اُٹھانے کے وقت اور وقت ہاتھ باندھنے کے تیسری رکعت کے لیے رفع یدین یعنی دونون ہاتھون کا اُٹھانا مفسد نماز نہین مذہب قوی کے بموجب اور روایت فساد مخالف ہی روایت اور درایت کے بلکہ محققین لکھتے ہین کہ رفع یدین سنت غیر موکدہ ہی ثواب پاویگا کرنے والا اُسکا موافق اپنے کیے کے اور ملامت نہ کیا جاویگا ترک کرنے والا اُسکا

دو حرف یا زیادہ پیدا ہوں اور غرض صحیح نہو اور بدون حرف کے بے عذر مکروہ ہے
پس اگر اپنی آواز کی درستی کے لیے کھکارے یا اسلیے کہ امام کو ہدایت ہو جائے کہ
غلطی کو چھوڑ کے صواب اختیار کرے یا کھکارنے سے یہ بتلانا منظور ہو کہ میں
نماز میں ہوں تو ان صورتوں میں نہ فساد ہے نہ کراہت مذہب صحیح پر اور وہ دعا کرنی
جو قرآن و سنت میں نہو اور مخلوق سے طلب کرنا محال نہو اور یہ مسئلہ مفصل صفت
نماز میں مذکور ہوا اور مصیبت یا درد میں باوجود ضبط ہو سکنے کے بلند آواز سے
اہ یا آہ یا اُف یا تف کرنا یا حروف آمیز آواز سے رونا مگر جو شخص اپنے نفس کو آہ
کرنے سے نہیں روک سکتا اُسکے لیے مفسد نہیں اور بسبب ذکر جنت یا دوزخ کے
آہ وغیرہ مفسد نہیں اور اپنے امام کے سوائے اور شخص کو تعلیم کے قصد سے ایک مرتبہ بھی
فتح یعنی لقمہ دینا اور اپنے مقتدی کے سوائے اور کسی کا لقمہ تعلیم کے قصد سے
دیا ہوا لینا لیکن اپنے امام کو لقمہ دینا مفسد نماز نہیں مطلقاً یعنی نہ دینے والے کی
نماز کا مفسد ہے نہ لینے والے کی نماز کا ہر حال میں ہاں اگر کسی نماز پڑھنے والے سے
لقمہ کو مقتدی نے سنکر اپنے امام کو بتایا اور امام نے اُسے لے لیا تو سبکی نماز
ٹوٹ جائیگی اور لقمہ دینے والا مقتدی نیت بتلانے کی کرے قرأت کی نیت نہ کرے
اور مقتدی کے حق میں فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے بلکہ توقف کرے تاکہ امام دوبارہ پڑھ کے
خود سنبھالے اسی طرح امام کے حق میں مکروہ ہے قرأت میں اتنا رکنا اور اُلجھنا
کہ مقتدی کو بتانا ہی پڑے بلکہ اُسکو چاہیے کہ متشابہ کو چھوڑ کر دوسری آیہ
پڑھنے لگے جسکے ملانے سے معنی نہ بگڑتے ہوں یا دوسری سورہ شروع کردے
یا اگر قرأت بقدر واجب پڑھ چکا ہو تو رکوع کردے اور مکتوب کو دیکھ کے قرآن کی

بے وضو ہو گئے اور مسجد سے تجاوز کر گئے تو امام کی نماز پوری ہوئی اپنی نماز پر بنا کرے اور مقتدی کی نماز ٹوٹ جائیگی اور اگر نمازی کو نکسیر پھوٹی تو اُسکے بند ہونے تک توقف کرنا پھر وضو کر کے بنا کرنا جائز ہے

باب اُن امور کے بیان مین جو نماز کو توڑتے ہین اور جو مکروہ ہین

توڑتا ہے نماز کو آواز ظاہر کر کے کلام کرنا مطلقاً بقدر تشہد بیٹھنے کے قبل کلام اگرچہ سونے کی حالت مین کیا ہو یہی مختار ہے یا نسیان سے یعنی نماز مین اپنا ہونا بھول گیا ہو یا جاہل ہو یعنی اُسکو معلوم نہ تھا کہ کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا خطا سے یعنی چوک کے کلام کیا ہو یعنی قصد قرأت یا ذکر کا تھا بجائے اُسکے کلام صادر ہوا یا اکراہاً یعنی اُس سے کسی نے بجبر کلام کرایا ہو بقدر تشہد بیٹھنے کے قبل اور کلام تلفظ کرنا ہے صحیح دو حرفون کا یا اُس ایک حرف کا جس سے مطلب سمجھا جائے مثلاً ع بمعنی حفاظت کر اور ق بمعنی بچا تو اور بے معنی کا بولنا کلام مین داخل نہین پس مفسد نماز نہین مگر مکروہ ہے اور کلام درستہ اور سہو سے کرنا یکسان ہے پہلے بیٹھنے بمقدار تشہد کے کیونکہ بعد قعود کے مطلقاً مفسد نہین اور کسی آدمی پر سہواً بھی تحیت کا سلام کرنا گو لفظ علیکم نکلا ہو اگر کوئی شخص موجود نہ تھا اور کیا مثلاً قعدۂ اول مین نماز تمام ہونے کے گمان سے تو سہواً مفسد نماز نہین عمداً مفسد ہے لیکن نماز جنازہ مین سہواً سلام کرنا معاف ہے اور سلام کا زبان سے جواب دینا گو سہواً ہو اور نہین توڑتا نماز کو ہاتھ سے سلام کا جواب دینا بلکہ مکروہ ہے مذہب معتمد پر ہان اگر مصافحہ کرے سلام کی نیت سے تو فقہا نے کہا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے غالباً اسوجہ سے کہ مصافحہ فعل کثیر ہے اور جس چیز سے نمازی نے قصد کیا ہو جواب دینے کا یا قصد کیا جائے اُس سے خطاب کا وہ مفسد نماز ہے اور کھکارنا اگر

نہ مقتدی پر نہ امام پر اور قعدۂ اخیرہ من بعد قدر تشہد کے اگر امام قہقہہ یا دانستہ حدث کرے
تو لاحق کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اگر نمازی بے وضو ہو گیا اپنے رکوع یا سجدہ میں
تو وضو کر کے نماز سابق پر بنا کرے اور بنا میں اُس رکوع یا سجدہ کو پھر کرے
جسمیں حدث ہوا لیکن وضو ٹوٹنے کے بعد اگر رکن کو ادا کرنے کے ارادے سے
سر اُٹھایا ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی پس اگر رکوع یا سجدہ میں بے وضو ہو گیا پس سر
اُٹھایا تسمیع یا تکبیر کہتا ہوا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور مجرد اُٹھنا بے تسمیع یا بے تکبیر کے
یا بے نیت ادا کے مفسد نماز نہیں اور اگر اپنے رکوع یا سجدہ میں یاد کیا کہ ایک
سجدہ نماز کا یا تلاوت کا ترک ہوا ہے اور رکوع سے بدون سر اُٹھانے کے جھک پڑا
یا سجدہ سے سر اُٹھایا اور چھوٹے ہوئے سجدہ کو یاد کر کے کر لیا تو مستحب ہے کہ اُس رکوع
اور سجدہ کو دوبارہ کرے جس میں یاد کیا تھا اور سجدۂ سہو کرے اور اگر چھوٹے ہوئے
سجدہ کو تاخیر کرے آخر نماز تک تو صرف اُسی سجدہ کو قضا کرے اور سجدۂ سہو کرے
اور اگر کوئی شخص صرف ایک مقتدی کا امام ہوا پھر امام بے وضو ہو کے مسجد سے
باہر ہوا تو متعین ہو گا مقتدی واسطے امامت کے بدون نیت کے اگر صلاحیت
امامت کی رکھتا ہو اور اگر مسجد سے خارج نہ ہو گا تو وہ اپنی امامت پر قائم رہیگا
مقتدی امام نہ ہو جائیگا اور اگر مقتدی میں صلاحیت امامت کی نہ ہو گی مثلاً
مقتدی لڑکا ہو گا تو اس مقتدی کی نماز ٹوٹ جائیگی بالاتفاق اور امام کی
نماز نہ ٹوٹیگی صحیح تر قول کے بموجب اگر امام نے اُسکو تشہد اخیر کے پہلے خلیفہ کیا ہو
تو گر کیا تو امام اور خلیفہ دونوں کی نماز باطل ہو گی بالاتفاق اور اگر قعدہ میں قدر تشہد کے
بعد خلیفہ کریگا تو امام کی نماز نہ ٹوٹیگی اور اگر ایک شخص دوسرے کا امام ہوا اور دونوں

تو خلیفہ ایک رکعت پڑھکے بیٹھے پھر کھڑا ہوکے اپنی باقی نماز پڑھ لے اور مقتدی اصل
باقی مین نہ متابعت کرین بلکہ اُسکے فارغ ہونے تک صبر کرین جب وہ سلام پھیر چکے
اُسوقت اپنی اپنی باقی نماز تنہا پڑھ لین اور اگر خلیفہ مسبوق ہو دو رکعتون سے تو بھی
دو قعدہ اُسپر فرض ہونگے یعنی ایک قعدہ امام کی نیابت کا اور دوسرا خود اُسکا
قعدۂ اخیرہ اور اگر امام نے اشارہ کیا مسبوق کو کہ مین نے پہلے دو گانہ مین قرأت
نہین پڑھی تو چارون رکعتون مین اُسپر قرأت فرض ہوگی پھر جب مسبوق امام کی
نماز تمام کر چکے تب مدرک کہ یعنی اُس شخص کو خلیفہ کرے جو تحریمہ سے شریک ہوتا
کہ وہ سلام پھیرے اور بعد تمام کرنے امام کی نماز کے سلام پھیرنے کے لیے مدرک کو
خلیفہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اگر مسبوق وہ حرکت کرے جو مخالف نماز ہو مثلاً ہنسنا
تو مسبوق کی نماز ٹوٹ جائیگی لیکن اُس مقتدی کی نماز نہ ٹوٹیگی جسکے ارکان نماز
پورے ہوگئے ہون اور اسی طرح ٹوٹ جائیگی نماز امام اول بے وضو کی اگر وہ نماز سے
فارغ نہوا ہو صحیح تر قول مین اور قعدۂ اخیرہ مین قدر تشہد کے بعد امام کے قہقہہ یا دانستہ
حدث کرنے سے مسبوق کی نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر جب مسبوق اپنی نماز پڑھنے مین مشغول
ہوکے ایک رکعت کا سجدہ کر چکا تو اب اگر امام کوئی حرکت بے وضو ہونے کی دانستہ کریگا
تو نماز مسبوق نہ ٹوٹیگی اور قعدۂ اخیرہ مین قدر تشہد کے بعد اگر امام نے کلام کیا
یا مسجد سے تجاوز کر گیا تو نماز مسبوق بالاتفاق نہین ٹوٹی اور اس صورت مین
جس مقتدی کے ارکان نماز پورے ہوگئے ہون اُسپر واجب ہے کہ سلام پھیرے
لیکن قعدۂ اخیرہ مین قدر تشہد کے بعد امام کے قہقہہ کرنے سے یا دانستہ حدث کرنے سے
جو مفسد نماز ہے مقتدی مذکور کی نماز تمام ہوجاتی ہے اور سلام پھیرنا واجب نہین ہوتا

پس اگر عمل کثیر سے نکالیگا تو نماز پوری ہوجائیگی باتفاق امام اور صاحبین کے اور قادر ہونا اشارہ سے پڑھنے والے کا رکوع اور سجدہ پر اور یاد ہونا نماز قضا کا اپنے ذمہ اگر منفرد یا امام ہو یا اپنے امام کے ذمہ اگر مقتدی ہو حالانکہ جسکے ذمہ نماز قضا ہو وہ صاحب ترتیب ہو اور وقت وسیع اور آفتاب کا نکلنا فجر کی نماز مین بعد تشہد کے اور وقت عصر کا داخل ہونا جمعہ کی نماز مین اس طرح کہ امام قعدہ مین ٹھہرا رہا یہان تک کہ سایہ دو مثل ہوگیا اور گر جانا جبیرہ کا صحت کے بعد اور جبیرہ وہ تیلیان ہین جنسے ٹوٹے عضو کو باندھتے ہین اور نماز جب باطل ہوتی ہو تو اصل سے باطل ہوجاتی ہے مگر پانچ صورتون مین نفل ہوجاتی ہو یعنی اس صورت مین کہ فائتہ نماز یاد کرے یا نماز پڑھنے کی حالت مین وقت نکل جائے یا اشارہ سے پڑھنے والا قادر ہوجائے رکوع اور سجدہ پر لیکن اگر باوضو مقتدی نے تیمم والے کے پیچھے نماز پڑھی اور قعدۂ اخیرہ مین قدر تشہد کے بعد امام پانی پر اور اُسکے استعمال پر قادر ہوگیا تو اُسکی نماز نفل ہوجائیگی اور تیمم سے امامت کرنے والے امام کی نماز باطل ہوجائیگی اور اگر لاحق خلیفہ کیا جائے تو اُسکو چاہیے کہ لوگون کو اشارہ سے منع کرے کہ میری متابعت نہ کرنا جب تک مین فوت ہوئی نماز کو نہ پڑھ چکون پھر اول اُسی کو پڑھے اُسکے بعد جہان سے امام کی نماز باقی ہو اُسکو پڑھائے اُسمین مقتدی اُسکی متابعت کرین فارغ ہونے تک اور اگر مسافر نے مقیم کو خلیفہ کیا اور مقتدی مسافر اور مقیم ملے جلے ہین تو اُسکو چاہیے کہ دو رکعتون کے بعد کسی مسافر کو خلیفہ کرے کہ وہ سلام پھیر دے پھر مقیم مقتدی دو رکعتین باقی اکیلے اکیلے بدون قرأت کے پڑھ لین اور اگر مسبوق خلیفہ اور دوسرے مقتدی نماز امام کی مقدار نہ جانتے ہون مثلاً سب مسبوق ہون

نماز سے فارغ نہوا ہو تو امام جس جگہ نماز پڑھتا ہو یا اُسکے قریب جہان سے اقتدا درست ہو
چلا جانا واجب ہی بشرطیکہ امام مین اور اُسکے خلیفہ مین کوئی امر مانع اقتدا ہو جیسے
مقتدی کہ اگر اُسکو حدث ہو تو وضو کرکے اپنی جگہ مین چلا جانا واجب ہی بشرطیکہ
اُسمین اور امام مین مانع اقتدا ہو ورنہ وضو کی جگہ سے بھی اقتدا کر سکتا ہی اور اگر
نمازی دانستہ کوئی کام مخالف نماز کے کرے بعد اپنے بیٹھنے کے مقدار تشہد کے
قعدۂ اخیرہ مین اگرچہ بعد بے وضو ہو جانے کے وہ کام کیا ہو تو اُسکی نماز صحیح ہو گی
بسبب پورا ہو جانے فرضون کے ہان یہ نماز اعادہ کی جائیگی بسبب چھوٹنے
سلام واجب کے اور اگر قعدۂ اخیرہ مین بقدر تشہد بیٹھنے کے پیشتر وہ عمل
مخالف نماز بے اختیاری سے پایا جائے تو نماز باطل ہو گی اور اگر بعد بیٹھنے
مقدار تشہد کے کوئی فعل مخالف نماز بے اختیار پایا گیا تو نماز باطل ہو گی
ان مسائل مین امام صاحب کے نزدیک اور صحیح ہو گی صاحبین کے نزدیک اور ترجیح دی ہی
کمال نے صاحبین کے قول کو اور شرنبلالیہ مین ہی کہ ظاہر تر قول صاحبین کا ہی
پس اُن مسائل کا پہلا مسئلہ یہ ہی کہ اگر بسبب نہ ملنے پانی کے یا نہ استعمال کر سکنے کے
تیمم کرکے نماز پڑھی اور قعدۂ اخیرہ مین تشہد کے بعد پانی نظر آیا یا اُسکے استعمال پر
قادر ہو گیا تو نماز باطل ہو گی امام رحمہ اللہ کے نزدیک اور صحیح ہو گی صاحبین کے
نزدیک اور نمازی کے مسح کی مدت کا گذرنا جسوقت مین کہ پانی پاوے اور بسبب
سردی کے پانون کے ضرر کا نہ خوف ہو اور سیکھنا اُمی کا ہی آیہ کو اور پانا برہنہ کا
ایسے لباس کو جس سے نماز درست ہی اور نکالنا مسح کرنے والے کا اپنے ایک موزہ کو
عمل قلیل سے مثلاً موزہ ڈھیلا تھا ادنیٰ حرکت کے ساتھ پانون سے نکل گیا

پیش ہوگی تو وہ بھی بنا نہ کرسکیگا اور اگر کھولے اپنا ستر استنجا کرنے مین یا عورت کھولے
اپنا ہاتھ وضو کے لیے تو نماز ٹوٹ جائیگی اور بنا درست نہ ہوگی بشرطیکہ ستر کھولنے کے لیے مضطر ہو
پس اگر ناچار کھولنا پڑے مثلاً ستر کے ساتھ استنجا یا عورت کو وضو ممکن نہ ہو تو
نماز نہ ٹوٹیگی یا وضو کے لیے جانے یا واپس آنے کی حالت مین قرأت پڑھی تو نماز
ٹوٹ جائیگی صحیح تر قول مین بخلاف تسبیح کہنے کے صحیح تر قول مین کہ اُس سے نماز
نہ ٹوٹیگی یا پانی مانگا اشارہ سے یا اُسکو خرید تعاطی سے تو نماز ٹوٹ جائیگی اور
تعاطی کے یہ معنی کہ دام سامنے بیچنے والے کے رکھدینا اور بکی ہوئی چیز کو اُٹھا لینا
زبان سے ایجاب وقبول نہ کرنا تو جب تعاطی سے نماز ٹوٹ جاتی ہو تو ایجاب وقبول کے
ساتھ خریدنے سے بطریق اولیٰ ٹوٹ جائیگی اور اگر بڑھ گیا قریب کے پانی سے دوسرے
پانی کی طرف تو مانع بنا ہو مگر مقدار دو صفون کے تجاوز کرنا یا قریب کے پانی کو
چھونے کے سبب سے یا اُسپر اُبھرا ہوا کثیر ہونے کی جہت سے یا قریب کا کنواں چھوڑ کے
دوسرے پانی پر جانا بنا کا مانع نہین اسلیے کہ کنوئین سے پانی نکالنا مانع بنا ہو
مذہب مختار پر اور خلیفہ کرنے کا اور بنا کا منع کرنے والا ہو بے عذر توقف کرنا
مقدار ادائے رکن کے اگرچہ قصد رکن کے ادا کا نہ کیا ہو بعد پیش ہونے حدث کے
مگر عذر کی جہت سے توقف کرنا منع کرنے والا نہین جیسے نیند یا نکسیر کے باعث سے
مثلاً توقف کرنا اور جبکہ درست ہو امام کو بنا کرنا بسبب نہ پائے جانے موانع بنا کے
تو بقدر ادائے رکن کے بے توقف کیے ہوئے وضو کرے ساتھ ہر سنت کو وضو کی
سنتون سے اور بنا کرے اُس نماز پر جو پڑھ چکا ہو اور اُسے تمام کرے اُسی جگہ جہان
وضو کیا ہو اور وہان تمام کرنا بہتر ہو یا پھر آوے اپنی جگہ پر مثل منفرد کے وگر خلیفہ

اور فقط اسینہ پر ہاتھ رکھے سہو کے لیے اگر امام کے ذمہ ہو اور اگر خلیفہ کو معلوم ہو
تو اشارہ کی حاجت نہین اور امام خلیفہ کرے اُسوقت تک کہ صحرامین صفون سے
یا موضع سجود سے تجاوز نہ کیا ہو اور گر مسجد مین ہو تو جب تک باہر نہ نکلا ہو قول معتمد پر
اسلیے کہ امام اپنی امامت پر باقی ہے لیکن جب اس حد سے تجاوز کر جائیگا یا اگرچہ بدون
اشارہ امام کے خود کوئی شخص مقتدیون مین سے امامت کی نیت کر کے بجاے
امام جا کھڑا ہوگا تو اُسوقت اُسکی امامت باقی نہ رہیگی وہ مقتدی امام ہو جائیگا
اگرچہ وہ صفون سے یا مسجد سے نہ نکلا ہو اور یہی حکم ہے منفرد کے لیے اور اگر بعد کھڑے
ہو جانے خلیفہ کے امام کی جگہ مین امام کسی فائتہ نماز کو یاد کریگا یا کلام کریگا تو قوم کی نماز
نہ ٹوٹیگی اور اگر پانی مسجد کے اندر ہو تو حاجت خلیفہ کرنے کی نہین اور گر خلیفہ کر دیگا
تو اُسکی نماز نہ ٹوٹیگی اور سر نو سے اپنی نماز پڑھنی اُس امام کو افضل ہے جواب
خلیفہ کر کے وضو کرنے کو آیا ہے اور متعین ہے سر نو سے نماز پڑھنی اگر بقدر تشہد نہ بیٹھا
بسبب جنون کے یا بسبب دانستہ حدث کرنے کے یا بسبب حدث کے گمان پر
تجاوز کر جانے کے اُن حدون سے جنکا ذکر پہلے گذرا یا بسبب اُسکے جو غسل واجب
کرنے والا ہے سونے سے یا فکر سے یا دیکھنے یا شہوت کے ساتھ چھونے سے یا بسبب
بیہوشی یا قہقہہ کے اور جائز ہے امام کو خلیفہ کرنا جبکہ بند ہو جائے قدر فرض قرأت کے
پڑھنے سے اور قرأت سے رُکنا بسبب خجالت کے ہو یا بسبب خوف کے اور اگر
بول یا براز کے باعث سے امام نماز سے رُک جائے یا امام عاجز ہو رکوع اور سجود سے تو خلیفہ
کرنا جائز نہین اور خلیفہ نہ کرے اجماعاً اگر بھول جائے قرأت کو سر سے اسلیے کہ
امام اس صورت مین اُمی ہو گیا اور قوم کی نماز باطل ہو گئی پس اگر منفرد کو یہ صورت

نہ لگ جائے تیسری یہ کہ وہ حدث موجب غسل نہو مثلاً سوچنے سے انزال نہو گیا ہو
اور چوتھی یہ کہ حدث کا نادر الوجود نہونا پانچوین یہ کہ نمازی نے کوئی رکن حدث کے
ساتھ ادا نہ کیا ہو مثلاً سجدہ مین حدث ہوا اور اپنا سر بہ قصد ادا اُٹھایا تو نماز سر نو سے
پڑھے چھٹی یہ کہ وضو کے لیے جانے یا واپس آنے کی حالت مین کوئی رکن نہ ادا کیا ہو
ساتوین یہ کہ کوئی فعل مخالف نماز نہ کیا ہو آٹھوین یہ کہ کوئی کام ایسا بھی نہ کیا ہو
جس سے نمازی کو چارہ ہو مثلاً پانی پاس تھا اور بلا ضرورت دور چلا گیا نوین یہ کہ
بدون عذر کے دیر نہ کی ہو اور عذر مثلاً انبوہ کا ہونا پس اگر بدون انبوہ کے مقدار
ادا کرنے رکن کے توقف کریگا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور بنا جائز نہو گی دسوین یہ کہ
اُس حدث سے پیشتر کا کوئی حدث ظاہر نہوا ہو جیسے گذر جانا مدت مسح موزہ کی
کہ اس صورت مین بھی نماز ٹوٹ جائیگی گیارھوین یہ کہ اُسنے کوئی نماز قضا یاد نکی ہو
اس صورت مین کہ وہ ترتیب والا ہو بارھوین یہ کہ مقتدی نے اپنی جگہ کے سوا مین
نماز کو پورا نہ کیا ہو اور مقتدی اُس امام کو بھی شامل ہی جو اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو
تیرھوین یہ کہ امام نے ایسے شخص کو خلیفہ نہ کیا ہو جو لائق امامت نہ ہو مثلاً عورت کو
یا لڑکے کو وگر کیا تو سبکی نماز فاسد ہو گی پس اگر امام کو وہ حدث ہو جو بنا کا
مانع نہو اگرچہ بعد تشہد کے ہو اور گو نماز جنازہ ہو تو کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ کرے
اشارہ سے یا محراب کی طرف کھینچنے سے اور امام اشارہ کرے خلیفہ کی طرف اُسقدر
اُنگلیون سے جو رکعت باقی ہون اور رکھے اپنا ہاتھ زانو پر رکوع کے چھوٹ جانے کے لیے
اور پیشانی پر سجدہ کے رہ جانے کے لیے اور منھ پر قرأت کے رہ جانے کے لیے
اور پیشانی اور زبان دونون پر ہاتھ رکھے سجدۂ تلاوت کے چھوٹ جانے کے لیے

اور فقط سینہ پر ہاتھ رکھے سہو کے لیے اگر امام کے ذمہ ہو اور اگر خلیفہ کو معلوم ہو
تو اشارہ کی حاجت نہین اور امام خلیفہ کرے اُسوقت تک کہ صحرا مین صفون سے
یا موضع سجود سے تجاوز نہ کیا ہو اگر مسجد مین ہو تو جب تک باہر نہ نکلا ہو قول معتمد پر
اسلیے کہ امام اپنی امامت پر باقی ہے لیکن جب اس حد سے تجاوز کر جائیگا یا اگرچہ بدون
اشارہ امام کے خود کوئی شخص مقتدیون مین سے امامت کی نیت کر کے بجاے
امام جا کھڑا ہوگا تو اُسوقت اُسکی امامت باقی نہ رہیگی وہ مقتدی امام ہو جائیگا
اگرچہ وہ صفون سے یا مسجد سے نہ نکلا ہو اور یہی حکم ہے منفرد کے لیے اور اگر بعد کھڑے
ہو جانے خلیفہ کے امام کی جگہ مین امام کسی فائتہ نماز کو یاد کریگا یا کلام کریگا تو قوم کی نماز
نہ ٹوٹیگی اور اگر پانی مسجد کے اندر ہو تو حاجت خلیفہ کرنے کی نہین اگر خلیفہ کر دیگا
تو اُسکی نماز نہ ٹوٹیگی اور سر نو سے اپنی نماز پڑھنی اُس امام کو افضل ہے جواب
خلیفہ کر کے وضو کرنے کو آیا ہے اور متعین ہے سر نو سے نماز پڑھنی اگر بقدر تشہد نہ بیٹھا
بسبب جنون کے یا بسبب دانستہ حدث کرنے کے یا بسبب حدث کے گمان پر
تجاوز کر جانے کے اُن حدون سے جنکا ذکر پہلے گذرا یا بسبب اُسکے جو غسل واجب
کرنے والا ہے سونے سے یا فکر سے یا دیکھنے یا شہوت کے ساتھ چھونے سے یا بسبب
بیہوشی یا قہقہہ کے اور جائز ہے امام کو خلیفہ کرنا جبکہ بند ہو جائے قدر فرض قرات کے
پڑھنے سے اور قرات سے رُکنا بسبب خجالت کے ہو یا بسبب خوف کے اور اگر
بھول یا بیمار کے باعث سے امام نماز سے رُک جائے یا امام عاجز ہو رکوع اور سجود سے تو خلیفہ
کرنا جائز نہین اور خلیفہ نہ کرے اجماعاً اگر بھول جائے قرات کو سر سے اسلیے کہ
امام اس صورت مین اُمی ہو گیا اور قوم کی نماز باطل ہو گئی پس اگر منفرد کو یہ صورت

نہ لگ جائے تیسری یہ کہ وہ حدث موجب غسل نہو مثلاً سوچنے سے انزال نہو گیا ہو
اور چوتھی یہ کہ حدث کا نادر الوجود نہونا پانچوین یہ کہ نمازی نے کوئی رکن حدث کے
ساتھ ادا نہ کیا ہو مثلاً سجدہ مین حدث ہوا اور اپنا سر بہ قصد ادا اُٹھایا تو نماز سر نو سے
پڑھے چھٹی یہ کہ وضو کے لیے جانے یا واپس آنے کی حالت مین کوئی رکن نہ ادا کیا ہو
ساتوین یہ کہ کوئی فعل مخالف نماز نہ کیا ہو آٹھوین یہ کہ کوئی کام ایسا بھی نہ کیا ہو
جس سے نمازی کو چارہ ہو مثلاً پانی پاس تھا اور بلا ضرورت دور چلا گیا نوین یہ کہ
بدون عذر کے دیر نہ کی ہو اور عذر مثلاً انبوہ کا ہونا پس اگر بدون انبوہ کے مقدار
ادا کرنے رکن کے توقف کریگا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور بنا جائز نہو گی دسوین یہ کہ
اُس حدث سے پیشتر کا کوئی حدث ظاہر نہوا ہو جیسے گذر جانا مدت مسح موزہ کی
کہ اس صورت مین بھی نماز ٹوٹ جائیگی گیارھوین یہ کہ اُسنے کوئی نماز قضا یاد نہ کی ہو
اس صورت مین کہ وہ ترتیب والا ہو بارھوین یہ کہ مقتدی نے اپنی جگہ کے سوا مین
نماز کو پورا نہ کیا ہو اور مقتدی اُس امام کو بھی شامل ہو جو اپنے خلیفہ کا مقتدی
تیرھوین یہ کہ امام نے ایسے شخص کو خلیفہ نہ کیا ہو جو لائق امامت نہ ہو مثلاً عورت
یا لڑکے کو وگر کیا تو سبکی نماز فاسد ہو گی پس اگر امام کو وہ حدث ہو جو بنا
مانع نہو اگرچہ بعد تشہد کے ہو اور گو نماز جنازہ ہو تو کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ کرے
اشارہ سے یا محراب کی طرف کھینچنے سے اور امام اشارہ کرے خلیفہ کی طرف اُسنے
اُنگلیون سے جو رکعت باقی ہون اور رکھے اپنا ہاتھ زانو پر رکوع کے چھوٹ جانے
اور پیشانی پر سجدہ کے رہ جانے کے لیے اور مُنھ پر قرأت کے رہ جانے کے
اور پیشانی اور زبان دونون پر ہاتھ رکھے سجدۂ تلاوت کے چھوٹ جانے کے

اور فقط سینہ پر ہاتھ رکھے سہو کے لیے اگر امام کے ذمہ ہو اور اگر خلیفہ کو معلوم ہو
تو اشارہ کی حاجت نہین اور امام خلیفہ کرے اُسوقت تک کہ صحرا مین صفون سے
یا موضع سجود سے تجاوز نہ کیا ہو و گر مسجد مین ہو تو جب تک باہر نہ نکلا ہو قول معتمد پر
اسلیے کہ امام اپنی امامت پر باقی ہے لیکن جب اس حد سے تجاوز کر جائیگا یا اگرچہ بدون
اشارہ امام کے خود کوئی شخص مقتدیون مین سے امامت کی نیت کر کے بجاے
امام جا کھڑا ہوگا تو اُسوقت اُسکی امامت باقی نہ رہیگی وہ مقتدی امام ہو جائیگا
اگرچہ وہ صفون سے یا مسجد سے نہ نکلا ہو اور یہی حکم ہے منفرد کے لیے اور اگر بعد کھڑے
ہو جانے خلیفہ کے امام کی جگہ مین امام کسی فائتہ نماز کو یاد کریگا یا کلام کریگا تو قوم کی نماز
نہ ٹوٹیگی اور اگر پانی مسجد کے اندر ہو تو حاجت خلیفہ کرنے کی نہین و گر خلیفہ کر دیگا
تو اُسکی نماز نہ ٹوٹیگی اور سر نو سے اپنی نماز پڑھنی اُس امام کو افضل ہے جواب
خلیفہ کر کے وضو کرنے کو آیا ہے اور متعین ہے سر نو سے نماز پڑھنی اگر بقدر تشہد نہ بیٹھا
بسبب جنون کے یا بسبب دانستہ حدث کرنے کے یا بسبب حدث کے گمان پر
تجاوز کر جانے کے اُن حدون سے جنکا ذکر پہلے گذرا یا بسبب اُسکے جو غسل واجب
کرنے والا ہے سونے سے یا فکر سے یا دیکھنے یا شہوت کے ساتھ چھونے سے یا بسبب
بیہوشی یا قہقہہ کے اور جائز ہے امام کو خلیفہ کرنا جبکہ بند ہو جائے قدر فرض قرات کے
پڑھنے سے اور قرات سے رُکنا بسبب خجالت کے ہو یا بسبب خوف کے اور اگر
بول یا براز کے باعث سے امام نماز سے رُک جائے یا امام عاجز ہو رکوع اور سجود سے تو خلیفہ
کرنا جائز نہین اور خلیفہ نہ کرے اجماعاً اگر بھول جائے قرات کو سر سے اسلیے کہ
امام اس صورت مین اُمی ہو گیا اور قوم کی نماز باطل ہو گئی پس اگر منفرد کو یہ صورت

نہ لگ جائے تیسری یہ کہ وہ حدث موجب غسل نہو مثلاً سوجنے سے انزال نہو گیا ہو
اور چوتھی یہ کہ حدث کا نادر الوجود نہونا پانچوین یہ کہ نمازی نے کوئی رکن حدث کے
ساتھ ادا نہ کیا ہو مثلاً سجدہ مین حدث ہوا اور اپنا سر بہ قصد ادا اٹھایا تو نماز سر نو سے
پڑھے چھٹی یہ کہ وضو کے لیے جانے یا واپس آنے کی حالت مین کوئی رکن نہ ادا کیا ہو
ساتوین یہ کہ کوئی فعل مخالف نماز نہ کیا ہو آٹھوین یہ کہ کوئی کام ایسا بھی نہ کیا ہو
جس سے نمازی کو چارہ ہو مثلاً پانی پاس تھا اور بلا ضرورت دور چلا گیا نوین یہ کہ
بدون عذر کے دیر نہ کی ہو اور عذر مثلاً انبوہ کا ہونا پس اگر بدون انبوہ کے مقدار
ادا کرنے رکن کے توقف کریگا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور بنا جائز نہو گی دسوین یہ کہ
اُس حدث سے پیشتر کا کوئی حدث ظاہر نہوا ہو جیسے گذر جانا مدت مسح موزہ کی
کہ اس صورت مین بھی نماز ٹوٹ جائیگی گیارھوین یہ کہ اُسنے کوئی نماز قضا یاد نہ کی ہو
اس صورت مین کہ وہ ترتیب والا ہو بارھوین یہ کہ مقتدی نے اپنی جگہ کے سوا مین
نماز کو پورا نہ کیا ہو اور مقتدی اُس امام کو بھی شامل ہی جو اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو
تیرھوین یہ کہ امام نے ایسے شخص کو خلیفہ نہ کیا ہو جو لائق امامت نہ ہو مثلاً عورت کو
یا لڑکے کو وگر کیا تو سبکی نماز فاسد ہو گی پس اگر امام کو وہ حدث ہو جو بنا کا
مانع نہو اگرچہ بعد تشہد کے ہو اور گو نماز جنازہ ہو تو کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ کرے
اشارہ سے یا محراب کی طرف کھینچنے سے اور امام اشارہ کرے خلیفہ کی طرف اُسقدر
اُنگلیون سے جو رکعت باقی ہون اور رکھے اپنا ہاتھ زانو پر رکوع کے چھوٹ جانے کے لیے
اور پیشانی پر سجدہ کے رہ جانے کے لیے اور منھ پر قرأت کے رہ جانے کے لیے
اور پیشانی اور زبان دونون پر ہاتھ رکھے سجدۂ تلاوت کے چھوٹ جانے کے لیے

پھر امام کا شریک ہوا اگر امام کو نماز مین پاوے اور اُسکے بعد اُسے پڑھے جسمین مسبوق ہوا
یعنی پہلی رکعت کو اور اگر پہلے دو رکعت پڑھی جسمین مسبوق ہوا یعنی پہلی رکعت کو
پھر وہ پڑھی جسمین لاحق ہوا یعنی تیسری رکعت کو تو بھی نماز صحیح ہوگی اور گنہگار ہوگا
بسبب ترک ہونے ترتیب رکعتون کے جو واجب ہی اور اول رکعت کے رکوع کے
بعد امام کے ساتھ جو ملے وہ مسبوق ہی اور چار باتون مین مسبوق لاحق کے برعکس ہی
یعنی مسبوق اپنی نماز مین قرآن پڑھیگا اور اگر اُسمین سہو کریگا تو سجدہ سہو کرنا پڑیگا
اور نیت اقامت سے اُسکا فرض بدل جائیگا اور اول امام کی متابعت کریگا اُسکے
فارغ ہونے کے بعد باقی نماز پڑھیگا اور اپنے امام کی متابعت کرنے کے اور امام کے
فارغ ہونے کے بعد مسبوق کیلے کا حکم رکھتا ہی اُسقدر نماز کے پڑھنے مین جو
امام کے ساتھ نہین ملی پس اگر اثنائے متابعت مین پڑھیگا تو نماز ٹوٹ جائیگی
اور جب بعد سلام امام کے اُسے قضا کرے تب چاہیے کہ ثنا اور اعوذ پڑھکے
اگر ایک رکعت دو رکعت والی نماز سے یا دو رکعتین تین رکعتون والی نماز سے
یا تین رکعتین چار رکعتون والی نماز سے امام کے ساتھ پائی ہین تو ایک رکعت
فاتحہ وسورہ کے ساتھ پڑھکے سلام پھیرے اور اگر ایک رکعت تین رکعتون
والی نماز سے پائی ہی تو ایک رکعت فاتحہ وسورہ کے ساتھ پڑھکے اور تشہد
پڑھکے پھر اور ایک رکعت فاتحہ وسورہ کے ساتھ پڑھکے سلام پھیرے اور
اگر ایک رکعت چار رکعتون والی نماز سے پائی ہی تو ایک رکعت فاتحہ وسورہ کے ساتھ
پڑھکے قعدہ کرے پھر ایک رکعت فاتحہ وسورہ کے ساتھ اور ایک رکعت صرف
فاتحہ کے ساتھ پڑھکے قعدۂ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور اگر چار رکعتون والی نماز سے

اشارہ کرتا ہو اور مقتدی بیٹھے کے یا کھڑے ہو کے اشارہ کرتا ہو تو درست نہو گی یہی قول
مختار ہی اور درست ہی اقتدا نفل پڑھنے والے کا پیچھے فرض پڑھنے والے کے لیکن
تراویح مین اقتدا فرض پڑھنے والے کے پیچھے صحیح نہین صحیح قول مین اور صحیح ہی اقتدا
نفل پڑھنے والے کا پیچھے نفل پڑھنے والے کے اور درست ہی اقتدا شخص مقیم کا
نماز عصر مین غروب آفتاب کے بعد پیچھے ایسے شخص کے جو غروب آفتاب سے پیشتر
نماز عصر کا تحریمہ کر چکا ہو اور بموجب صحیح تر قول کے امام کے ذمہ لازم ہی زبان سے
کہہ کے یا خط لکھکے یا قاصد بھیج کے خبر دینی قوم کو اگر وہ امام بے وضو یا ناپاک تھا
یا نہ پلنے والا کسی شرط یا رکن کا تھا اگر مقتدی معلوم ہون ورنہ اُسپر لازم نہین اگر
تھوڑے نامعلوم ہون تو معلوم کو خبر دینی لازم ہی پس اگر امام سچا ہی تو مقتدیون پر
پھر نماز پڑھنی واجب و گر امام عدل نہین ہی تو مستحب ہی اور اقتدا کرنے کے بعد
جسکی بعضی یا کل رکعتین کسی عذر سے فوت ہو گئی ہون وہ لاحق ہی اور حکم
اُسکا مقتدی کے مانند ہی یعنی فوت ہوئی رکعتون مین قرأت نہ پڑھے اور اگر
اُسکے پڑھنے مین سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر مسافر لاحق ہوا
اور فوت ہوئی نماز کو پڑھنے کی حالت مین اقامت کی نیت کر لی تو دو ہی رکعتین
اُسکے ذمہ رہینگی چار نہو جائینگی اور فوت ہوئی کو پہلے پڑھے پھر امام کی متابعت کرے
اور لاحق اپنی فوت ہوئی نماز کو ادا کرنے کے بعد امام کی متابعت کرے اگر امام کو
نماز مین پاوے والا نماز پوری کرے اور اگر کوئی شخص مسبوق ہوا ہو مثلاً
امام کے ساتھ دوسری رکعت مین شریک ہوا ہو پھر مثلاً تیسری رکعت کسی عذر سے
فوت ہو گئی ہو تو پہلے اُسے بے قرأت کے پڑھے جسمین لاحق ہو یعنی تیسری رکعت کو

اور بڑا مکان مثل جنگل کے ہو اور حد بڑے کی یہ کہ جسکا صحن چالیس ہاتھ یا زیادہ کا ہو
اور یہی قول مختار ہو اور حائل کا ہونا درمیان امام اور مقتدی کے اقتدا کو منع نہین کرتا
بشرطیکہ مقتدی پر حال اُسکے امام کا اُسکے یا اُسکے مکبر کی آواز سننے کے سبب سے
یا اُسکو یا دوسرے مقتدی کو دیکھنے کے سبب سے مشتبہ نہو اگرچہ دیکھنا جھجھری دار
دروازہ سے ہو جو امام تک پہونچنے کا مانع ہو صحیح تر قول مین اور اقتدا کے منع
نہونے کی دوسری شرط یہ ہو کہ مکان مختلف نہو حقیقت مین جیسے مسجد اور گھر ہو
صحیح تر قول مین اور نہ حکماً مکان جدا ہو صفون کے ملنے کے وقت یعنی اگر
درمیان مین رستہ یا نہر ہو تو ہر چند دونون کنارے ان دونون کے مکان
مختلف ہین مگر صفون کے متصل ہونے کی صورت مین حکماً ایک ہی مکان ہین
اسلیے مانع اقتدا نہین اور اقتدا درست ہو اپنے اُس مکان کی چھت سے جو مسجد کا
ہمسایہ ہو بشرطیکہ اُسکے اور مسجد کے درمیان شارع عام نہو یا ہو مگر صفون سے
بھر گیا ہو اور صحیح ہو اقتدا کرنا اُس وضو والے کا جسکے ساتھ پانی نہین پیچھے اُس
تیمم والے کے جسنے پانی نہونے کی جہت سے تیمم کیا اور اگر پانی ہوگا تو اقتدا درست نہوگا
اور اگر اور عذر سے تیمم کیا ہوگا تو اقتدا صحیح ہوگا اور درست ہو اقتدا وضو والے
والے کا پیچھے اُس شخص کے جو موزہ پر یا عضو شکستہ کی پٹی پر مسح کرتا ہو اور
درست ہو اقتدا کھڑے ہوے شخص کا پیچھے بیٹھے ہوے کے جو رکوع و سجود کرتا ہو
یعنی اشارہ سے نہین پڑھتا اور درست ہو اقتدا کھڑے ہونے والے کا
پیچھے پشت خمیدہ کے اگرچہ اُسکا کعب رکوع کو پہونچ گیا ہو قول معتمد پر اور صحیح ہو
اقتدا اشارہ سے پڑھنے والے کا پیچھے اپنے مثل کے لیکن اگر امام لیٹ کے

اگر دو نمازون کے مختلف ہونے کی جہت سے اقتدا مین فساد ہو تو اُس مقتدی کی
وہ نماز نفل غیر مضمون منعقد ہو کے اقتدا باقی رہیگی یعنی اُسکو توڑنے سے اُسکے ذمہ
قضا لازم نہو گی اور منع کرتی ہے اقتدا سے عورتون کی صف بدون ایسے حائل یعنی
آڑ کے جو مقدار ایک ہاتھ کے ہو یا بدون اُنکے مرتفع ہونے کے قد آدم کے برابر
اور عورتون کی صف اگر پوری ہو تو جتنی صفین مردون کی اُنکے پیچھے ہونگی
سبکی نماز فاسد ہو گی اور اگر تین عورتین ہونگی تو مردون کی پچھلی صفون مین سے
تین تین محاذیون کی نماز آخر صف تک فاسد ہو گی اور اگر دو عورتین ہونگی تو صرف
اول صف کے اُن دو مردون کی نماز فاسد ہو گی جو اُن دونون عورتون کے
پیچھے محاذی مین ہونگے اسی طرح ایک عورت سے بھی اُسکے پیچھے کے ایک ہی
مرد کی نماز فاسد ہوتی ہے نہ آخر صفوف تک اور منع کرتا ہے اقتدا سے رستہ عام نافذ
جسمین وہ گاڑی گذر سکے جسے بیل کھینچتے ہین اور منع کرتی ہے اقتدا سے نہر
جسمین کشتیان چل سکین اگرچہ چھوٹی کشتی ہو اور اگرچہ نہر مسجد مین ہو
اور منع کرتا ہے اقتدا سے خلا یعنی اتنا میدان جنگل مین یا بہت بڑی مسجد مین
کہ اُسمین گنجائش دو صفون یا زیادہ کی ہو مگر جبکہ صفین متصل یعنی ملی ہوئی
ہون تو صحیح ہے اقتدا مطلقاً یعنی اگرچہ بیچ مین نہر یا راہ نافذ ہو مثلاً راہ مین
تین شخص کھڑے ہو جائین تو صفین متصل ہو جائینگی لیکن ایک شخص کے
کھڑے ہونے سے متصل ہونا ثابت نہو گا بالاتفاق جیسا دو کا کھڑا ہونا نافذ مین
یعنی امام اور محمد کے نزدیک اور یہی قول صحیح تر ہے اور گھر صحیح تر قول مین مثل
مسجد کے ہے یعنی اُسمین بھی بدون متصل ہونے صفون کے اقتدا صحیح ہے

نذر کرنے والے کا پیچھے فرض پڑھنے والے اور دوسرے نذر کرنے والے کے اسلیے
کہ ایک ہونا نماز کا جو شرط اقتدا ہی ان دونون مسئلون مین نہین پایا جاتا مگر اس صورت مین
جائز ہی کہ اُسنے بھی وہی نذر کی جو دوسرے نے کی اور نہین درست ہی اقتدا نماز
نذر پڑھنے والے کا پیچھے قسم کی نماز پڑھنے والے کے اور قسم کی نماز والے کا اقتدا
پیچھے نذر کی نماز والے کے اور قسم کی نماز والے کے اور نفل پڑھنے والے کے درست ہی
اور نہین صحیح ہی اقتدا دوگانہ طواف پڑھنے والے کا پیچھے دوگانہ طواف پڑھنے
والے کے اور نہین درست ہی اقتدا لاحق اور مسبوق کا پیچھے اپنے مثل کے اور یہی
حال ہی اگر اقتدا کرے لاحق پیچھے مسبوق کے اور مسبوق پیچھے لاحق کے اور
نہین صحیح ہی اقتدا پیادہ کا پیچھے سوار کے اور نہ اقتدا سوار کا پیچھے دوسرے جانور پر
سوار کے بسبب اختلاف مکان کے اور نہین صحیح ہی اقتدا فصیح کا پیچھے
توتلے کے بموجب اصح قول کے اور توتلا وہ شخص ہی جسکی زبان سے ایک حرف کی
جگہ دوسرا نکلے اور ہکلا تتلانے مین داخل ہی اور ہکلا وہ شخص ہی جو کوئی حرف
حروف تہجی سے نہ بول سکے یا حرف بدون مکرر کرنے کے نہ نکال سکے اور توتلے کو
ہمیشہ واجب ہی کہ صحیح کرنے مین الفاظ کے کوشش کرے اگر بعد کوشش کے الفاظ
صحیح نہ نکال سکیگا تو اُسکی نماز جائز ہوگی و گر بدون کوشش پڑھیگا تو نماز
فاسد ہوگی بشرطیکہ بقدر فرض کے اس طرح قرآن نہ پڑھ سکے جسمین نہ تتلاوے
وگر پڑھ سکتا ہی تو اُسپر کوشش کرنی ضرور نہین نہ دوسرے صحیح پڑھنے والے کا
اقتدا لازم ہی اور جس صورت مین اقتدا مین فساد آئے بسبب نہ پائے جانے کسی
شرط کے مثلاً اقتدا صحیح کا پیچھے معذور کے تو نماز اصل سے منعقد نہوگی اور

آزاد بالغہ عورتون کی نہم آزاد نابالغہ عورتون کی دہم بالغہ لونڈیون کی یازدہم صف
نابالغہ لونڈیون کی ہو اور جبکہ محاذی ہو کوئی عورت مرد کی ایڑی اور ٹخنہ کے ساتھ
گو لونڈی یا کوئی اور محرم ہو تو مرد کی نماز ٹوٹ جائیگی دس شرطون کے پائے
جانے سے اور نہین صحیح ہے اقتدا مرد کا پیچھے عورت کے اور خنثی کے اور مختار یہ ہے
کہ نہین صحیح ہے اقتدا مرد بالغ کا پیچھے لڑکے کے کسی نماز مین اور اقتدا نابالغ کا بالغ کے
پیچھے صحیح ہے اور نہین صحیح ہے اقتدا پیچھے مجنون کے اور پیچھے اُس شخص کے جسپر نشہ
غالب ہو اور پیچھے کم عقل کے اور نہین صحیح ہے اقتدا صحیح کا پیچھے معذور کے اور اپنے
مثل کی اقتدا جائز ہے لیکن ضالہ کی اور خنثی مشکل خنثی مشکل کی اقتدا نہ کرے
اور نہین درست ہے اقتدا اُس شخص کا جسکو ایک آیہ بطریق احسن یاد ہو پیچھے
غیر احسن پڑھنے والے کے اور نہین جائز ہے اقتدا امی کا پیچھے گونگے کے بسبب
قادر ہونے امی کے تحریمہ پر اور اقتدا گونگے کا پیچھے امی کے درست ہے اور صحیح ہے نماز
اگر پڑھی ہر ایک یعنی امی اور قاری نے تنہا صحیح قول مین اگرچہ شروع کی ہو دونون نے
ساتھی یا پہلے شروع کی ہو اُمی نے یا قاری نے اور نہین صحیح ہے اقتدا ستر پوش کا
پیچھے ننگے کے پس اگر بے ستر امام ہو بے سترون کا اور ستر پوشون کا تو امام کی
اور بے ستر مقتدیون کی نماز جائز ہے بالاتفاق وگر اُمی امام ہو چند امی اور قاریون کا
تو سبکی نماز فاسد ہوتی ہے اور نہین درست ہے اقتدا اُس شخص کا جو رکوع و سجود
کر سکتا ہے پیچھے اُس شخص کے جو اشارے سے پڑھتا ہو اسلیے کہ بناقوی کی ضعیف پر
نہین ہو سکتی اور نہین صحیح ہے اقتدا فرض پڑھنے والے کا پیچھے نفل پڑھنے
والے کے اور پیچھے دوسرا فرض پڑھنے والے کے اور نہین درست ہے اقتدا

ل اگر مستادہ یعنی جسکا پاکی اور حیض منقطع ہو وہ اگر امام حیض کے عدد بھول جاوے یا مستادہ یعنی جسکا پہلی دفعہ حیض جاری ہوا ہو دفعہ دس روز حیض دس روز طہر بھول جاوے تو دونون کو نماز پڑھنی چاہیئے

تو بعضے کہتے ہین کہ امام کو آگے بڑھ جانا جائز ہی لیکن اولی یہ ہی کہ امام بجائے خود ثابت رہے
اور لائق ہی کہ پہلا مقتدی پیچھے ہٹ آئے و گر دیر کرے تو دوسرا مقتدی تکبیر تحریمہ کہکے
پہلے مقتدی کو پیچھے کی طرف اپنے برابر کھینچ لے اور قبل تکبیر کے بھی کھینچ لینا مضائقہ نہین
و گر دوسرا مقتدی امام کی بائین جانب کھڑا ہو جائے تو امام اُن دونون کو پیچھے
ہٹنے کا اشارہ کرے اور یہی امر بہتر ہی اور سزاوار ہی کہ امام مقتدیون کو حکم کرے
ایک دوسرے کے شانے سے شانہ برابر کرکے صف باندھنے کا اسطرح کہ دو شخصون کے
درمیان مین جگہ خالی نرہے اور امام کو صف سے آگے بڑھکے کھڑا ہونا واجب اور
محراب مین کھڑا ہونا سنت ہی تاکہ جماعت کی دونون طرفین برابر ہو جائین اور ایک طرف
امام کو کھڑا ہونا مکروہ ہی اور جب امام کی دونون طرفین برابر ہون تو اب جو
مقتدی آوے وہ داہنی طرف ملے اور اگر صف مین جگہ چھوٹی ہو تو آنے والا اپنے
داخل ہونے سے اُسے بھر لے اور اگر صف اول مین جگہ خالی دیکھے تو پچھلی صفون کو
چیرکے اُس جگہ مین داخل ہو جائے اور اگر بدون حکم آنے والے کے صف مین
نماری نے اُسے جگہ دی یا اُسکا حکم مان کے ہٹ گیا یا آنے والے نے اُسے صف مین سے
پیچھے کھینچ لیا تو اگر ہٹنے والا یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی
اطاعت کرتا ہون تو کسی صورت مین اُسکی نماز نہ ٹوٹیگی و اگر شریک ہونے والے کی
خاطر سے نماری ہٹیگا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور اول صف آزاد بالغ کی ہو دوم آزاد
لڑکون کی سوم بالغ غلامون کی چہارم صف غلام لڑکون کی ہو پنجم صف آزاد اور
غلام بالغ خنثی کی ہو اسطرح کہ دو شخصون کے بیچ مین کوئی چیز آڑ ہو یا فاصلہ ایک
شخص کا چھوٹا رہے ششم صف آزاد لڑکے خنثی کی ہفتم غلام لڑکے خنثی کی ہشتم

اور دار قطنی اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ اور حاکم نے اور مثل اسی کے ہی ام سلمہ رضؓ سے
روایت کیا اسکو شافعی اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق اور دار قطنی نے بلاغ المبین
اور مسک الختام مین لکھا ہی کہ حدیث ابو داؤد کی ابن خزیمہ کی صحیح کی ہوئی دلیل ہی
اسبات پر کہ امامت عورت کی اپنے گھر والون کے لیے جائز ہی اگرچہ گھر مین مرد بھی ہون
کیونکہ موذن ام ورقہ کا ایک مرد بوڑھا تھا اور ظاہر یہ ہی کہ وہ اُس بوڑھے کی اور
اپنے غلام اور لونڈی کی امامت کرتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ بوڑھے مرد اور
غلام کو عورت کے پیچھے نماز پڑھ لینی منع نہین بلاغ المبین جماعت کے ساتھ
عورتون کے نماز پڑھنے کے بیان مین اور اگر ایک مقتدی ہو اور وہ مرد ہو تو
امام کی داہنی طرف قدم سے قدم برابر کر کے کھڑا ہو اگر مقتدی کا قدم امام کے
قدم سے چھوٹا یا بڑا ہو تو ٹخنے سے ٹخنا برابر کر کے کھڑا ہو مذہب قوی پر یعنی بخلاف
اُس قول کے جو امام محمد رح سے منقول ہی کہ مقتدی اسقدر پیچھے ہٹکے کھڑا ہو
کہ اُسکی اُنگلیان امام کی ایڑی کے برابر ہون اور بائین طرف اور پیچھے کھڑے ہونا
جائز اور اسارت ہی یعنی بُرا کرنے کا موجب ہی اور اسارت مین ملامت مکروہ
تحریمی سے کم اور تنزیہی سے زیادہ ہی اور امام حکم کرے مقتدی کو داہنی طرف
کھڑا ہونے کے لیے اور اگر نماز شروع کر چکا تو اشارہ کرے اُسکی طرف
اپنے ہاتھ سے اور اگر ایک سے زائد مقتدی ہون تو امام کے پیچھے کھڑے ہون
پس امام کو دو کے بیچ مین کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی اور دو سے زیادہ کے
بیچ مین کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہی اور اگر امام کے پیچھے جماعت ہی تو امام کے برابر
ایک شخص کا کھڑا ہونا مکروہ ہی پس اگر اقتدا کی ایک کی دوسرے نے پھر پیرا آئے

حفاظت نہین کرتا تب بھی اقتدا اُسکا جائز ہی اور یہ قول سب اقوال سے زیادہ عدل و انصاف ہی اور حقیقت حال کو خدائے تعالی خوب جانتا ہی اور مکروہ تحریمی ہی طول دینا نماز کا قوم پر قرأت اور اذکار مین مقدار سنت سے زیادتی کرکے قوم راضی ہون یا نہ اور مقدار مسنون سے کم نہ کرے مگر ضرورت کی وجہ سے اور مکروہ تحریمی ہی جماعت صرف عورتون کی اگرچہ نماز تراویح کی جماعت ہو لیکن نماز جنازہ مین صرف اُنکی جماعت مکروہ نہین اور اگر نماز جنازہ مین مردون کی امام عورت ہوئی تو مردون کی نماز نہوئی تنہا اُسی امام کی نماز ہوئی اُس سے فرض ساقط ہوگیا دوبارہ نماز نہ پڑھی جائے مگر جبکہ مرد امام کے پیچھے مرد اور عورتین ہون اور مرد امام عورت کو خلیفہ کردے تو اعادہ نماز کا کیا جائے اور اگر باوجود کراہت کے عورتین جماعت کرین تو امام عورت اُنکے بیچ مین کھڑی ہو اور اگر آگے بڑھکے کھڑی ہوگی تو گناہگار ہوگی بجز خنثی کے کہ وہ عورتون کے بیچ مین نہ کھڑا ہو بلکہ آگے بڑھکے کھڑا ہو جیسے بے ستر آدمیون کی جماعت مین بے ستر امام اُنکے بیچ مین رہے اور اُنکی جماعت مکروہ تحریمی ہی اور مکروہ ہی حاضر ہونا عورتون کا جماعت مین اگرچہ حاضر ہونا جمعہ مین یا عیدین یا وعظ مین ہو مطلقاً یعنی اگرچہ بوڑھی عورت ہو یا جوان وقت رات کے مجمع مین حاضر ہو یا دن مین مذہب مفتی بہ پر اور اگر عورتون کا امام مرد ہو تو خلوت کے مکان مین امامت نہ کرے حتی کہ اگر مسجد مین ہو تو دروازہ مسجد کھلا ہو اور جماعت گوشہ مسجد مین نہو اور اگر خلوت مین جماعت ہو تو دوسرے مرد کا ہونا یا امام کی محرم عورت کا ہونا ضرور ہی اور کہا امام شوکانی نے کہ حضرت بی عائشہ رضؓ نے امامت عورتون کی اُنکے درمیان مین کھڑے ہوکے کی روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق

ورنہ کراہت بھی نہین بلکہ اگر ہر ایک انمین کا زیادہ عالم ہو قوم مین تو اُسی کو امام ہونا
اولیٰ ہی اور فاسق یعنی گناہ کبیرہ کے مرتکب کو امام ہونا مکروہ تحریمی ہی اور مبتدع کو
امامت کرنی مکروہ تحریمی ہی اور مبتدع وہ شخص ہی جو کسی قسم کے شبہہ سے کوئی چیز
پیدا کرے مخالف اُس حق کے جسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ
رضی اللہ عنہم نے کی ہو خواہ وہ حق بات علم ہو یا عمل یا حال اور اُس چیز کو دین متین
اور صراط مستقیم ٹھہرالیا ہو اگر عناد کی راہ سے نہو اور سرحد کفر کو نہ پہونچے وگرنہ فاسق
یا مبتدع تک کے پیچھے نماز پڑھی تو جماعت کا ثواب پاویگا اور مکروہ تنزیہی ہی
نماز پیچھے بے ریش خوبصورت کے کہ محل فتنہ ہی اور پیچھے کم عقل کے وگروہ
خوبصورت سب مین زیادہ عالم ہو اور خوف شہوت یا لوگون کی نفرت کا نہو
تو بے کراہت صحیح ہی اور اسی تنفر کی وجہ سے مکروہ ہی نماز پیچھے فالج زدہ کے اور پیچھے
اُس مبروص کے جسکا عارضہ برص پھیل گیا ہو اور مکروہ ہی نماز اُس شخص کے
پیچھے جو امامت کرے مزدوری لے کے کیونکہ معصیت اور طاعتون پر اجرت لینی
باطل ہی لیکن مفتی بہ متاخرین کے نزدیک یہ ہی کہ تعلیم قرآن اور اذان اور امامت پر
اجرت لینی درست ہی ضرورت کی وجہ سے[۱] اور اگر مذہب مقتدی کے فروع کا
مخالف کوئی شخص امام ہو پس اگر مقتدی یقین کرے کہ اُس امام نے فرائض مین
جو شرطین اور رکن اُس مقتدی کے اعتقاد مین ہین اُنکی رعایت کی ہی تو اقتدا
جائز ہی اور فتاوی غیاثیہ مین ہی کہ مختار یہ ہی کہ جب ان اشیا مین سے کچھ
معلوم نہو تو بھی اقتدا اُسکا جائز ہی اسلیے کہ اصل بات اسکا نہونا ہی اور یہ
اطلاق اسبات کا فائدہ دیتا ہی کہ جب اسکے حال سے معلوم ہو کہ وہ ہو وضع خلاف مین

[۱] اور بعض مسائل یاد کرانے پر اجرت لینی مسئلہ کسا تحقیق مناسب ہی وہ یہ کہ اگر اس زمین وعمل بغیر کسی کے دین تو لینا درست نہین اگر وہ دینے والا حرام سے ہو اور اگر اُسنے حرام سے نہو حلال ہو تو درست ہی لیکن اجتناب اولیٰ ہی اور کہنا بعض کا کہ یہ سب اگر علما کے ساتھ خاص ہو تو درست ہی لیکن اجتناب افضل ہی اور کہنا بعض کا کہ یہ سب اگر علما کے ساتھ خاص ہو تو درست ہی لیکن اجتناب افضل ہی اور کہنا بعض کا کہ یہ سب اگر علما کے ساتھ خاص ہو تو درست ہی لیکن اجتناب افضل ہی مرحوم نے استفتا کے جواب مین لکھا ہی کہ ممکن نہین کہ اس قول کو ترجیح دی جاوے طلب حلال مین قاعدہ شرع پر عمل کرنا چاہیے ہو تا ہی جو راجح اور مرجح دونون کی گیا ہو دین مین واقع ہو دما اجمل حاجی الدین ان حج جہاں کہ ثابت ہو تو اولیٰ ہی یہ ہی جس چیز کا شرع نے حرام کہا ہو حلال ہی اور جسکو حلال کہا ہو حرام نہین اگر سہو

چوری جانے کا یا خوف ہو قرض خواہ یا ظالم سے یا بول یا براز یا ریح کو ضبط کیے ہو
یا خوف ہو قافلہ کے چلے جانے کا بشرطیکہ یہ شخص اُس قافلہ کا شریک ہو یا مریض کی
خبر لینے والے کے چلے جانے سے خوف ہو مریض کو ایذا ہونے کا یا حاضر ہونا
کھانے کا اگر بھوکا ہو یا ایسا کھانا ہو جو رکھے سے بگڑ جائے یا مشغول ہو صرف
فقہ مین اور یہ عذر بعضے اوقات مین مقبول ہے اور جماعت مین زیادہ مستحق امامت کا
وہ شخص ہے جو احکام فقط نماز کی صحت اور فساد کے زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ ظاہری
گناہون سے بچتا ہو اور دین مین مطعون نہو اور بقدر فرائض اور واجبات اور
سنت نماز کے یاد رکھتا ہو اُسکے بعد جو شخص قرأت کی تجوید یعنی حروف اور مخارج
اور مد اور شد وغیرہ کو خوب جانتا ہو اُسکے بعد اورع یعنی زیادہ تر بچنے والا
اُن چیزون سے جنمین حلال و حرام ہونے کا شبہہ ہو اُسکے بعد جو پہلے مسلمان
ہوا ہو گر دو شخص ساتھی مسلمان ہوے ہون تو جسکا سن زیادہ ہو اور جس شخص کا
ورع بہت دن کا ہو وہ مقدم کیا جائے اُسپر جسکا ورع کم مدت کا ہو اور ورع پر
سب خصلتون کا قیاس ہوگا اور والی مقدم ہے پھر امیر پھر قاضی اور اگر کوئی شخص
ایک قوم کا امام ہو اور وہ لوگ اُس سے نفرت کرتے ہین پس اگر اُنکی نفرت
امام مین کسی خرابی کے لیے تھی یا اسوجہ سے کہ لوگ بہ نسبت امام مذکور کے
زیادہ مستحق امامت ہین تو اُس شخص کو امام ہونا مکروہ تحریمی ہے وگرنہ امام مذکور
زیادہ حقدار امام ہونے کا ہو تو اُسکو امام ہونا مکروہ نہین اور مقتدیون کو اُس سے
نفرت کرنی مکروہ ہے اور بندہ اور گنوار اور ولد الزنا اور اندھے کو امام ہونا
مکروہ تنزیہی یعنی ترک اولی ہے اگر اُنکے سوا سے دوسرا امام اُنسے بہتر موجود ہو

اُن دونون کے صحیح ہونے کی اور تراویح مین جماعت سنت کفایہ ہی کہ محلہ مین کچھ لوگون کے
ادا کرنے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتی ہی اور شہر رمضان کے وترون مین
جماعت مستحب ہی اور مکروہ ہی مکرر کہنا جماعت کا اذان واقامت کے ساتھ محلہ کی مسجد مین اور
مسجد محلہ سے یہ مراد ہی کہ جسکا امام اور جماعت مقرر ہو اور اگر اہل محلہ بدون اذان
واقامت کے جماعت کرین یا مسجد شارع عام پر ہو تو دوسری جماعت جائز ہوگی
بالاتفاق جیسے اُس مسجد مین جسکا امام اور موذن نہین اور آدمی گروہ گروہ آکے
نماز پڑھتے ہون تو افضل یہ کہ ہر گروہ اذان واقامت جداگانہ سے نماز پڑھے اور
مسجد محلہ مین تکرار جماعت کی بدون اذان کے بھی مکروہ ہی اور یہ ظاہر الروایۃ ہی
لیکن جب دوسری جماعت پہلی جماعت کی صورت پر نہو تو مکروہ نہوگی یہی صحیح
اور اسی قول کو ہم لیتے ہین اور محراب سے ہٹ کے کھڑے ہونے مین پہلی جماعت کی
صورت بدلجاتی ہی اور کمتر جماعت دو شخص ہین یعنی ایک مقتدی امام کے ساتھ
اگرچہ مقتدی لڑکا تمیز دار ہو یا زنخا یا جن ہو نماز مسجد مین ہو یا غیر مسجد مین اور صحیح ہی امام ہونا جن کا
اسلیے کہ وہ بھی مکلف ہین اور جماعت واجب ہی مرد عاقل بالغ آزاد جماعت کی نماز پر
قدرت رکھنے والون پر بدون حرج کے پس واجب نہین بیمار اور اپاہج اور بدت کے
بیمار پر اور اُسپر جسکا ایک ہاتھ اور ایک پانون مخالف جانب سے کٹا ہو یا اُسپر
جسکا فقط ایک پانون کٹا ہو اور واجب نہین فالج زدہ اور اُس بوڑھے پر جو چلنے سے
عاجز ہو اور اندھے اور عاجز پر اگرچہ لیجانے والا موجود ہو اور واجب نہین اُس شخص پر
جسمین اور جماعت مین مینھ اور کیچڑ اور شدت کا جاڑا اور سخت اندھیرا حائل ہو
جس سے رستہ نظر نہ آوے اور آندھی صرف رات مین عذر ہی یا خوف ہو مال کے

پڑھی سورۂ بقرہ سے المفلحون تک اور اگر اول رکعت مین سورۂ کافرون پڑھی اور دوسری مین
سورۂ فیل یعنی خلاف ترتیب کے پہلی مین سورۂ کافرون اور دوسری مین سورۂ
تبت یعنی چھوٹی سورہ کا فاصلہ چھوڑ کے تو مکروہ ہی جب قصداً ہو اگر سہو کیا پھر
یاد کیا تو اُسی سورہ کو تمام کرے جسے فی الحال پڑھتا ہی اور اگر نماز نفل ہو تو مکروہ نہین

باب امامت کے بیان مین امامت کی دو قسم ہی امامت صغری اور کبری
امامت صغری سے متعلق ہونا مقتدی کی نماز کا ہی امام کی نماز سے سولہ شرطون کے
ساتھ دس شرطین اقتدا کی اور چھ امامت کی مسلمان ہونا بالغ ہونا عاقل ہونا مرد
ہونا عذرون سے سلامت ہونا جیسے نکسیر جاری رہنی اور توتلا ہونے وغیرہ سے
اور موجود ہونا شروط نماز کا مثل طہارت اور ستر عورت وغیرہ کے اور دس شرطین
اقتدا کی یہ ہین مقتدی کو اقتدا کی نیت کرنی اور امام اور مقتدی کی نماز کا مکان
متحد ہونا اور سوائے فرض امام کے مقتدی اور کوئی فرض نہ پڑھتا ہو اور
مقتدی کے گمان مین امام کی نماز کا صحیح ہونا اور مرد کے برابر عورت کو کھڑا نہ ہونا
اور آگے نہ بڑھنا مقتدی کا اپنے امام سے بہ لحاظ ایڑی کے اور جاننا مقتدی کا
امام کے ایک رکن سے دوسرے مین جانے کو اور فی الجملہ جاننا مقتدی کا
امام کے حال کو یعنی اُسکے مسافر یا مقیم ہونے کو ابتدائے نماز مین معلوم ہو
خواہ انتہا مین اور ضروری نہین شروع ہی مین معلوم ہونا اور شریک ہونا مقتدی کا
امام کے ساتھ ارکان نماز مین اور ہونا مقتدی کا امام کے مانند یا اُس سے کم
ارکان و شرائط نماز مین اور جماعت واجب ہی اسی قول پر ہین عامۂ علما اور
قول یقینی اور ٹھیک اور قوی تر ہی مگر جمعہ اور عید مین جماعت شرط ہی

برابر ہین سکوت اختیار کرنے کے واجب ہونے مین اور ترک سکوت مکروہ تحریمی ہے
اور فرض کفایہ ہے سننا قرآن کا لیکن واجب ہے قاری پر احترام اُسکا یہ کہ نہ پڑھے اُسے
راستہ اور موضع اشتغال مین وگرنہ پڑھا تو قاری گنہگار ہوگا نہ اہل اشتغال واسطے
دفع حرج کے اور اگر پڑھے ایک سورہ ایک رکعت مین اور دوبارہ پڑھے اُسی کو دوسری مین
عمداً تو مکروہ تنزیہی ہے لیکن اضطرار کی صورت مین بے کراہت جائز ہے اور کچھ مضایقہ نہین
اگر پہلی رکعت مین ایک جگہ سے پڑھے اور دوسری رکعت مین دوسرے مقام سے
اگرچہ دونون مقام ایک ہی سورہ مین سے ہون بشرطیکہ دونون مقامون مین
دو آیتون کا یا زیادہ کا فاصلہ ہو پس لفظ مضایقہ نہین نے فائدہ دیا اسبات کا کہ
یہ مکروہ تنزیہی ہے تو اولیٰ یہ کہ بے ضرورت ایسا نکرے پس اگر ایک آیہ کا فاصلہ ہوگا
تو مکروہ ہوگا اور لائق ہے یہ کہ پڑھے دو رکعتون مین ایک سورہ کے آخر سے اور دو سورتون کے
آخر سے پڑھنا مکروہ تحریمی نہین مگر مکروہ تنزیہی ہے اور اسی طرح پہلی رکعت مین
اگر پڑھا کسی سورہ کے درمیان سے یا اول سے پھر دوسری رکعت مین پڑھا دوسرے
سورہ کے درمیان سے یا اول سے یا پڑھی چھوٹی سورہ تو صحیح تر یہ کہ مکروہ نہین لیکن
اولیٰ یہ کہ بے ضرورت ایسا نکرے اور مکروہ ہے قرآن کو اُلٹا پڑھنا عمداً مثلاً پہلی
رکعت مین سورۂ اخلاص اور دوسری مین تبت یا ایک آیہ سے طرف دوسری آیہ کے
انتقال کرنا ایک رکعت مین یا خارج نماز مین گو دونون کے درمیان مین چند آیتون کا
فاصلہ ہو کیونکہ ترتیب آیتون کی واجبات قرأت سے ہے پس اگر سہو کیا پھر یاد کیا
تو اعادہ کرے اور لڑکون کے لیے جو ترتیب بدل کے پڑھاتے ہین وہ تعلیم کی ضرورت
سبب سے ہے مگر جبکہ نماز مین قرآن کو ختم کرے تب آخر رکعت مین بعد سورۂ
قول یقینی

حضرت ابوہریرہ کا قول ہی کہ ہم امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے پس حکم نازل ہوا کہ جب
قرآن پڑھا جاوے تو اُسکو سنو اور چپ رہو پس سننا تو جہری نماز کے لیئے خاص ہی
مگر سکوت خاص نہین اسلیے وہ جہری اور سری دونون نمازون مین مطلقاً واجب ہیگا
اور اکثر کہتے ہین کہ اکثر احادیث اسکے پڑھنے کی موید ہین چنانچہ ابوداؤد کی حدیث کا
ملخص یہ ہی کہ کہا مکحول نے کہ پڑھ سورۂ فاتحہ سکتہ امام مین یا امام سے پہلے یا ساتھ
یا پیچھے اُسکے یعنی رکوع مین جانے سے پہلے جہان موقع پاوے آہستہ پڑھ لے لیکن
مسبوق سے اُسکا پڑھنا ساقط ہوجاتا ہی جب امام کو رکوع مین پاوے لیکن
جسقدر احادیث امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے مین وارد ہین اُنکی کئی حالتین ہین
بعض ضعیف اور بعض صحیح مرفوع معارض صحیح مرفوع کی اور بعض ملول اور ایسے ہی
آثار صحابۂ کرام فقط کہتا ہی مؤلف عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ کہ نہ پڑھنے کے
واجب ہونے سے اگر مقتدی ہمارا پڑھیگا تو نماز صحیح ہوگی صحیح تر قول مین درمختار
وغیرہ کراہت کے ساتھ بقول امام ابی حنیفہ منظہری و تنویر الابصار اور یہی اقوال
ہمارے مخالف فروع کے بھی ہین اسکے نہ پڑھنے مین لیکن مولانا المولوی عبدالحی صاحب
لکھنوی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی اُسکا ملخص یہ ہی کہ نماز جہریہ مین امام کی قرأت
مقتدی کو سُننا اور چپ رہنا واجب اور نماز سریہ مین اُسے سورہ فاتحہ پڑھنی
مستحب ہی اور اسی طرح امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت آدمی وہ بات نکرے جس سے
سننا جاتا رہے اگرچہ لکھنا یا سلام کا جواب دینا ہی ہو مگر جب خطیب آیہ صلوا علیہ
پڑھے تو سُننے والا خطبہ کا اپنے نفس مین درود پڑھے اور زبان سے سکوت کرے
خطبہ جمعہ کا ہو یا نکاح کا یا عید کا اور خطیب سے دور کے اشخاص اور نزدیک کے

ہر رکعت مین ایک سورہ اِن سورتون مین سے جو مذکور ہوئین پڑھنا مسنون ہی اور
بدائع مین اندازہ نکرنے کو پسند کیا اور یہ کہ حال قرأت کا مختلف ہوتا ہی وقت اور قوم
اور امام کے باعث سے اور اب لوگون کا عمل اُسی پر ہی جسکو صاحب بدائع نے
اختیار کیا اور نماز فرض مین قرأت ٹھہر ٹھہر کے ہر حرف کو جدا پڑھے اور تراویح مین
متوسط طور پر اور نوافل شب مثلاً تہجد مین جلد پڑھنا جائز ہی نہ اسقدر کہ ترتیل ترک
ہوجاوے اور صرف امام کو مسنون ہی اجماعاً فقط نماز فجر کی دوسری رکعت پر پہلی رکعت کو
طویل کرنا اور پہلی رکعت مین دو ثلث اور دوسری رکعت مین ایک ثلث قرأت مندوب ہی
اور باقی نمازون کی بھی پہلی رکعت کو طویل کرے اسطرح کہ ثنا اور اعوذ پڑھنے کے بہ نسبت
دوسری رکعت کی قرأت کے پہلی رکعت مین قرأت زیادہ کرے مگر تین آیتون سے کم
لیکن نماز سنن اور نوافل مین رکعت اول کو طویل کرنا مکروہ نہین مطلقاً اور فرائض
اور نوافل مین بہ نسبت پہلی رکعت کے دوسری رکعت کا طویل کرنا مکروہ ہی
بقدر تین آیتون کے اور متعین نہین ہی قرآن مین سے کچھ نماز کے لیے بطور فرض کے
کہ بے اُسکے نماز درست نہو بلکہ متعین ہی سورۂ فاتحہ ہر نماز مین بطور واجب کے
اور مکروہ ہی معین کرنا کسی سورہ کو نماز کے لیے بشرطیکہ اُسے واجب جانے اور
دوسرے کو جائز نہ سمجھے وگرنہ پیروی سنت کی وجہ سے معین کو پڑھے اور بعضے
اوقات مین دوسری سورتون کو بھی پڑھ لیا کرے یا اُسکے سوائے دوسری سورت
نہ یاد ہو یا اُسے پڑھنا اُسکو سہل ہو تو مکروہ نہین اور مقتدی قرأت نہ جہری
نماز مین پڑھے نہ سری مین اور نہ سورۂ فاتحہ پڑھے نماز سری مین بالاتفاق بلکہ
مقتدی امام کی قرأت سُنے جب وہ پکار کے پڑھے اور چپ رہے جب وہ آہستہ پڑھے جیسا کہ

دونون رکعتون مین نہ قضا کرے لیکن اگر رکوع مین یاد آئے تو کھڑا ہو کے اُسے پڑھے
اور سورہ اور رکوع کو اعادہ کرے اور زبان سے قرآن مجید کی ایک آیہ پڑھنی فرض ہے
ظاہر مذہب پر یعنی وہ ایک جملہ نماز مین پڑھنا فرض ہے جسکی ابتدا اور انتہا کا اعتبار
کیا گیا ہو اور اُس جملہ مین کم سے کم چھ حرف ہون اگرچہ تقدیراً ہون مثلاً لم یلد کہ
فی الحال پانچ حرف ہین مگر چونکہ اصل مین لم یُولِد تھا پس تقدیراً چھ حرف ہوے
اور ایک آیہ کا حفظ کرنا ہر شخص عاقل بالغ مسلمان پر فرض عین ہے اور سب قرآن کا حفظ
کرنا فرض کفایہ ہے اور سنت عینی ہے ہر شخص مکلف کے لیے اور سیکھنا مسائل دینی کا
فرض عین ہے اور جو مسائل اُس شخص کی حاجت سے زائد ہون اُنکا سیکھنا افضل ہے
نفل پڑھنے اور باقی قرآن کے حفظ کرنے سے بشرطیکہ کچھ لوگ سب قرآن کو حفظ
کرتے ہون اور قرآن مجید کا بھول جانا حرام نہین مگر جب بھولجاوے مصحف سے بھی
طحطاوی مین شرح منیہ سے منقول ہے اور سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورہ کا حفظ کرنا
واجب ہے ہر مسلمان پر اور مکروہ تحریمی ہے کم کرنا کسی چیز کا واجب مین سے جیسے
مکروہ تنزیہی ہے سنت مین سے کسی چیز کا کم کرنا اور مسنون ہے کہ اگر مسافر کو جلد چلنا ہو
تو بعد سورہ فاتحہ کے جس سورہ کو چاہے پڑھے وگر اطمینان ہو تو فجر مین طوال
مفصل پڑھے اور ظہر مثل فجر کے ہے اور عصر اور عشا مین اُس سے چھوٹی اور مغرب مین
بہت چھوٹی سورتین پڑھے اور مسنون ہے پڑھنا ضرورت مین بقدر حال کے اور
مسنون ہے حضر مین امام اور منفرد کو پڑھنا طوال مفصل کا جو سورہ حجرات سے سورہ
بروج تک ہین فجر اور ظہر کی نمازون مین اور سورہ بروج سے آخر لم یکن تک اوساط
مفصل نماز عصر اور عشا مین پڑھنا اور باقی قصار مفصل نماز مغرب مین پڑھنا یعنی

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ایک مرتبہ پڑھے فصل قرأت کے
احکام مین نماز جمعہ اور عیدین اور صبح اور نوافل شب اور صحیح یہ کہ وتر کی
ہر رکعت مین اور مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتون مین اوا ہو یا قضا امام پر بلند آواز سے
قرآن پڑھنا واجب ہو اور اگر اقتدا کیا نمازی کا بعد تھوڑی یا کل سورۂ فاتحہ آہستہ
پڑھنے کے تو سورۂ مذکور کو بلند آواز سے اعادہ کرے اور نماز ظہر اور عصر کی اور نوافل
روز کی ہر رکعت مین اور نماز مغرب کی تیسری رکعت مین اور نماز عشا کی آخر دو رکعتون مین
امام اور منفرد پر اور نماز وتر کی ہر رکعت مین منفرد پر پست آواز سے قرآن پڑھنا
واجب ہو اور جس نماز مین بلند آواز سے پڑھا جاتا ہو اسمین تنہا نماز پڑھنے والے کو
بلند اور پست آواز سے قرآن پڑھنے کا اختیار ہو اور جہر افضل ہو لیکن جہر کے
ادنی درجہ پر کفایت کرے اگرچہ اسے پست آواز سے پڑھنے کے وقت مین قضا
کرتا ہو صحیح تر قول کے بموجب جیسا مختار ہو پست اور بلند آواز سے پڑھنے مین
رات کا نفل پڑھنے والا تنہا جیسے وہ مسبوق کہ نماز جمعہ یا مغرب یا عشا و فجر کی ایک
رکعت پائے اور کھڑا ہو کے اسے پڑھنے لگے یعنی اسکو بھی اختیار ہو اور قرأت
خفی کا ادنی درجہ سنانا اپنے کو ہو یا اپنے قریب کے شخص کو اور اعلی درجہ اسکا صرف
حروف کا صحیح کرنا ہو اور ادنی جہر کا سنانا ان غیر کو ہو اسکے قریب نہون اور اسکے
اعلی کی حد نہین اور اگر ترک کرے سورہ کو پہلی دو رکعتون مین مثلاً اگرچہ عمداً ہو تو
آخر کی دونون رکعتون مین سورۂ فاتحہ کے ساتھ بلند آواز سے اسے پڑھنا مندوب ہو
اور اگر سہو سے سورہ نہ پڑھی رکوع مین یاد آئے تو کھڑا ہو کے اسے پڑھے اور
رکوع کو اعادہ کرے اور اگر پہلی دو رکعت [illegible] فاتحہ کو ترک کرے تو آخر کی

اور فرشتون کی نیت پر زیادہ کرے سلام اپنے امام پر داہنی طرف اگر امام اُس طرف ہو ورنہ بائین طرف اور اگر امام اُسکے سامنے ہو تو دونون سلامون مین امام کی نیت کرے اور منفرد صرف محافظ فرشتون کی نیت کرے اور کاتب اعمال کی اور نماز پڑھکے داہنی یا بائین طرف سے پھر کے مقتدیون کے سامنے ہو بیٹھے بلوغ المبین مین بخاری اور مسلم سے لکھا اور جتنے عرصہ مین اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھی جائے اُس سے زیادہ فرض کے بعد ادائے سنت مین تاخیر کرنی مکروہ تنزیہی ہے اور نفل پڑھنے کے لیے صفون کو توڑ دینا سنت ہے اور سلام کے بعد گھر جاکے سنت پڑھنی اولیٰ ہے اور احادیث مین جو وظائف بعد نمازون کے آئے ہین اُنمین یہ ذکر نہین ہے کہ سنتون سے پہلے اُنکو پڑھنا چاہیے بلکہ وہ اسی پر محمول ہین کہ بعد سنتون کے پڑھی جائین کیونکہ سنتین فرضون کی تابع ہین اُنسے اجنبی نہین تو جو ذکر سنتون کے بعد ہوگا وہ فرضون کے بعد کہلائیگا اور نماز کے بعد مستحب ہے استغفار کرنا تین مرتبہ اور استغفار کو سارے اذکار پر مقدم رکھے اور بخاری مین شداد بن اوس سے روایت ہے کہ افضل استغفار یہ ہے کہ کہے تو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اُسکے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ ایک مرتبہ اُسکے بعد تہلیل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ
الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ اور حق یہ ہی کہ دعا مانگنی کافر کی مغفرت کے لیے حرام ہی
اور سب مومنین کے لیے اُنکے سب گناہ بخشے جانے کی دعا حرام نہین اور اُسکے
بعد دونون طرف سلام کے لیے مُنھ پھیرنے مین مبالغہ کرے اسقدر کہ
داہنی طرف داہنے اور بائین طرف بائین رخسارہ کی سفیدی دیکھی جائے اور اگر
پہلے بائین طرف سلام پھیرا پھر داہنی طرف تو سلام پھیرے صرف اپنی داہنی طرف
اور اگر سلام پھیرا اپنے سامنے کی طرف تو دوسرا سلام بائین طرف کو پھیرے اور
اگر بائین سلام کو پھیرنا بھول گیا تو اُسکو ادا کرے جب تک کہ قبلہ کی طرف پشت
نکر لی ہو صحیح تر قول مین اور نہ کلام کیا ہو اور مقتدی سلام پھیرے امام کے ساتھ
اگر التحیات الخ پڑھ چکا ہو ورنہ پوری کر کے سلام پھیرے اور سلام مین اور تحریمہ مین
افضل یہ ہی کہ بعد امام کے ہو اس طرح کہ مقتدی ملاوے حرف ہمزہ لفظ اللہ کو
ساتھ حرف راء اکبر کے اور مقتدی نماز سے نہین نکلتا امام کے سلام سے بلکہ اُسپر بھی
سلام پھیرنا واجب ہی اور سلام پھیرے یہ کہتا ہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
کہ اِن الفاظ کو کہنا سنت اور افضل ہی اور مسنون ہی دوسرے سلام کو بہ نسبت اول کے
پست کہنا اور مُنیہ مین اس بات کو امام کے لیے خاص کیا ہی اور نیت کرے اپنے
خطاب بسلام علیکم سے سلام اُن لوگون پر جو اُسکے داہنی اور بائین طرف اُسکی
نماز مین شریک ہون گو جن ہون سوائے عورات کے اور نیت کرے فرشتون محافظ ذات کی
دونون سلامون مین بدون نیت شمار کے اور اسی طرح کاتب اعمال کی اور مقتدی قوم

سُننا فرض کفایہ اور خطبہ کا سُننا واجب ہی لیکن اپنے نفس مین درود پڑھنے اور
زبان سے سکوت اختیار کرنے مین دونون امر پر عمل ہوجاتا ہی وگر اُسے خود
پڑھتا ہو اور اسم شریف آجائے تو افضل یہ ہی کہ پڑھنا قطع نکرے اور بعد پڑھنے کے
درود پڑھ لینا افضل ہی وگرنہ پڑھا تو اُسپر کچھ نہین اور درود کے بعد وہ دعا کرے
جو قرآن یا سنت مین ہو یا اُنکی نفس دعا سے مشابہ ہو یا وہ دعا کرے جو مخلوق سے
طلب کرنا محال ہو اور وجود دعا قرآن و حدیث مین سے کسی مین نہو پس اگر اُسکا
مانگنا خلق سے محال ہی تو مفسد نماز نہین اور اگر اُسکا مانگنا اُنسے محال نہو گا تو
مفسد ہوگی بشرطیکہ دعا مذکور مقدار التحیات سے بیشتر ہو اور اگر قعدۂ اخیرہ مین
اس مقدار کے بعد پڑھے تو نماز اُس سے کراہت تحریمی کے ساتھ تمام ہوجائیگی
جب تک کہ بھولا ہوا سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد نہ پڑے اسلیے کہ اُنکے یاد آنے سے
قعدۂ اخیرہ باطل ہوجاتا ہی تو دعا نماز کے بیچ مین واقع ہوگی اسلیے مفسد ہوگی
اور فاسد نہوگی نماز دعا مغفرت سے مطلقاً یعنی خواہ وہ دعا قرآن مین ہو
یا نہو اور اسی طرح فاسد نہوگی نماز طلب رزق سے اگر اسکو مقید مال وغیرہ سے
نکرے واسطے مستعمل ہونے رزق کے بندون مین بطور مجاز کے اور بعید نہین
کہ زبان عربی کے سوائے دوسری زبان مین دعا کرنی مکروہ تحریمی وگر نماز مین
نہو تو مکروہ تنزیہی ہو اور آیہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ پڑھنی مستحب ہی اور قرآن کی دعا اگر پڑھے تو نیت قرآن
ہونے کی اُس سے نکرے اسلیے کہ قرات قرآن سوائے قیام کے دوسرے
رکن مین مکروہ ہی اور جب یاد ہوجائے تب دعائے ماثورہ پڑھنی مستحب ہی

ف اس مسئلہ کو شامی نے درختار کی فصل قرأت کے فروع مین شرح منیہ سے بلا کسی نقل کیا ہے منہ

ظاہر الروایہ مین اور اگر سورہ فاتحہ سے زیادہ پڑھیگا تو مضائقہ نہین ہی اور قعدہ آخر
مثل قعدہ اول کے ہی لیکن قعدہ آخر مین تشہد کے بعد درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور عمر بھر مین ایک بار
درود پڑھنا فرض ہی اسلیے کہ امر قطعی پر عمل ہو پھر اگر نماز مین بالغ ہوا اور قعدہ اخیرہ مین
درود پڑھا تو یہ درود قائم مقام فرض کا ہوگا اور ہر مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اسم شریف ذکر کیا جائے ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود اسی قدر
مکرر واجب ہوگا لیکن ایک مجلس مین ایک بار واجب اور کفایت اور مکرر مستحب ہوگا
اور یہی صحیح اور معتمد اور مفتی بہ ہی اور درود کے ترک سے قضا ہوگی جیسے چھینکنے
والے کے جواب کی قضا ہوگی اور چھینکنے والے کی تحمید کا جواب ایک مجلس مین
واجب ہی ایک بار اور بعضون نے کہا کہ تین بار تک اور صحیح تر یہ کہ اگر زیادہ ہی
تین بار سے تو اسکا جواب نہ دے اور اسی طرح خداوند جل وعلا کے نام پر بھی ثنا
کرنا واجب ہوگا لیکن ایک مجلس مین مکرر ذکر کرنے اور سننے سے ایک بار ثنا واجب
وکافی اور مکرر مستحب ہوگا اور اگر اسکو ترک کیا تو اسپر قضا نہین اور درود پڑھنا
مکروہ تحریمی ہی نماز مین بجز قعدہ اخیرہ اور آخر قنوت اور نماز جنازہ کے اور مستثنے
کیا ہی اس نام کو جو ضمن مین درود شریف کے پڑھتا ہو لیکن اس صورت مین
غیر ذاکر پر درود واجب ہونے کو خاص کیا ہی اور اسی طرح مستثنے کرنا چاہیے
اس صورت کا بھی کہ اسم شریف قرأت مین یا وقت خطبہ کے سنے اسلیے کہ قرآن کا

اور درود پڑھنا مکروہ ہی سات جگہ حالت مخامعت اور حالت بول وبراز مین اور بیچ سورہ کے دو رکعت مین اور بیچ اذان اور اقامت کے اور بیچ خطبہ کے اور وقت چھینکنے کے اور منہ

کھڑا کرکے اور اُسکی اُنگلیون کو کھڑی کرکے اُنکے سر قبلہ کی طرف کرے یہی سنت ہی
فرض اور نفل مین اور بچھے ہوے پانوُن کی اُنگلیون کے سر بھی قبلہ رخ رکھے جسقدر
ہوسکین اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکھے اور اُنکی اُنگلیون کو
پھیلا دے تھوڑے فرجہ کے ساتھ اور اُنگلیون کے سرے دونون زانو کے پاس رکھے اور افضل
یہ کہ زانو کو نہ پکڑے یہی صحیح تر ہی اور صرف تشہد پڑھے اور خاص ابن مسعود کا تشہد
پڑھنا احسن ہی اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اور تشہد کے الفاظ کو اُسوقت تصور کرے اسطرح کہ گویا نمازی اللہ تعالی کو تحیت پہونچاتا ہی
اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اپنے نفس اور احباب پر سلام بھیجتا ہی اور
اشارہ کرنا سنت غیر موکدہ ہی یہی قول صحیح اور مفتی بہ اور قول جمہور ہی اپنے صرف
داہنے ہاتھ کی اُنگلیون سے ترپن کا عقد کرکے یا خنصر اور بنصر کا عقد اور وسطی اور
ابہام کے سر ملا حلقہ کرکے مسبحہ سے اشارہ کرے یعنی شہادت ذکر کرنے کے وقت
حلقہ کرکے لا الٰہ کہنے کے وقت مسبحہ کچھ اُٹھائے کہ یہ اشارہ نفی کا ہی اور الا اللہ
کہنے کے وقت رکھدے کہ یہ اشارہ اثبات کا ہی اور اگر مقتدی اپنے امام سے پیشتر
تشہد پڑھ چکے تو ساکت بیٹھا رہے بالاتفاق اور مسبوق قعدہ آخرین اتنا ٹھہرے کہ
تشہد پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے کے وقت پڑھنے سے فراغت پاوے اگر
قعدہ آخر نہو تو اسمین مسبوق اور مقتدی برابر ہین اور فرض پڑھنے والے کو پہلی
دو رکعتون کے بعد کی رکعتون مین سورہ فاتحہ کے پڑھنے پر اکتفا کرنا سنت ہی

مسئلہ پر عمل کرنے مین کراہت نہو تو احتیاطاً اُسکی رعایت کرنی مستحب ہی مثلاً یہ جلسہ اگر
نفل کا ہو تو اُسمین طلب مغفرت اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ
وَارْزُقْنِیْ کہنا سنت[۱] ہی اور نسائی اور ابن ماجہ مین یہ استغفار مروی ہی رَبِّ اغْفِرْلِیْ
رَبِّ اغْفِرْلِیْ اگر فرض کا جلسہ ہو تو طلب مغفرت مستحب ہی اور امام احمد کے نزدیک مطلقاً
فرض ہی عمداً اُسکے ترک سے نماز باطل ہوجاتی ہی پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ اطمینان سے
کرے اور اُسمین تسبیحات کہے اور اُسکے بعد تکبیر کہے اُٹھنے کے لیے اپنے دونون صدر
قدم کے بل بدون زمین پر سہارا دینے اور آرام کے لیے بیٹھنے کے اور اگر سہارا
دیگا تو کچھ مضائقہ نہین اسکی حدیث بہت صحیح ہی اور مکروہ ہی اُٹھنے کے وقت
اپنا ایک پاؤن آگے بڑھانا اور دوسری رکعت مثل اول کے ہی یعنی ارکان اور
واجبات اور سنن مین دونون یکسان ہین بجز اسکے کہ دوسری رکعت مین ثنا
اور اعوذ نہ پڑھے اسلیے کہ ثنا اور اعوذ صرف ایک بار مشروع ہوئی ہین اور سنت
موکدہ نہین ہاتھ اُٹھانا مگر چند جگہ تین تو نماز مین یعنی تکبیر تحریمہ کے لیے اور قنوت کے لیے
اور عید کی تکبیرون کے لیے اور دعا مین اور منہ کی طلب مین ہاتھون کا اُٹھانا مستحب ہی
پس اپنے دونون ہاتھ اپنے سینہ کے برابر اُٹھا کے پھیلاوے آسمان کی طرف
کہ وہ دعا کا قبلہ ہی مگر کوئی یہ وہم نکرے کہ کریم متعال جس سے دعا مانگتے ہین
وہ اوپر کی جانب ہی اور دونون ہاتھون مین دعا کے وقت فرجہ رہے اگر
تھوڑا سا ہی ہو اور دعا کے بعد ہاتھون کا اپنے منہ پر پھیر لینا سنت ہی صحیح تر قول پر
اور رکعت ثانی کے دونون سجدون سے فراغت ہونے کے بعد مرد اپنا بایان
بچھادے اور اپنے دونون سُرین اُسپر رکھ کے بیٹھ جاوے اور داہنے قدم کے

[۱] عن ابی داؤد ... اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی ... اللھم اغفرلی ... اھل الثناء والمجد ... ما اعطیت ... منک الجد ... ابو داؤد ... دعا کو سنت ... صحابہ ... ابو داؤد ... رکوع کرتے تو فرماتے ... اللھم لک رکعت ... اللھم لک اسلمت ... وجھی ... وبصری ... اور اسی سجدہ کرتے تو فرماتے ... اللھم لک سجدت ... اللھم لک اسلمت ... وصورہ ... الخالقین ... دعاؤن کے الفاظ ... ثنا

اگر رکوع کے اندر اور نہ باہم ملی رکھنی مگر سجدہ کے اندر اور اُسکے برعکس اُٹھے اور
کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے اور کشادہ کرے اپنے دونون
بازدون کو اگر دوسرے کو ایذا نہو اور دور رکھے اپنے پیٹ کو رانون سے اور عورت
سجدہ مین پست ہو اور سارے اعضا باہم ملے رکھے پھر سجدہ سے اپنا سر اُٹھاوے
تکبیر کہتا ہوا اور اُٹھنے کے وقت پہلے چہرہ پھر ہاتھ اُٹھاوے اور سجدہ سے
سر اُٹھانے مین اگر نمازی بیٹھنے کے قریب ہو جائیگا تو سر اُٹھانا صحیح ہوگا
ورنہ درست نہوگا اور ہدایہ مین اسی قول کی تصحیح کی ہے اور نہر الفائق اور فتح نبلالیہ مین
اسی قول کو ترجیح دی ہے اور نماز کا سجدہ پورا ہوتا ہے سر اُٹھانے سے اسی قول پر
فتویٰ ہے جیسے سجدۂ تلاوت سر اُٹھانے سے پورا ہوتا ہے بالاتفاق اور بیٹھے
دونون سجدون کے درمیان مین اطمینان سے یعنی بقدر ایک بار سبحان اللہ
کہنے کے اور رکھے اپنے دونون ہاتھ رانون پر جیسے تشہد مین رکھتے ہین
اور دونون سجدون کے درمیان مین کوئی ذکر اور رقومہ مین کوئی دعا مسنون
نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سمع اللہ
لمن حمدہ پس کہا ایک شخص نے آپ کے پیچھے سے ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ
بعد نماز کے حضرت نے فرمایا کون تھا کہنے والا ان کلمون کا کہا ایک شخص نے
کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مین نے کتنے اور تیس فرشتہ ہین کہ جلدی کرتے ہین کونسا
ان مین سے لکھے ثواب اُنکا پہلے الخ ملخصاً بخاری بلاغ المبین قومہ مین دعا پڑھنے کے
بیان مین اور اسی طرح اپنے رکوع اور سجدہ مین تسبیح کے سوا اور کچھ نہ کہے اور جو ذکر
یا دعائین کہ ان مواضع مین وارد ہین وہ نماز نفل پر محمول ہین لیکن جس اختلافی

اسی قول صاحبین کی طرف صحیح ہوا ہی رجوع کرنا امام کا اور اسی قول پر فتویٰ ہی اور
اگر سجدہ مین دونون قدم زمین سے اُٹھ جائینگے تو سجدہ درست نہوگا اگر
ایک اُٹھ جائیگا تو درست ہوجائیگا اور بخلاف عورات کے مردون کے سجدہ مین
پانؤن کی اُنگلیان کھڑی کیجائین اور قبلہ کی طرف مقابل رکھنا پانؤن کی اُنگلیون کے
سرون کا سنت ہی اور انتہا تکبیر کی وقت سر رکھنے کے ہو اور بے عذر عمامہ کے
پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ ہی بشرطیکہ زمین پاک ہو اور سجدہ گاہ کی سختی محسوس ہوتی ہو
ورنہ سجدہ درست نہین اور صرف سجدہ کے لیے زمین پر ایسی چیز بچھا کے اُسپر سجدہ کرنے مین
کراہت نہین بالاجماع جو نمازی کے ہلنے سے نہ ہلے اگر زمین پاک ہو اور افضل ہی ہمارے
نزدیک سجدہ کرنا زمین پر یا اُس چیز پر جو زمین سے اُگے اور بسبب عذر کے
مثلاً بسبب ازدحام کے سجدہ کے لیے اگر کشادگی نہو تو دونون زانو زمین پر
رکھکے آدمی کے اوپر ہر ماکول کی پشت پر بلکہ پشت کے سوائے اور چیز پر اگرچہ
وہ چیز نمازی کا جزو ہو مثلاً اُسکی ہتھیلی یا دونون ران یا زانو پر سجدہ کرنا جائز ہی
لیکن بے عذر درست نہین اور بہ نسبت موضع قدم کے آدھ گز سے زیادہ بلندی
بے عذر سجدہ درست نہین اور سجدہ کی طرف جانے کے وقت پہلے دونون زانو
زمین پر برابر رکھے پھر دونون ہاتھون کو رکھے بلاغ المبین کی فصل سجدہ مین سجدہ کی
کیفیت کے بیان مین لیکن اگر کسی عذر سے قبل زانو رکھنے کے ہاتھ رکھے
تو مضائقہ نہین پھر کف دست کے درمیان مین پیشانی پھر ناک رکھے اسطور پر
کہ انگوٹھے کانون کی لوؤن کے برابر ہوجائین اور ہاتھون کی اُنگلیان ملی ہوئین رکھے
تاکہ سب قبلہ کی طرف متوجہ رہین اور نہین مستحب ہی کشادہ رکھنا اُنگلیون کا

اقل عدد تسبیح کہنے کی تین بار ہی اور اسقدر باعتبار روایت کے سنت اور قاعدہ مذہبی سے واجب ہی پس اُسکے ترک کی کراہت کراہت تنزیہی سے زیادہ اور تحریمی سے کم ہی اور اگر نماز مین اہل دنیا کے ملجانے کے لیے قرأت یا رکوع کو طویل کیا اسقدر کہ لوگون پر شاق ہو تو مکروہ تحریمی ہی لیکن اہل خیر کی طاعت پر اعانت کے لیے تاخیر قلیل کا مضائقہ نہین پس تاخیر نہ کرنی افضل ہی اور اگر امام نے اپنا سر اُٹھایا رکوع یا سجود سے قبل اسکے کہ تمام کرے مقتدی تسبیحون کو تین بار تو متابعت کرے اور اسی طرح اگر مقتدی نے اپنا سر اُٹھایا قبل اسکے کہ تمام کرے امام تسبیحون کو تین بار تو واسطے کامل ہونے رکوع کے عود کرے وگر عود نہ کیا تو مرتکب کراہت تحریمی کا ہوا لیکن اگر مقتدی کا تشہد تمام ہونے کے قبل امام نے سلام کیا یا تیسری رکعت کے لیے اُٹھا تو مقتدی تشہد تمام کرکے متابعت کرے اور بے تشہد تمام کیے ہوے بھی متابعت کرنی کراہت تحریمی کے ساتھ درست ہی اور اگر امام سلام کرے اور مومتم دعا پڑھتا ہو تو متابعت کرے اور دعا مین درود بھی داخل ہی پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا رکوع سے اُٹھے اور آخر مین جزم کے ساتھ توقف کرے اور جب کھڑا ہو جائے تب تحمید رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ آہستہ کہے اور مومتم آہستہ تحمید پر کفایت کرے پھر جھکنے کے ساتھ ہی تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے زمین پر یا اُس چیز پر جسمین مثل زمین کے سختی پائی جائے یعنی مبالغہ کے ساتھ دبانے سے سر بہت نیچا نہ ہو جائے اُس سے جسپر رکھنے کی حالت مین تھا اور سجدہ مین پیشانی کا رکھنا فرض ہی اگرچہ قلیل ہو اور اکثر پیشانی کا رکھنا واجب ہی اور مکروہ تحریمی ہی اکتفا کرنا سجدہ مین پیشانی اور ناک مین سے ایک پر وگر عذر ہو تو جائز ہی اور بے عذر صرف ناک پر سجدہ نہ ادا ہو گا اور

ضالین پانچوین صورت الف کو مد کے ساتھ پڑھنا اور ی کو دور کر دینا یعنی آمین بروزن
خامن اور چار صورتین نماز کی مفسد ہین اول الف کو قصر کے ساتھ پڑھنا مع تشدید میم
یعنی اَمِّیْن دوم اول مقصورہ پڑھنا مع دور کرنے ی کے یعنی اَمِّنْ سوم الف کو مد
پڑھنا تشدید اور حذف دونون کے ساتھ یعنی آمِّنْ چہارم الف مقصورہ پڑھنا
تشدید اور حذف دونون کے ساتھ یعنی آمِّنْ اور جب خاص سورۂ فاتحہ تمام کرے
تب آمین کہے امام آہستہ مثل مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے کے گو مقتدی
نماز سرے مین ہو بشرطیکہ مقتدی امام کی آمین سُنے یا بواسطہ مثل اپنے مقتدی کے
سُنے اور بعد سورۂ فاتحہ کے جب تک کوئی سورۂ قرآن کی یا دو یا ایک آیہ برابر
چھوٹی تین آیتون کے نہ پڑھی جائیگی کراہت تحریمی زائل نہو گی اور جب تک مسنون
قرأت نہو گی کراہت تنزیہی زائل نہو گی اور اگر قرأت کا آخر ثنا ہو مثلاً گو بر تکبیر
تو تکبیر کے ساتھ وصل یعنی ملانا اولیٰ و گر ثنا نہو مثلاً ان شانئک ہو الابتر تو اولیٰ
یہ کہ تو قف اور فصل کر کے جھکنے کے ساتھ ہی تکبیر کہتا ہوا رکوع کرے اور انتہاء
تکبیر کی وقت پیٹھ برابر کرنے کے ہو اور مسنون ہے اپنے دونون ہاتھون کو زانوون پر
سہارا دے کے رکھنا اور ہاتھون کی انگلیون کو پھیلانا تاکہ زانو کو اچھی طرح
پکڑ سکے اور دونون پنڈلیون کو سیدھا رکھنا اور سر اور پیٹھ اور سرین برابر رکھنے
اور عورات ان سب کے خلاف کرین اور کچھ جھکین اور انگلیان بے پھیلائے ہوئے
ہاتھ زانوون پر رکھ لین اور اپنے بازوون کو علیحدہ نکرین اور جو شخص بیٹھا ہوا
نماز پڑھتا ہو وہ رکوع کامل حاصل ہونے کے لیے اپنی پیشانی آگے اپنے دونون
زانوون کے برابر کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے اور رکوع و سجود مین

تحریمہ کے بعد سہوا قرأت شروع کردی تو ثنا اور اعوذ کو نہ پڑھے اور اعوذ کا پڑھنا
قرأت قرآن کے لیے مسنون ہی اور غیر قرآن کے لیے مسنون نہین پس اعوذ پڑھے
مسبوق جسوقت کھڑا ہو اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لیے اور مقتدی نہ پڑھے
بسبب نہ پڑھنے قرأت کے اور امام اعوذ کو عید کی تکبیرون کے بعد پڑھے اور بہ فور
اعوذ پڑھنے کے غیر مقتدی اللہ کا نام لے ساتھ لفظ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے
آہستہ اگرچہ رکعت جہری ہو اور سورہ سے پیشتر بسملہ کہنا احسن ہی اور بسم اللہ ایک آیہ
اور کل قرآن کا جزو ہی نازل ہوئی ہی جدائی کے لیے درمیان سورتون کے اور نہ سورۂ
فاتحہ کا جزو ہی صحیح تر قول مین اور نہ ہر سورہ کا اور نہین جائز ہی نماز صرف بسم اللہ سے
احتیاطاً اور باقی ہر رکعت مین امام اور اکیلا سورۂ فاتحہ کے قبل صرف بسم اللہ ذرا کو سر
پڑھے اور جب بسملہ کل قرآن کا جزو ہی تو اسے پڑھنا لازم ہی تراویح مین ایک بلند
بلند آواز سے کہ بغیر اسکے ختم کامل نہین شرح مسلم بحر العلوم اور حفاظ اُسوقت شروع
سورۂ اخلاص مین اُسے پڑھتے ہین عادۃً اور آمین کے الف کے مد کے ساتھ
بروزن یٰسین اور یہی مشہور تر اور فصیح تر ہی اور جائز ہی قصر کے ساتھ آمین بروزن
قرین اور یہ مشہور ہی اور امالہ کے ساتھ اٰمِیْن بروزن بے کین اور نماز فاسد نہین ہوتی
مد الف سے تشدید میم کے ساتھ یا حذف ی کے ساتھ بلکہ فاسد ہوتی ہی قصر سے
تشدید یا حذف کے ساتھ اور مد اور قصر سے دونون کے ساتھ حاصل کہ آمین کی
نو صورتین ہین پانچ سے نماز فاسد نہین ہوتی اور چار سے فاسد ہو جاتی ہی
جنسے فاسد نہین ہوتی انمین سے تین تو اوپر بیان کردین بروزن کے ساتھ
چوتھی صورت الف کو مد اور میم کو تشدید کے ساتھ پڑھنا یعنی آمّین بروزن

خالی نہین پس عیدین کی تکبیرون مین ہاتھون کا باندھنا مسنون نہین بسبب نہونے
ذکر کے اور مسنون نہین ہاتھ باندھنا قومہ مین بسبب نہ زیادہ ہونے قیام کے
پس اگر قیام کو طول دے تو ہاتھ باندھے پس ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ صلوۃ التسبیح کے
قومہ مین ہاتھ باندھنا مسنون ہو کیونکہ اسمین طول اور ذکر دونون ہین اور ہر نماز کی
پہلی رکعت مین بہ مجرد تکبیر کہنے کے ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے آہستہ اور
مشاہیر مین منقول نہین ہی ثنا مین قول وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ نماز فرائض مین
نہ نماز جنازہ مین اور جو مروی ہی وہ نماز تہجد مین ہی اور ثنا کے ساتھ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ نہ ضم کرے بلکہ قبل نیت کے
کہ لے لیکن نوافل مین ثنا کے بعد ملاے اور ذکر کیا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین یہ دعا
اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ صحیح ہی کل روایتون سے اسلیے
کہ اتفاق کیا اسپر بخاری اور مسلم وغیرہ نے اور اگر امام نے قرأت بلند آواز سے
شروع کردی ہو یا امام کو رکوع یا دوسرا سجدہ کرتے ہوے یا قعدہ مین پاے تو تحریمہ کہکے
ثنا کو ترک کرے پھر ثنا کا پڑھنے والا ثنا پڑھنے کے بعد بے تاخیر اور بے کوئی چیز
پڑھے ہوے تعوذ ساتھ لفظ اعوذ کے پڑھے بنا بر مذہب قوی کے آہستہ لیکن اگر

اور اگر زبان عرب سے عاجز ہو تو قرأت بھی دوسری زبان مین جائز ہے لیکن عربی کے سوائے صحیح تر قول کے بموجب دوسری زبان مین دی ہوئی اذان کو اگرچہ لوگ اذان جانین مگر جائز نہو گی اور اگر قرأت پڑھی فارسی مین یا بجاے قرآن کے توریت یا انجیل پڑھی پس اگر فارسی مین قصون یا امر و نہی کی جگہ سے پڑھیگا تو نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر ذکر اور تنزیہ کے مقام کو پڑھیگا اور اُسی پر اکتفا کریگا تب بھی فاسد ہو جائیگی کہ نماز قرأت سے خالی رہیگی واگر کسی قدر قرآن اُسکے ساتھ ملا لیگا تو فاسد نہو گی اور موجہ تر یہ ہے کہ روایت شاذ نماز کو فاسد نہین کرتی اور نہ قرأت واجب سے کافی ہوتی ہے چنانچہ ہجے کر کے قرآن پڑھنا اور اگر نماز شروع کی اُن الفاظ کو تلفظ کر کے جو دعا اور حاجت کو شامل ہون مثلاً تعوذ یا بسم اللہ یا حوقلہ تو درست نہین یا ذکر کیا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کو ذبح کے وقت تو ذبح درست نہو گا بخلاف صرف نفس کلام کے کہ اسکو تلفظ کرنے سے دونون جائز ہین صحیح تر قول مین مثل یا اللہ کے اور ہاتھ باندھنے مین داہنی ہتھیلی بائین کی پشت پر رکھے اور بیچ کی تین انگلیان پہونچے پر رکھے اور چھنگلی اور انگوٹھے کو گٹے کا حلقہ کرے اور عورت اور خنثی مشکل اسقدر ہاتھ اُٹھائے کہ اُنگلیون کے کنارے شانون کے برابر ہو جائین اور عورت داہنی ہتھیلی بائین ہتھیلی کی پشت پر رکھکے سینہ پر رکھے تحریمہ سے فارغ ہونے کے ساتھ بے دونون ہاتھ لٹکائے رکھنے کے ثنا پڑھنے کی حالت مین یہی صحیح تر اور ظاہر الروایہ ہے اور ہاتھون کا باندھنا سنت ہے اُس قیام کی جسمین ذکر مشروع طویل ہو اور قیام حقیقی ہو خواہ حکمی مثلاً بیٹھے ہوے کا پس ہاتھ باندھے ثنا اور قنوت پڑھنے کی حالت مین اور اسی طرح خطبہ پڑھنے کی حالت مین ہاتھ باندھنے چاہیین کہ وہ بھی ذکر مشروع طویل سے

یہ نہین جانتا کہ امام تکبیر تحریمہ کہہ چکا ہی یا نہین پس اگر گمان غالب یہ ہی کہ مین نے
امام سے پہلے تکبیر کہی ہی تب تو اقتدا درست نہوگا اگر گمان غالب یہ ہوگا کہ امام کے
ساتھ یا اسکے بعد تکبیر کہی ہی یا کچھ گمان ہی نہو کہ پہلے کہا یا پیچھے تو اقتدا درست ہوگا اور
اگر نمازی نے تکبیر تحریمہ کہنے سے قصد تعجب کا کیا یا مؤذن کے جواب دینے کا ارادہ کیا
تو نماز کا شروع کرنے والا نہوگا اور مطلق اللہ اکبر کی س پر اصل جزم ہی اور لفظ اللہ کا
دوسرا الف اور ہا نہ ترک کرے اور دونون ہمزے اور با پر مد نہ کرے کہ لفظ اللہ کے
ہمزہ پر مد کرنا خطا ہی اور شک کا قصد کرکے مد کرنا کفر ہی اور لفظ اللہ کے ہمزہ پر
اور لفظ اکبر کے ہمزہ اور با پر مد کرنے سے نماز شروع نہین ہوتی اور اگر اثنار نماز مین ہو
تو نماز ٹوٹ جائیگی صحیح تر قول مین اور نماز شروع کرنے والا نیت سے ہوتا ہی اللہ اکبر
کہنے کے وقت نہ صرف اللہ اکبر کہنے اور نہ صرف نیت سے بلکہ دونون چیزون سے
اور تحریمہ سے پیشتر بھی نیت جائز ہی اگر کوئی فعل یا کلام مخالف درمیان مین نہ واقع ہو
اور جو شخص پڑھنے سے عاجز ہو جیسے گونگا اور اُمّی اُسکو تحریمہ اور قرأت اور
تلبیہ کے لیے زبان ہلانی ضرور نہین اور صحیح ہی شروع کرنا نماز کو کراہت تحریمی کے ساتھ
بسحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا الحمد للہ کہنے سے اور سب اللہ تعالی کی خالص تعظیم کے
کلمات سے جو دعا اور حاجت کو شامل نہون اگرچہ مشترک ہون مثل رحیم اور کریم کے
صحیح تر قول مین اور قرأت کے سوائے تحریمہ اور سب اذکار نماز دوسری زبان مین جائز ہی
اگرچہ زبان عرب پر قدرت ہو اور جو امور کہ نماز کے ذکر مین داخل نہین مثلاً ایمان لانا
یا لبیک کہنا یا خطبہ پڑھنا یا ذبح کے وقت خدائے تعالی کا نام لینا یا سلام کرنا یا
سلام کا جواب دینا بھی غیر زبان عرب مین جائز ہی اگرچہ زبان عرب سے عاجز نہو

اور جلسہ و قعدہ مین جاے بند شلوار کی طرف دیکھنا اور حتی الامکان منہ کھانسنا و جمائی آوے
تو دانتون سے نیچے کا لب تھام کے منہ بند کرنا یا داہنے ہاتھ کی پشت سے و اگر قیام مین
نہو تو بائین ہاتھ کی پشت سے منہ بند کرنا **فصل** روایت ہی عبداللہ ابن ابی اوفی رضؓ سے
کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سو بولا مین طاقت نہین رکھتا سیکھدیدیجئے
قرآن سے کچھ جو کام آوے میرے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آخر حدیث تک روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد
اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے بلاغ المبین **فصل** صفت
نماز کے بیان مین جب نماز شروع کرنے کا ارادہ ہو تب تکبیر کے قبل ہاتھ اٹھاے اور
گٹے شانون کے برابر لاے ہتھیلیان قبلہ کے مقابل کرکے انگوٹھون سے کانون کی لو
چھوتے ہوے عیدین اور قنوت اور افتتاح کی تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور صرف لفظ
اللہ یا اکبر سے نماز شروع نہین ہوتی پس اگر امام کے ساتھ لفظ اللہ کہے اور اسکے
فارغ ہونے کے قبل اکبر کہہ لے یا حالت قیام مین لفظ اللہ کہے اور حالت رکوع مین
اکبر کہے تو نماز شروع نہو گی صحیح تر قول مین جیسے اگر امام نے تکبیر تحریمہ ابھی شروع
نہین کی کہ مقتدی لفظ اللہ کہہ چکا تو بھی اقتدا صحیح نہو گا اور اگر کھڑے ہونے کی
قدرت ہو تو حالت قیام مین تمام تحریمہ تلفظ کرے پس اگر مقتدی نے امام کو
رکوع مین پایا اور جھکے ہوے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو اگر یہ جھکنا قیام سے قریب ہو گا
یعنی رکوع کامل نہو گیا ہو گا تو شروع صحیح ہو گا اور مقتدی نے جو اللہ اکبر کہا ہی
اس سے اگر رکوع کی نیت کی ہو گی شروع نماز کی نیت نہ کی ہو گی تو یہ تکبیر تحریمہ
ہو جائیگی اور رکوع کی نیت لغو ہو جائیگی اور اگر مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہا اور

کہ مقتدیون کو نماز مین داخل ہونے کی اور ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جانے کی
خبر ہو جائے اور جب امام شروع مین تکبیر کہے تو خبردار کرنے کے ساتھ نیت اپنی نماز کے
تحریمہ کی بھی کرے والا نہ امام کی نماز ہوگی نہ کسی مقتدی کی اسی طرح مکبر جو امام کی آواز
دوسرون کو پہونچاتا ہے وہ بھی پکار کے کہنے کے ساتھ اگر تکبیر تحریمہ کا قصد کریگا تو نماز
ہوگی والا نہ اسکی نماز ہوگی نہ اُس شخص کی جو اسکی آواز پر اقتدا کریگا اور بدون
حاجت کے مکبر کا تکبیر پکار کے کہنا مکروہ ہے اور مقتدی اور منفرد کو تکبیر پست آواز سے
کہنی اور حالت رکوع مین ہاتھون سے زانو پکڑنے اور مردون کو زانو پکڑنے کی
حالت مین اُنگلیان پھیلانی اور ایک رکن سے دوسرے رکن مین جانے کی تکبیرین کہنی
اور رکوع اور سجود کی تسبیح تین تین بار کہنی اور حالت تشہد مین مردون کو بایان پانون
بچھانا اور جلسہ مین اپنے دونون ہاتھون کو اپنی دونون رانون پر رکھنا جیسے جلسہ
تشہد مین اُسکا رکھنا مسنون ہے اور درود پڑھنا اور دعا کرنی اور داہنے اور بائین
طرف اور پہلے داہنی طرف سلام کے لیئے منھ پھیرنا **فصل مستحبات نماز کے**
اگر جاڑے وغیرہ کا عذر نہو تو پہلی تکبیر کے وقت آستین سے مردون کو ہاتھ نکالنے
اور امام اور مقتدی کھڑے ہون وقت کہے جانے حی علی الصلوۃ کے اگر امام محراب کے
پاس ہو اور صفون کے پیچھے سے اپنی جگہ پر جانا چاہے تو جس صف مین امام پہونچے
وہی صف کھڑی ہو جائے والا اگر امام آگے سے داخل ہو تو لوگ اُسوقت کھڑے ہون
جب اُنکی نظر امام پر پڑے مگر جب امام خود اقامت کہے تب مقتدی کھڑے ہون
یہان تک کہ امام اقامت پوری کرے اور اقامت تمام ہونے کے بعد نماز شروع کرنی
اور حالت قیام مین سجدہ کرنے کی جگہ اور رکوع مین قدمون کی پشت اور سجدہ مین نتھنے

متابعت کرنی سنت ہی اور ہر واجب یا فرض کو اُسکے محل مین ادا کرنا اور ترک کرنا رکوع کے مکرر کرنے کو اور سجدہ کے سہ بارہ کرنے کو اور ترک کرنا قعدہ کا دوسری یا چوتھی رکعت سے پہلے اور ترک کرنا ہر زیادتی کا دو فرض کے یا فرض و واجب کے بیچ مین

فصل نماز کی سنتون کے بیان مین

وقت تحریمہ کے ہاتھ اُٹھانے اور ہاتھ اُٹھانے کی حالت مین اُنگلیون کو اُنکی حالت پر کھلی رکھنا اور تمام قیام مین اپنے سر کو نہ جھکانا اور داہنے ہاتھ کو بائین پر رکھنا اور مردون کو ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے اور ثنا اور اعوذ اور بسم اللہ الخ اور آمین کہنا اور اِن چارون کو آہستہ کہنا اور امام نووی رح نے لکھا ہی کہ مسنون ہی امام اور اکیلے کو نماز جہریہ مین بجہر کہنا آمین کا اور ایسا ہی مقتدیون کو بموجب صحیح مذہب کے اور فتح القدیر مین شیخ ابن ہمام رح نے طرفین کے اقوال بیان کر کے اسطرح مطابقت دی ہی کہ روایت آہستہ کہنے کی مراد یہ ہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مین کڑک سخت نہوتی اور روایت جہر یعنی ظاہر کرنے کی مراد یہ ہی کہ حضرت صلعم کی آواز معتدل یعنی درمیانی ہوتی کہ سنتے وہ لوگ جو حضرت صلعم کے قریب ہوتے صف اول سے پس ارتجاج کرتی اُس سے مسجد اور ایسے ہی مقتدی کہتے اور ارتجاج آواز کا جب کہا جاوے دریا مین تو وہ ہی کہ حاصل ہوتی ہی اُس سے دَوی یعنی بھنک کہ آواز نرم اور غلیظ ہوتی ہی جیسا کہ دیکھا جاتا ہی مسجدون مین بخلاف کڑک کے پس شیخ ممدوح رح نے اسی بات کو ترجیح دی ہی کہ آمین آواز معتدل کے ساتھ ہونا چاہیے حتیٰ کہ قریب کے لوگ سُنین یعنی نہ وہ سری ہو نہ اخفین کڑک ہو اور ارتجاج اور دَوی کے معنی گونج صحیح نہین تحفۃ المتقین صفحہ ۶۰ مین بہت تحقیق سے لکھا ہی اور منفرد اور امام کو تسمیع اور تحمید جمع کرنا اور مقتدی کو تحمید کہنا اور امام کو تکبیر اور تسمیع اور سلام اسقدر بلند آواز سے کہنا

اور مصنف نے کہنے مین کہ داہنے ہاتھ کو بائین پر رکھنا اور تحلیل یا بین داہنی ہتھیلی کی پشت پر رکھنے کی حدیث کے مخالف ہی صحیح روایت کیا ہی ابن خزیمہ نے وائل ابن حجر رض سے یا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر رکھنے کی حدیث مین

پھر سجدۂ سہو کرے لیکن بسبب ضرورت اقتدا کے مسبوق یعنی پہلے رکوع کے بعد ملنے
والی کی رکعات فائتہ مین ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اور سجدہ مین اکثر پیشانی اور ناک اور
دونون ہاتھون اور زانوون کو اور دونون قدمون کو زمین پر رکھنا اور قعدۂ اول کرنے
یعنی غیر اخیرہ گو نماز نفل مین ہو صحیح تر قول مین اور ہر قعدہ مین تشہد پڑھنا اور درمیان کے
قعدون مین تشہد پر زیادتی نکرنی اور دوبار سلام کہنا یعنی دوسرا واجب ہے صحیح تر قول مین
اور لفظ علیکم واجب نہین پس بعد تلفظ کرنے لفظ سلام کے قبل کہنے لفظ علیکم کے اقتدا
جائز ہو گی مذہب مشہور پر ہمارے نزدیک اور نماز کا تحریمہ سلام اول سے منقطع ہو جاتا ہے
اور تکبیرات عیدین کہنی اور اسی طرح ایمن سے ہر تکبیر واجب جداگانہ ہے اور نماز عیدین کی
آخر رکعت کے رکوع کی تکبیر کہنی اور نماز مین داخل ہونے کے لیے الفاظ تکبیر افتتاح کی
رعایت کرنی خصوص لفظ اللہ اکبر کہنا اور وتر کی آخر رکعت مین مطلق قنوت یعنی جو دعا
چاہیے پڑھنی اور تکبیر قنوت کہنی لیکن اُسکے ترک سے سجدۂ سہو واجب نہونا مرجح ہے اور
قومہ اور جلسہ اور اِن دونون مین اور رکوع اور سجود مین اعضا کا ساکن کرنا بقدر تسبیح
کہنے کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے فرض ہے اور نزدیک امام ابی حنیفہ
واجب سو یہ بھی فرض عملی ہے اور یہی قول امام ابی یوسف کا ہے پس خلاف نہ رہا اور بلند
آواز سے پڑھنا امام کو اُن نمازون مین جنمین قرآن پکار کے پڑھا جاتا ہے اور پست آواز سے
پڑھنا سکو اُن نمازون مین جنمین قرآن آہستہ پڑھا جاتا ہے اور نماز سِرّی اور جہری مین
امام کے پیچھے سکوت کرنا اور بدعت اور منسوخ اور اُس چیز کے سوائے جو نماز سے
تعلق نہ رکھے ہر ایک افعال مین اور اُن چیزون مین بھی امام کی متابعت کرنی فرض ہے
جنمین باختلاف مجتہدین ہو اور متابعت مین تاخیر کرنی واجب اور امام کے ساتھی

قائم مقام ہو اور وہ تین چھوٹی آیتین ہین مثلاً ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ
وَاسْتَكْبَرَ یا ایک یا دو آیتین برابر تین چھوٹی آیتون کے ہین اور ملانا سورہ یا آیہ کا
واجب ہی فرض کی پہلی دو رکعتون مین لیکن پچھلی رکعتون مین خلاف سنت ہونے کی
وجہ سے مکروہ تنزیہی ہی اور ملانا سورہ کا واجب ہی نفل کی سب رکعتون مین اور وتر کی
ہر رکعت مین اور واجب ہی معین کرنا قرأت کا چار یا تین رکعتون والی نماز فرض کی
پہلی دو رکعتون مین اور واجب ہی مقدم کرنا سورہ فاتحہ کا تمام سورہ یعنی اگر دوسری
سورہ سورۂ الحمد سے پہلے پڑھے اتنی دیر جسمین ایک رکن ادا ہو تو سجدہ سہو کرے
اور ترک نکرنا ہر واجب اصلی کا واجب ہونے کے مانند اُسے اور فرض کو مکرر نکرنا ہی
اسی طرح مکرر نہ پڑھنا سورۂ فاتحہ کا پہلی دو رکعتون مین سورہ سے پیشتر پس اگر اُسمین سورہ کے
قبل ایک بار پڑھ کے سورہ کے بعد پھر ایکبار پڑھیگا یا پچھلی رکعتون مین سورہ سے پیشتر
اُسے مکرر پڑھیگا تو سجدۂ سہو واجب نہوگا اور جو ارکان نماز مکرر نہون تمام نمازمین ہر رکعت مین
انمین ترتیب شرط ہی اور واجب بھی ہی شرط اس معنی کر کہ اگر پہلے رکن پر دوسرے کو
مقدم کیا تو وہ لغو ہو جائیگا اور اُسکا اعادہ کرنا فرض ہوگا اور واجب ہی اس معنی کر کہ
نمازمین زیادتی نکرنی واجب ہی پس جس رکن کو مقدم کیا ہی اُسے اعادہ کرنے سے نماز ہوتی
نہین سجدۂ سہو واجب ہوتا ہی اور ترتیب کی رعایت کرنی قرأت اور رکوع مین واجب ہی
قبل وجود قرأت کے اور فرض ہی بعد قرأت کے اور ترتیب کی رعایت کرنی واجب ہی
اُن ارکان مین جو مکرر ہون ہر ایک رکعت مین مثلاً سجدے یا تمام نمازمین مثلاً عدد رکعات
حتی کہ اگر ایک سجدہ مثلاً پہلی رکعت کا سہواً ترک ہوا تو اس سجدہ سہو کو قضا کرے گو بعد سلام ہے
بشرطیکہ اُسوقت تک کوئی مفسد نماز نکیا ہو لیکن اُس سجدہ کی قضا کے بعد قعدۂ اخیرہ کرے

سجدہ سہو
مدثر ۲ رکوع
آیہ ۲-۳

شرط نہین اور تقدیم قیام کی رکوع پر اور رکوع کی سجدہ پر اور سجدہ کی قعدۂ اخیرہ پر اور
امام سے آگے نہ بڑھنا پس اگر امام کا قدم چھوٹا ہو تو صحیح تر یہ کہ جب تک اکثر قدم مقتدی کا
آگے نہ بڑھیگا نماز فاسد نہو گی یعنی پنجون کا بڑھنا مضر نہین اور اپنے نزدیک اپنے امام کی
نماز کو صحیح جاننا اور جہت عرصۂ کعبہ مین امام کے مخالف نہونا اور قضا نماز کا نہ یاد ہونا اگر نماز کی
صاحب ترتیب ہو اور وقت مین گنجایش ہو اور نہ برابر ہونا کسی عورت کا بموجب شرط کے
جو امامت مین ذکر ہو گی اور شرط کیگئی ہے ادائے ارکان کے لیے اختیار یعنی ہوش مین ہونا
اور جاگنا پس اگر ادا کیا سب فرائض کو یا انمین سے ایک سونے کی حالت مین اسطرح کہ
سونے مین قیام کیا یا قرأت کی یا سجدہ یا قعدۂ اخیرہ کیا تو جو رکن سونے مین ادا کیا
وہ معتبر نہو گا بلکہ اسکو دوبارہ ادا کرے گو قرأت یا قعدہ ہو صحیح تر قول کے بموجب ورنہ نماز
ٹوٹ جاویگی اور اگر سونے کی حالت مین ایک رکعت پوری ادا کی تو اسکی نماز درست نہین
ہو سکتی جیسے بجاے چار رکعتون کے کوئی پانچ رکعتین پڑھدے تو نماز درست نہین ہو سکتی
اور رکوع یا سجدہ مین سو جانا مضر نہین **فصل واجبات نماز کے بیان مین**
جنکے ترک سے نماز فاسد یعنی باطل نہین ہوتی پس اگر نماز کے واجب اصلی کو سہواً
ترک کیا اور سجدۂ سہو نہ کیا یا بے عذر عمداً ترک کیا تو نماز کو اعادہ کرنا واجب ہے اسی طرح
جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی ہو اعادہ اسکا واجب ہے وقت مین اور اسکے بعد
اور دوبارہ پڑھنا اس نماز کا پہلی نماز کے نقصان کا پورا کرنے والا ہے اسلیے کہ فرض
مکرر نہین ہوتا پس مکرر پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کا اقتدا صحیح نہو گا
اور واجبات نماز کے یہ ہین بالکل سورۂ فاتحہ پڑھنی پس انمین سے کچھ بھی کم کرنے والا
ترک کرنے والا واجب کا ہو گا اور اسکے ساتھ ملانا سب سے چھوٹی سورہ کا یا جو اسکے

لہ شرط نہین اسلیے کہ وہ اجزاے نماز مین سے ایک جزو ہے پس مسئلہ مذکورہ کی ایک شخص چار رکعتین پڑھتا ایک لحظہ بیٹھا پھر اٹھا تین رکعتین پڑھکر بیٹھ کر اٹھا پھر یاد کر کے بیٹھا پھر بول پڑا پس اگر دونون بار کا بیٹھنا مقدار التحیات کے ہو گا تو نماز اس کی صحیح ہو گی ورنہ نہین صحیح ہو گی پس اگر بھولکر بیٹھنا بھی نہین پایا تو سجدۂ سہو بھی نہین

قیام فرض ہی اُس شخص پر جو قادر ہو قیام اور سجدہ پر پس اگر صرف قیام پر قادر ہو اور سجدہ پر
نہ قادر ہو تو مستحب ہی اشارہ سے پڑھنا بیٹھ کے اور ایسے شخص کو کھڑے ہو کے اشارہ سے
پڑھنا بھی جائز ہی اور اسی طرح بیٹھ کے اشارہ سے پڑھنا مستحب ہی اُس شخص کو کہ اگر سجدہ کرے
تو اُسکا زخم بہنے لگے اور کبھی لازم ہوتا ہی بیٹھ کے پڑھنا مثلاً کھڑے ہونے سے کسی شخص کا
زخم بہنے لگے یا پیشاب جاری ہو جائے یا چوتھائی ستر کھلجائے یا قرأت سے بالکل عاجز
ہو جائے یا قیام کی جہت سے رمضان کے روزہ سے عاجز ہو اور اگر مسجد مین جانے سے
اسقدر طاقت نہین رہتی کہ پھر کھڑا ہو کے جماعت کا شریک ہو تو نہ جائے بلکہ اپنے گھر مین
تنہا کھڑا ہو کے نماز پڑھے اسی کا فتویٰ ہی اور ایک آیہ قرآن مجید کی پڑھنی رکن اصلی ہی
اس حالت مین کہ قرأت کے ہونے سے نماز صحیح ہوتی ہو اور نہونے سے صحیح نہوتی ہو اور
رکن زائد ہی اس حالت مین کہ قرأت کے نہونے سے صحیح ہوتی ہی اور رکوع کرنا یعنی پشت
خم کرنے کے ساتھ سر جھکانا اور سجدہ کرنا یعنی پیشانی کو قلیل ہو اور قدم کو قلیل ہونے مین
رکھنا اور مکرر کرنا سجدہ کا متعلق عبادت ہی حدیث و اجماع سے ثابت ہوا مثل عدد رکعتون کے
اور شرط سجدہ پیشانی کا ٹھہر جانا ہی اسطرح کہ اگر نمازی مبالغہ کرے تو اُسکا سر نیچے نہو جائے
اور ایک سجدہ کے بعد سر اُٹھانا اور قعدہ کے قریب ہو جانا حد جدا کرنے والی دونون
سجدون کی منقح ہوتی ہی ورنہ نماز نہوگی اور دوسرے سجدہ مین تاخیر صحیح ہی اور سجدہ گاہ
پاک ہونی اگرچہ سجدہ اپنی ہتھیلی کی پشت پر یا اپنے کپڑے کی زیادتی پر واقع ہو اور
بے عذر آدھ گز سے زیادہ اونچی جگہ پر سجدہ نکرنا اور قعدہ اخیرہ یعنی آخر نماز مین
بیٹھنا فرض اور رکن ہی اور قعدہ اخیرہ اتنی دیر کا صحیح ہوگا جسمین جلد جلد صحت الفاظ کے
ساتھ التحیات عبدہ و رسولہ تک پڑھ سکے اور اسقدر جلسہ بہیم کرنا اور اُسمین فاصلہ نکرنا

کہ اس کام کو کیجیے یا نہ کیجیے چہارم ہم یعنی ترجیح دینا ایک کام کرنے کو بجزم وہ ہی قوۃ اور تاکید دینا دل مین اُس قصد کو اور پکا کرنے کے پس یہ جس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعاً اور خاطر اور حدیث نفس یہ بھی مرفوع ہی اس امت سے اور ہم اگر نیکی کا ہی لکھی جاتی ہی اُس کی ایک نیکی اور اگر بُرائی کا ہم ہی تو نہین لکھا جاتا پس یہ بھی مرفوع ہوا رہا عزم پس محققین کی تحقیق یہ ہی کہ اِسپر مواخذہ ہی **فصل ارکان نماز کے بیان مین** اُس نماز کے وقت مین نیت نماز کے بعد بے فاصلہ اُس فعل یا کلام کے جو بنا نماز کا منع کرنے والا ہو جسم اور کپڑے اور جاے نماز کی نجاست سے اور حدث سے طہارت کر کے ستر عورت کے ساتھ جہت عرصۂ کعبہ کا مستقبل کھڑے ہو کے نماز شروع کرنے کے قصد سے زبان سے تمام تحریمہ ذکر کر کے اُس ایک جملہ کے ساتھ تلفظ کرنا شرط ہی جو اللہ تعالی کی خالص تعظیم کے لیے ہو اور دعا اور حاجت کو شامل نہو اور تکبیر تحریمہ کی انکے سوا اور شرطون کو صفت نماز مین پاؤگے اور بسبب متصل ہونے تحریمہ کے قیام کے ساتھ ارکان نماز کی شرطین اسمین بھی رعایت کی گئین اور صحیح تر یہ کہ فرض اور جو اُس سے ملحق ہی چنانچہ واجب اور سنت فجر مین تحریمہ کے بعد کھڑا رہنا بقدر قرأت فرض کے فرض اور بقدر واجب اور سنت اور مستحب کے واجب اور سنت اور مستحب ہی لیکن قیام کو طول دینے کے بعد کل قیام فرض واقع ہوتا ہی جیسے قرأت اور رکوع اور سجود کو طول دینے کے بعد یہ تینون بھی کل فرض واقع ہوتے ہین اور ایک قدم پر کھڑا ہونا مکروہ ہی اگر عذر ہو تو مکروہ نہین اور دونون قدمون کے درمیان مین بقدر ہاتھ کے چار انگلیون کے فرجہ ہونا چاہیے اور دونون پانون کی انگلیون پر یا دونون ایڑیون پر کھڑا ہونا بے عذر بھی جائز ہی اور جس شخص پر قرأت فرض نہین جیسے اُمّی یا مقتدی کے حق مین اُسقدر قیام کافی ہی جسقدر اُسنے رکوع مین پہونچنے تک کیا اور

هٰذِهِ الْفَرِيْضَةَ عِبَادَةً لِلّٰهِ تَعَالٰى اور نفل اور سنت موکدہ اور تراویح کے لیے
مطلق نیت نماز کی کفایت ہے معتمد قول پر اگرچہ اُسنے نہ کہا ہو کہ اللہ تعالی کے لیے نیت کرتا ہون
لیکن نفل اور سنت کے معین کرنے مین زیادہ احتیاط ہے پس کہے نیت کی مین نے
واسطے اللہ تعالی کے چار رکعت نماز سنت ظہر یا اسقدر رکعت نماز تراویح وغیرہ پڑھنے کی
اور نماز واجب و فرض کی اسطرح نیت کرے نیت کی مین نے واسطے اللہ تعالی کے تین رکعت
نماز وتر یا دو رکعت نماز عید یا چار رکعت نماز ظہر پڑھنے کی اور مقتدی کہے پیروی کرکے
امام کی اور امام صرف اپنی نماز کی نیت کرے اور اقتدا صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہین ہے
کہ امام نیت امامت کی کرے اگر مردون کا امام ہو بلکہ جماعت کا ثواب حاصل کرنے کو
نیت امامت چاہیے اور یہ نیت اُسوقت ہو جب کوئی امام کا اقتدا کرے پہلے سے یہ بھی
ضرور نہین اگرچہ پہلے سے نیت کرلینی جائز ہے اور اگر نمازی عورتون کا امام ہو تو اگر کوئی
عورت اُسکی اقتدا کسی مرد کے برابر کھڑی ہوکے جنازہ کی نماز کے سوائے مین کریگی تو اُس
عورت کی اقتدا درست ہونے کے لیے اُسکی امامت کی نیت ضرور ہوگی اور اگر عورت نے
محاذی مرد کے ہوکر اقتدا نکیا تو بعضے کہتے ہین کہ صحت اقتدا کے لیے نیت امامت کی شرط ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ شرط نہین جیسے نماز جنازہ مین بالاتفاق شرط نہین اور جمعہ اور عید مین
صحیح قول پر شرط نہین اور نیت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی شرط نہین ہر حال مین یعنی خواہ نماز ی
گھر کے قریب ہو یا دور جنگل مین ہو یا مسجد مین بنا بر قول قوی کے اور اقتدا کی صحت مین امام کے
معین کرنے کی نیت شرط نہین اور مظاہر حق کے آخر خطبہ بیان نیت مین اشباہ والنظائر سے
نقل کیا ہے کہ جو چیز واقع ہوتی ہے دل مین گناہ کے قصد سے پانچ مرتبہ پر ہے اول ہاجس کہ
واقع ہو دل مین دوم خاطر کہ وہ جاری ہو اُس کے دل مین سوم حدیث نفس یعنی تردد ہو

احتیاط ہی خواہ فوائت کی کثرت سے ترتیب ساقط ہوگئی ہو یا نہوئی ہو پس یون کہے مثلاً
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ ظُهْرَ الْخَمِیْسِ اور گر تاریخ اور دن قضا کے یاد نہون تو آسان
طریقہ یہ ہی کہ کہے اَوَّلَ ظُهْرٍ یا اٰخِرَ ظُهْرٍ مثلاً ایک ہفتہ کی نمازین قضا پڑھنی ہین
تو نیت سب سے اول ظہر کی کرے تو سب سے پہلے دن کی نماز ذمہ سے ساقط ہوگی
بعد اُسکے دوسرے روز کی ظہر اول ہو جائیگی اسی طرح سب ادا ہو جائینگی اور
آخر ظہر کی نیت سے بھی یہی فائدہ ہی اور ضرور نہین معین کرنا شمار رکعات کا فرض اور
واجب مین لیکن معین کرنا افضل ہی اور امام کے تحریمہ کے بعد مقتدی اُسکے پیچھے نماز پڑھنے کی
نیت کرے تَبَعًا لِلْاِمَامِ لیکن جمعہ اور عید اور جنازہ کی نماز مین اقتدا کی نیت ضرور نہین
واگر غیر ولی نماز جنازہ مین امامت کرے پھر ولی حاضر ہو تو اُسے اقتدا کی نیت ضرور ہی
اور نماز جمعہ فرض وقت کی نیت سے جائز نہین ہوتی اسلیے کہ یہ بدل ہی اُس روز کے
فرض وقت ظہر کی پس فرض ظہر ساقط ہونے کے لیے نماز جمعہ پڑھنے کی نیت کرنی
شرط ہی نَوَیْتُ اَنْ اُسْقِطَ فَرْضَ الظُّهْرِ عَنْ ذِمَّتِیْ بِاَدَاءِ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ
اور ضرور ہی نیت کا معین کرنا نماز واجب کے لیے لیکن وتر کی یون نیت کرے
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ الْوِتْرَ کیونکہ بسبب اختلاف کے اُسکو واجب یا سنت کہنا
لازم نہین اور نذر کی نیت مین نذر کے سبب کو بھی ذکر کرنا چاہیے احتیاطاً پس یون کہے
کہ نیت کی مین نے اُس نماز کے پڑھنے کی جو فلان حاجت کے واسطے یا اللہ تعالیٰ کے
واسطے مین نے نذر مانی تھی اور اسی طرح ضرور ہی معین کرنا سجدہ سہو کا نہ سجدہ شکر کا
اور نماز جنازہ کا پڑھنے والا نیت کرے صرف نماز جنازہ کے پڑھنے کی اُصَلِّیْ لِلّٰهِ
تَعَالٰی اور شامی مین منقول ہی کہ امام اور قوم یون نیت کرین نَوَیْتُ اَدَاءَ

هذه الفريضة عبادة لله تعالى اور نفل اور سنت موکدہ اور تراویح کے لیے
مطلق نیت نماز کی کفایت ہے معتمد قول پر اگرچہ اُسنے نہ کہا ہو کہ اللہ تعالی کے لیے نیت کرتا ہون
لیکن نفل اور سنت کے معین کرنے مین زیادہ احتیاط ہے پس کہے نیت کی مین نے
واسطے اللہ تعالی کے چار رکعت نماز سنت ظہر یا اسقدر رکعت نماز تراویح وغیرہ پڑھنے کی
اور نماز واجب و فرض کی اسطرح نیت کرے نیت کی مین نے واسطے اللہ تعالی کے تین رکعت
نماز وتر یا دو رکعت نماز عید یا چار رکعت نماز ظہر پڑھنے کی اور مقتدی کہے پیروی کرکے
امام کی اور امام صرف اپنی نماز کی نیت کرے اور اقتدا صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہین ہے
کہ امام نیت امامت کی کرے اگر مردون کا امام ہو بلکہ جماعت کا ثواب حاصل کرنے کو
نیت امامت چاہیے اور یہ نیت اُسوقت ہے جب کوئی امام کا اقتدا کرے پہلے سے یہ بھی
ضرور نہین اگرچہ پہلے سے نیت کرلینی جائز ہے اور اگر نمازی عورتون کا امام ہو تو اگر کوئی
عورت اُسکی اقتدا کسی مرد کے برابر کھڑی ہوکے جنازہ کی نماز کے سوائے مین کریگی تو اُس
عورت کی اقتدا درست ہونے کے لیے اُسکی امامت کی نیت ضرور ہوگی اور اگر عورت نے
محاذی مرد کے ہوکر اقتدا نکیا تو بعضے کہتے ہین کہ صحت اقتدا کے لیے نیت امامت کی شرط ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ شرط نہین جیسے نماز جنازہ مین بالاتفاق شرط نہین اور جمعہ اور عید مین
اصح قول پر شرط نہین اور نیت قبلہ کی طرف منھ کرنے کی شرط نہین ہر حال مین یعنی خواہ نمازی
کعبہ کے قریب ہو یا دور جنگل مین ہو یا مسجد مین بنابر قول قوی کے اور اقتدا کی صحت مین امام کے
معین کرنے کی نیت شرط نہین اور مظاہر حق کے آخر خطبہ بیان نیت مین اشباہ والنظائر سے
نقل کیا ہے کہ جو چیز واقع ہوتی ہے دل مین گناہ کے قصد سے پانچ مرتبہ پر ہے اول ہاجس کہ
واقع ہو دل مین دوم خاطر کہ وہ جاری ہو اُس کے دل مین سوم حدیث نفس یعنی تردد ہو

احتیاط ہی خواہ فوائت کی کثرت سے ترتیب ساقط ہوگئی ہو یا نہوئی ہو پس یون کہے مثلاً
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ ظُهْرَ الْخَمِیْسِ وگر تاریخ اور دن قضا کے یاد نہون تو آسان
طریقہ یہ ہی کہ کہے اَوَّلَ ظُهْرٍ یا اٰخِرَ ظُهْرٍ مثلاً ایک ہفتہ کی نمازین قضا پڑھنی ہین
تو نیت سب سے اول ظہر کی کرے تو سب سے پہلے دن کی نماز ذمہ سے ساقط ہوگی
بعد اُسکے دوسرے روز کی ظہر اول ہوجائیگی اسی طرح سب ادا ہوجائینگی اور
آخر ظہر کی نیت سے بھی یہی فائدہ ہی اور ضرور نہین معین کرنا شمار رکعات کا فرض اور
واجب مین لیکن معین کرنا افضل ہی اور امام کے تحریمہ کے بعد مقتدی اُسکے پیچھے نماز پڑھنے کی
نیت کرے تَبَعًا لِلْاِمَامِ لیکن جمعہ اور عید اور جنازہ کی نمازین اقتدا کی نیت ضرور نہین
واگر غیر ولی نماز جنازہ مین امامت کرے پھر ولی حاضر ہو تو اُسے اقتدا کی نیت ضرور ہی
اور نماز جمعہ فرض وقت کی نیت سے جائز نہین ہوتی اسلیے کہ یہ بدل ہی اُس روز کے
فرض وقت ظہر کی پس فرض ظہر ساقط ہونے کے لیے نماز جمعہ پڑھنے کی نیت کرنی
شرط ہی نَوَیْتُ اَنْ اُسْقِطَ فَرْضَ الظُّهْرِ عَنْ ذِمَّتِیْ بِاَدَاءِ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ
اور ضرور ہی نیت کا معین کرنا نماز واجب کے لیے لیکن وتر کی یون نیت کرے
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ الْوِتْرَ کیونکہ بسبب اختلاف کے اُسکو واجب یا سنت کہنا
لازم نہین اور نذر کی نیت مین نذر کے سبب کو بھی ذکر کرنا چاہیے احتیاط پس یون کہے
کہ نیت کی مین نے اُس نماز کے پڑھنے کی جو فلان حاجت کے واسطے یا اللہ تعالیٰ کے
واسطے مین نے نذر مانی تھی اور اسی طرح ضرور ہی معین کرنا سجدہ سہو کا نہ سجدہ شکر کا
اور نماز جنازہ کا پڑھنے والا نیت کرے صرف نماز جنازہ کے پڑھنے کی اُصَلِّیْ لِلّٰهِ
تعالیٰ اور شامی مین منقول ہی کہ امام اور قوم یون نیت کرین نَوَیْتُ اَدَاءَ

جو ایک شرمگاہ کو چھپاوے تو دُبر کو چھپاوے اگر رکوع و سجود کے ساتھ پڑھتا ہے و اگر اشارہ سے
پڑھتا ہے تو قبل کو چھپاوے و اگر کپڑا زیادہ ہو تو قبل کے بعد ران پھر زانو کو چھپاوے
اور ران کے بعد عورت اپنے پیٹ اور پیٹھ کو پھر زانو کو چھپاوے اور اگر عاقل بالغ نہ پاوے
اُس چیز کو جس سے نجاست کو دور کرے یا کم کر ڈالے بسبب دور ہونے زائل کرنے
والی چیز کے ایک میل یا بسبب پیاس کے تو نماز پڑھے نجاست کے ساتھ یا برہنہ ہو کے
اور اُسپر نماز کا اعادہ نہین اور قمیص اور ازار اور عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنی مرد کو اور قمیص
اور ازار اور مقنعہ کے ساتھ نماز پڑھنی عورت کو مستحب ہے اور مقصود سجدہ کا اللہ تعالیٰ کو
قرار دیکے عرصۂ کعبہ کی یعنی کشادگی اور میدان کعبہ کی جہت کا مستقبل ہونا شرط ہے
حقیقت مین ہو یا حکماً مثلاً بسبب مرض یا خوف دشمن کے اُس جہت کے مقابل
ہونے سے معذور ہو تو جس طرف قدرت ہو اور علامت قبلہ مساجد مین اور جنگل اور
سمندر مین قطب وغیرہ ستارے ہین و گر مساجد نہون یا بسبب ابر کے ستارے معلوم
نہون یا اُنکو پہچانتا نہو تو اُس جگہ کے باشندہ سے پوچھے اگر وہ جانتا ہو اور اُسکی
پکار سنے اور مقبول الشہادت ہو پس کافر اور فاسق اور لڑکا اور جاہل کا کہنا اس
باب مین مفید نہین و گر بے پوچھے نماز پڑھی اور وہ اُس جہت پر واقع ہوئی تو صحیح ورنہ
صحیح نہین و گر جاننے والا حاضر نہو تو تحری کرے یعنی فکر کرے و گر بے تحری کے
ایک طرف نماز پڑھی اور وہ قبلہ کی طرف واقع ہوئی تو صحیح ورنہ صحیح نہین اور جب کسی جہت
تحری نہ واقع ہو تب ایک جہت کو اختیار کر کے اُسی طرف نماز پڑھے اور یہ نماز اُسکی
صحیح ہو گی اگرچہ اُسکی خطا اُسپر ظاہر ہو اور اگر عین نماز مین کسی جہت پر تحری واقع ہو
تو پھر جاوے و گر تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو نہ پھرے اور نماز تمام کرے اور اگر ایک

جسمین جسم نظر نہ آئے نماز پڑھے بیٹھکے جیسے جلسۂ تشہد مین بیٹھتے ہین رکوع و سجود کا
اشارہ کرکے اور یہ افضل ہی بیٹھکے رکوع اور سجود کرنے سے اور کھڑے ہوکے رکوع اور سجود کے
اشارہ سے یا رکوع و سجود سے اور اگر ننگے کو مباح کیا جاے کپڑا اگرچہ بطور عاریت کے ہو
تو اُسکا قادر ہونا چھپانے والی چیز پر ثابت ہوگیا یہی قول صحیح تر ہی اور اگر کوئی شخص چھپانے والی
چیز کے دینے کا وعدہ کرے تو اُسکا انتظار کرنا مستحب ہی جب تک فوت وقت کا نہ خوف ہو
یہی ظاہر تر ہی جیسے انتظار کرے پانی اور کپڑے کا اور طہارت مکان کا امیدوار اور
ظاہر اید تاخیر بھی مستحب ہی اور اگر لازمی حاجتون سے زیادہ نہ مانگتا ہو تو پانی اور کپڑا
خریدنا واجب ہی اور اگر پانی بہر ہنہ نے وہ چھپانے والی چیز جو بالکل نجس ہی نجاست کے
لگنے سے اصلی نجس نہین ہی جیسے حرام گوشت جانور کی کھال جسکی دباغت نہین ہوئی
تو یہ شخص اُس سے ستر نکرے نماز مین بلکہ خارج نماز مین اُس سے ستر کرے اور اگر وہ
چوتھائی سے کم پاک ہی تو اُس سے ستر کرکے نماز پڑھنی مستحب ہی اور اگر چوتھائی حصہ
پاک ہو تو اُسی مین بالضرور نماز پڑھے اور یہ حکم اُسوقت ہی جبکہ نہ پاوے اُس چیز کو جو نجاست
زائل کرے یا کم کرڈالے اور لازم ہی نماز مین پہننا اپنے دو نجس کپڑون مین سے
اُس کپڑے کا جسکی نجاست کم ہی دوسرے سے اور کلیہ اس مسئلہ کا یہ ہی کہ جو شخص مبتلا ہو
دو بلاؤن مین مثلاً دو نجس کپڑون مین پس اگر دونون برابر ہون منع نماز مین تو اُسکو
اختیار ہی چاہے اُسکو لے اور چاہے اُسکو اور اگر دونون مختلف ہین یعنی ایک بلا کم ہی
اور دوسری زیادہ تو کم کو اختیار کرے مثلاً زخمی اگر سجدہ کرتا ہی تو زخم سیلان کرتا ہی
اور نہین تو نہین تو وہ بیٹھکے اشارہ سے نماز پڑھے کیونکہ ترک سجدہ سبک ہی بے وضو
ہونے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اور اگر آزاد جوان عورت نے پایا ایسی ستر کرنے والی چیز

یا گاڑھا کیچڑ چڑھا لیا ہو جو پوری نماز تک باقی رہے اور شرط ہی ستر عورت مصلی کا نہ ستر ذات
مصلی کا پس اگر چھپایا اپنے تئین خلوت یا تاریکی مین یا خیمہ مین اور وہ برہنہ ہی تو اسکی نماز
چھپی اور عورت کہلاہی لیکن کبیرہ یا لحاف وغیرہ کے باہر سر نکال کے مطلق یعنی کوئی نماز نہو
صحیح ہوتی ہی جیسے پانی کے اندر کوئی نماز درست نہین لیکن گندلے پانی کے باہر سر نکال کے
صرف نماز جنازہ درست ہی اور ناف کے نیچے سے آخر زانو تک مرد کا ہر ایک عضو عورت
کامل ہی اور جسقدر مرد کا عورت ہی اتنا لونڈی کا بھی عورت ہی اسکی پیٹھ اور پیٹ کے ساتھ
اور اسکا پہلو اسکی پیٹھ اور پیٹ کا تابع ہی اور آزاد عورت اور خنثی مشکل کا قول معتمد یہ کہ
چہرہ اور پہونچون تک دونون کف دست اور دونون قدم کے سوائے ہر ایک عضو عورت
کامل ہی یہان تک کہ جو بال سر پر ہین وہ بالاتفاق اور لٹکے ہوئے بال بھی عورت ہین یہی
قول صحیح تر اور اسی مین زیادہ احتیاط اور اسی پر فتوی ہی اور آزاد عورت کی آواز عورت نہین
مگر آواز کا بلند کرنا بخوف فتنہ حرام ہی اور توڑتا ہی نماز کو اور اسکی ابتدا کو منع کرتا ہی کھلا رہنا
چوتھائی عضو کا بقدر ادا کرنے ادنی رکن کے واگر کھلنا عورت کا نمازی کے فعل سے ہو
تو فی الحال نماز توٹ جائیگی اور چند جگہ سے کھلی ہوئی برہنگی جمع کیجائیگی اجزا سے اگر
ایک عضو مین ہو مثلاً پانچوان اور چھٹا اور آٹھوان حصہ اسکا پس اگر مثلاً ران ایک جگہ سے
آٹھوان حصہ اور دوسری جگہ بھی اسی قدر کھلی ہی تو دونون کو جمع کرین گے پس اگر اسکا
چہارم حصہ ٹھہریگا تو نماز کا مفسد اور مانع یعنی نماز موجودہ کا توڑنے والا اور ابتدای نماز کا
منع کرنے والا ہوگا اور اگر کھلی ہوئی برہنگی متفرق چند اعضا مین ہی تو پیمایش سے
جمع کیجائیگی پس اگر کھلے ہوئے اعضا مین سے کمتر عضو کے چہارم کو پیمایش پہونچا دیگی
تو نماز کی مفسد اور مانع ہوگی اور یہی قول حق ہی اور نہ پانے والا اس چھپانے والی چیز کا

ہر طرح یعنی خواہ عدل ہو یا غیر عدل اگرچہ لوگون کو پسند نہو اور اسی طرح مسجد بنانے والے کو
امامت کا اختیار ہی اگر عدل ہو یعنی فاسق نہو اور امام ہی کا مؤذن ہونا بہتر ہی

باب شرائط نماز کے اگر نمازی محدث ہو تو وضو کر لیناد گر مجنب ہو تو غسل کر لینا
اور جسقدر نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے ساتھ نماز صحیح نہو اُسقدر سے نمازی کا کپڑا اور
وہ چیز پاک ہونی جو اُسکے جسم سے متصل ہو اور ہلنے نمازی کے ہلنے سے یا نمازی
اُس چیز کا اُٹھانے والا شمار کیا جاے جیسے وہ لڑکا جسپر نجاست ہی بشرطیکہ وہ آپ
نہ تھم سکے بدون تھامنے نمازی کے تو نماز کا منع کرنے والا ہی وہ اگر نمازی کے تھامنے کا
محتاج نہو خود اُسکو لپٹا ہو تو نمازی اُسکا اُٹھانے والا نہ ٹھہریگا پس نماز کا بھی منع کرنے والا
نہوگا اور یہی حکم نجس چھت اور چھپر اور خیمہ نجس کا ہی جبکہ نمازی کا سر کھڑے ہونے سے
ان چیزون مین مس کرتا ہو جسطرح نماز کا منع کرنے والا نہین اگر نمازی پر جنب آدمی اور کتا
چڑھ بیٹھے بشرطیکہ اُس سے لعاب وغیرہ نماز کا منع کرنے والا نہ ہے صحیح تر قول مین اور
اگر نمازی کے پاس وہ انڈا ہی جو اندر سے خون ہو گیا تو نماز جائز ہی کیونکہ وہ اپنے
معدن مین ہی برخلاف اُس شیشہ کے جسمین مشیاب ہی یعنی وہ نماز کا منع کرنے والا ہی
اور صرف موضع قدم سے موضع سجود تک دونون قسم کی اُسی قدر نجاست مذکورہ سے
مصلی پاک ہونا اور اپنی ذات کے غیر سے شرمگاہ کو جانب اسفل کے سوا سے
چار طرف سے علی العموم چھپانا بنابر قول صحیح کے اگرچہ خلوت مین ہو مگر ضرورت کے لیے
کھولنا جائز ہی اور شرط نہین چھپانا برہنگی کا اپنی ذات سے اسی کا فتوی دیا ہی پس
اپنے ستر کو دیکھنا مفسد نماز نہین گو مکروہ تحریمی ہی اور ضرر نہین چھپانے والی چیز کا
چپٹنا اور عضو کی شکل پکڑنا اگر عورت نظر نہ آئے اگرچہ حالت ضرورت مین ریشمی کپڑا

اسطرح کہ الصلوۃ الصلوۃ یا کہے کہ چلو نماز تیار ہی یا جسطرح کار واج ہو پھر اُسکے بعد بقدر بیس
آیہ کے توقف کرے پھر اقامت کہے مگر مغرب مین تثویب یعنی بُلانا نہین اور صحیح ہی
اذان اُس شخص کی جو مسلمان بالغ عاقل ہو اور وقت نماز داخل ہونے کی خبر دینے پر
اُسکے اعتماد کیا جاے لیکن علماے اوقات نماز کے حاضر رہنے کی حالت مین فاسق
یا لڑکا عاقل اذان کہے تو مکروہ نہین سرنو سے نہ کہی جائے اور کافر اور مجنون اور بے عقل
لڑکے کی اذان صحیح نہین سرنو سے کہی جائے اور مجنب کی اذان و اقامت مکروہ ہی
مذہب درست پر اُسکو سرنو سے کہنا مندوب ہی لیکن اقامت سرنو سے نہ کہی جائے
اور عورت اور خنثی مشکل اور فاسق کی اور اُس شخص کی جسپر نشہ غالب ہو اگرچہ مباح
چیز سے مست ہو گیا ہو اور مدہوش اور عاقل لڑکے کی اذان اور مذہب درست پر
محدث کی اقامت مکروہ ہی اور اِنمین سے ہر ایک کی کہی ہوئی اذان سرنو سے کہنا مندوب ہی
لیکن اقامت سرنو سے نہ کہی جاے اور محدث کی کہی ہوئی نہ اذان سرنو سے کہی جاے
نہ اقامت اور جہان مسجد قریب نہو یا ہو لیکن اُسمین اذان و اقامت نہوتی ہو تو وہان
دونون ساتھی ترک کرنی مکروہ ہی اور صرف اذان ترک کرنی مکروہ نہین لیکن اقامت
ترک کرنی مکروہ ہی وگر وہان سے مسجد اسقدر قریب ہو کہ یہ بھی اذان سنتا ہو گو فی الحال
نہ سُنے تو دونون ترک کرنی مکروہ نہین اور جس مسجد مین امام اور مؤذن مقرر ہو اُسمین اذان
اور اقامت کی تکرار جماعت کے لیے مکروہ ہی اور اگر مؤذن کے غیبت مین اُسکا غیر
اقامت کہے تو مکروہ نہین ہی مطلقاً لیکن اُسکی حضوری مین کہنی مکروہ ہی اور اقامت
کہنے کی حالت مین چلنا مکروہ ہی اور مؤذن کو مکروہ ہی اذان کہنی دو مسجدون مین جسکا وہ
پہلی مسجد مین نماز پڑھ چکا ہو اور اذان اور اقامت کا اختیار مسجد بنانے والے کے لیے ہی

اذان کے مانند تو اُسکا اعادہ نکرے صحیح تر قول مین لیکن اگر اذان کو جلد جلد اقامت کی طرح
کہیگا تو اُسکا دوبارہ کہنا مستحب ہی اور الصلوۃ خیر من النوم نہ کہے بلکہ فلاح کے بعد دوبار
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے اور مسنون ہی اذان دینی اور اقامت کہنی نماز قضا کے لیے
آواز بلند کرکے اگر جماعت سے قضا کرتا ہو یا صحرا مین ہو و اگر اپنے گھر مین اکیلا قضا کرتا ہو
تو بھی اذان کہے اتنی آواز سے کہ اذان کی معمولی آواز بلند سے کم ہو اور پست آواز کے
ادنی درجہ سے بلند ہو اور اگر چند مجالس مین چند نمازین فائت قضا کرے تو ہر مجلس مین
اذان و اقامت کہنی مسنون ہی لیکن مسنون نہین ناقص نماز کے لیے اور ناقص نماز وہ ہی
جسے اُسکے وقت مین پڑھکے اُسی وقت مین سر نو سے پڑھے و گر مجلس ایک ہو تو پہلی
نماز کے لیے دونون کہے اور باقی کے لیے مختار ہی چاہے دونون کہے اور یہی اولی ہی
لیکن اقامت ترک کرنی مکروہ ہی اور مسنون نہین اذان و اقامت اُس نماز کے لیے جسکو
عورتین پڑھتی ہون ادا اور قضا اگرچہ تنہا پڑھتی ہون اور لڑکے اور غلامون کی جماعت کے لیے
اذان و اقامت مشروع نہین اور اذان و اقامت سنت نہین جمعہ کے دن نماز ظہر کے لیے
شہر مین اور مسنون نہین اذان و اقامت اُس نماز فائت مین جسکو قضا کرتے ہون
مسجد مین اور نہ اذان و اقامت کے درمیان مین بیٹھنے کے اسقدر فصل کرے کہ ہمیشہ کے
آنے والے آجائین اور وقت مستحب باقی رہے مگر وقت مغرب مین اسقدر فصل کرے
جسقدر دو خطبون کے درمیان مین جلسہ مسنون ہی اور اُس فصل مین کھڑا رہنا افضل
اور بیٹھنا بھی مکروہ نہین اور مؤذن اذان و اقامت مین بُلاوے سب نمازیون کو
بدون تخصیص امیر وغیرہ کے سب نمازون مین جسطرح کہ اُنکے بُلانے کی عادت ہو
اور بُلانے کا طریقہ یہ ہی کہ بعد اذان بقدر بیس آیہ پڑھنے کے ٹھہر جاے پھر بُلائے

اور ہر چار حیعلہ یعنی ہر ایک دونون حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور ہر ایک دونون
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سننے کے بعد یہی کلمات کہے لیکن ہر ایک حیعلہ سننے کے بعد
اجابت مین حیعلہ کہکے حوقلہ یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی کہے اور ہر ایک دونون
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سننے کے بعد یہی کلمات کہے پھر اجابت کے
متصل درود پڑھے پھر دعاے وسیلہ کرے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ
وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ
مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اور وقت فجر مین فلاح کے بعد ہر ایک دونون
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سننے کے بعد صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہکے اجابت کرنی
مندوب ہی اور اقامت کا جواب دینا زبان سے مستحب ہی اذان کے مانند اور قد قامت الصلوٰۃ
سننے کے بعد اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے اور اگر سننے والے نے مؤذن کا جواب ندیا
یہانتک کہ وہ اذان سے فارغ ہوا تو مناسب یہ ہی کہ اجابت کرلے اگر بہت عرصہ
گذر گیا ہو اور جواب دینے والا مؤذن سے پیشتر کلمات جواب نہ کہے بلکہ ہر ایک کلمہ
تمام ہونے پر اُسکا جواب کہے اور اگر اذان اور اقامت مین موخر لفظ کو مقدم کیا تو فقط
مقدم لفظ کو اُسی کے محل مین پھیر کہے تمام اذان کا اعادہ ضرور نہین اور اذان اور اقامت مین
اصلا کلام نکرے اگرچہ وہ کلام جواب سلام کا ہو نہ اپنے دل مین اور نہ اذان اور اقامت کے
بعد یہی قول صحیح ہی اور رکھکارنا کلام مین داخل ہی مگر تحسین صوت کے لیے جائز ہی پس اگر اذان
اور اقامت مین بولا تو سر نو سے شروع کرے اور اقامت اذان کے مانند ہی حکم مین لیکن
اقامت کہنے والا انگلیان کانون مین نہ رکھے اور گردش نکرے اور جو اذان کہے
وہی اقامت بھی کہے اور اقامت کہنے مین جلدی کرے پس اگر اقامت ٹھہر ٹھہر کے کہے

اور سکنات مین کمی اور بیشی واقع ہو اور بغیر متغیر کرنے کلمات اور حرکات اور سکنات کے
تحسین صوت مطلوب اور خوب ہے اذان اور قرآن مین اور اذان مین دو دو کلمہ کے
درمیان مین بقدر اجابت کے سکوت سنت ہے اور سکتہ نکرنے سے اذان کا اعادہ مستحب ہے
اور اگر سوار نہو تو ترک استقبال قبلہ مکروہ تنزیہی ہے اور اذان مین صرف منہ پھیرے داہنے اور بائین
حی علی الصلاح اور حی علی الفلاح کہنے کے ساتھ اور اسی طرح اقامت مین التفات کرے
ہر حال مین اور التفات مذکور ترک نکرے اگرچہ مؤذن تنہا ہو یا بچہ ہونے کے وقت
اذان کہتا ہو اسواسطے کہ التفات اذان کی سنت ہے ہر طرح اور مؤذن گردش کرے
اذان کے منارہ مین اگر وہ کشادہ ہو اور اپنا سر اسکے طاقچے سے نکالے لوگون کے
خبردار کرنے کو اور اذان کہنے مین دو انگلیان دونون کانون مین رکھنی احسن ہے اور اذان مین
جتنے جملے ہین سبکے آخر حرف پر وقف کرے حرکت نہ دے لیکن اول اور تیسری اور پانچوین
لفظ اکبر کے رے کو چاہیے ساکن ادا کرے چاہے فتحہ کے ساتھ آگے کے لفظ مین
ملاوے وگرنہ پیش سے ملاویگا تو خلاف سنت ہوگا اور اگر اذان سننے والے کو کوئی امر
مانع نہو تو اذان کی اجابت فعلی یعنی مسجد مین پہلی جماعت قائم کرنے کے لیے جانا واجب
اور اس طرف مخاطب ہوکے پست آواز سے اجابت قولی مستحب ہے اور سننے والا اذان کا
جواب دے اگرچہ وہ جنب ہو اور نہ جواب دے حائض اور نفسا اور سننے والا کسی خطبہ کا اور
نہ جواب دے نماز مین گو نماز جنازہ ہو اور حالت مجامعت مین اور بیت الخلا مین اور رفقہ
پڑھنے اور پڑھانے مین اور کھانے مین برخلاف قرآن کے یعنی اگر سننے والا قرآن پڑھتا
پڑھاتا ہو تو موقوف کرکے اذان کا جواب دے یعنی پہلے ہر چار اَللّٰہُ اَکْبَر اور ہر ایک
دونون اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ہر ایک دونون اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
جانتا اور بیان کرتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین

جمع کرنے کی دو نمازون مین پہلی نماز کے وقت کے خارج ہونے سے پہلے اور جمع تقدیم افضل ہی
مسافر کو منزل پر اور جمع تاخیر بہتر ہی چلنے کی حالت مین اور پڑھے سورۂ فاتحہ نماز مین گو
مقتدی ہو اور اعادہ کرے وضو کا مسح فرج سے وغیر ذلک شروط اور ارکان سے
جو متعلق اس فعل سے ہو **باب اذان کے بیان مین** اذان شریعت مین
نماز کے لیے خبردار کرنا ہی اوپر طریقہ خاص کے ساتھ چند الفاظ معین ترتیب دیے گئے کے
اور اذان کی یہ تعریف قضا کی اذان کو اور خطیب کے سامنے کی اذان کو بھی شامل ہی اور الفاظ
معین کی قید سے یہ اشارہ ہوا کہ دوسری زبان مین اذان درست نہین گو لوگ جان لین
کہ اذان ہوتی ہی اور جس سبب کے حادث ہونے سے اذان سر نو سے کہنی پڑے
وہ داخل ہونا وقت نماز کا ہی اور مردون کے لیے محلہ کے مؤذن کو اونچے مکان پر
اذان کہنی سنت مؤکدہ کفایہ ہی فرائض پنجگانہ کے لیے انکے اوقات مین اور جو شخص
اذان کہے اپنے نفس کے لیے یا جماعت حاضرین کے لیے تو اسکے لیے مکان عالی ہونا
سنت نہین اور اگر کل یا بعض اذان قبل وقت کے واقع ہو تو سر نو سے کہے اقامت کے
مانند اور اگر امام حاضر ہوا قامت کے بعد ایک ساعت کے اور اسنے سنت فجر پڑھی
تو اقامت کو دوسری بار کہنا واجب نہین لیکن اگر اقامت اور نماز مین مدت زیادہ ہو جائے
یا پایا جائے وہ عمل جو قطع اور جدا کرنے والا ہی درمیان اقامت اور نماز کے مثلاً کھانا تو اقامت
سر نو سے کہنی مستحب ہی اور اذان سنت ہی چار بار اللہ اکبر کہنے کے ساتھ شروع اذان مین
اسطرح کہ ایک آواز مین دو بار اور دوسری آواز مین بھی دو بار یعنی چار آوازون سے چارون
تکبیر کو جدا جدا کہے اور اذان مین ترجیع مکروہ تنزیہی ہی اور ترجیع یہ ہی کہ شہادتین کو پہلے آہستہ
پھر بلند آواز سے کہے اور اذان مین لحن نہین اور لحن یہ ہی کہ حروف کے ادا مین اور حرکات

اعتماد نہو اور نماز عشا کے بعد بے حاجت کلام دنیا مکروہ ہی اور مکروہ ہی کلام دنیا کرنا بعد
طلوع فجر کے نماز فجر کی ادا کرنے تک اور بقول البعض طلوع آفتاب تک اور ایک یا دو نیزہ
آفتاب بلند ہونے تک اور جمع فعلی یعنی پہلی نماز مثلاً ظہر مین تاخیر کرنی اور دوسری نماز مثلاً
عصر مین تعجیل کرنی جائز ہی اور جمع وقتی جائز نہین اگرچہ سفر اور بارش کا عذر ہو پس اگر
دو فرضون کو جمع کیا ایک وقت مین تو وہ فرض فاسد ہی جسکو اُسکے وقت پر مقدم کیا
مثلاً اگر ظہر کے وقت مین نماز عصر پڑھی تو نماز عصر فاسد ہی اور فرض کی تاخیر وقت سے
مثلاً مغرب کو عشا کے ساتھ ملا کے پڑھنا حرام ہی اگرچہ تاخیر سے نماز فرض صحیح ہوتی ہی
بطریق قضا کے مگر حاجی کو جمع کرنا ظہر اور عصر کا عرفات پر وقت ظہر مین اور مغرب اور عشا کا
جمع کرنا مزدلفہ پر وقت عشا مین ثابت ہی اور کچھ مضائقہ نہین دوسرے امام کی تقلید کرنی
ضرورت کے وقت مثلاً سفر کی ضرورت سے جمع بین الصلوتین مین شافعی کی تقلید کرنی
جائز ہی خصوصاً سفر حجاز مین کہ وہان اہل قافلہ ٹھہرتے نہین اور تنہا رہنے مین جان و مال کا
خوف ہی اور طحطاوی اور شامی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت کے تقلید
جائز نہین اور یہ ایک قول ہی مذہب مین اور دوسرا قول یہ ہی کہ جائز ہی مطلقاً اگرچہ
بے ضرورت ہو گو کہ بعد وقوع اور نزول کے ہو لیکن تقلید مین شرط یہ ہین کہ لازم پکڑے
سب اُن احکام کو جنکو اس عمل کیواسطے اُس امام نے واجب ٹھہرایا ہی کیونکہ خطبہ مین ذکر کر چکے
کہ حکم تلفیق یعنی جو حکم چند مذہب سے مخلوط ہی وہ باطل ہی بالاجماع پس جمع بین الصلوتین مین
امام شافعی کے احکام یہ ہین کہ اگر جمع تقدیم ہو تو اسمین شرط ہی پہلی نماز کی تقدیم اور جمع کی
نیت کر لینی پہلی نماز کے فارغ ہونے سے پہلے اور دونون نمازون مین اسقدر جدائی نکرے
جسکو عرف مین جدائی جانتے ہون اور جمع تاخیر مین صرف یہی شرط ہی کہ نیت کرے

حجرہ سے خطبہ پڑھنے کے واسطے یا امام کے کھڑے ہونے کے وقت سے منبر پر چڑھنے کے لیے
اگر امام کا حجرہ نہو آخر نماز تک اور اُسوقت نماز فائتہ بھی مکروہ ہے لیکن اگر اُسوقت صاحب
ترتیب نماز فائتہ کو قضا کرے تو مکروہ نہین اور نماز فرض کی اقامت کے وقت نفل مکروہ ہے
مگر سنت فجر کی مکروہ نہین اگر فوت جماعت کا نہ خوف ہو وگرنہ حصول جماعت اُسکی التحیات کے
یا جانے سے بھی نہوتا ہو تو سنتون کو ترک کرے اصل سے یعنی اُنکو قضا بھی نکرے
اور وقت مستحب تنگ ہونے کے وقت غیر وقتیہ مکروہ ہے اور مکروہ ہے نفل نماز عید ین سے پہلے
ہر طرح یعنی مسجد مین بھی اور گھر مین بھی اور بعد نماز عیدین کے مسجد مین نفل مکروہ ہے گھر مین
مکروہ نہین صحیح تر قول مین اور مکروہ ہے نفل مابین اُن دو دو نمازون کے جو ملائی جاتی ہین
عرفات پر اور مزدلفہ پر اور اسی طرح نفل مکروہ ہے عرفات کی دو نمازون کے بعد اور مکروہ ہے
نماز بول و براز یا فقط بول یا فقط براز یا ریح کے ضبط کرنے کے وقت اور نماز مکروہ ہے
اُس کھانے کے حاضر ہونے کے وقت جسکی طرف نمازی کا دل مشتاق ہو وگرنہ اُسکی طرف
طبیعت حریص نہو تو مکروہ نہین اور طعام کے مانند ہر ایک وہ چیز ہے جو حضور دل کی
مانع ہے اور اوقات مذکور کے مانند نماز مکروہ ہے چند مکانون مین چنانچہ کعبہ معظمہ پر اور راہ مین
بدون سُترہ کے اور جہان جانور ذبح ہوتے ہین اور قبرستان مین اور مضائقہ نہین نماز کا
اگر اُسمین کوئی موضع نماز کے لیے قرار دیا گیا ہو اور اُسمین نہ نجاست ہو نہ قبلہ اُسکا
قبر کی طرف ہو اور غسل خانہ مین اور حمام مین اور کفار کی عبادتگاہ مین اور نالے کے اندر
اور جہان چوپائے بیٹھتے ہین وگرنہ جگہ پاک ہو تو اُنکی حالت غیبت مین مکروہ نہین اور پاخانے مین
اور اُسکی چھت پر اور چھینی ہوئی زمین مین اور بے اذن بیگانی زمین مین اگرچہ چھینی ہوئی نہو
بشرطیکہ بوئی جوتی ہو اور مکروہ ہے سونا نماز عشا سے پہلے اگر اُسکو نماز کے لیے جاگنے کا

منعقد ہوتی ہی کراہت کے ساتھ اور اس عصر کی تاخیر اور ادا دونون مین کراہت ہی پس انکو
توڑنا اور وقت کامل مین قضا کرنا واجب ہی یہی ظاہر الروایۃ ہی مگر اُس دن کی نماز عصر کو توڑنا
اور اُسمین سجدۂ سہو کرنا جائز نہین اور اگر سہو کیا نماز صحیح ہی یا قضاے فائتہ مین بعد عصر کے
پس آفتاب طلوع ہوا یا سرخ ہوا بعد سلام کے تو ساقط ہوا اُس سے سجدۂ سہو کا اور اگر سجدۂ
تلاوت اور نماز جنازہ اُنھین اوقات مین واجب ہوئی ہو تو نماز جنازہ مین تاخیر نکرنی اور سجدہ کے
ادا مین تاخیر کرنی افضل ہی اور درمیان فجر اور طلوع جرم آفتاب کے اور بعد نماز عصر کے
اُسوقت تک کہ آفتاب پر نظر ٹھہرنے لگے تمام قسمین نماز کی منعقد ہوجاتی ہین لیکن قصد نفل
اور واجب لغیرہ کراہت کے ساتھ منعقد ہوتی ہی حتی کہ اگر بعد طلوع فجر کے کسی نفل کی
نیت کی تو وہ سنت فجر کی ہوجائیگی وگر تہجد کی نماز پڑھتا ہوا اور ایک رکعت کے بعد فجر
طلوع ہوگئی تو افضل یہ ہی کہ دوسری رکعت پڑھلے کیونکہ نفل بعد فجر کے بدون قصد کے واقع ہوئی
اور یہ نماز سنت فجر کے قائم مقام نہین ہوسکتی صحیح تر قول مین اور واجب لغیرہ وہ ہی جو بندہ نے
اپنے فعل سے اپنے اُوپر واجب کرلیا ہو اور وہ سجدۂ سہو ہی لیکن یہ مکروہ نہین مگر نماز نفل
اور واجب لغیرہ مین کہ جیسے اِن دونون وقتون مین انکا فعل مکروہ ہی اُن مین سجدۂ سہو بھی
مکروہ ہی اور دو رکعتین طواف کی اور جس نماز کو شروع کیا مستحب یا مکروہ وقت مین پھر اُسکو
توڑ ڈالا اگرچہ فجر کی سنت ہو اور نذر مقید ہی پس اِن اوقات مین جو نمازین کراہت کے ساتھ
منعقد ہوتی ہین اُنھین توڑنا اور وقت کامل مین قضا کرنا واجب ہی اور نماز مغرب کے قبل
صاحب ترتیب کی قضاے فائتہ اور نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بے کراہت جائز اور
مکروہ ہی نفل اور سجدۂ سہو کے سواے واجب لغیرہ بسبب مکروہ ہونے تاخیر مغرب کے مگر تھوڑی
تاخیر مکروہ نہین اور مکروہ ہی نفل اور سجدۂ سہو کے سواے واجب لغیرہ وقت نکلنے امام کے

مکروہ ہی لیکن نماز عصر شروع کرکے پڑھنا آفتاب کے متغیر ہونے تک مکروہ نہین اور ہمیشہ آفتاب کا
جرم غروب ہونے کے بعد ہی دو رکعت پڑھی جانے کے عرصہ مین نماز مغرب شروع کرنی
مستحب ہی اور اسقدر عرصہ کے بعد نماز پڑھنی مکروہ تنزیہی ہی اور جب کثرت سے ستارے
نکلین تب مکروہ تحریمی ہی اور رات کا پہلا ثلث یا ربع تمام ہونے کے قبل نماز عشا ابتدا کرنی
اور اُسی کے آخر مین تمام کرنی مستحب ہی اور نصف شب تک مباح اور اُسکے بعد صبح تک مکروہ
تنزیہی ہی اگر جماعت کا انتظار نہو اور تاخیر کرنا وتر کا آخر شب تک مستحب ہی اُسکو جو اُسوقت کے
جاگنے پر اعتماد رکھتا ہی ورنہ سونے سے پہلے پڑھنا افضل ہی اور رات کی ساری نمازون کے
بعد وتر کو ادا کرنا مستحب ہی اور ابر مین عصر اور عشا مستحب وقت کے کچھ قبل ادا کرنی اور باقی
نمازین یقینی وقت ہونے تک دیر کرکے ادا کرنی مستحب ہین اور شرط کی گئی ہی واسطے صحت
نماز کے داخل ہونا اُسکے وقت کا اور اعتماد اُسکے داخل ہونیکا اور شرط کیا گیا ہی علم داخل ہونے
وقت نماز کے اور کافی ہی اسمین اذان ایک شخص کی یا خبر دینا اُسکا اگر عدل ہو یعنی بالغ
عاقل مسلم اوقات نماز کا عالم ایسا کہ اُسکے قول پر اعتماد کیا جائے ورنہ تحری کرے
اور ظن غالب پر عمل کرے اور اذان کا حکم نماز کے مانند ہی تعجیل اور تاخیر مین تفصیل سابق کے
موافق اور جرم آفتاب کا کنارہ نکلنے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک اور نصف روز سے
آفتاب کے زوال تک اور آفتاب متغیر ہونے سے یعنی جب سے قرص آفتاب بین نظر ٹھہرنے لگے
غروب ہونے تک ہر زمانہ اور ہر مکان مین کوئی قسم نماز کی منعقد نہین ہوتی مگر نفل اور
نذر مقید یعنی جسکو اُسنے انھین اوقات مین ادا کرنے کی نذر کی ہو اور قضا اُس نفل کی
جسکو انھین اوقات مین توڑا ہو اور سجدہ اُس آیہ کا جو وقت کامل مین پڑھی گئی اور سجدہ
شکر کا اور سہو کا اور نماز اُس جنازہ کی جو حاضر ہوا ان وقتون سے پہلے اور عصر اُس دن کی

نظر ٹھہرنے لگے اور بعد غروب ہو جانے جرم آفتاب کے نماز مغرب کا وقت ہے اور کنارہ آسمان
سیاہ ہو جانے سے نماز عشا اور وتر کا وقت ہے صبح تک لیکن نماز عشا پر وتر کا مقدم کرنا
صحیح نہین اور کسی نماز کا وقت پانے والے پر بھی اُسوقت کی نماز کا پڑھنا فرض ہوتا ہے
مثلاً بلغار مین چلہ کی گرمی مین کہ شفق سرخ کے غائب ہونے سے پہلے صبح طلوع ہو جاتی ہے
پس وہان عشا اور وتر کے لیے اندازہ کرے یعنی غروب آفتاب سے وقت عشا تک
جتنی مدت گذرتی تھی اُسکے بعد پڑھے یا بلاد قریبہ پر قیاس کرے اور ان دونون کی
قضا کی نیت نکرے اسی کا فتوی ہے اور اسی طرح حدیث صحیح مسلم مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا صحابہؓ نے کہا کہ وہ زمین پر کسقدر ٹھہریگا فرمایا
چالیس دن ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینے کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر
اور باقی دن تمہارے دنون کے مانند صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سو جو دن کہ سال کے برابر ہے اُسمین ہمکو ایک دن کی نماز کفایت کرے گی فرمایا نہین
اُسکے واسطے اندازہ کر لینا اور مستحب ہے نماز فجر کو روشنی مین شروع اور ختم کرنا یہی مختار ہے
اسطرح کہ چالیس آیۃ کو ترتیل کے ساتھ دونون رکعتون مین پڑھے اور بعد اسکے دوبارہ
ممکن ہو سر نو سے طہارت کرنی اور نماز پڑھنی پہلی حالت پر قبل طلوع آفتاب کے لیکن
حاجی کو مزدلفہ پر تاریکی مین نماز ادا کرنی افضل ہے اور مثل اول کے سایہ کو دو حصہ کرکے
ایام شتا اور ربیع اور خریف مین نصف اول کامل ہونے کے قبل نماز ظہر اور جمعہ ادا کرنی
اور ایام صیف مین نصف آخر کامل ہونے کے قبل ادا کرنی مستحب ہے اور وقت عصر کو
دو حصہ کرکے نصف آخر مین اُسوقت تک نماز عصر پڑھ لینی مستحب ہے کہ قرص آفتاب متغیر ہو
یعنی اُسپر نظر ٹھہرے صحیح تر قول مین اور نماز عصر کی تاخیر کرنی آفتاب کے متغیر ہونے تک

نماز مین مال کی بھی نیابت نہین جیسے روزون مین درست ہو کہ شیخ فانی یعنی جسکی قوت
فنا ہوگئی ہو وہ فدیہ دے اور یہ عاجز ہونا بھی موت تک شرط ہو اور نماز ادا کرنے کا سبب وقت کا
وہ جزو ہو جو نماز سے متصل ہو اور وقت نکل جانے کے بعد سارا وقت اسکا سبب ہو پس اگر
آخر وقت مین نماز ادا کیا تو وہی وقت سبب ہو اگرچہ وہ ناقص ہو چنانچہ عصر مین آفتاب پر
نظر ٹھہرنے کا وقت لیکن اسوقت مین صرف اسی من کی نماز عصر ادا کرنی صحیح ہو بے کراہت و اگر
عذر نہو تو کراہت کے ساتھ پس وقت کے پچھلے جزو مین واجب ہوگی نماز اسوقت کی ہوش مین
آنے سے اس مجنون اور غشی والے کے جسکا جنون اور غشی پانچ نمازون سے زیادہ رہی ہو
اور واجب ہوگی نماز حائض اور نفسا پر کہ دونون اپنی اپنی اکثر مدت پر پاک ہوگئین اور لڑکے پر
کہ وہ بالغ ہوگیا اور مرتد پر کہ مسلمان ہوگیا گو لڑکے اور مرتد نے اول وقت مین نماز پڑھی ہو
اور اخیر جزو سے وہ جزو مراد ہی جو اسلام وغیرہ اور اخیر وقت کے درمیان مین تحریمہ کی گنجایش
رکھتا ہو اور لفظ اللہ کے تحریمہ ہونے پر فتوی ہی اور اگر پانچ نمازون سے کم جنون و غشی رہی
تو اسوقت کی بلکہ اسکے قبل کی بھی جو نمازین فوت ہوئی ہون اسپر واجب ہونگی گو نہ باقی ہو
افاقہ اور اخیر وقت مین زمانہ بقدر گنجایش تحریمہ کے اور اگر حائض اور نفسا اکثر مدت سے کم مین
پاک ہوئین اور بعد طہارت کے وقت نماز تمام ہونے مین زمانہ زیادہ یا بقدر غسل اور کپڑا پہننے
اور تحریمہ کرنے کے باقی ہو تو اسوقت کی نماز واجب ہوگی اور نہین تو نہین اور جب تک طریقہ
ادائے نماز کا نہ معلوم ہوگا واجب ہونا ادائے نماز کا موقوف رہیگا کنارہ آسمان مین
عرض سفیدی مبدم زیادہ پھیلنے والی کی ابتدا سے آفتاب کا کنارہ نکلنے تک نماز فجر کا
وقت ہی اور وسط آسمان سے آفتاب کے ڈھلنے سے ہر شی کا سایہ سوے سایہ اصلی کے دو مثل
کامل ہونے تک نماز ظہر کا وقت ہی بعد اسکے نماز عصر کا وقت ہی اسوقت تک کہ دائرہ آفتاب پر

گارے کے پانی اور مٹی مین سے ایک بھی نجس ہوگا تو گارا نجس ہوگا یہی قول صحیح اور مختار ہے
کیونکہ ملنے سے دونون مین سے ایک کی بھی نجاست زائل نہین ہوتی اور ترکیب سے دوسری چیز
بنجانی ظاہر الفہم نہین اس سے لازم آتا ہے سب مرکبات کا پاک ہونا جبکہ اُنکے بعض مفردات
نجس ہون حالانکہ یہ ظاہر الفساد ہے بخلاف سرگین کے جبکہ ملایا جاے مٹی مین لیپنے کا
تہیہ کرکے اسواسطے کہ اسمین ضرورت ہے اسکی نجاست کے ساقط ہونے کی طرف اور فاسق
اور ذمی کے کپڑون مین نماز درست ہے تاوقتیکہ اُسمین نجاست کا یقین نہو اور ذمی کے پاخانہ مین
نماز مکروہ ہے یہ شاید اسوجہ سے کہ وہ استبرا اور استنجا نہین کرتے کتاب الصلوٰۃ پنجگانہ نماز
فرض عین ہے ہر مسلمان عاقل بالغ پر باجماع اہل اسلام اگرچہ واجب ہے دس برس کے لڑکے کو
ترک نماز پر مارنا ہاتھ سے تین بار ضرب متوسط سلیم اور روزہ نماز کے مانند ہے حکم کرنے اور مارنے مین
بنابر صحیح قول کے اور نماز روزہ پر خصوصیت نہین بلکہ کرنے کا حکم کیا جاے لڑکون کو ہر حکم کا اور
جسکی ممانعت ہے اُس سے اُسے روکنا چاہیے اور نماز سے انکار کرنے والا مرتد کا حکم رکھتا ہے اور
نماز کا قصداً ترک کرنے والا سستی اور کاہلی کی راہ سے گنہگار ہے قید کیا جاے یہان تک کہ نماز پڑھے
اسی طرح شہر رمضان کا روزہ ترک کرنے والا واجب الحبس ہے اور اگر کافر نے نماز پڑھی عین
وقت مین امام کے پیچھے اپنی نماز کو پورا کرکے نہ فاسد کرکے یا وقت نماز مین اذان سے انکار
یا چرند جانورون کی زکوٰۃ ادا کرے مانند سجدۂ تلاوت کرنے کے پاک ہوکے یا ہیئت
کاملہ پر حج کیا یا قرآن پڑھا تو وہ ان افعال سے مسلمان ٹھہریگا نہ تنہا نماز پڑھنے سے اور نہ
اور اموال کی زکوٰۃ دینے سے اور نہ روزہ رکھنے سے اور نہ حج غیر کامل کرنے سے اور نماز صرف
بدن کی عبادت ہے پس اسمین نیابت نہین کسی طرح یعنی نہ جان کی نیابت جیسے حج نفل مین
دوسرے کو نائب کرنا ہر طرح درست ہے اور حج فرض مین بھی صحیح ہے بشرطیکہ عاجز ہو موت تک اور

معلوم ہوتا ہی مگر جبکہ عاجز ہو اُسکے دفع کرنے سے تب معاف ہی اور اگر بند پانی مین گدھے کے
پیشاب کرنے سے چھینٹین اُڑکے پڑین تو ترجیح دیتا ہی ظن اسبات کو کہ وہ پیشاب کی ہین اور
جاری پانی مین کی چھینٹون مین اعتبار اثر کا ہی اور اگر گوہ کے پھینکنے سے چھینٹین اُڑکے پڑین
تو وہ قطعاً پانی کی ہین اور وہ جاری ہو یا بستہ لیکن قوت کے ساتھ پھینکنے کی وجہ سے اُنمین
احتمال نجاست کا ہی پس اعتبار اثر کا ہی اور بند پانی سے مراد قلیل پانی ہی اور اگر پاک کپڑا لپیٹا گیا
نجس کپڑے مین تو نجس ہوا اگر اُسکی رطوبت یا اثر اُسمین ظاہر ہو ورنہ نجس نہین ہوا اور اگر
شراب گری سرکہ مین پس اگر ایک قطرہ گرا تو سرکہ کھانا حلال نہین مگر ایک ساعت کے بعد اور اگر
شراب کوزہ بھر ہی تو وہ سرکہ فی الحال حلال ہی وجہ اُسکی یہ ہی کہ ایک قطرہ مین نہ مزہ ہی نہ بو جس سے
اُسکی ذات بدلجانے پر دلیل لائے تو کچھ توقف کرنا چاہیے اور اگر کوزہ بھر شراب گری اور
اُسکا مزہ اور بو باقی نرہا تو صاف معلوم ہو گیا کہ اُسکی ذات سرکہ کے ساتھ بدل گئی اور اگر
مردہ چوہا پایا گیا لوٹے مین اور معلوم نہین کہ وہ لوٹے مین مرا یا گھڑے مین یا کنوئین مین تو اُسکا
مزا لوٹے مین محمول ہوگا اور ذبیحہ اور پانی اور طعام کو ایک متقی حلال کہتا ہی اور دوسرا متقی
حرام کہتا ہی تو ذبیحہ کو حرام سمجھنا چاہیے اور پانی اور طعام کو حلال اور تحری کرے یعنی سوچے پاک
کپڑے کے دریافت کرنے مین اُن کپڑون مین جو آدھے سے کم پاک ہین اور اکثر نجس پس جب
تحری سے ایک کپڑا پاک ٹھہرے تو اُسی مین نماز پڑھا کرے تحری توڑنی جائز نہین ہان
اگر اُنمین نجاست ظاہر ہو تو دوسرا کپڑا سوچکے اختیار کرے اور تحری کرے پانی کے
اُن ظرفون مین جنمین آدھے سے زیادہ پاک ہین دگر آدھے سے کم پاک ہین تو سبکو نجس جانے
مگر پینے کی ضرورت سے اقل مین بھی تحری پر عمل کرے اور حرام ہی کھانا اُس گوشت کا جو ذبح کیا ہو
اور ہر جانور کا پیت اُسکے پیشاب کا حکم رکھتا ہی اور مجگال اُسکی سرگین کا حکم رکھتا ہی اور

بائین پانوٗن پر زور دے کے بیٹھے اور اذان کی اجابت نکرے اور سلام کا اور چھینکنے والے کی
تحمید کا جواب نہ دے اور گر خود چھینکے تو بے زبان ہلائے قلب مین تحمید کہے اور اُس چیز کی طرف
نہ دیکھے جو آگے یا پیچھے سے نکلے اور بے حاجت ستر اور آسمان کی طرف نہ دیکھے اور دیر تک نہ بیٹھے
اور کسی طرف زیادہ التفات اور بدن سے فعل عبث نکرے نہ بے عذر کھکارے اور نجاست مین
نہ تھوکے نہ ناک چھنکے بلکہ سر جھکائے ہوئے بیٹھا رہے اور فراغت ہونے کے بعد پہلے
آلہ کے نیچے سے حشفہ کی طرف نچوڑے تب مرد ایام سرما مین پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لاوے
اور دوسرا آگے سے پیچھے لیجاوے اور تیسرا اول کے مانند اور گرمی مین اُسکے برعکس کرے
اور عورت ہر موسم مین اول پیچھے کی طرف سے آگے لاوے اور تین کلوخ کا شمار استنجا مین مستحب ہے
تب کھڑے ہو جانے کے قبل ستر کرے اور پہلے داہنا پانوٗن باہر کر کے نکلے اور غُفْرَانَكَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَ اَمْسَكَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے اور
حصن حصین مین ہے کہ جب بیت الخلا سے نکلے تب کہے غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ
عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ اور بائین ہاتھ مین کلوخ لے کے استبرا کرے حتی کہ پیشاب کا اثر
منقطع ہو جانے کا یقین ہو جائے لیکن عورت فراغت ہونے کے بعد ایک ساعت لطیف
صبر کر کے استنجا کرے پس مرد ہو یا عورت پہلے دوسری جا تین بار ہاتھ دھوئے اُسکے بعد
ستر کھول کے پانی سے پاکیزگی حاصل کرے اسطرح کہ داہنے ہاتھ سے پانی کا ظرف اُٹھا کے
پانی ڈال ڈال کے بائین ہاتھ سے پیشاب نکلنے کی جگہ دھوئے پھر بائین ہاتھ سے مل مل کے
براز نکلنے کی جگہ دھوئے اور استنجا کے بعد علیحدہ دونون ہاتھ کا مٹی سے مَل مَل کے
دھونا سنت ہے اور یہی صحیح ہے اور طہارت مین شرط ہے دور کرنا عین نجاست اور بدبو کا
پس مخرج سے اُسکا زائل ہونا معلوم ہوتا ہے ظن غالب سے اور ہاتھ سے بدبو کا دفع ہونا سونگھنے سے

استبرا پاکیزگی طلب کرنی نرمائی والی چیز سے پیشاب کا کھکارنے دینے سے مستحاضہ کا اثر زائل ہونے کا یقین ہو جانا

استنجا کا کیا کرنا طلب کرنی اور وہ پیچھے کرنے سے پہلے آگے کرنے سے پہلے یا انگلیون سے حالت استنجا مین پانی سے استنجا پانی سے استعمال کرنے مین پس وہ پانی کا ہے

اور یہی حکم عورتون کو بھی ہی بلاغ المبین اور آیا لازم ہی تحری یعنی جہت عرصۂ کعبہ کو معلوم
کرنے مین قصد اور فکر کرنی اگر مشتبہ ہو اُس شخص پر جیسے نماز مین پس ظاہر یہ کہ ہان اور مکروہ
تحریمی ہی شخص بالغ کو پیشاب کرانا بچہ کا جہت قبلہ کی طرف کو اسلیے کہ بالغ کو بچہ کے ساتھ
ایسا فعل کرنا حرام ہی جو بچہ پر وقت بالغ ہونے کے حرام ہو مثلاً حریر یا زیور پہنانا بچہ کو
حرام ہی اور عین آفتاب اور ماہتاب کا سامنا اور اُسکی طرف پشت کرنی بول و غایط کے لیے
مکروہ تنزیہی ہی اور بول و براز کرنا بند پانی مین مکروہ تحریمی اور آب جاری مین مکروہ تنزیہی ہی
لیکن اگر کشتی اور جہاز سے اوترنا ممکن نہو تو مکروہ نہین اور بول و براز کرنا مکروہ تحریمی ہی
نہر یا کنوئین یا حوض یا چشمہ کے کنارے پر یا بار دار درخت کے نیچے یا کھیت مین یا جس
سایہ مین لوگ بیٹھتے ہون اور قبرستان مین اور مکروہ ہی بول و براز کرنا مسجد اور عیدگاہ کے
گرد مین اور چوپایون کے درمیان اور لوگون کی راہ مین اور ہوا کے مقابل اور سوراخ مین
جو پیشاب کے لیے مقرر نہو اور اُس جگہ مین جہان کوئی گذرتا ہو یا وہان بیٹھتا ہو اور
راہ یا قافلہ یا خیمہ کے برابر اور پشت نہین بیٹھنے کے بلند زمین کی طرف پیشاب کرنا اور
مکروہ ہی بول و براز کرنا وضو یا غسل کرنے کی جگہ مین اور مکروہ ہی بول و براز کرنے کی
حالت مین کلام کرنا اور بیت الخلا اور حمام مین اور حالت مجامعت مین اللہ تعالی کا
ذکر زبان سے نکرے اور دینیات مین فکر نکرے لیکن اُسکی قدرتون مین
فکر کسی حالت مین ترک نکرے اور خلا یعنی پائخانہ مین کا طریقہ یہ ہی کہ جسمین تعظیم کی چیز لکھی ہو
اگر وہ کیسہ مین نہو تو اپنے ساتھ نہ لیجاے اور عمامہ اوتارکے صرف ٹوپی سر پر رکھ کے
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھکے پہلے
بایان پاؤن اُسکے اندر رکھے اور بیٹھ جانے کے قریب ستر کھولے اور دونون پاؤن پھیلا کے

برابر ہو تو دھونا مستحب اور ترک اُسکا اشد مکروہ ہو اگر اُس سے کم ہو تو بھی دھونا مستحب اور ترک اُسکا
خلاف اولی ہو اور اُس حیوان کی ہڈی سے جو ذبح کیا گیا اور گوبر اور کوئلے سے اور کھانے کی
اور محترم چیز سے اور جس سے منتفع ہون اور حق غیر سے اور کلوخ کے جس طرف سے استنجا کیا ہو
اور داہنے ہاتھ سے استنجا مکروہ ہو بشرطیکہ بائین ہاتھ مین عذر نہو پھر اگر بایان ہاتھ اُنجا ہو
اور پانی جاری نہ پاوے اور نہ اُس شخص کو پاوے جس سے جماع حلال ہو کہ وہ اُسپر پانی ڈالے
تو پانی سے استنجا ترک کرے اور اگر دونون ہاتھ اُنجے ہون تو استنجا بالکل ساقط ہو گیا یعنی
ڈھیلے سے بھی اور پانی سے بھی اُس بیمار کے مانند جسنے نہ پایا اُس شخص کو استنجا کرا لینے کے
جس سے جماع حلال ہو شامی مین تاتارخانیہ سے منقول ہو کہ اگر مرد مریض کی زوجہ اور لونڈی ہو
اور بیٹا اور بھائی ہو اور وہ نہ قادر ہو وضو کرنے پر تو وہ اُنسے وضو کرا لے لیکن استنجا نہ کرا وے
کیونکہ اسکی فرج کا مس درست نہین اور استنجا اُس سے ساقط ہو گیا اور اگر عورت مریضہ کا
زوج نہو اور وہ نہ قادر ہو وضو کرنے پر اور بیٹا اور بھائی ہو تو اُنسے وضو کرا لے لیکن اُس سے
استنجا ساقط ہو گیا اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور کانچ سے استنجا مکروہ ہو اگر مقعد کو ضرر
پہونچنے کا یقین ہو ورنہ مکروہ تحریمی نہین اور پیشاب کرنا کھڑے ہو کے یا لیٹ کے
یا ننگے ہو کے مکروہ تنزیہی ہو بدون عذر کے اور بے عذر قبلہ کے سامنے بیٹھنا اور اُسکی
طرف پشت کرنی بول و غائط کے لیے اگرچہ عمارت کے اندر ہو مکروہ تحریمی اور استنجا
کرنے کے لیے مکروہ تنزیہی ہو اگر غافل ہوا اور یاد آجائے تو منحرف ہونا مندوب ہو اگر
ممکن ہو پس اگر اُس جہت کی طرف سینہ پھیرا اور ذکر کو اُدھر سے پھیر کے پیشاب کیا تو مکروہ نہیں
و اگر اُس جہت کی طرف سے سینہ پھیرا اور ذکر کو اُسی طرف پھیر کے پیشاب کیا تو مکروہ ہے
اور دو آدمی کو پائخانہ مین برہنہ بیٹھنے اور باتین کرنے والے پر خدائے تعالی غضب مین آتا

دیوار وغیرہ تر ہو جاے تو اُسکے قطرے نجس نہین بسبب نہ بچ سکنے کی ضرورت کے جب تک
نجاست کا اثر معلوم نہو اور نجاست کے دھوین سے جمع ہوا تو شاذ طاہر ہی اور اگر
نجس کپڑا تغاری مین ہو اور اُسپر پانی وارد ہو یا پانی تغاری مین ہو اور اُسمین نجس
کپڑا پڑے تو پانی اپنے محل مین طاہر ہی ہان جب وہان سے جدا ہو تب اُسکے نجس ہونے کا
حکم ہوگا اور محل نجاست پاک ہونے کے لیے اگر تغارہ وغیرہ اُسکے مانند مین دھوئے
تو بہتر یہ ہی کہ پہلے صرف نجس کپڑا تغارے مین رکھے پھر اُسپر پانی ڈال کے دھوئے

فصل ہی استنجا کے احکام مین استنجا کے معنی قبل اور دبر سے زائل کرنا نجاست کا ہی
اور استنجا سنت موکدہ ہی پتھر سے اور اگر نہ ملے تو اُس قسم کی پاک چیز سے جو کچھ قیمت
نرکھتی ہو اور نجاست کی زائل کرنے والی ہو مثلاً ڈھیلا اور اگر یہ بھی نہ ملے تو خاک[۱] سے
کرے اور اُسکے مانند دوسری چیز سے بھی جائز ہی لیکن بے عذر مورث فقر ہی اور مناسب ہی
کہ بعد استنجا کے اُٹھنے سے پہلے موضع استنجا کو کپڑے سے پونچھ لے اور کپڑون کو آب مستعمل سے
بچاوے اور استنجا سے مقصود زائل کرنا نجاست کا ہی اور یہ مسنون نہین کہ مرد جاڑے مین
پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے لیجاے اور تیسرا اول کے
مانند اور گرمی مین اسکے برعکس اور عورت ہر موسم مین اول پیچھے کی طرف سے آگے لاوے
اور یہ پیچھے کی طرف سے آگے لانا وغیرہ قول قاضی خان کا ہی اور زیلعی و شمنی نے اسکو اختیار کیا ہی
اور ڈھیلون سے استنجا کرنے کے بعد اگر محل حجاب ملے تو پانی سے استنجا کرنا سنت ہی
ہر زمانہ مین اسی کا فتوی ہی حتی کہ اگر نماز مین ہو اور محل حجاب ملے تو دھووے اور
صرف اُسی نماز کو سر نو سے پڑھے جسمین تھا اور اگر محل حجاب نہ ملے تو ڈھیلون پر کفایت کرے
اور واجب ہی محل استنجا کا دھونا اگر مخرج پر نجاست قدر درہم سے زیادہ ہو اور اگر درہم کے

[۱] وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال رایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسح ذکرہ بالتراب ثم التفت الینا فقال ہکذا اعلن رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ فتح المنان فی ادب التخلی و الاستنجا ۱۲ منہ

جن چیزون سے وضو ٹوٹے یا غسل واجب ہوا گرچہ اُس لڑکے کا پیشاب ہو جو نہین کھاتا اور
حرام گوشت چارپایہ کا گوہ اور پیشاب نجاست غلیظہ ہے اور حکم منی کی نجاست کے بیان مین
لکھا ہے کہ انسان کی منی کو شافعیہ وغیرہ پاک اور امام مالک اور ابو حنیفہ وغیرہ نجس کہتے ہین
بلاغ المبین اور مذی کے بیان مین لکھا ہے کہ مذی نکلنے سے وضو کرنے کا حکم فرمایا
اور اگر کپڑے پر لگ جاے تو ایک چلو پانی اُس جگہ پر چھڑک دے بلاغ المبین ملخصا اور جو پرند
ہوا مین اُڑتا نہین مثلاً خانگی بط اور مرغ اُسکی بیخال نجاست غلیظہ ہے اور نجاست خفیفہ
پانی کے لیے نجاست غلیظہ ہے اور جو پرند ہوا مین اُڑا کرتا ہے اگر اُسکا گوشت کھایا نہین جاتا
مثلاً باز اور چیل تو اُسکی بیخال نجاست خفیفہ ہے لیکن کنوئین کو نجس نہین کرتی اور جو پرند
ہوا مین اُڑا کرتا ہے اور اُسکا گوشت کھایا جاتا ہے مثلاً کبوتر اور کنجشک اُسکی بیخال پاک ہے
اور گوبر اور لید نجاست خفیفہ ہے لیکن محل ضرورت مین پاک ہے اور حلال گوشت چارپایہ کا
پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور امام مالک اور احمد اور محمدؒ اور بعض شافعیہ کے نزدیک پاک ہے
اور اسی قسم سے ہے گھوڑے کا پیشاب اور خون مچھلی کا پاک ہے صحیح مذہب مین کیونکہ وہ خون ہے
صورت مین نہ حقیقت مین اور چمگیدڑ کا پیشاب اور اُسکی بیٹ پاک ہے اور ظاہر روایت مین
چوہے کی مینگنی اور پیشاب اور بلی کا پیشاب نجس ہے لیکن ضرورت متحقق ہے بلی کے پیشاب مین
غیر مائعات مین جیسے کپڑے پس اُسکے لیے معاف ہونے پر فتویٰ ہے اور اسی طرح ضرورت
متحقق ہے چوہے کی مینگنی مین اگر وہ گیہون اور اُسکے مثل کے ساتھ پس جاے بشرطیکہ
اُسکا اثر معلوم نہو اور چوہے کا پیشاب پس اُسمین ضرورت متحقق نہین لیکن اُسکے
معاف ہونے پر فتویٰ اور یہی صحیح تر ہے اور اگر مختلط ہو نجاست غلیظہ اور خفیفہ پس اگر
برابر یا زیادہ ہو غلیظہ تو سب غلیظہ ورنہ سب خفیفہ ہے اور اگر حمام مین نجاست جلانے کی گرمی سے

دیوار وغیرہ تر ہو جاے تو اُسکے قطرے نجس نہین بسبب نہ بچ سکنے کی ضرورت کے جب تک نجاست کا اثر معلوم نہو اور نجاست کے دھوین سے جمع ہوا نوشادر طاہر ہی اور اگر نجس کپڑا تغاری مین ہو اور اُسپر پانی وارد ہو یا پانی تغاری مین ہو اور اُسمین نجس کپڑا پڑے تو پانی اپنے محل مین طاہر ہی ہان جب وہان سے جدا ہو تب اُسکے نجس ہونے کا حکم ہوگا اور محل نجاست پاک ہونے کے لیے اگر تغارہ وغیرہ اُسکے مانند مین دھوئے تو بہتر یہ ہی کہ پہلے صرف نجس کپڑا تغارے مین رکھے پھر اُسپر پانی ڈال کے دھوئے

فصل ہی استنجا کے احکام مین استنجا کے معنی قبل اور دبر سے زائل کرنا نجاست کا ہی اور استنجا سنت موکدہ ہی پتھر سے اور اگر نہ ملے تو اُس قسم کی پاک چیز سے جو کچھ قیمت نرکھتی ہو اور نجاست کی زائل کرنے والی ہو مثلاً ڈھیلا اور اگر یہ بھی نہ ملے تو خاک[۵۱] سے کرے اور اُسکے مانند دوسری چیز سے بھی جائز ہی لیکن بے عذر مورث فقر ہی اور مناسب ہی کہ بعد استنجا کے اُٹھنے سے پہلے موضع استنجا کو کپڑے سے پونچھ لے اور کپڑون کو آب مستعمل سے بچاوے اور استنجا سے مقصود زائل کرنا نجاست کا ہی اور یہ مسنون نہین کہ مرد جاڑے مین پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے لیجاے اور تیسرا اول کے مانند اور گرمی مین اسکے بعکس اور عورت ہر موسم مین اول پیچھے کی طرف سے آگے لاوے اور یہ پیچھے کی طرف سے آگے لانا وغیرہ قول قاضی خان کا ہی اور زیلعی اور شمنی نے اسکو اختیار کیا ہی اور ڈھیلون سے استنجا کرنے کے بعد اگر محل حجاب ملے تو پانی سے استنجا کرنا سنت ہی ہر زمانہ مین اسی کا فتوی ہی حتی کہ اگر نماز مین ہو اور محل حجاب ملے تو دھووے اور صرف اُسی نماز کو سر نو سے پڑھے جسمین تھا اور اگر محل حجاب نہ ملے تو ڈھیلون پر کفایت کرے اور واجب ہی محل استنجا کا دھونا اگر مخرج پر نجاست مقدر درہم سے زیادہ ہو اور اگر درہم کے

[۵۱] وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال رایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مسح ذکرہ بالتراب ثم التفت الینا فقال ہکذا اعلن رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم فی الحلیۃ فتح المنان فی آداب التخلی و الاستنجاء ۱۲ منہ

جن چیزون سے وضو ٹوٹے یا غسل واجب ہوا گرچہ اُس لڑکے کا پیشاب ہو جو نہین کھاتا اور
حرام گوشت چارپایہ کا گوہ اور پیشاب نجاست غلیظہ ہی اور حکم منی کی نجاست کے بیان مین
لکھا ہی کہ انسان کی منی کو شافعیہ وغیرہ پاک اور امام مالک اور ابو حنیفہ وغیرہ نجس کہتے ہین
بلاغ المبین اور مذی کے بیان مین لکھا ہی کہ مذی نکلنے سے وضو کرنے کا حکم فرمایا
اور اگر کپڑے پر لگ جاے تو ایک چلو پانی اُس جگہ پر چھڑک دے بلاغ المبین ملخصا اور جو پرند
ہوا مین اُڑتا نہین مثلاً خانگی بط اور مرغ اُسکی بیخال نجاست غلیظہ ہی اور نجاست خفیفہ
پانی کے لیے نجاست غلیظہ ہی اور جو پرند ہوا مین اُڑا کرتا ہی اگر اُسکا گوشت کھایا نہین جاتا
مثلاً باز اور چیل تو اُسکی بیخال نجاست خفیفہ ہی لیکن کنوئین کو نجس نہین کرتی اور جو پرند
ہوا مین اُڑا کرتا ہی اور اُسکا گوشت کھایا جاتا ہی مثلاً کبوتر اور کنجشک اُسکی بیخال پاک ہی
اور گوبر اور لید نجاست خفیفہ ہی لیکن محل ضرورت مین پاک ہی اور حلال گوشت چارپایہ کا
پیشاب نجاست خفیفہ ہی اور امام مالک اور احمد اور محمدؒ اور بعض شافعیہ کے نزدیک پاک ہی
اور اسی قسم سے ہی گھوڑے کا پیشاب اور خون مچھلی کا پاک ہی صحیح مذہب مین کیونکہ وہ خون ہی
صورت مین نہ حقیقت مین اور چمگیدڑ کا پیشاب اور اُسکی بیٹ پاک ہی اور ظاہر روایت مین
چوہے کی مینگنی اور پیشاب اور بلی کا پیشاب نجس ہی لیکن ضرورت متحقق ہی بلی کے پیشاب مین
غیر مائعات مین جیسے کپڑے پس اُسکے لیے معاف ہونے پر فتوی ہی اور اسی طرح ضرورت
متحقق ہی چوہے کی مینگنی مین اگر وہ گیہون اور اُسکے مثل کے ساتھ پس جاے بشرطیکہ
اُسکا اثر معلوم نہو اور چوہے کا پیشاب پس اُسمین ضرورت متحقق نہین لیکن اُسکے
معاف ہونے پر فتوی اور یہی صحیح تر ہی اور اگر مختلط ہو نجاست غلیظہ اور خفیفہ پس اگر
برابر یا زیادہ ہو غلیظہ تو سب غلیظہ ورنہ سب خفیفہ ہی اور اگر حمام مین نجاست جلانے کی گرمی سے

تو اُسکا بھی زائل کرنا مستحب ہی اور ترک اُسکا خلاف اولی ہی اگر معلوم ہو اور زائل کرنے پر
قدرت رکھتا ہو پس اگر نماز شروع کرچکا اور قدر درہم کے یا اُس سے کم نجاست اُسکے ساتھ
معلوم ہوئی تو اگر وقت مین وسعت ہو تو دھونا افضل ہی پھر نماز پڑھنی اگر جماعت فوت ہوتی ہو
تو اگر پانی مل سکتا ہو اور دوسری جماعت پاسکتا ہو تو بھی دھونا افضل ہی ورنہ نماز نہ توڑے
اور اگر وزن اور پیمائش مذکور سے نجاستین مذکورہ زیادہ ہون تو مانع نماز ہین اور انکا زائل کرنا
واجب ہی اور نجاست خفیفہ معاف ہی اگر کسی ایک عضو کے پاپارہ جامہ مثلاً آستین یا کلی
یا پردہ کے چہارم حصہ سے کم پیمائش مین لگی ہو اسی پر فتوی ہی اور نجاست کی مقدارین
اعتبار نجاست لگنے کے وقت کا ہی یہی مختار اور اسی قول کے ساتھ فتوی دیا گیا پس اگر
نجاست لگنے کے وقت درہم سے زیادہ تھی پھر خشک ہوکے کم ہوگئی تو نماز کی منع کرنے
والی ہی اور معاف ہی پیشاب کی چھینٹین بنکر پڑا ہوا اگر ہر چھینٹ سوئی کی نوک کے برابر یا اُسکے کی
طرف کے سر کے برابر ہو اگرچہ پانی کے لگجانے سے پیشاب کی چھینٹین پھیل کے بڑھ جائین
یعنی عرض وطول مین حد سے زیادہ ہوجائین اور اُسکا اعتبار نہ ہونے کے سبب سے جسپر پڑی ہون
وہ موضع تھوڑے پانی کو بھی نجس نہین کرتا اگرچہ زیادہ اور بعض بعض سے مل گئی ہون لیکن
اگر پیشاب کی چھینٹ تھوڑے پانی مین پڑے گی تو اُسکو نجس کرے گی بشرطیکہ چھینٹ کا
اثر پانی پر ظاہر ہو اس طرح کہ گرنے کے وقت پانی مین فرجہ ہوجائے یا پانی ہلجائے ورنہ
اُسکا کچھ اعتبار نہین اور اگر پیشاب کی چھینٹین نمودار باہم مل گئین اور درہم کے مقدار سے
زائد ہوگئین تو چاہیے کہ مانع نماز ہون اور اگر چھینٹین سوئی کے ناکے کی جانب کے سر سے
بڑی ہین تو متفرق جمع کیجائینگی پس اگر قدر درہم سے زیادہ کو پہونچین گی تو مانع
نماز کی ہونگی اور خمر اور باقی شرابین نشہ لانے والی اور رگون کا لہو بہا ہوا اور سیج کے سوائے

۷ نجاست خفیفہ وہ ہی جسمین وزن یا پیمائش مختار ض ہون ۱۲ منہ

یعنی بے فکر کیے بھی ایک طرف کے دھونے سے پاک ہوجاتا ہی لیکن تحری کرنے مین اور سارا دھونے مین احتیاط اور یہی قول مختار ہی پھر اگر دھونے کے بعد اگرچہ عین نماز مین معلوم ہوا کہ نجاست دوسری طرف ہی جدھر نہین دھویا تو دھوکے کچھ اعادہ نکرے مگر صرف اُسی نماز کو سر نو سے پڑھے جس مین وہ مشغول تھا چنانچہ اگر گدھون نے پیشاب کیا مثلاً اُس گیہون پر جسکو اُس سے رونددلے کے بھوسے سے جدا کرتے ہین پھر بقدر نجس ہونے کے یا زیادہ صرف کیے گئے یا دھوئے گئے تو باقی گیہون جو صرف ہوئے دونون حلال ہوجاتے ہین بسبب احتمال باقی ہونے نجاست کے دوسرے مین لیکن جسکو اپنے حصے مین نجاست کا یقین ہو تو یقین پر عمل واجب ہی اور اگر نصف سے کمتر روئی نجس ہوجائے تو دُھنکنے سے ساری پاک ہوجاتی ہی اور جمی ہوئی چیز پر جہان تک نجاست کا اثر معلوم ہو چھیل کے دفع کردینے سے حلال ہوجاتی ہی اور نہ کھانے کی چیز پاک ہوجاتی ہی لیکن اگر روغن بالکل نجس ہو تو اُسی قدر پانی ڈال کے جوش دے حتی کہ روغن اوپر تر آئے پس کسی چیز سے اُٹھالے تو حلال ہوجاتا ہی وگر روغن سائل ہو تو اُسی قدر پانی اُسمین ڈالنے اور حرکت دینے سے حلال ہوجاتا ہی اور اگر دودھ اور شیرہ خرما اور شہد نجس ہین اُسی قدر پانی ڈال کے جوش دے حتی کہ وہ عود کرے اپنی جگہ تک تو حلال ہوجاتا ہی اور معاف کی گئی نجاست غلیظہ تمدار بقدر درہم کے وزن مین کہ سارے چار ماشہ ہی اور تمدار وہ ہی جو دیکھی جائے خشک ہونے کے بعد مثلاً گاڑھا خون یا وہ پیشاب جسکا رنگ نظر آئے خشک ہونے کے بعد اور معاف کی گئی نجاست غلیظہ تمدار ہتھیلی کے گڑھے برابر پیمائش مین اور غیر تمدار وہ ہی جو نہ دیکھی جائے خشک ہونے کے بعد مثلاً وہ خون یا وہ پیشاب جسکا رنگ نظر نہ آئے خشک ہونے کے بعد لیکن اسقدر نجاست غلیظہ کا زوال مستحب اور ترک اُسکا اشد مکروہ ہی اگر اسقدر وزن اور پیمائش سے کم ہو

تین مرتبہ اور ہر مرتبہ پاک کپڑے سے خشک کرے اور اسی طرح اُسپر بکثرت پانی بہانے سے
حتی کہ نجاست کا اثر نہ معلوم ہو زمین پاک ہو جاتی ہے اور اس دوسری صورت مین آیا غسالہ
یعنی دھوون اُسکا نجس ہے یا پاک مختار یہ کہ اگر بعد پاک ہونے جگہہ کے اُسکا غسالہ وہان سے
جدا ہوا اور اُسمین نجاست کا اثر نہ معلوم ہو تو پاک ہے ورنہ اگر قبل پاک ہونے جگہہ کے وہان سے
جدا ہو تو پلید ہے اور اگر زمین کو خشک ہونے کے قبل پاک کیا چاہین تو جہان تک نجاست کا
اثر معلوم ہو کھرچ ڈالین اور جس شراب مین کوئی نجس چیز نہ ملی ہو وہ سرکہ ہو جانے سے اور
سونکسار مین پڑکے نمک بن جانے سے حلال ہو جاتا ہے اور بلاغ المبین مین شراب سے
سرکہ بنانے کے حکم مین لکھا ہے کہ شراب سے سرکہ بنانا درست نہین اور جو چیز حلال ہے
اُسے طاہر ہونا لازم ہے اور گندگی کنوین مین گرکے کالی مٹی ہو کے کیچڑ بنجانے سے
پاک ہو جاتی ہے اسی کا فتوی دیا جاتا ہے اور نجس تیل کا صابون بنانے سے پاک ہو جاتا ہے
اسی قول پر فتوی ہے بوجہ بلوی یعنی اس سے بچاؤ دشوار ہے جیسے وہ تنور جو نجس پانی سے
چھڑکا گیا اُسمین روٹی پکانے کا ڈر نہین چنانچہ نجس مٹی کا ظرف آگ مین پکنے کے بعد
پاک ہو جاتا ہے اگر اُسمین نجاست کا اثر نہ معلوم ہو اور اُسمین داخل کی جائین وہ چیزین
جنکی حقیقت کا استحالہ ہو گیا ہو اور حرج عام ہو اور مجرد وصف کا استحالہ ہو جانے سے مثلاً
نجس دودھ کا پنیر بنانے سے حلال نہین ہوتا اور گوہ وغیرہ جلجانے سے پاک ہو جاتا ہے
اور اس خاکستر پر نماز درست ہے منیہ وغیرہا اور اسی مین ہے کہ پانی مین پڑنے سے نجس
کرتی ہے پس یہ صحیح نہین لیکن جو چیز طاہر ہے اُسے حلال ہونا ضرور نہین مثلاً گوبر کی زمین کہ
طاہر ہے مگر اُسے کھانا درست نہین لیکن مختار یہ کہ اگر ضرر کرے تو کھانا روا نہین اور جسقدر
ضرر نکرے چونکھانا مضائقہ نہین اور اگر کپڑے یا جسم مین محل نجاست مشتبہ ہو تو بے تحری

لہ موائد القریب فی تحویل الاکمل والاشریہ سے نقل کیا ۱۲ منہ

پاک ہونے اور نہونے مین تین بار دھونے اور خشک کرنے سے اُس مُرغ کے جو پانی مین
ڈالا گیا پر اُکھاڑنے کے لیے پیٹ پھاڑنے سے پہلے پس بہتر یہ ہے کہ گرم پانی مین ڈالنے سے
پہلے اُسکے پیٹ سے حشا کو نکالڈالے اور محل ذبح مین جو خون کہ جما ہے دھوڈالے اور
اسی طرح وہ گیہون جو شراب مین پکایا گیا مفتی بہ یہ کہ وہ بھی پاک نہین ہوتا کبھی اسی طرح گوشت
مگر جب اُسمین سرکہ ڈال کے ٹھہر جائے کہ اُسمین کی کل شراب بھی سرکہ ہو جائے تب مضائقہ نہین
لیکن پیشاب مین جوش ہوا گیہون پاک نہین ہوتا کبھی اگرچہ وہ سرکہ مین پڑا رہے کیونکہ پیشاب کی
ذات بدل کے سرکہ نہین بنتا اور جو گیہون پیشاب مین بھیگا ہو وہ پانی مین تین بار دھویا جائے
اور سُکھایا جائے اور سُکھانے سے مراد اُسکی پھولے ہونے کا زائل ہونا ہے ہر مرتبہ اور جو
آٹا شراب مین گوندھا گیا اور روٹی پکی وہ دھونے سے پاک نہین ہوتی لیکن اگر ٹکڑے ٹکڑے
کر کے سرکہ مین ڈالی جائے یہان تک کہ شراب کا اثر جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے اور زمین
یا جو چیز اُسکے حکم مین ہو مثلاً اینٹین وغیرہ زمین مین جمی ہوون یا گھاس زمین مین لگی ہوئی
خشک ہونے کے بعد اگر اُسپر کی نجاست کا اثر معلوم نہو تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور اُسپر
طاعت درست ہے لیکن تیمم درست نہین اسواسطے کہ نماز کے لیے زمین کا فقط پاک ہونا
شرط ہے اور تیمم کے لیے پاک کرنے والی ہونی شرط ہے اسی طرح خشک ہونے سے پاک
ہو جاتی ہے وہ چیز جو زمین پر ثابت اور قائم ہے پس دھلنے نے زمین کے ساتھ متصل ہونے سے
حکم زمین کا پیدا کیا اور پھر زمین سے جدا ہونے یا تر ہونے سے نجاست عود نہین کرتی اور
اسی طرح جس چیز کی طہارت کا حکم کیا گیا بدون سائل چیز کے وہ تر ہونے سے
پھر نجس نہین ہوتی اور جو چیز زمین سے جدا ہے مثلاً بے جمی ہوئی اینٹ یا زینہ چوبی
وہ دھونے سے پاک ہوتا ہے اور اگر ارادہ ہو جلد زمین کے پاک کرنے کا تو اُسپر پانی بہاوے

ممکن نہو اور جو نچڑ نہ سکے مثلاً بوریا پس اگر جانے کہ نجاست کے اجزا کو جذب نہیں کیا تو ذات
نجاست کے زوال سے پاک ہوجاتا ہی اور جسمین جذب ہوا سے پہلے دھو کے اسقدر
توقف کرے کہ قطرے کا ٹپکنا موقوف ہوجائے پھر دھو کے اُسی قدر توقف کرے پس
سہ بارہ دھو جانے اور اُسی قدر توقف کرنے کے بعد پاک ہوجاتا ہی اور یہ سب یعنی تین بار
دھونا اور نچوڑنا نچڑنے والی چیزین اور دھونا تین بار خشک کرنے کے ساتھ اُسکے غیر مین
اُسوقت ہی کہ دھویا جاے طاش یا تغاری مین لیکن اگر حُقّہ یا تالاب مین دھویا جاے
یا اُسپر بہت پانی ڈالا جائے یا اُسپر پانی جاری ہو تو وہ پاک ہوجاتا ہی مطلقاً بلا شرط نچوڑنے
اور سکھانے اور چند بار غوطہ دینے کے اور کتے کے جھوٹے باسن کو سات بار دھونا چاہیے
فتوی اسی پر ہی مسک الختام اور اگر استنجا کا پانی بھگیا مونڈے کے نیچے اور اُسکے اندر
داخل نہین ہوا تو کچھ مضائقہ نہین اور پاک ہوجاتا ہی موزہ اُسکی تبعیت سے جیسے کوزہ
وغیرہ کا دستہ نجس ہاتھ سے پکڑا اور تین بار دھویا تو پاک ہوجاتا ہی اُسکی تبعیت سے
وہ بھی اور تم مین سے جو کوئی جاگے تو چاہیے کہ ناک چھنکے تین بار کہ بے شک رات مین
شیطان رہتا ہی اُنکی ناک کے نتھنے مین اور نہ ڈالے اپنا ہاتھ ظرف مین جب تک نہ دھولے
اُسے تین بار کیونکہ وہ نہین جانتا کہ کہان رہا ہاتھ اُسکا رات مین مشکوٰۃ اور اگر پڑ گئی شراب
اُس دیگ مین جسمین گوشت ہی تو گوشت تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہی لیکن بعد جوش کے
امام ابی یوسف کا قول جو نہین لیا جاتا یہ ہی کہ پاک ہوجاتا ہی آب طاہر مین تین بار جوش دینے اور ہر مرتبہ
خشک کرنے سے اور خشک کرنا اُسکا شرط کرتا ہی اور امام ابی حنیفہ کے نزدیک پاک نہین ہوتا کبھی اور
اسی کے ساتھ فتوی ہی اسی طرح گیہون تین بار جوش دینے اور خشک کرنے سے پاک
ہوجاتا ہی امام ابی یوسف کے نزدیک لیکن مفتی بہ قول آگے مذکور ہی اور اسی طرح اختلاف ہی

تمام ہوا کلام ابن قیم کا ملخصا بلاغ المبین **فصل** بیان پاکی نجاستون کے جائز ہی دور کرنا
نجاست حقیقی کا پانی سے دھوکے اگرچہ پانی مستعمل ہو اسی کا فتوی دیا گیا اور جائز ہی
اُسکو دھونا اُس پاک چیز بہنے والی سے بھی جو نجاست کو زائل کرے اور نچوڑنے سے
نچڑ جائے پس دودھ اور تیل نجاست کو زائل کرنے والا نہین اور جس چیز مین مسام نہون
مثلاً آئینہ و شمشیر و روغنی ظرف پر یا موزہ پر وہ نجاست نمودار ہو جسکی ذات خشک
ہونے کے بعد مشاہدہ ہو ساتھ حس بصر کے اگرچہ غیر چیز کے ساتھ ملکر خشک ہونے کے بعد
نظر آئے اُسکی ذات اور اثر کے زوال سے پاک ہو جاتا ہی اسی کا فتوی دیا جاتا ہی اور
طہارت مین ضرر نہین کرتا باقی رہنا نجاست کے لازمی اثر کا مثلاً رنگ و بو جسکا زوال دشوار ہو
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جوتیان پہنکے نماز پڑھنی جائز ہی
رسول خدا صلعم اور اُنکے قول اور فعل کے اعتبار سے اور اپنے داہنی اور بائین طرف
اپنی جوتیان نہ رکھے مگر یہ کہ نہو اُسکے بائین طرف کوئی اور چاہیے کہ رکھے اُنکو درمیان دونون
پانون اپنے کے یا نماز پڑھے اُنمین ملخصا الخ بلاغ المبین جوتی پہنکے نماز پڑھنے کے بیان مین
اور مسلمان مکلف نہین اثر لازم کے دور کرنے مین گرم پانی یا صابون وغیرہ سے
اور طہارت کا مخل نہین نجس تیل کی چکنائی کا رہنا مگر مردار جانور کی چربی کی چکنائی
مانع طہارت ہی کیونکہ عین نجاست ہی پس اُس سے چمڑے کو دباغت بھی نہ کیجئے و گر نجاست
غیر نمودار ہو تو دھونے والے کے ظن غالب مین پاک ہونے تک دھو جانے سے
پاک ہو جاتا ہی اسی کا فتوی ہی و گر اُسے وسوسہ ہو تو پاک ہونے کے لیے واجب ہی کہ
تین بار اور مندوب ہی کہ سات بار دھوئے اور اگر ممکن ہو تو ہر مرتبہ بقدر قوت دھونے والے
اور اُس چیز کے دور کرکے نچوڑے اور مرتبۂ آخر مین ایسا نچوڑے کہ اُس سے زائد قوت

کپڑے یا جسم یا جاے نماز پر درم سے زیادہ نجاست لگ گئی تو اُسکو نہ دھونا جائز ہی اگر
نماز کے فراغت ہونے سے پہلے پھر کپڑا نجس ہو جاوے وگر فراغت ہونے کے پہلے
نہ نجس ہو تو دھونے کا ترک کرنا جائز نہین یہی قول پسندیدہ ہی فتوی دینے کے واسطے
اور اگر زمین پر پاک مکان نہین پاتا وگر اپنا کپڑا بچاتا ہی تو اُسکے زخمون کی نجاست مانعہ سے
قبل تمام کرنے نماز کے نجس ہو جاتا ہی تو اُسکو کپڑا بچانے کا ترک جائز ہی اور اگر کسی
مریض کا بچھونا بدلنے سے اگرچہ دوسرا نجس نہین ہوتا مگر اُسکا مرض بڑھتا ہی تو وہ اُسی پر نماز پڑھے
اور معذور کی طہارت باقی نہین رہتی وقت مین مگر دو شرطون سے ایک یہ کہ وضو کیا ہو
اپنے عذر کے سبب سے دوم یہ کہ اُسپر دوسرا حدث طاری نہوا ہو اور فرض ہی روکنا اپنے
عذر کا یا اُسکا کم کر دینا جسقدر ہو سکے اگرچہ اشارہ کر کے نماز پڑھنے سے عذر موقوف ہو
اور عذر کے روک دینے سے وہ شخص تندرست کا حکم پیدا کرے گا بخلاف حائض کے
کہ اگر وہ حیض کا سیلان روک دے تو وہ حائض ہی باقی رہیگی اور جس شخص کی ریح
جاری ہی وہ نماز نہ پڑھے پیچھے اُس شخص کے جسکا پیشاب نہین رُکتا کیونکہ اُسمین ایک
حدث کا عذر ہی اور امام مین ایک حدث اور دوسرا نجاست کا عذر ہی **باب نجاستون کے**
احکام مین اور امام احمد نے ذکر کیا ہی اُسکا ملخص یہ ہی کہ حضرت عمرؓ پر پرنالے سے
کوئی چیز گری اُنکے رفیق نے پوچھا کہ تیرا پانی پاک ہی یا نجس آپ نے فرمایا کہ اے
پرنالے والے ہمکو کچھ نہ کہنا اور چلے گئے اور یہی حال ہی جب آدمی کے پانوٗن یا
دامن مین رات کو کوئی چیز لگ جاوے اور اُسکو معلوم نہو کہ کیا ہی تو اُسکو سونگھنا
اور چکھنا واجب نہین اسواسطے کہ مکلف پر اسبات کے جاننے کے بعد حکم مرتب ہوتا ہی
اور پہلے معاف رہتے ہین پس جو چیز اللہ تعالے نے معاف فرمائی اُسکی جستجو کرنی نجاہیے

جاری رہا تو وہ خون استحاضہ ہی اور اگر حمل ساقط کا حال معلوم نہوا کہ اُسکی بعض خلقت ظاہر
ہوئی یا نہین مثلاً اندھیرے مین گرا اور پھینک دیا گیا اور نہ حمل کے دنون کا شمار دیانت رہا
اور خون ہمیشہ جاری ہوگیا تو نماز کو چھوڑے اپنے حیض کے یقینی ایام مین اُسکے بعد
نہاوے پھر نماز پڑھا کرے معذور کے مانند اور حد نہین کی گئی ایاس کی یعنی ناامیدی
حیض کی پیری کی وجہ سے کسی مدت معین کے ساتھ بلکہ ایاس یہ ہی کہ عورت اتنی عمر کو
پہونچے کہ ویسی عورت کو اُس عمر مین حیض نہ آتا ہو اور بعضون نے کہا کہ ایاس کی مدت
پچاس برس کے ساتھ محدود ہی اور اسی قول پر اعتماد اور فتوی ہی اور مدت مذکورہ کے
بعد اگر خون دکھائی دے وہ حیض نہین ظاہر مذہب مین مگر اُس حالت مین کہ اُسکا رنگ
سیاہ یا شدت سے سرخ ہو تو وہ حیض ہی اور بعد ایاس کے اُس رنگ کا خون بھی
حیض ہی جسکے آنے کی قبل ایاس کے عادت رہی ہو اور جو شخص تمام ایک وقت نماز فرض مین
غیر طبعی وضو کے توڑنے والے عارضہ کے عارض ہونے سے اسقدر زمانہ خالی نہ پائے
کہ اُسمین وضو اور نماز ادا کرے وہ معذور ہی اور یہ کیفیت ہمیشہ رہنی شرط نہین بلکہ جسپر
ایک دفعہ ابتدا مین یہ حالت طاری ہو کے بعد اُسکے ہر ایک نماز کے وقت مین ایک بار بھی
وہ عارضہ عارض ہوجایا کرے وہ بھی معذور ہی اور زوال عذر کے لیے شرط ہی تمام ایک
وقت نماز فرض کے کسی جزو مین نہ پایا جانا عذر کا اور حکم معذور کا طہارت کرنی ہی ہر نماز
فرض کے وقت مین اور اُس طہارت سے وقت کے اندر نماز فرض واجب و نفل پڑھے
اور جبکہ نماز فرض کا وہ وقت نکلجاتا ہی تو بسبب عذر مذکور کے طہارت باطل ہوجاتی ہی
اور خروج وقت کی قید سے اسکا فائدہ دیا کہ اگر طلوع آفتاب کے بعد وضو کیا گو نماز عید
یا چاشت یا اضحی کا وضو ہو تو وضو باطل نہوگا مگر ظہر کا وقت خارج ہونے سے اور اگر معذور کے

مثلاً ایک مہینا نفاس کا مقرر تھا اب پچاس دن خونِ نفاس جاری رہا تو زائد استحاضہ ہے اور
اسی طرح حائض کا حکم ہے یعنی اگر مبتدأہ کو دس دن سے زیادہ خون جاری رہا تو زائد استحاضہ ہے
اور عادت والی اپنی عادت کی طرف پھیری جاوے گی پس اگر خون بند ہو گیا نفاس اور
حیض کی اکثر مدت پر یا پہلے اُسکے تو سارا خون نفاس میں نفاس ہے اور حیض میں تمام
حیض ہے اگر ہر ایک نفاس اور حیض کے بعد پندرہ دن پاک رہی ہو ورنہ عادت کے
موافق نفاس اور حیض اور عادت سے زیادہ استحاضہ ہے اور عادت ثابت ہوتی ہے اور بدل
جاتی ہے ایک بار سے اسی قول پر فتویٰ ہے اور دو جڑواں بچوں کی ماں کا نفاس پہلے بچے کے
پیدا ہونے سے ثابت ہوتا ہے اور توامین وہ دو بچے ہیں جنکے درمیان میں آدھے برس سے
کم زمانہ ہے اور اسی طرح کا حکم تین بچوں کا ہے اور اگر پہلے اور دوسرے ولد میں اور دوسرے
اور تیسرے ولد میں نصف سال سے کم زمانہ ہو تو پہلے اور تیسرے ولد کے درمیان میں
نصف سال سے زیادہ زمانہ ہو جانے کا کچھ اعتبار نہیں صحیح تر قول میں اور جو خون
دوسرے ولد کے بعد آیا ہے پس اگر پہلا ولد پیدا ہونے کے بعد چالیس دن گذرنے کے
قبل دوسرا ولد پیدا ہوا اور خون آیا ہے تو وہ پہلے ولد کا نفاس ہے ولد اول کے پیدا ہونے سے
چالیس دن تک اور اسکے بعد استحاضہ ہے اور اگر پیٹ سے ایسا بچہ ناتمام خواہ آپ سے گر پڑا
یا گرایا گیا جسکی بعض خلقت ظاہر ہو گئی مثلاً ہاتھ یا ناخن یا انگلی یا بال تو وہ بچہ ہے
حکم شرع میں پس عورت اُسکے سبب سے نفاس والی ہو جائیگی اور اگر حمل ساقط میں
کچھ اعضا سے ظاہر نہ ہو تو نفاس وغیرہ کا حکم اُس سے متعلق نہیں اور اُسکے بعد پورا طہر
یعنی پندرہ دن گذرنے کے جو خون [illegible] کہ اجائے وہ حیض ہے اگر تین دن جاری رہے اور اگر
پورا طہر گذرا اور یہ خون تین دن جاری نہ رہا یا پورا طہر نہیں گذرا اور یہ خون تین دن

روزہ واجب ہی اور اگر وقت نماز تمام ہونے مین زمانہ بقدر غسل اور کپڑا پہننے اور تحریمہ کرنے کے
باقی رہے حیض منقطع ہو تو اُسوقت کی نماز اُسپر واجب ہی اور حائض سے جماع کرنے کا
اور وطی دبر کا حلال جاننے والا کافر نہین یہی قول صحیح اور اسی پر اعتماد ہی لیکن گناہ کبیرہ کا
مرتکب ہی بشرطیکہ اپنے اختیار سے ہو حرمت کو جان بوجھ کر پس اُسکے فاعل کو توبہ
واستغفار لازم ہی اور اگر مرد نے حائض سے جماع کیا اول خون مین حالانکہ خون سرخ ہی
تو ایک دینار و گر انقطاع خون مین جماع کیا حالانکہ خون زرد ہی تو نصف دینار خیرات کرنا
اُسپر مندوب ہی و اگر اُسکی حرمت کو نہ جانتا ہو یا بے اختیار ہو کسی کے جبر کرنے سے یا حیض کو
بھول کر جماع کیا ہو تو گناہ کبیرہ نہین اور کیا عورت پر بھی خیرات کرنا مستحب ہی ضیا مین کہا
کہ ظاہر اعورت پر یہ حکم نہین اور خون استحاضہ کا حکم نکسیر دائمی کے مانند ہی صوم وصلوۃ کا
مانع نہین اگرچہ نماز نفل ہو اور جماع کا مانع نہین اور حمل کی مدت اقل چھ مہینے اور اکثر دو برس ہین
اور خواہ ثابت یا ٹکڑے ٹکڑے ہو کے آدھے بچے سے زائد نکلنے کے بعد جو خون رحم سے نکلے
وہ نفاس ہی پس اگر عورت ولادت کے بعد خون نہ دیکھے تو بھی وہ زچہ ہی قول معتمد یہی ہی اُسپر
غسل واجب ہی احتیاطاً اور اگر عورت لڑکا جنے اپنی ناف سے اسطرح کہ ناف مین زخم تھا
وہ پھٹ گیا اور بچہ نکل پڑا پس اگر خون رحم سے جاری ہوا تو وہ زچہ ہی و گر خون وہان سے
جاری نہوا تو وہ عورت زچہ نہ ٹھہریگی اگرچہ اُس مولود پر احکام ولد کے ثابت ہونگے
اور نفاس کا حکم حیض کے مانند ہی ہر چیز مین سات چیزون کے سوائے منجملہ اُنکے ایک یہ ہی
کہ اقل نفاس کی کچھ حد مقرر نہین مگر جبکہ عدت کے لیے اُسکی طرف حاجت پڑے اور اکثر
چالیس روز ہین اور جو خون کہ زائد ہی اکثر نفاس یعنی چالیس دن سے وہ استحاضہ ہی اگر
وہ عورت مبتدأہ ہی یعنی پہلے پہل جنی ہی اور معتادہ یعنی عادت والی زچہ اپنی عادت کی طرف پھیر جاویگی

احتیاط ہی اور کتب تفسیر و فقہ مین موضع قرآن کا چھونا جائز نہین اور اُسکے سوائے کا
چھونا درست ہی اور مکروہ نہین چھونا لڑکے بے وضو کا مصحف اور اُس تختی کو جسپر قرآن لکھا ہی
اور بے وضو سبق جسپر قرآن لکھنا چاہتا ہی اگر اُسپر کاغذ وغیرہ کوئی چیز رکھے اور اُس حامل
چیز پر اپنا ہاتھ رکھ کے قرآن لکھے تو ابو یوسف کے نزدیک مکروہ تحریمی نہین اور امام محمد کے نزدیک
مکروہ تنزیہی ہی اور اگر جنبی کھانے پینے کا یا دوبارہ جماع کا قصد کرے تو مستحب ہی کہ ہاتھ اور ستر
دھولے اور خباثت دفع کرلے اور کلی کرلے اور گاہے وضو کامل بھی کرلے اور ہاتھ دھونے
اور کلی کرنے کے قبل کھانا پینا جنب کو مکروہ ہی اور حالت حیض مین کراہت نہین لیکن بعد
منقطع ہونے حیض کے اور جنب کو دوبارہ جماع کے لیئے غسل کرنا ضروری نہین بلکہ مستحب ہی
اگرچہ احتلام سے جنابت ہوئی ہو اور اگر اکثر مدت کے بعد حیض کا خون بند ہو تو بے غسل بھی
جماع درست ہی لیکن غسل کا انتظار مندوب ہی اور اگر تین رات دن سے کم مدت مین خون بند ہو
تو وضو کرے اور نماز پڑھے نماز کے آخر وقت مین اور اگر حیض منقطع ہوا اپنی اقل مدت کے بعد
پس اگر عادت سے کم مدت مین بند ہوا تو جماع حلال نہین اگرچہ غسل کر چکی ہو اور عورت کو
غسل کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے احتیاطاً اور آخر وقت تک غسل مین تاخیر کرنی
واجب ہی اور اگر کمتر مدت کے بعد عورت کی عادت پر حیض منقطع ہوا تو اُس سے جماع
حلال نہین یہان تک کہ غسل کرے آخر وقت نماز تک تاخیر کرکے وجوباً یا تیمم کرے
بدلے غسل کے تیمم کی شرطے کے موافق اور شرط یہ ہی کہ آب مطلق کافی کے استعمال سے
عاجز ہو اور وہ تیمم کامل ہو یعنی نماز کا مباح کرنے والا ہو لیکن تیمم کے بعد بدون نماز پڑھے
جماع اُسکا حلال نہین یا خون بند ہو جانے کے بعد ایک نماز اُسکے ذمہ مین دین ہو جائے
اور اگر اسقدر زمانہ رات کا باقی رہے حیض منقطع ہو جسمین نہانا اور کپڑا پہننا ممکن ہو تو اُسپر

خوف کے سبب سے بدن کا خوف ہو یا مال کا تیمم کر لینا واجب ہی اور اس تیمم سے نہ نماز پڑھے
نہ قرآن اور حائض اور جنب طواف کرے اور حائض کی ناف کے نیچے سے آخر زانو تک
بدون شہوت کے بھی منع ہی قربت اور ران اور ہاتھ لگانا اگر کوئی چیز حائل نہو پس اگر
کپڑا حائل ہو تو جائز ہی اگرچہ شہوت کے ساتھ ہو اور اسکو دیکھنا اور بقیہ جسم کے ساتھ
ہر فعل حلال ہی اگرچہ بے حائل اور شہوت کے ساتھ ہو اور حائض کا پکایا ہوا کھانا اور
اسکا چھوا ہوا پانی پینا مکروہ نہین اور اسکے چھونے سے علیحدہ رہنا لائق نہین اور
جنب اور حائض کچھ بھی قرآن مجید نہ پڑھین بنا بر قول مختار کے قرآن کا ارادہ کر کے
مگر مرکبات چھوٹی ایک آیۃ تام سے کم دعا کے قصد سے یا کوئی کام شروع کرنے کے قصد سے
ممنوع نہین اور ایک ایک کلمہ جدا جدا تعلیم کرنا حلال ہی صحیح تر قول مین اور بسم اللہ پڑھنا
بالاتفاق ممنوع نہین اور اذکار کا پڑھنا مباح ہی مطلقاً لیکن مطلق ذکر کے لیے اور قبرون کی
زیارت اور عیدگاہ مین داخل ہونے کے لیے وضو کرنا مستحب اور ترک اسکا خلاف اولی ہی
اور جنب اور حائض اور بے وضو کو مصحف کا چھونا جائز نہین گو فارسی مین لکھا ہو
صحیح تر قول مین اور غیر مصحف مین قرآن کے مکتوب کو چھونا جائز نہین اور کتب آسمانی مین
جہان تحریف اور تبدیل واقع نہین ہوئی اسکا مس بے طہارت مکروہ ہی اور کتب آسمانی کی
قرات کا حرام ہونا خاص کیا گیا ہی اسکے ساتھ جسمین تبدیل اور تحریف نہین ہوئی اور علیحدہ
غلاف کے ساتھ کہ مصحف پر چپکا نہین مس مصحف حرام نہین یا درم کی تھیلی کے ساتھ
اس درم کا چھونا جسپر آیہ لکھی ہی حرام نہین اسی کا فتوی ہی اور لٹنا مصحف کے اوراق کا
لکڑی سے حلال ہی اور قرآن کا دیکھنا جنب اور حائض اور نفسا کو مکروہ نہین اور جو کپڑا
جسم کا تابع ہو مثلاً آستین سے مصحف کا چھونا مکروہ تحریمی ہی یہی صحیح ہی اور اسمین زیادہ تر

ف شامی سے مختار اور کلیہ اس فصل کا جنب حائض کے مسئلے

ممکن نہین تو کل استحاضہ ہی اور جائز نہین شروع اور ختم ہونا حیض کا طہر کے ساتھ اور
یہ قول امام محمد کا صحیح اور اُسکی تصحیح صریح ہی اور اسی پر فتوی ہی[۵۱] اور چالیس دن نفاس کے
درمیان مین طہر متخلل فاصل نہین نفاس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ کے خواہ طہر پندرہ دن ہو
یا کم یا زیادہ اور طہر متخلل کے دونون طرف سے خون کا احاطہ کرنا مثل خون پے در پے کے ہی
اور اسی پر فتوی ہی[۵۲] اور حیض منع کرتا ہی نماز پڑھنے کو مطلقاً یعنی خواہ رکوع و سجود والی
نماز ہو خواہ غیر رکوع والی اور منع کرتا ہی سجدہ شکر کرنے کو بھی اور منع کرتا ہی جماع کو اور
اگر نماز یا روزہ نفل شروع کیا پھر وہ حائض ہو گئی تو نماز اور روزے کو قضا کرے اور اگر
فرض ہو تو روزے کو قضا کرے اور نماز معاف ہی اور اگر عورت سوئی پاک اور جاگی
حالت حیض مین تو ثبوت حیض کا حکم ہوگا جیسے کہ وہ اُٹھی و گر سوئی حائض اور جاگی طاہر
تو اُسکی طہارت کا حکم ہوگا سونے کے وقت سے اور حالت جنابت اور حیض مین
مسجد مین جانا حلال نہین اور مسجد[۵۳] کی قید سے عیدگاہ اور اسی طرح مقبرہ اور صوفیون کی
خانقاہ اور مدرسہ خارج ہی لیکن جب اہل مدرسہ لوگون کو اُسکے اندر نماز پڑھنے سے منع
کرتے ہون تب وہ مدرسہ مسجد ہی پس اُسمین مسجد کے احکام رعایت کیے جائین گے اور فنا مسجد حکم مین
مسجد کے ہی اقتدا جائز ہونے مین اگرچہ صفین نہ ملی ہوئی ہون اور داخل ہونے کے حرام
ہونے مین مسجد کے حکم مین نہین اور حائض اور جنب کو داخل ہونا مسجد کا حرام ہی اگرچہ
ایک طرف سے دوسری طرف گذرنے کے لیے ہو مگر جائز ہی ضرورت سے اسطرح پر کہ اُسکے
گھر کا دروازہ مسجد مین ہو اور سوائے مسجد کے نکلنا اُسکو ممکن نہو اور دوسری طرف راہ
نہین کر سکتا اور اپنے گھر کے سوائے اور مکان کے رہنے پر قادر نہین اور اگر کسی شخص کو
مسجد مین احتلام ہوا تو اگر مسجد سے جلد نکلے تو اُسکو تیمم کرنا مستحب ہی اور اگر مسجد مین ٹھہرا یا

---

۵۱ پس اگر شروع کرے نفاس والی نفاس سے پہلی یا حیض والی نفاس والی سے پہلی
ایک دن خون اور دو دن طہر پھر ایک دن خون تو یہ چار دن حیض سے ہین کیونکہ طہر کم سے کم
تین دن سنا اور اگر دیکھا ایک دن خون اور تین دن طہر اور دو دن خون تو یہ سب حیض ہی بسبب
خون تو یہ سے کے اور اگر دیکھا تین دن خون اور پندرہ دن طہر اور ایک دن خون اور دس دن طہر
اور پھر خون آیا تین دن سے تو یہ تین دن بسبب غالب
حیض سے ہین

۵۲ ہونے طہر کے اور سابق کو حیض کیا جانا بھی ممکن ہی ۱۲ شامی

۵۳ پس اگر بعد والدت کے دیکھا ایک دن خون اور اڑتیس دن طہر پھر ایک دن خون تو یہ چالیس دن نفاس کے ہین اور اگر حمل سے بالغ ہونے والی نے بعد ولادت کے دیکھا پانچ دن خون پھر پندرہ دن طہر پھر پانچ دن خون پھر پندرہ دن طہر پھر جاری رہا خون تو پچیس دن نفاس کے ہین ۱۲ منہ

۵۴ یہ مسئلہ اصل موجات غسل سے ہے

پاکی کے دنون مین استنجا اور وضو کرکے نماز پڑھا کرے اور حیض کے ایام مین تمیز کیا کرے
اور اگر ایام حیض کے عدد معتادہ بھول جائے یا مہینے مین دس روز معین مبتدأہ بھول جائے
تو وہ ضالہ ہے پھر جن دنون مین اُسے حیض کا ظن غالب ہو نماز نہ پڑھے اور جن دنون مین
ظن غالب ہو کہ مین پاک ہون یا متردد ہو کہ پاک ہون یا حائض ہوئی تو ہر وقت وضو
کرکے نماز پڑھا کرے اور جس ایام مین تردد ہو کہ مین حائض ہون یا پاک ہوئی تو وقت
نماز مین غسل کرے اور نماز پڑھے پھر دوسرے وقت مین غسل کرے اور اُسی نماز کو
اعادہ کرے قبل وقتیہ کے اور اسی طرح کیا کرے وقت مین ہر نماز کے اور واجبات
اور سنن موکدہ ادا کیا کرے اور اُسمین بقدر فرض اور واجب کے قرآن پڑھا کرے اور
فرض کی آخر دو رکعتون مین صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرے اور مسجد مین بے ضرورت نجائے
اور قرآن کا مس نکرے اور روزۂ نفل نرکھے اور سارے رمضان مین روزے رکھے
پھر بتیس روزے قضا کرے اگر جانتی ہو شروع ہونا حیض کا اس بیماری سے پہلی رات کو
وگرنہ ابتدائے حیض دن سے جانتی ہو تو بائیس روزے قضا کرے اور طواف الزیارت کرے
پھر دس دن کے بعد اُسکا اعادہ کرے اور طواف الصدر یعنی رخصتی کے طواف کا اعادہ نہین
اور حیض کی مدت معتادہ مین جس رنگ کا خون دیکھے چنانچہ تیرہ دن خاکستری وہ حیض ہے
پس سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز بطریق اولی حیض ہوگا حیض کے منقطع ہونے تک
اور طہر متخلل یعنی دو خون کے درمیان کی پاکی بھی حیض ہے اس شرط سے کہ طہر مثل دونون
خون کے ہو یا کم ہو کم مدت حیض سے اگرچہ زیادہ ہو دونون خون سے پس اگر تین دن سے
زیادہ ہو تو حیض نہین لیکن دیکھینگے اگر اُسکے ہر ایک دونون جانب سے حیض کیا جانا ممکن ہے
تو سابق حیض ہے اور اگر ایک جانب مین ممکن ہے تو وہی حیض اور دوسرا استحاضہ اگر کسی جانب مین

اور دوسری شرط کم نہونا ہی حیض کا کمتر مدت حیض سے اور حیض کے ثابت ہونے کا زمانہ
نو برس کی عمر ہی اور حیض کے ثابت ہونے کا وقت خون حیض کے خارج ہونے سے پیشتر
اُسکے خارج ہونے سے عورت نماز کو ترک کرے اگرچہ اُسے نو برس کی عمر مین پہلی بار حیض
آیا ہو صحیح تر قول مین اور کمتر مدت حیض کے تین دن ہین تین راتون کے ساتھ خواہ
انھین دنون کی راتین ہون یا نہ اور اکثر مدت اُسکی دس دن ہین دس راتون کے ساتھ
خواہ انھین دنون کی راتین ہون یا نہ اور جو خون کہ تین رات اور تین دن سے کم ہو اور جو
خون کہ اکثر مدت حیض سے یا اکثر مدت نفاس سے زائد ہو یا حیض اور نفاس کی عادت
مقررہ سے زائد ہو وہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہی اور جو خون کہ نو برس سے کم عمر کی
لڑکی دیکھے بنا بر قول معتمد کے اور جو خون کہ آئسہ یعنی اتنی عمر والی عورت دیکھے کہ ویسی
عورت اس عمر مین حائض نہوتی ہو بنا بر ظاہر مذہب کے اور جو خون کہ حاملہ دیکھے یہ سب بھی
استحاضہ ہی اور دو حیض کے درمیان مین یا پوری مدت نفاس اور حیض کے درمیان مین
طہر یعنی پاکی کی کمتر مدت پندرہ دن اور اُنکی راتین ہین اور اُسکے اکثر کی حد نہین مگر
جبکہ اُسکا خون برابر بلا انقطاع جاری ہو جاے تو البتہ اکثر طہر کی حد مقرر کرنے کی
حاجت ہو گی اور مبتدأہ یعنی جسے پہلی دفعہ حیض آیا اگر وہ دس روز کے اندر پاکی دیکھے
یا معتادہ یعنی جسکی پاکی اور حیض مقرر ہوا اگر وہ عادت کے اندر پاکی دیکھے تو غسل و
نماز مین تاخیر فرض ہی جب نماز کا وقت مستحب کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تب غسل کر کے
نماز ادا کرے ورنہ عادت کے موافق خون بند ہو تو نماز کے وقت مستحب تک تاخیر
مستحب ہی ورنہ دس روز کے بعد خون بند ہو تو تاخیر نکرے ورنہ دونون کو استحاضہ کا
خون ہمیشہ جاری ہو جائے تو مبتدأہ دس روز کے بعد اور معتادہ عادت کے بعد غسل کر کے

تو مسح کرے اور اگر نفس عضو پر مسح کرنا بھی ضرر کرتا ہو تو اکثر عصابہ یعنی پٹی پر اور گرہ کے پاس کی کشادگی پر مسح کافی ہی و گر مسح بھی ضرر کرتا ہو تو نہ دھونا لازم ہی نہ مسح کرنا اور منجملہ ضرر کے یہ ہی کہ اُس شخص کو خود پٹی کا باندھنا ممکن نہین اور نہ اُس شخص کو پاتا ہی جو پٹی کو باندھ دے اور صحت کے بعد پٹی کا گر جانا مسح کو باطل کرتا ہی پس اگر صحت کے بعد حالت نماز مین پٹی گر گئی تو نماز کو سر نو سے پڑھے و اگر بدون صحت کے پٹی گر گئی تو مسح باطل نہین ہوتا برخلاف مسح موزہ کے اور اسی طرح اگر صحت کے بعد نماز مین دوا گر گئی یا پٹی کا محل اچھا ہو گیا تو نماز کو پھر شروع کرے اور صحت کے بعد پٹی گر جانے سے اُسوقت مسح باطل ہوتا ہی جبکہ اُسکا کھولنا ضرر نکرتا ہو اور اگر مضر ہو اسطرح کہ گوشت سے پٹی بہت چپکی ہی اور اُسکے جدا کرنے مین زخم کے تازہ ہو جانیکا احتمال ہی تو اُس صورت مین مسح باطل نہو گا اور مرد اور عورت اور محدث اور جنب جبیرہ اور اُسکے توابع پر مسح کرنے مین برابر ہین بالاتفاق اور توابع جبیرہ پھایا ہی اور فصد کی پٹی اور محل داغ اور وہ موضع صحیح ہی جو ضرورت کے سبب سے پٹی کے نیچے آگیا ہی و اگر آنکھون کے مرض رمد کی دوا ہوتی ہو اور نہ دھونیکا حکم ہو تو وہ مثل جبیرہ کے ہی اور پوری پٹی پر مسح کرنا اور مکرر مسح کرنا شرط نہین صحیح تر قول مین تو پٹی پر ایک بار آدھے سے زیادہ مسح کرنا کفایت اور اسی پر فتوی ہی اور اسی طرح پٹی کے مسح مین نیت شرط نہین اور صحیح تر قول یہ ہی کہ موزہ کے مسح مین بھی نیت شرط نہین باب حیض کے احکام اور مسائل مین بے ولادت اور بے بیماری کے عورت کے رحم سے جو خون نکل کے فرج داخل کے کنارہ خارج پر ظاہر ہو جاے وہ حیض ہی اگرچہ جاری نہو اور یہ اُسکا رکن ہی اور حیض کی شرطون مین ایک یہ ہی کہ ایام حیض کے بعد پہلے پندرہ دن پاک رہنا

داخل کرے اور بے قصد پانی داخل ہونے سے مسح نہیں ٹوٹتا اگرچہ پانی زانو تک
پہونچا ہو اور یہی قول ظاہر تر ہے اور وقت نماز کا نکلجانا معذور کے مسح کا ناقض ہے اور
اگر مسح کیا وضو ٹوٹنے کے بعد پھر اُسنے سفر کیا ایک رات اور دن کے تمام ہوجانے سے
پہلے تو وہ مسافر کے مسح کی مدت کو پوری کرے اسطرح پر کہ مجموع تین دن اور راتین
ہوجائین اور یہ مراد نہین کہ سر نو سے تین دن تک مسح کرتا رہے اور اگر مسافر مقیم ہوگیا
ایک رات دن کے بعد تو موزہ اوتارے اور پانوں دھووے اور اگر ایک رات دن
نہین گذرا تو مقیم کی مدت کو پورا کرے اور مسح جبیرہ یعنی پٹی کا اور زخم کے پھایہ کا
اور فصد اور محل داغ اور زخم کی پٹی وغیرہ کا حکم نفس عضو کے دھونے کے مانند ہے
یعنی بدل نہین پس مسح کرنا فرض ہوگا یعنی عملی اسی قول صاحبین کی طرف امام نے
آخر کو رجوع کیا اور اسی فرض ہونے پر فتوی ہے اور اس مسح کی مدت معین نہین اسواسطے
کہ وہ دھونے کے مانند ہے تا اینکہ مسح کرنے والا تندرستون کی امامت کرتا ہے کیونکہ
وہ صاحب عذر نہین اور اگر ایک جبیرہ کو بدل کے دوسرے جبیرہ کو باندھا یا جبیرہ گرگئی
تو دوسری بار مسح کرنا واجب نہین بلکہ مستحب ہے اور ایک پانوں کی پٹی پر مسح کرنا
اور دوسرے پانوں کو دھونا درست ہے اور ایک قدم کی جبیرہ پر کے موزے پر مسح کرنا
اور دوسرے قدم کی صرف جبیرہ پر مسح کرنا درست نہین اور اگر ایک پانوں کی جبیرہ پر
مسح کیا اور دوسرے پانوں کو دھویا پھر دونون قدم پر موزے پہنے پھر وضو ٹوٹا
تو دونون پر مسح کرنا جائز ہے اور مسح جبیرہ یعنی پٹی کا صحیح ہے اگرچہ جبیرہ بدون وضو اور
دھونے کے باندھی گئی ہون اور محل شکستہ کا دھونا لازم ہے اور اگر سرد پانی سے
دھونا ضرر کرتا ہو تو گرم پانی سے دھونا چاہیے اور اگر گرم پانی سے بھی دھونا ضرر کرتا ہے

شمار کے نہیں اور مسح کا توڑنے والا وہ ہی جو وضو کا توڑنے والا ہی اور مسح کا ناقض کی
موزہ اوتارنا اگرچہ ایک ہی موزہ اوتارا گیا ہو اور مسح کی مدت گذر جانے سے مسح
ٹوٹ جاتا ہی موزے اوتار کے پانوں دھونا ضروری ہی اور اگر ظن غالب ہین بسبب سردی
وغیرہ کے ضرر کا خوف ہو تو موزہ اوتارنا ضروری نہین اُن پر مسح کیا کرے مانند مسح
پٹی کے اور اس حالت مین اگر ایک بار اکثر موزہ پر مسح کریگا تو بھی صحیح ہوگا اسی پر
فتوی ہی لیکن سارے موزے پر مسح کرنا افضل ہی اور پٹی کے مسح کے مانند اس مسح کی بھی
مدت نہین یعنی جب تک خوف باقی ہی مسح کرتا رہے اور اگر مسح کی مدت گذر گئی اور
مسح کرنے والا نماز مین ہی اور پانی موجود نہین ہی تو اُسکا نہونا مسح کے ٹوٹنے کا
مانع نہوگا یہی قول مناسب تر ہی روایت کی راہ سے اور راجح تر ہی فہم کی راہ سے
پس شخص مذکور تیمم کرے اور نماز پڑھے جس طرح وہ شخص کہ اُسکے اعضاے وضو مین
کچھ شک باقی رہا اور پانی نہین ہی جو اُسکو دھووے تو اُسکو تیمم کرنا چاہیے اور موزہ
اوتارنے کے بعد اور مسح کی مدت گذر جانے کے بعد اگر وضو نہو تو اُسکے ساتھ پانوں بھی
دھوئے واگر وضو ہو تو کچھ واجب نہین قدم دھونے کے سوا اور نکلنا اور نکالنا آدھے
قدم سے زیادہ کا شرعی موزے سے سارا موزہ نکالڈالنے کے حکم مین ہی صحیح تر قول پر
اور قدم عبارت ہی ٹخنے سے انگلیون کے سرون تک اور شرعی موزہ بھی ٹخنے سے
انگلیون کے سرون تک ہوتا ہی اور ایڑی موزے کے باہر نکل آنے سے مسح ٹوٹ جاتا
جبکہ اُسکا نکلنا موزہ اوتارنے کی نیت سے ہو لیکن جبکہ اُسکا نکلجانا اپنے محل سے
قصد اُنہو بلکہ کشادگی سے یا اور کسی وجہ سے ہو تو مسح نہین ٹوٹتا اور موزہ
اندر آدھے قدم سے زیادہ تر ہو جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہی بشرطیکہ قصد اُسمین

تو مسح جائز نہو اگر یہ کہ انگلیون کے سرون سے اسقدر پانی ٹپکتا ہی کہ انکو رکھنے کیوقت بقدر
فرض کے موزہ تر ہو گیا تو اب مسح جائز ہی اور اگر پانی ٹپکتا نہین ہی تو مسح جائز نہین ہی
اور کسی شخص کا پانون کاٹا گیا پس اگر پشت قدم بقدر تین انگلیون کے باقی ہی تو موزون پر
مسح کرے و اگر اسقدر باقی نہین ہی تو دونون قدمون کو دھووے اگر دھونیکا محل باقی ہو
اور اگر پیدائشی ایک ہی پانون ہی یا ایک پانون اسقدر رکھا گیا کہ نہ مسح کرنے کا محل باقی رہا
نہ دھونیکا تو ایک پانون کے موزے پر مسح کرے اور قدم کی چھوٹی پوری تین انگلیون کے
برابر پھٹا ہوا مانع ہی مسح کرنیکا مگر یہ کہ پہنے پھٹے ہوئے موزے پر دوسرا درست موزہ ہو یا
جرموق تو اُسپر مسح کرے اسلیے کہ اعلی کا اعتبار ہی اسفل کا نہین اور اگر انگلیون پر پھٹا ہو
تو مطلق تین انگلیون کا اعتبار ہوگا خواہ بڑی انگلیان ہون یا چھوٹی اور اگر نظر نہ پڑے
قدم اسقدر جو مسح کا مانع ہی پیادہ چلنے مین زمین سے پانون اٹھانے کے وقت تو
مسح کا مانع نہین اگرچہ بہت پھٹا ہو اور قربانی کے دونون کانون کے سوراخون کے
جمع کرنے مین اختلاف ہی یعنی ایک قول یہ ہی کہ جمع کرین گے سو اگر ایک کان کی تہائی سے
زیادہ ہونگے تو قربانی جائز نہوگی اور دوسرا قول یہ ہی کہ جمع نکرین گے مگر ایک کان کے
سوراخون مین موزے کے مانند اور جمع کرنے کو ترجیح دینا لائق ہی احتیاط کی راہ سے
باب عبادت مین اور مسح جائز ہی دونون موزون پر اس شرط سے کہ فرض مسح کا واقع ہو
پشت موزے کے محل درست پر و گر اُس جگہ تھوڑا سا بھی پھٹا ہوگا تو مسح جائز نہو گا
اور اگر درست موزے پر مسح کیا پھر وہ اسقدر پھٹ گیا کہ اُسپر مسح درست نہین تو مسح
سابق ٹوٹ گیا اور ابتدائے مسح کا منع کرنے والا ہی اور کمتر سوراخ جو منع کیواسطے جمع
کیا جاتا ہی وہ ہی جسمین ٹخنے کے سینے کا سواد داخل ہو اور وہ سوراخ جو اُس سے کمتر ہو لائق

مسح جائز ہی بشرطیکہ ثخین ہون اور منعل وہ ہی جسکے نیچے چمڑا لگا ہوا اور مجلد پر بھی مسح جائز ہی
ثخین ہون یا نہون اور مجلد وہ ہی جو چمڑے سے بالکل مندھی ہون اور اگر ثخین نہون
تو اُن پر جائز نہین اگرچہ منعل ہون اور جائز ہی بشرطیکہ مجلد ہون اور مسح کرنا ایک بار ہی یعنی
دو تین بار مسح کرنا خلاف سنت ہی اور مسح جائز ہی اگرچہ ہو محدث عورت یا خنثی اور مسح جائز ہی
اُس حالت مین کہ موزے یا جرموق یا جرابین پہنی گئی ہون طہارت پر اور وہ طہارت کامل ہو
اور کامل کی قید سے ناقص حقیقی یا ناقص معنوی خارج ہو گئی ناقص حقیقی چنانچہ وضو کرنے
والے کے سارے اعضا پر پانی نہ پہونچا کچھ خشک رہگیا اور ناقص معنوی چنانچہ
تیمم کرنے والے کی اور معذور کی طہارت اور موزہ پہننے کے وقت طہارت کامل ہونی
ضرور نہین بلکہ حدث کیوقت ضرور ہی پس اگر ایک یا دونون پاؤن دھو کے موزے پہنے
پھر بقیہ وضو کرے تو بھی مسح جائز ہوگا لیکن اگر صرف پاؤن دھو کے موزے پہننے کے
بعد بقیہ وضو کرنے کے قبل حدث لاحق ہو تو پھر دھو کے طہارت کامل کرنی شرط ہی اور
مدت اُسکے پہنے رہنے کی پہننے کے بعد اول وقت حدث سے مثلاً اول وقت نیند سے
ایک شبانہ روز اور مسافر کو تین دن راتین ہین اور مسح کا فرض علی ہاتھ کی تین چھوٹی کامل
اُنگلیون کے برابر ہی طول اور عرض مین ہر قدم سے نہ ہر موزے سے اور موضع مسح پر
پانی لگجانا اور اسی طرح گھاس پر چلنے سے شبنم لگجانی کفایت ہی پس اگر ایک قدم پر بقدر
چار اُنگلیون کے مسح کیا اور دوسرے پر بقدر دو اُنگلیون کے تو فرض ادا نہوگا اور جب
فرض بقدر تین اُنگلیون کے مسح ہوا تو ایک اُنگلی کو ایک بار تر کر کے بقدر تین اُنگلیون کے مسح کرنا
جائز نہین اور اگر ایک اُنگلی سے تین بار مسح کیا جدا جدا مقام پر اور ہر بار نیا پانی لیا تو جائز ہی
پس اگر ہاتھون کی اُنگلیون کے سرون سے مسح کیا اور اُنکی جڑون کو موزے سے جدا رکھا

اور مسح کرنے مین ہاتھ کی اُنگلیون کو کھولکے اُن سے خطوط بناوے پاؤن کی اُنگلیون کے
سرون سے پنڈلی کی جڑ تک اور ظاہر کرنا ان خطوط کا شرط نہین بلکہ مسح مین شرط سنت ہی
اور کیفیت مسح کی اسطرح ہی کہ داہنے ہاتھ کی اُنگلیان رکھے داہنے موزے کے سرے پر اور
بائین ہاتھ کی اُنگلیان رکھے بائین موزے کے سرے پر اُنگلیون کی طرف پھر وہان سے
اُنکو کھینچ لیجاوے تخنون کے اوپر پنڈلی کی جڑ تک ایک بار اور اُنگلیون کے ساتھ ہتھیلی بھی
رکھنی احسن ہی اور پہلے داہنے پھر بائین موزے پر مسح کرنا غیر مسنون ہی اور ہاتھ کے باطن سے
مسح کرنا مستحب ہی اور مسح فرض کا محل ظاہر دونون موزون کا ہی اُنگلیون کے سرون سے
وسط قدم تک اور پنڈلی کی جڑ تک سنت ہی اور جائز ہی مسح دونون جرموقون کے ظاہر پر
اور جرموق وہ ہی جو موزہ پر پہنا جاتا ہی اُسکی حفاظت کے لیے سو اگر جرموق چمڑے اور
اُسکے مانند کا ہی تو اُسپر مسح جائز ہی خواہ اُسکو تنہا پہنا ہو یا موزے پر یا پاؤن کے لپٹے ہوئے
کپڑے پر اور اگر جرموق کپڑے کا ہی اور تنہا اُسکو پہنا ہی تو اُسپر مسح جائز نہین اور اسی طرح
اگر اُسکو موزے پر پہنا تو بھی جائز نہین مگر جبکہ تری اندر کے موزے پر پہونچے تو جائز ہی
اور جائز ہی مسح کرنا جرابون پر اگرچہ وہ سوت یا بال کی ہون بشرطیکہ ثخین ہون اور ثخین کی
تفسیر یہ ہی کہ اُنکو پہنکے تین کوس آدمی چلے اور وہ پنڈلی پر بے باندھے ہوئے آپ سے
ٹھہری رہین اور صلاحیت اسقدر مسافت کی نہ فسہ جرابون مین ہو اور اُسکے اندر کی
چیز نظر نہ آوے اور اگر اُتارے دونون جرموقون کو موزون پر سے تو مسح کرے دوسری بار
اپنے موزون پر اور اگر ایک جرموق اُتارے تو مسح کرے موزہ پر اور دوسرے پاؤن کی
جرموق پر بھی اسلیے کہ ایک کے نکالنے سے دونون کا مسح جاتا رہا اور اپنا ہاتھ دونون
جرموقون کے اندر داخل کرکے اندر کے موزون پر مسح کرنا جائز نہین اور مشتعل جرابون پر

تیمم اور دھونے مین اور جسکے سر مین ایسا سخت درد ہی کہ وضو کرنے مین مسح نہین کر سکتا تو اُس شخص سے مسح سر کی فرضیت وضو مین ساقط ہی و اگر سر پر کھپا چون کی پٹی ہی تو اُسپر مسح واجب ہی اور اسی طرح اگر عذر ہو تو غسل مین سر کا دھونا ساقط ہو جاتا ہی پس سر پر اگر ضرر کرتا ہو تو سر کی پٹی پر مسح کرے و اگر یہ بھی ضرر کرتا ہو تو دھونا اور مسح کرنا دونون بالکل ساقط ہین

باب موزون پر مسح کرنے کے بیان مین مسح موزہ رخصت ہی اور مسح کا واجب ہونا چاہیے اُس شخص پر جسکے پاس پانی نہین ہی مگر اسقدر کہ مسح کو کفایت کرے یا پانون کے دھونے مین ڈرے وقت نماز کے فوت ہونے سے یا ڈرے عرفات پر ٹھہرنے کے فوت ہونے سے یعنی اگر دونون قدم دھوتا ہی تو نماز کو پاتا ہی لیکن خوف کرتا ہی عرفات پر ٹھہرنے کے فوت ہونیکا و اگر مسح کرتا ہی تو دونون کو پاتا ہی تو مسح کرنا واجب ہی اور موزے پر مسح کرنے کی رخصت ہی وضو کرنے والے کے لیے نہانے والے کے لیے نہین اور مسح موزہ کی تین شرطین ہین پہلی شرط ہونا موزے کا ڈھکنے والا اُس محل کا جسے وضو مین دھونا فرض ہی اور کشادہ منھ والے موزے کے اوپر سے پانون نظر آنا مضائقہ نہین پس اگر موزہ کسی جگہ پھٹا ہوا اور اُسکو کپڑے سے باندھ لے تو مسح کرنے کو کافی ہی اور ثخین یعنی کثیف اور ایسی چیز کے موزے ہونے جسمین پانی سرایت نکرے مثلاً بانات وغیرہ اور محل مسح کا پشت قدم کے ساتھ مشغول ہونا پس اگر موزہ کشادہ اور لمبا ہو اور مسح کرے اُس موضع کا جو خالی ہی قدم سے تو مسح جائز نہوگا اور اگر اُسنے قدم کو خالی مقام مین کر دیا اور اُسپر مسح کیا تو جائز ہی پھر اگر وہان سے قدم کو ہٹاوے تو مسح کا اعادہ کرنا ضرور نہین اور موزے اُس چیز کے ہونے کہ اُنھین پہن کے اپنی عادت کے موافق ایک فرسخ پیادہ چلنا ممکن ہو اور صلاحیت اسقدر قطع مسافت کی بنفسہ موزہ مین ہو

اگر وضو ٹوٹ جاوے اور پانی بقدر وضو کے پاوے تو وضو کرے اور موزون پر مسح نکرے
بلکہ انکو اوتارے اور پاؤن کو دھووے پھر موزے پہنے اور مسح کرتا رہے اور اگر جنبی کے پاس
اسقدر پانی ہو کہ اُسکے کچھ اعضا یا وضو کو کفایت کرتا ہی تو وہ تیمم کرے اعضا یا وضو کی طرف
اُسے صرف کرنا واجب نہین مگر جبکہ جنابت کا تیمم کیا پھر حدث واقع ہوا تو اب وضو کرنا
واجب ہی اور تیمم کو توڑتا ہی قادر ہونا پانی پر اگرچہ عین نماز مین کسی شخص نے اُسپر پانی
مباح کر دیا ہو اور قدرت اسقدر پانی کی ناقض ہی جو کافی ہو اُسکی طہارت کو اور اُسکی
حاجت سے زائد ہو مثلاً تشنگی سے اور آٹا گوندھنے اور نجاست مانع نماز کے دھونے سے
اور اُس عضو کے دھونے سے کہ غسل جنابت سے خشک رہا تھا اور مرتد ہو جانا ناقض
تیمم نہین یعنی اگر مسلمان نے تیمم کیا پھر وہ مرتد ہو گیا معاذ اللہ پھر توبہ کی تو تیمم باقی ہی اور
بسبب جسکے تیمم مباح ہوا تھا اُسکا زوال سابق کے تیمم کو باطل کرتا ہی اور ابتدائے تیمم کو
منع کرتا ہی اور بنا بر قاعدۂ مذکور کے اگر تیمم کیا ایک میل پانی کے دور ہونے سے پھر تیمم
کرنے والا پانی کی طرف چلا اور ایک میل سے کم فاصلہ ہو گیا تو تیمم ٹوٹ گیا اور اونگھتے شخص کا
گذرنا پانی پر تیمم کو نہین توڑتا یہی روایت صحیح ٹھہرائی گئی ہی امام سے پسندیدہ ہی فتوی
دینے کیواسطے اور اگر وضو کرنے والے کے اعضاء وضو شمار کی راہ سے اور غسل مین
پیمائش کی راہ سے آدھے سے زیادہ زخمی ہون تو تیمم کرے وگرنہ اکثر صحیح اور اقل زخمی
یا دونون برابر ہون تو صحیح کو دھووے اور محل جراحت پر مسح کرے اسمین احتیاط زیادہ ہی
وگرنہ اب نہو تو پٹی وغیرہ کے آدھے سے زیادہ پر مسح کرے ایک بار اور اگر دونون ہاتھ
زخمی ہون اور پاوے اُس شخص کو جو اُسکو وضو کرا دے تو تیمم نکرے ظاہر الروایۃ مین اور
اگر صحیح عضو کے دھونے سے زخمی عضو پر پانی پہونچتا ہو تو تیمم کرے اور جمع نہ کیا جاوے

اور سر کا مسح کرلے وگرد دوسرے شخص کو نہ پائے تو منہ اور سر اور موضع قطع کو پانی میں رکھے
وگرد ہونے پر نہ قادر ہو تو منہ اور موضع قطع کو مٹی میں مل لے وگر غرض کیے گئے دھونے کا
کچھ محل باقی نہو تو تیمم بھی نکرے اور بدون طہارت کے نماز پڑھے اور نماز کا اعادہ نکرے
صحیح تر قول پر اور اگر قیدی نے تیمم کے ساتھ نماز پڑھی پس اگر وہ قیدی مقیم ہو تو خلاصی کے
بعد نماز سر نو سے پڑھے واگر مسافر ہو تو نماز سر نو سے پڑھنی ضروری نہیں اور سبیل کا پانی
تیمم کرنے کا منع کرنے والا نہیں جب تک کہ وضو کے لیے بھی نہ معروف ہو واگر مشتبہ ہو
تو کثرت کا اعتبار ہے یعنی اگر بکثرت ہوگا تو قرینہ سے معلوم ہوگا کہ وضو کے واسطے بھی ہے اور
جبکہ یقین ہو کہ فقط پینے کے لیے ہے تو اس سے وضو درست نہیں اگرچہ بکثرت ہو اور جو پانی
کہ وضو کے لیے وقف و سبیل ہے اس سے پینا درست ہے اور جنابت والا مقدم اور لائق تر ہے
مباح پانی کے استعمال کرنے میں حائض اور بے وضو اور غسل میت سے اور اگر وہ پانی انمیں سے
کسی ایک شخص کا مملوک ہو تو وہی شخص مقدم ہے اور اگر وہ پانی تینوں میں مشترک ہو تو اسکا
صرف کرنا غسل میت کے واسطے لائق ہے اور تیمم کرنا جماعت کا ایک مکان سے جائز ہے اسلیے
کہ مٹی مستعمل نہیں ہوتی حتی کہ اگر تیمم کرنے والوں کے ہاتھوں کی مٹی ایک جگہ جمع ہو تو اسپر بھی
تیمم درست ہے مگر مستعمل ہے وہ مٹی جو بعد مسح کے عضو سے جدا ہو اور ناقض غسل کا غسل اور
وضو کے تیمم کا ناقض ہے اور ناقض وضو کا صرف وضو کے تیمم کا ناقض ہے اور جبکہ ناقض وضو
وضو کا تیمم ٹوٹتا ہے نہ جنابت کا تو اب وضو کرے اگر پانی بقدر وضو کے پاوے اور جو موزے
کہ جنابت سے پہلے طہارت کاملہ پر پہنے ہیں انکو اتار کے پاؤں دھوے پھر وضو کے بعد موزوں پر
مسح کرتا رہے اور جب اسقدر پانی پر گذرے جو غسل کیواسطے کفایت کرتا ہے تو جنابت کا
تیمم بھی ٹوٹ جاویگا پھر تجاوز کرنے کے بعد جنابت کیواسطے دوسرا تیمم کرے پھر اسکے بعد

یاد آیا تو نماز پھر پڑھے اور جو شخص نماز کے وقت مین موجود ہو اور اُسکے پاس پانی ہو تو اُس سے
پانی مانگنا واجب ہی اگر دینے کا ظن غالب ہو والا واجب نہین یہی توفیق مختار اور موجہ تر ہی
پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے وگر پانی کا مالک پانی ندے مگر بعوض اُس قیمت کے جو اُسقدر
پانی کا معمول ہی اور وہ لازمی حاجتون سے زیادہ اُسکے پاس موجود ہی تو تیمم نکرے بلکہ
پانی خرید کے اُس سے طہارت کرکے نماز پڑھے اور اگر وہ اسقدر مانگتا ہی جو اُس موضع مین
پانی کی قیمت کرنے والون کی قیمت کرنے مین داخل نہین یا اُسکے پاس اُسقدر قیمت
موجود نہین ہی تو تیمم کرے اور پانی مانگنے سے پہلے تیمم نکرے بنا بر ظاہر الروایۃ کے
اور بنا بر اُسکے ڈول اور رسّی کا مانگنا واجب ہی اور ڈول اور رسی کے لیے انتظار کرنا
مستحب ہی جب تک فوت وقت کا نہ خوف ہو اگر اُسکے مالک نے کہا کہ ٹھہر جا یہان تک کہ
پانی بھر لون اور اگر کسی کے ملک مین پانی ہو اور طلب کرنے سے دینے کا ظن غالب ہو
تو اُسکے غلبہ کے ساتھ نماز باطل ہو جاتی ہی پس پانی یا اُسکے نکالنے کا آلہ مانگے وگر نہ دینے کا
ظن غالب یا دینے مین شک ہو تو نماز تمام کرکے مانگے اگر اُسنے دیا تو تیمم اور نماز باطل وگر
نہ دیا یا انکار کے بعد دیا تو نماز تمام ہو گئی اور اگر کوئی شخص بند کیا گیا نجس مکان مین اور
اُسکو ممکن نہین پاک مٹی نکالنی زمین یا دیوار کھودکے اور اُسی کے مانند وہ شخص ہی جو پانی
اور مٹی پاک کرنے والی سے عاجز ہی بسبب بیماری کے تو واجب ہی کہ نمازیون کے مشابہ بجائے
اگرچہ بے وضو ہو یا جنب پس رکوع اور سجدہ کرے وگر مکان خشک نہ پائے تو نماز کا
اشارہ کرے کھڑے ہوکے اور قرارت نکرے اور بسبب حقیقت مین نماز نہونے کے نیت بھی نکرے
پھر جب پانی خواہ مٹی پائے تو سر نو سے نماز ادا کرے اور جسکے دونون ہاتھ اور دونون
پاؤن کہنی اور ٹخنے سے کٹے ہون وہ دوسرے شخص سے منہ اور موضع قطع کو دھلوائے

خادم لینے گیا ہی لیکن اُسکے آنے تک فقط وضو کرنے اور فرض پڑھنے کا وقت باقی رہیگا تو
تیمم کرکے سنت فجر پڑھے پھر جب پانی آوے تو وضو کرکے فرض ادا کرے واگر فرض کے ساتھ
سنت کے بھی فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم نہ کرے کیونکہ سنت کو فرض کے ساتھ قضا کریگا
اور جن نمازون کا بدل ہی اُنکے فوت ہونے کے خوف سے تیمم نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ
تیمم کرے پس احتیاط زیادہ اسمین ہی کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے پھر وضو کرکے اُسکو قضا پڑھے
اور اگر ایک میل سے کم مسافت پر پانی ہونے کا ظن غالب ہو کسی علامت سے یا ایک
آدمی مکلف متقی کے خبر دینے سے تو جس طرف پانی ہونے کا گمان ہو اُسطرف اُسے تلاش کرنا
اسقدر شرط ہی کہ اُسکے یا ساتھی کے نفس یا مال کے ضرر کا خوف نہو اور اگر پانی کے نزدیک ہونیکا
ظن غالب نہو یعنی شک ہو یا غیر قوی ظن ہو تو تلاش کرنا واجب نہین بلکہ مندوب ہی
وگر امید نہو تو تلاش کرنا مندوب بھی نہین اور اگر ظن غالب پانی ملنے کا ہو تو اسقدر تاخیر
کرنی مندوب ہی کہ اگر پانی نہ ملے تو وقت مکروہ کے قبل نماز ادا کرلینی ممکن ہو اگر اُس شخص
اور پانی کے درمیان مین بقدر ایک میل کے مسافت ہو اور اگر نماز پڑھی اُس شخص نے
جو آبادی مین نہین اور بھول گیا پانی کو رحل مین اور رحل اُس قسم سے ہی کہ اُسمین رکھی ہوئی
چیز کے بھول جانے کی عادت ہی تو اُسپر نماز کا اعادہ نہین ہی اگر پانی کے چھپ جانے کا گمان کرکے
تیمم سے نماز پڑھے تو پانی دیکھکر نماز کا اعادہ کرے اور اگر اُس پانی کو بھولا جو اُسکی گردن
یا پیٹھ پر تھا یا اُسکے سامنے تھا سواری کی حالت مین یا سواری کے پیچھے تھا جبکہ وہ
اُسکا ہانکنے والا تھا یا کوئی شخص اپنا کپڑا بھولا اور برہنہ نماز پڑھی یا ناپاک کپڑے مین
یا نجاست کے ساتھ نماز پڑھی حالانکہ اُسکے پاس وہ چیز ہی جس سے ازالہ نجاست ہوسکتا تھا
یا وضو کیا نجس پانی سے یا بے وضو نماز پڑھی پھر اُسکو پانی یا کپڑا یا نجاست یا بے وضو ہونا

یاد آیا تو نماز پھر پڑھے اور جو شخص نماز کے وقت مین موجود ہو اور اُسکے پاس پانی ہو تو اُس سے
پانی مانگنا واجب ہی اگر دینے کا ظن غالب ہو ورنہ واجب نہین ہی توفیق مختار اور موجہ تر ہی
پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے وگر پانی کا مالک پانی ندے مگر بعوض اُس قیمت کے جو اُسقدر
پانی کا معمول ہی اور وہ لازمی حاجتون سے زیادہ اُسکے پاس موجود ہی تو تیمم نکرے بلکہ
پانی خرید کے اُس سے طہارت کر کے نماز پڑھے اور اگر وہ اسقدر مانگتا ہی جو اُس موضع مین
پانی کی قیمت کرنے والون کی قیمت کرنے مین داخل نہین یا اُسکے پاس اُسقدر قیمت
موجود نہین ہی تو تیمم کرے اور پانی مانگنے سے پہلے تیمم نکرے بنا بر ظاہر الروایۃ کے
اور بنا بر اُسکے ڈول اور رسّی کا مانگنا واجب ہی اور ڈول اور رسی کے لیے انتظار کرنا
مستحب ہی جب تک فوت وقت کا نہ خوف ہو اگر اُسکے مالک نے کہا کہ ٹھہر جا یہان تک کہ
پانی بھر لون اور اگر کسی کے ملک مین پانی ہو اور طلب کرنے سے دینے کا ظن غالب ہو
تو اُسکے غلبہ کے ساتھ نماز باطل ہو جاتی ہی پس پانی یا اُسکے نکالنے کا آلہ مانگے وگر نہ دینے کا
ظن غالب یا دینے مین شک ہو تو نماز تمام کر کے مانگے اگر اُسنے دیا تو تیمم اور نماز باطل وگر
نہ دیا یا انکار کے بعد دیا تو نماز تمام ہو گئی اور اگر کوئی شخص نبد کیا گیا نجس مکان مین اور
اُسکو ممکن نہین پاک مٹی نکالنی زمین یا دیوار کھودکے اور اُسی کے مانند وہ شخص ہی جو پانی
اور مٹی پاک کرنے والی سے عاجز ہی بسبب بیماری کے تو واجب ہی کہ نمازیون کے مشابہ بجائے
اگرچہ بے وضو ہو یا جنب پس رکوع اور سجدہ کرے وگر مکان خشک نہ پائے تو نماز کا
اشارہ کرے کھڑے ہو کے اور قرارت نکرے اور بسبب حقیقت مین نماز نہونے کے نیت بھی نکرے
پھر جب پانی خواہ مٹی پائے تو سر نو سے نماز ادا کرے اور جسکے دونون ہاتھ اور دونون
پاؤن کہنی اور ٹخنے سے کٹے ہون وہ دوسرے شخص سے منہ اور موضع قطع کو دھلوا لے

خادم لینے گیا ہی لیکن اُسکے آنے تک فقط وضو کرنے اور فرض پڑھنے کا وقت باقی رہیگا تو
تیمم کرکے سنت فجر پڑھے پھر جب پانی آوے تو وضو کرکے فرض ادا کرے واگر فرض کے ساتھ
سنت کے بھی فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم نہ کرے کیونکہ سنت کو فرض کے ساتھ قضا کریگا
اور جن نمازون کا بدل ہی اُنکے فوت ہونے کے خوف سے تیمم نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ
تیمم کرے پس احتیاط زیادہ اسمین ہی کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے پھر وضو کرکے اُسکو قضا پڑھے
اور اگر ایک میل سے کم مسافت پر پانی ہونے کا ظن غالب ہو کسی علامت سے یا ایک
آدمی مکلف متقی کے خبر دینے سے تو جس طرف پانی ہونے کا گمان ہو اُسطرف اُسے تلاش کرنا
اسقدر شرط ہی کہ اُسکے یا ساتھی کے نفس یا مال کے ضرر کا خوف نہو اور اگر پانی کے نزدیک ہونیکا
ظن غالب نہو یعنی شک ہو یا غیر قوی ظن ہو تو تلاش کرنا واجب نہین بلکہ مندوب ہی
وگر امید نہو تو تلاش کرنا مندوب بھی نہین اور اگر ظن غالب پانی ملنے کا ہو تو اسقدر تاخیر
کرنی مندوب ہی کہ اگر پانی نہ ملے تو وقت مکروہ کے قبل نماز ادا کرلینی ممکن ہو اگر اُس شخص
اور پانی کے درمیان مین بقدر ایک میل کے مسافت ہو اور اگر نماز پڑھی اُس شخص نے
جو آبادی مین نہین اور بھول گیا پانی کو رحل مین اور رحل اُس قسم سے ہی کہ اُسمین رکھی ہوئی
چیز کے بھول جانے کی عادت ہی تو اُسپر نماز کا اعادہ نہین وگر پانی کے چک جانے کا گمان کرکے
تیمم سے نماز پڑھے تو پانی دیکھکر نماز کا اعادہ کرے اور اگر اُس پانی کو بھولا جو اُسکی گردن
یا پیٹھ پر تھا یا اُسکے سامنے تھا سواری کی حالت مین یا سواری کے پیچھے تھا جبکہ وہ
اُسکا ہانکنے والا تھا یا کوئی شخص اپنا کپڑا بھولا اور برہنہ نماز پڑھی یا ناپاک کپڑے مین
یا نجاست کے ساتھ نماز پڑھی حالانکہ اُسکے پاس وہ چیز ہی جس سے ازالہ نجاست ہوسکتا تھا
یا وضو کیا نجس پانی سے یا بے وضو نماز پڑھی پھر اُسکو پانی یا کپڑا یا نجاست یا بے وضو ہونا

یعنی افعال تیمم مین بقدر دھوئے ہوے ایک عضو خشک ہوجانے کے دیر نہ کرنی اور تیمم کرے
اگرچہ تیمم کرنے والا جنب ہو یا وہ حائض جو پاک ہوگئی ہو یا زخمی ہو اور قبل وقت کے تیمم کرنا
جائز بلکہ مندوب ہو اور ایک تیمم سے چند فرض وغیرہ پڑھنا جائز ہی اور جائز ہی تیمم کرنا اگر اس
عبادت کے فوت ہوجانے کا خوف ہو جسکا بدل نہین پس تیمم جائز ہی نماز جنازہ کی کل تکبیرین
فوت ہوجانے کے خوف سے اور اگر فوت ہونیکا خوف نہو اسطرح پر کہ ایکی شخص نماز جنازہ کا
واقف ہو اور وہ جبکہ وضو کرنے جائیگا تو اسکا انتظار ہوگا تو اسکو تیمم جائز نہین لیکن مردہ کے
ولی کو نماز جنازہ کے لیے تیمم جائز نہین مطلقاً اور اگر معلوم کرے کہ وضو کرنے مین بعض تکبیرات مین
شریک ہوگا تو بھی تیمم جائز نہین اسلیے کہ باقی کا ادا کرنا تنہا اسکو ممکن ہی اور اگر ایک جنازہ کی
نماز کے بعد دوسرا جنازہ لوگ لائے پس اگر اس تیمم کرنے والے کو درمیان ان دونون کے
وضو کرنا ممکن ہو پانی ملنے اور فرصت پانے سے اور پھر یہ قدرت زائل ہوگئی تو پھر تیمم کرے
دوسری نماز جنازہ کے لیے بالاتفاق واگر درمیان مین وضو پر قدرت نہوئی تو تیمم کا اعادہ نہین
اسی قول پر فتوی ہی اور جائز ہی تیمم کل نماز عید کے فوت ہوجانے کے ڈر سے بسبب فراغت
کرنے امام کے یا دھلنے آفتاب کے اور اگر مقتدی وضو کرکے امیمن شریک ہوا پھر وضو ٹوٹ گیا
پس اگر وضو کرکے کچھ نماز ملنے کی امید ہو تو تیمم نکرے واگر امید نہو تو تیمم کرکے بنا کرے
اور بنا کرنے والا امام ہو یا غیر امام صحیح تر قول مین اور جب جائز ہونا تیمم کا خوف فوت پر
مدار ہوا تو تیمم جائز ہی سورج گہن اور اسی طرح چاند گہن کی نماز کے لیے اور موکدہ سنتون کے لیے
اگرچہ فجر کی سنت ہو کہ ڈرا ہو فقط اسکے فوت ہونے سے بدون فرض کے پس اگر خوف ہو
کہ پانی کے پاس جلنے تک سورج گہن تمام ہوچکے گا یا ظہر یا مغرب کا فرض ادا کرچکا اور وضو ٹوٹ گیا
اور پانی تک جلنے مین وقت فوت ہوتا ہی تو تیمم کرکے اسے پڑھ لے یا پانی ایک میل سے کم ہی

جو آگ پر نہ نرم ہو نہ پگھلے نہ راکھ ہو جاے اور وہ کنکر اور پتھر اور ریگ اور ہرتال اور سرمہ اور مرد اسنگ
اور گچ اور چونہ اور گل سرخ اور مونگا اور جواہر ہو اور موتی پر تیمم روا نہین اگرچہ پسا ہوا ہو اور
گیلی مٹی اور اجزاے زمین سے بنے ہوے ظروف جو روغنی نہون پس ظروف چینی سے تیمم جائز نہین
کیونکہ اُسپر کانچ کا روغن ہوتا ہے ہان اگر گیرو وغیرہ جنس زمین کے ساتھ روغن اُنپر کیا ہو
تو جائز ہے اور گیلی مٹی جسکو گارا اور پنشا کہتے ہین اگر اُسمین پانی غالب یا مٹی کے
برابر ہے تو اُس سے تیمم جائز نہین بلکہ اُس سے طہارت کرے اگر اسقدر رقیق ہو
کہ عضو پر بہہ جاے کیونکہ غالب چیز کا اعتبار ہے اگر مٹی غالب یا پانی کے برابر ہے تو اُس سے تیمم
جائز ہے لیکن گیلی مٹی سے تیمم کرنا فوت وقت کے خوف سے پہلے خلاف اولی ہے تاکہ بدشکل
نہو جاے بھبوت ملکے بدون ضرورت کے اور ولو اجیہ مین ہے کہ اگر فوت وقت کا خوف نہو
اور خشک مٹی نہ پاوے تو اپنے کپڑے مین گیلی مٹی لگاوے پھر خشک ہونے کے بعد اُسپر تیمم کرے
اور جو چیز زمین کی جنس سے نہین ہے مثلاً کوئی پاک کپڑا یا بچھونا اُسپر بھی تیمم جائز ہے اگر
اُسپر اسقدر غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اُسکا اثر ظاہر ہو اور اگر مٹی اُس چیز کے ساتھ ملجاے
جس سے تیمم جائز نہین ہے تو غالب چیز کا اعتبار ہے پس سونا یا چاندی کا ئی ہو تو اُس پر تیمم جائز نہین
لیکن اگر اُس پر اسقدر غبار ہو کہ ہاتھ مارکے کھینچنے سے مٹی کا اثر ظاہر ہو تو تیمم جائز ہے اور
مٹی اگرچہ جلی ہوئی راکھ کے ساتھ ملجاے پس اگر مٹی غالب ہے تو تیمم جائز ورنہ جائز نہین ہے اور تیمم
بطور وضو کے اور کف دست کا اصح یہ کہ باطن اور ظاہر خاک پر مارنا اور خصوص مارنا اور
انگلیان کھلی رکھنی اور آگے کھینچ لیجانا پھر پیچھے کھینچ لانا اور بقدر خاک پر اگندہ ہو جانے کے
اپنے دونون ہاتھ جھاڑنے اور انگوٹھی اور نتھ کو ہلانا اور انگلیون مین اور داڑھی مین
خلال کرنا اور پہلے داہنے پھر بائین عضو پر مسح کرنا اور ترتیب اور پیاپی تیمم کرنا سنت ہے

یعنی افعال تیمم مین بقدر دھوئے ہوئے ایک عضو خشک ہوجانے کے دیر نہ کرنی اور تیمم کرے
اگر یہ تیمم کرنے والا جنب ہو یا وہ حائض جو پاک ہوگئی ہو یا زخمی ہو اور قبل وقت کے تیمم کرنا
جائز بلکہ مندوب ہو اور ایک تیمم سے چند فرض وغیرہ پڑھنا جائز ہو اور جائز ہو تیمم کرنا اگر اُس
عبادت کے فوت ہوجانے کا خوف ہو جسکا بدل نہین پس تیمم جائز ہو نماز جنازہ کی کل تکبیرین
فوت ہوجانے کے خوف سے اور اگر فوت ہونیکا خوف نہو اسطرح پر کہ ایکہی شخص نماز جنازہ کا
واقف ہو اور وہ جبکہ وضو کرنے جائیگا تو اُسکا انتظار ہوگا تو اُسکو تیمم جائز نہین لیکن مردہ کے
ولی کو نماز جنازہ کے لیے تیمم جائز نہین مطلقاً اور اگر معلوم کرے کہ وضو کرنے مین بعض تکبیرات مین
شریک ہوگا تو بھی تیمم جائز نہین اسلیے کہ باقی کا ادا کرنا تنہا اُسکو ممکن ہو اور اگر ایک جنازہ کی
نماز کے بعد دوسرا جنازہ لوگ لائے پس اگر اُس تیمم کرنے والے کو درمیان ان دونون کے
وضو کرنا ممکن ہو پانی ملنے اور فرصت پانے سے اور پھر یہ قدرت زائل ہوگئی تو پھر تیمم کرے
دوسری نماز جنازہ کے لیے بالاتفاق اگر درمیان مین وضو پر قدرت نہوئی تو تیمم کا اعادہ نہین
اسی قول پر فتوی ہو اور جائز ہو تیمم کل نماز عید کے فوت ہوجانے کے ڈر سے بسبب فراغت
کہنے امام کے یا ڈھلنے آفتاب کے اور اگر مقتدی وضو کرکے آیا مین شریک ہوا پھر وضو ٹوٹ گیا
پس اگر وضو کرکے کچھ نماز ملنے کی امید ہو تو تیمم نکرے واگر امید نہو تو تیمم کرکے بنا کرے
اور بنا کرنے والا امام ہو یا غیر امام صحیح تر قول مین اور جب جائز ہونا تیمم کا خوف فوت پر
مدار ہوا تو تیمم جائز ہو سورج گہن اور اسی طرح چاند گہن کی نماز کے لیے اور موکدہ سنتون کے لیے
اگرچہ فجر کی سنت ہو کہ ڈرا ہو فقط اُسکے فوت ہونے سے بدون فرض کے پس اگر خوف ہو
کہ پانی کے پاس جلنے تک سورج گہن تمام ہوچکے گا یا ظہر یا مغرب کا فرض ادا کرچکا اور وضو ٹوٹ گیا
اور پانی تک جلنے مین وقت فوت ہوتا ہو تو تیمم کرکے اُسے پڑھلے یا پانی ایک میل سے کم ہو

جو آگ پر نہ نرم ہو نہ پگھلے نہ راکھ ہو جاے اور وہ کنکر اور پتھر اور ریگ اور ہرتال اور سرمہ اور مرد سنگ
اور گچ اور چونہ اور گل سرخ اور مو گا اور جواہر ہو اور موتی پر تیمم روا نہین اگرچہ پسا ہوا ہو اور
گیلی مٹی اور اجزاے زمین سے بنے ہوے ظروف جو روغنی نہون پس ظروف چینی سے تیمم جایز نہین
کیونکہ اُسپر کانچ کا روغن ہوتا ہے ہان اگر گیرو وغیرہ جنس زمین کے ساتھ روغن اُنپر کیا ہو
تو جایز ہے اور گیلی مٹی جسکو گارا اور پنشا کہتے ہین اگر اُسمین پانی غالب یا مٹی کے
برابر ہے تو اُس سے تیمم جایز نہین بلکہ اُس سے طہارت کرے اگر اسقدر رقیق ہو
کہ عضو پر بہہ جاے کیونکہ غالب چیز کا اعتبار ہے اگر مٹی غالب یا پانی کے برابر ہے تو اُس سے تیمم
جایز ہے لیکن گیلی مٹی سے تیمم کرنا فوت وقت کے خوف سے پہلے خلاف اولی ہے تاکہ بدشکل
نہو جاے بھبوت ملکے بدون ضرورت کے اور ولو ایجیہ مین ہے کہ اگر فوت وقت کا خوف ہو
اور خشک مٹی نہ پاوے تو اپنے کپڑے مین گیلی مٹی لگاوے پھر خشک ہونے کے بعد اُسپر تیمم کرے
اور جو چیز زمین کی جنس سے نہین ہے مثلاً کوئی پاک کپڑا یا بچھونا اُسپر بھی تیمم جایز ہے اگر
اُسپر اسقدر غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اُسکا اثر ظاہر ہو اور اگر مٹی اُس چیز کے ساتھ ملجاے
جس سے تیمم جایز نہین ہے تو غالب چیز کا اعتبار ہے پس سونا یا چاندی ملائی ہو تو اُس پر تیمم جایز نہین
لیکن اگر اُس پر اسقدر غبار ہو کہ ہاتھ مارکے کھینچنے سے مٹی کا اثر ظاہر ہو تو تیمم جایز ہے اور
مٹی اگرچہ جلی ہوئی راکھ کے ساتھ ملجاے پس اگر مٹی غالب ہے تو تیمم جایز ورنہ جایز نہین ہے اور تیمم
بطور وضو کے اور کف دست کا اصح یہ کہ باطن اور ظاہر خاک پر مارنا اور خصوص مارنا اور
انگلیان کھلی رکھنی اور آگے کھینچ لیجانا پھر پیچھے کھینچ لانا اور بقدر خاک پر اگندہ ہو جانے کے
اپنے دونون ہاتھ جھاڑنے اور انگوٹھی اور نتھ کو ہلانا اور انگلیون مین اور داڑھی مین
خلال کرنا اور پہلے اپنے پھر بائین عضو پر مسح کرنا اور ترتیب اور پیاپی تیمم کرنا سنت ہے

شرط کی گئی ہی جو بدون طہارت کے حلال نہین اُس سے جنب کی قرآن خوانی بھی عبادت
مقصودہ کو شامل ہوگئی پس اگر جنب نے قرارت کے قصد سے تیمم کیا تو اُس سے نمازین پڑھنی
درست ہونگی واگر بے وضو نے اُس قصد سے تیمم کیا تو درست نہونگی اور شرط اخیر سے سلام کے
جواب دینے کا تیمم خارج ہوگیا یعنی اُسکا جواب اگرچہ عبادت مقصودہ ہی لیکن بدون طہارت کے بھی
صحیح ہی پس اُنکے لیے تیمم کیے ہوئے سے نماز پڑھنی جائز نہین پس جب تیمم مین نیت مخصوصہ
شرط ہوئی تو کافر کا تیمم کرنا صحیح نہین اسلیے کہ جو عمل اپنے صحیح ہونے مین نیت کی طرف
حاجت رکھتا ہی کافر اُسکی اہلیت نہین رکھتا لیکن کافر کا وضو صحیح ہی کیونکہ اُسمین نیت کی
حاجت نہین اور اگر کوئی شخص دو حدث رکھتا ہو مثلاً جنابت اور وہ حدث جو واجب کرتا ہو
وضو کو تو لائق ہی دونون کی نیت کرنی پس اگر دونون مین سے ایک کی نیت کرکے تیمم کیا
تو اگرچہ وہ نہ واقع ہوگا دوسرے سے لیکن یہ ایک تیمم کافی ہوگا اُن دونون سے اور ساری زمین
نماز کے لیے مسجد ہی اگر بذات خود پاک ہو اگرچہ نجاست سے تر پھر خشک ہوجاے اور روی زمین
یا جنس زمین تیمم کے لیے نجاست سے خالی یعنی پاک کرنے والی ہونی شرط ہی اگرچہ اُس پر
غبار نہو پس اگر اُنگلیون مین غبار داخل نہو تو خلال کے لیے تیسری بار ہاتھ مارنے کی
حاجت نہین بلکہ بدون ہاتھ مارنے کے اُنگلیون کا خلال کرنا ضروری ہی واسطے تمام ہونے
استیعاب کے اور صحیح یہ ہی کہ مسح کف ضروری نہین بلکہ ضرب کف کافی ہی اور اگر دوسرے کو تیمم کرادے
اور اپنے دونون ہاتھ سے اُسکے ایک ہاتھ پر مسح کرے تو اب تیسرے ضربہ کی بیشبہہ حاجت ہی
تاکہ اُس سے اُسکے دوسرے ہاتھ پر مسح کرے پس اگر ڈھیلی انگوٹھی کے نیچے اور نتھنے کے سوراخ مین
غبار پہونچا ہو تو اُسکو ہلانا لازم نہین بلکہ سنت ہی ورنہ اوتار لینا یا ہلانا لازم ہی مثل خلال
مذکور کے جیسے وضو اور غسل مین لیکن صرف خاک پر تیمم کرنا افضل ہی اجماعاً اور جنس زمین وہ ہی

پھر نماز سر نو سے پڑھے یا عاجز ہو بفعل یا آگے کی تشنگی کے خوف سے اگرچہ اپنے کتے یا رفیق قافلہ کی
تشنگی کا خوف ہو اور وہ آشنا ہو یا اجنبی اور تشنگی کے مانند ہے آٹا گوندھنے اور جسم اور کپڑے سے
نجاست زائل کرنے کی ضرورت اور اگر بقدر طہارت کے پانی اُسکے ساتھ موجود ہو اور چوپایون کی
رفع تشنگی کے لیے وضو اور غسل کا دھون ظرف کے موجود ہونے سے رکھ سکتا ہو تو اپنے ساتھ کے
پانی سے طہارت کرے تیمم جائز نہین اگر ظرف نہو تو جانورون کے واسطے وہ پانی رکھے اور آپ
تیمم کرے یا پاک سامان پانی نکالنے کا موجود نہو تو تیمم کرے پس عاجز ہذا کو تیمم کرے ان سب
عذرون سے کہ ہر واحد انمین کا علت مستقلہ ہے تیمم کے جائز ہونے کی تو اگر کسی نے تیمم کیا پانی کے
نہونے سے پھر اُسکو ایسی بیماری ہوگئی جسکے سبب سے تیمم کرنا اُسکو مباح ہوگیا تو اُس تیمم سے
نماز نہ پڑھے اسواسطے کہ اجازت شرعی کے اسباب کا مثلاً تیمم کے سببون کا متغیر ہونا اور بدلنا
پہلی اجازت کے شمار کرنے اور کفایت کرنے کو منع کرنے والا ہوتا ہے اور پہلی اجازت اسطرح ہو جاتی ہے
گویا وہ موجود ہی نتھی اور مسلمان ہونا اور منقطع ہونا اُس چیز کا حیض اور نفاس اور حدث سے
جو تیمم کی منافی یعنی اُسنے نیست اور باطل کرنے والی ہے اور تین انگلیون سے یا زیادہ سے مسح کرنا اور پورے
عضو پر مسح کرنا شرط ہے پس اگر ایک بال یا تھنون کے کنارے یا اُنکے درمیان کا حجاب مسح سے
باقی رہجاے تو جائز نہین اور شرط کی گئی ہے تیمم کے واسطے نماز جائز ہونے کے حق مین اُس فعل کے لیے
تیمم کرنے کی نیت کرنی[1] جو عبادت ہو اگرچہ عبادت نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت ہو اور سجدۂ شکر کے
مستحب ہونے پر فتوی ہے پس جبکہ یہ عبادت ہو تو سجدۂ شکر کے لیے تیمم کیے ہوئے سے
نمازین صحیح ہونگی اور تیمم کے لیے اُس عبادت کی نیت شرط کی گئی ہے جو مقصود بالذات ہو یعنی
دوسری عبادت کا وسیلہ نہو پس مسجد کا داخل ہونا اور مصحف کا چھونا اس سے نکل گیا کیونکہ یہ عبادات
مقصود نہین بلکہ نماز اور قرآن خوانی کے وسیلے ہین اور تیمم کی نیت کے لیے وہ عبادت مقصود

[1] لو نوت ان اتیمم لصلوۃ تقرباً الی اللہ تعالی او لقراءۃ القرآن او لدخول المسجد او لمس المصحف او لسجدۃ التلاوۃ او الشکر
تیمم کرنے کا ارادہ کیا نماز پڑھنے کے لیے اللہ تعالی سے نزدیکی حاصل کرنے کو ۱۲

شرط کی گئی ہی جو بدون طہارت کے حلال نہین اُس سے جنب کی قرآن خوانی بھی عبادت
مقصودہ کو شامل ہوگئی پس اگر جنب نے قرارت کے قصد سے تیمم کیا تو اُس سے نمازین پڑھنی
درست ہونگی واگر بے وضو نے اُس قصد سے تیمم کیا تو درست نہونگی اور شرط اخیر سے سلام کے
جواب دینے کا تیمم خارج ہوگیا یعنی اُسکا جواب اگرچہ عبادت مقصودہ ہی لیکن بدون طہارت کے بھی
صحیح ہی پس اُنکے لیے تیمم کیے ہوئے سے نماز پڑھنی جائز نہین پس جب تیمم مین نیت مخصوصہ
شرط ہوئی تو کافر کا تیمم کرنا صحیح نہین اسلیے کہ جو عمل اپنے صحیح ہونے مین نیت کی طرف
حاجت رکھتا ہی کافر اُسکی اہلیت نہین رکھتا لیکن کافر کا وضو صحیح ہی کیونکہ اُسمین نیت کی
حاجت نہین اور اگر کوئی شخص دو حدث رکھتا ہو مثلاً جنابت اور وہ حدث جو واجب کرتا ہو
وضو کو تو لائق ہی دونون کی نیت کرنی پس اگر دونون مین سے ایک کی نیت کرکے تیمم کیا
تو اگرچہ وہ نہ واقع ہوگا دوسرے سے لیکن یہ ایک تیمم کافی ہوگا اُن دونون سے اور ساری زمین
نماز کے لیے مسجد ہی اگر بذات خود پاک ہو اگرچہ نجاست سے تر پھر خشک ہوجاے اور زمین
یا جنس زمین تیمم کے لیے نجاست سے خالی یعنی پاک کرنے والی ہونی شرط ہی اگرچہ اُس پر
غبار نہو پس اگر اُنگلیون مین غبار داخل نہو تو خلال کے لیے تیسری بار ہاتھ مارنے کی
حاجت نہین بلکہ بدون ہاتھ مارنے کے اُنگلیون کا خلال کرنا ضروری ہی واسطے تمام ہونے
استیعاب کے اور صحیح یہ ہی کہ مسح کف ضروری نہین بلکہ ضرب کف کافی ہی اور اگر دوسرے کو تیمم کرادے
اور اپنے دونون ہاتھ سے اُسکے ایک ہاتھ پر مسح کرے تو اب تیسرے ضربہ کی بیشبہہ حاجت ہی
تاکہ اُس سے اُسکے دوسرے ہاتھ پر مسح کرے پس اگر ڈھیلی انگوٹھی کے نیچے اور نتھ کے سوراخ مین
غبار پہونچا ہو تو اُسکو ہلانا لازم نہین بلکہ سنت ہی ورنہ اوتار لینا یا ہلانا لازم ہی مثل خلال
مذکور کے جیسے وضو اور غسل مین لیکن صرف خاک پر تیمم کرنا افضل ہی اجماعاً اور جنس زمین وہ ہی

پھر نماز سر نو سے پڑھے یا عاجز ہو بفعل یا آگے کی تشنگی کے خوف سے اگرچہ اپنے کتے یا رفیق قافلہ کی
تشنگی کا خوف ہو اور وہ آشنا ہو یا اجنبی اور تشنگی کے مانند ہو آٹا گوندھنے اور جسم اور کپڑے سے
نجاست زائل کرنے کی ضرورت اور اگر بقدر طہارت کے پانی اُسکے ساتھ موجود ہو اور چوپایون کی
رفع تشنگی کے لیے وضو اور غسل کا دھوون ظرف کے موجود ہونے سے رکھ سکتا ہو تو اپنے ساتھ کے
پانی سے طہارت کرے تیمم جائز نہین اگر ظرف نہو تو جانورون کے واسطے وہ پانی رکھے اور آپ
تیمم کرے یا پاک سامان پانی نکالنے کا موجود نہو تو تیمم کرے پس عاجز مذکور تیمم کرے ان سب
عذرون سے کہ ہر واحد انمین کا علت مستقلہ ہے تیمم کے جائز ہونے کی تو اگر کسی نے تیمم کیا پانی کے
نہونے سے پھر اُسکو ایسی بیماری ہوگئی جسکے سبب سے تیمم کرنا اُسکو مباح ہوگیا تو اُس تیمم سے
نماز نہ پڑھے اسواسطے کہ اجازت شرعی کے اسباب کا مثلاً تیمم کے سببون کا متغیر ہونا اور بدلنا
پہلی اجازت کے شمار کرنے اور کفایت کرنے کو منع کرنے والا ہوتا ہے اور پہلی اجازت اسطرح ہو جاتی ہے
گویا وہ موجود ہی نتھی اور مسلمان ہونا اور منقطع ہونا اُس چیز کا حیض اور نفاس اور حدث سے
جو تیمم کی منافی یعنی اُسکے نیست اور باطل کرنے والی ہے اور تین انگلیون سے یا زیادہ سے مسح کرنا اور پورے
عضو پر مسح کرنا شرط ہے پس اگر ایک بال یا تھنون کے کنارے یا اُنکے درمیان کا حجاب مسح سے
باقی رہجاے تو جائز نہین اور شرط کی گئی ہے تیمم کے واسطے نماز جائز ہونے کے حق مین اُس فعل کے لیے
تیمم کرنے کی نیت کرنی[1] جو عبادت ہو اگرچہ عبادت نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت ہو اور سجدۂ شکر کے
مستحب ہونے پر فتوی ہے پس جبکہ یہ عبادت ہو تو سجدۂ شکر کے لیے تیمم کیے ہوئے سے
نمازین صحیح ہونگی اور تیمم کے لیے اُس عبادت کی نیت شرط کی گئی ہے جو مقصود بالذات ہو یعنی
دوسری عبادت کا وسیلہ نہو پس مسجد کا داخل ہونا اور مصحف کا چھونا اس سے نکل گیا کیونکہ یہ عبادات
مقصودہ نہین بلکہ نماز اور قرآن خوانی کے وسیلے ہین اور تیمم کی نیت کے لیے وہ عبادت مقصودہ

[1] نویت ان ابیح الصلوٰۃ او تقول نویت ان اتیمم لاصلی للہ تعالیٰ من نیت تیمم کرنے کا ارادہ کیا نماز پڑھنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے نزدیکی حاصل کرنے کو ۱۲

یا فقط نجاست زائل کرنے کو جو کپڑے مین نماز کی منع کرنے والی ہی کفایت کرتا ہی تو اُس سے
کپڑا دھوے اور وضو کے عوض تیمم کرے سب کے نزدیک اور اگر وضو کر کے نجس کپڑے سے
نماز پڑھیگا تو نماز ادا ہوگی مگر گنہگار ہوگا یا عاجز ہو پانی کے استعمال سے بسبب اُس بیماری کے
جسکے پیدا یا زیادہ یا دراز ہو جانے کا خوف ہو اپنے ظن غالب مین یا طبیب کامل مسلمان کے کہنے سے
اگرچہ شدت مرض یا بیمار کا دراز ہونا حرکت سے ہو یعنی بیمار کو ظن غالب ہو کہ اگر مین وضو یا غسل کرونگا
تو بیماری تیز ہوگی یا طول کھینچے گی یا طبیب حاذق مسلم بھی بتاوے تو تیمم کرنا جائز ہی اسی طرح
اگر بیمار کے پاس پانی نہین ہی اور اُسکے پانوں مین سخت پھوڑا یا نہروا ہی اور وہ ظن غالب سے
جانتا ہی کہ اگر مین اُٹھکے پانی لاؤنگا تو بیماری دراز ہوگی تو اب بھی اُسکو تیمم جائز ہی یا بیمار نے
نہ پایا اُسکو جو اُسے وضو کراوے اور وہ خود وضو کرنے کی طاقت نہین رکھتا پھر اگر بیمار
وضو کرانے والے کو پاوے اگرچہ دستور کے موافق مزدوری دینے سے ملتا ہو اور اُسے
مزدوری دینے کی طاقت ہی تو ایسا بیمار تیمم نکرے ظاہر مذہب مین اور زوج زوجہ مین سے ایک پر
وضو کرانا دوسرے کا یا خبر گیری اُسکی واجب نہین اور لونڈی اور غلام مین واجب ہی یعنی مالک اُنکی
اور وہ مالک کی خبر گیری کرین یا ضرری ضرر کے یعنی جب ضرر کا تحقیق ہو جائے وضو مین یا نہانے مین
یا اپنی جان پر دشمن سے ڈرے اگرچہ عورت کو مرد فاسق کا خوف ہو یا مفلس کو قرض خواہ کی
طرف سے گرفتار کر لینے کا یا مال پر خوف ہو پھر اگر خوف ہوا ہی بندہ کے ڈرانے سے تو تیمم کرنے والا
بعد زوال خوف کے نماز پھر پڑھے واگر بندہ کی طرف سے نہین ہی تو پھر سے نہ پڑھے اسلیے
کہ وہ خوف خدا کی طرف سے ہی پس اگر مسلمان قیدی کو کافر نے وضو اور نماز سے منع کیا
تو تیمم کرے اور اشارہ سے نماز پڑھے پھر نماز سر نو سے پڑھے بعد رہائی کے کسی طرح اگر مالک نے
اپنے غلام سے کہا کہ اگر تو وضو کریگا تو تجھے قید یا قتل کرونگا تو وہ تیمم سے نماز پڑھے

اور پیچھے کھینچ لائے پھر دونون ہاتھون کو جھاڑا اور مسح کیا منہ پر پھر مارے دونون کف دست
خاک پر دوبارہ پھر آگے کھینچ لیگئے اور پیچھے کھینچ لائے پھر دونون کو جھاڑا اور مسح کیا اُس سے
دونون ہاتھون کے ظاہر اور باطن پر کہنیون تک اور ہمارے مشایخ نے کہا کہ لائق ہی کہ بائین
ہاتھ کی چار انگلیون کے باطن سے داہنے ہاتھ کی پشت پر انگلیون کے سرون سے کہنی تک مسح کرے
پھر انگلیان جدا کر کے بائین ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے باطن پر کہنی سے گٹے تک
مسح کرے پھر بائین انگوٹھے کے باطن سے داہنے انگوٹھے کی پشت پر مسح کرے پھر اسی طرح
داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر مسح کرے اور یہ قریب تر ہی جانب احتیاط کے مستعمل مٹی کے
استعمال سے بقدر ممکن اور دوبار[۵۱] خاک پر ہاتھ مارنا رکن ہی اور یہی قول صحیح تر اور زیادہ احتیاط
والا ہی لہذا ابو شجاع نے کہا کہ اگر ضربہ کے بعد مسح کے قبل حدث کیا تو اعادہ کرے اور اُس
مٹی سے مسح کرنا جائز نہین ہی یہی قول صحیح اور مختار ہی گو سیبجابی کا قول اسکے مخالف ہی اگرچہ
تیمم کرنے والے کے غیر سے دونون ضربہ صادر ہون یعنی اگر کوئی دوسرے کو تیمم کراوے
تو اُسکو بھی دو ضربہ کافی ہین اسطرح کہ ایک بار سے اُسکے چہرہ پر مسح کرے اور دوسرے ضربہ مین
ایک ہاتھ سے ایک ہاتھ پر اور دوسرے ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مسح کرے یا تیمم کرنا اُس فعل سے ہی
جو قائم مقام ہی دونون ضربون کے پس اگر تیمم کرنے والے نے اعضاے تیمم کو غبار کے اندر کھڑے
ہو کے ہلا لیا یا غبار کے مقام مین داخل کر دیا تیمم کی نیت سے تو جائز ہی اور چہرہ اور دونون
ہاتھون کو ملنا رکن ہی اور تیمم کرنا جائز ہی بشرطیکہ عاجز ہو اُس مطلق پانی کے استعمال سے
جو کافی ہو اُسکی طہارت کو اُس نماز کے لیے جسکی قضا ہی اور اُسکا عاجز ہونا یا پانی کے
دور ہونے سے ہو بقدر ایک میل کے اگرچہ شہر کا مقیم ہو اور آب مطلق اور کافی کی قید اسواسطے
لگائی کہ آب مقید اور غیر کافی بمنزلہ پانی نہونے کے ہی پس اگر اسقدر پانی ہو کہ فقط وضو

[۵۱] حدیث مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے تیمم کیا مین کہا کہ ہاتھ
زمین پر اور پھونکا تو پھر ملا انگلیان اپنی ہتھیلیان
اور قریب کی پشت پر اور صاحب اوجز نے
ہاتھ مارنا ہی ایکبار کا مارنا تیمم کے لیے اور ایکبار کا
دونون ہاتھون کے لیے کہا ہی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہین لیکن حاکم نے
اسکی تصحیح کی ہی اور دارقطنی نے کہا کہ اسکے راوی
سب ثقات ہین معلوم کرنا چاہیے کہ تیمم مین اعادہ
مختلف اور متعارض ہین بعضی

حدیث مین ضربتین ہی اور
بعضی مین ضربہ واحدہ اور بعضی مین مطلق ضربہ
بعضی مین کفین اور بعضی مین یدین الی المرفقین
اور بعضی مین مطلق لیکن ان احادیث مین قریب احتیاط
اور بعضی مین مسح علی الجبین والکفین کا ذکر ہی
اور بعضی مین ہی کہ جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اسی حدیث سے
اور ہمارے مشایخ نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہی
اور عمل اجماع طرفین ہی اسی حدیث پر
اور داخل ہونا غبار مین اور ملنا اعضاے تیمم کا
فرض ہی اور داخل ہونا بعضی کا بعضی مین
یا کفین داخل ہونا بعضی کا بعضی مین
اور کہنا ہی کہ ہاتھون کا
اور دونون ہاتھون کا
عمل کرنے کے بعد اسکے
مسح کرنے مین مضاف محذوف ہی
طرفین کا عمل بھی یہی ہی
نواب عزت علی خان مرحوم عفا اللہ عنہ
وعن والدیہ

درمیان کے وقفہ مین حدث نہین کیا تو مکروہ ہی صرف اُس پانی سے طہارت کرکے پہلی نماز پڑھنی
اور دوسری نماز مین کراہت نہین بسبب جمع ہونے دونون فعلون کے ایک اذان مین اگر حدث کیا
تو دونون مین کراہت ظاہر ہی پس ایک اذان مین دونون فعلون کا جمع ہونا اولی ہی اور دونون
فعلون مین سے جسے چاہے مقدم کرے صحیح تر قول مین لیکن تیمم پر اُسے مقدم کرنا افضل ہی
اور جس جانور کی مان حلال اور باپ حرام ہو تو مان کے اعتبار کرنے کی وجہ سے اُسے کھانا حلال ہی
اور غلبہ مشابہت کا کچھ اعتبار نہین یہ رد ہی اسکے خلاف قول کا مسکین پر اور اُسکا حلال ہونا
لازم کرتا ہی اُسکے جھوٹھے سے طہارت حاصل ہونے کو اور نبیذ تمر سے یعنی اگر خرمے پانی مین
ڈالے جائین اور پانی میٹھا ہو جائے تو اُس سے وضو نکرے بلکہ تیمم کرے اگرچہ مثلی نہ ہوا ہو اور گوسیلان
باقی رہے اور پسینہ جھوٹھے کے مانند ہی لیکن گدھے کا پسینہ کپڑے اور بدن مین معاف ہی
صحیح مذہب پر اور جو جاندار نجاست وغیرہ دونون چیزین کھاتا ہو اور اُسکے گوشت مین بدبو
نہ آگئی ہو اُسکا پسینہ پاک ہی اگر صرف نجاست کھاتا ہو یہانتک کہ اُسکے گوشت مین بدبو
آگئی ہو تو اُسکا پسینہ نجس ہی **باب تیمم کے احکام مین** شرع کی اصطلاح مین تیمم نام ہی
چہرہ اور دونون ہاتھون کے مسح کرنے کا پاک کرنے والی مٹی پر ہاتھ مارکے نیت کے ساتھ
کہ شرط ہی اور اُسکا استعمال خواہ حقیقۃً یعنی حقیقت مین ہو خواہ حکماً پس گرد و غبار سے خالی صاف
چکنے پتھر پر اگرچہ حقیقت مین استعمال نہین لیکن زمین کی جنس پر دونون ہاتھ رکھنے سے حکماً
یعنی حکم کی راہ سے استعمال پایا گیا اور قصد کرنا پاک کرنے والی مٹی کا اور اُسکا استعمال ایک
خاص طور پر ہی اور طور خاص سے تیمم کی کیفیت مراد ہی پس سوال کیا ابی یوسف نے ابا حنیفہ سے
کیفیت تیمم کی پس اُنھون نے کہا کہ تیمم دو ضرب ہین ایک ضرب واسطے مُنھ کے اور ایک ضرب
واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون تک کہا کیونکر پس مارے دونون ہاتھ خاک پر پھر آگے کھینچے لیکے

لیکن اُس جھوٹھے سے اور عورت کی طہارت کے بچے ہوئے پانی سے طہارت مکروہ نہین اور
نجس عین اور ہاتھی اور کتے اور چارپائے درندے کا جھوٹھا نجس ہی اور اُنمین جنگلی بلی داخل ہی
اور جو جاندار نجاست وغیرہ دونون چیزین کھاتا ہو اُسکا جھوٹھا مکروہ ہی بشرطیکہ اُسکی منھ کی
طہارت یا نجاست نہ معلوم ہو اگر معلوم ہو تو مثل اُسکے حکم دیا جائے گا اگر صرف نجاست کھاتا ہو
حتی کہ اُسکے گوشت مین بدبو آگئی ہو تو بلا تفصیل اُسکا جھوٹھا مکروہ ہی نہ وہ کھایا جائے نہ اُسکا
دودھ پیا جائے اور مکروہ ہی اُسے بیچنا اور ہبہ کرنا مگر جب کھلائے پلائے قید کرکے یہانتک کہ
اُسکے گوشت مین بدبو نہ باقی رہے تب حلال ہو جائیگا اور اندازہ کیا گیا ہی قید کرنے کا تین دن
مرغ کے لیے اور چار دن بکری کے لیے اور دس دن اونٹ گاے کے لیے یہی ظاہر تر ہی اگر نجاست
وغیرہ دونون چیزین کھاتا ہو اس حیثیت سے کہ اُسکے گوشت مین بدبو نہ آتی ہو تو بھی حلال ہی
اور اگر پرندہ شکاری کی چونچ کا پاک ہونا معلوم نہو تو اُسکا جھوٹھا مکروہ ہی اور جو جانور گھرون مین
سکونت رکھتے ہین مثلاً چوہا اور سانپ اور چھپکلی اور خانگی بلی اُنکا جھوٹھا طاہر ہی ضرورت کے لیے
اگر اُسکے منھ مین خباثت نہ لگی ہو اور مکروہ تنزیہی ہی صحیح تر قول مین اگر اُس جھوٹھے کے سوا
پانی موجود ہو اور جس ظرف کی مان گدھی ہو اُسکا اور پالو گدھے کا جھوٹھا اگرچہ نر ہو صحیح تر
قول مین بذات خود پاک ہی لیکن غیر کو پاک کرنے مین مشکوک ہی اور مشکوک پانی نجس چیز کو
پاک کرتا ہی یا نہین اسمین دو قول ہین ایک یہ کہ پاک کر دیتا ہی مگر معلوم ہو چکا ہی کہ پاک کرنے مین
مشکوک ہی اور دوسرا قول یہ کہ پاک نہین کرتا اور اگر بجز مشکوک کے پانی نہ ملے تو اُس سے
وضو یا غسل کرے اور تیمم بھی کرے اور شرط ہی خالی نہونا ایک نماز کا ان دونون فعلون سے احتیاطاً
پس اگر اُس پانی سے طہارت کرکے نماز پڑھی پھر تیمم کرکے وہی نماز پڑھے تو جائز اور
یہی صحیح ہی لیکن ان دونون نمازون مین سے ایک صحیح اور دوسری لغو ہوگی اور اگر ان دونون نمازون

بیٹ پڑنے سے بھی کنوئین کا پانی نکالنا لازم نہین اور اسی طرح جو پرندہ حرام گوشت ہوا مین
اُڑا کرتے ہین اُنکی بیٹ پڑنے سے بھی کنوئین کا پانی نکالنا لازم نہین صحیح تر قول مین
اور نجس غبار معاف ہی اور اونٹ اور بھیڑی کی مینگنی اگر کنوئین مین گرے پس اگر کم ہو تو معاف ہی
وگر زیادہ ہو تو معاف نہین اور کم اور زیادہ وہ ہی جسے دیکھنے والا کم یا زیادہ جانے اسی پر اعتماد
اور یہی قول مختار ہی اور وہ فضلہ تر ہو خواہ خشک مسلم ہو خواہ ٹکڑے ہون اور گدھے وغیرہ کی لید
اور گوبر مین اختلاف ہی مگر اکثر علما کے نزدیک نجس نہین کرتا اگر ضرورت اور حرج ہو ورنہ نجس ہی اور
لید فضلہ ہی گھوڑے اور خچر اور گدھے وغیرہ کا اور گوبر فضلہ ہی ہاتھی اور گائے وغیرہ کا اور مینگنی فضلہ ہی
اونٹ اور بھیڑ وغیرہ کا اور اسی طرح اگر دودھ کے ظرف مین مینگنیان پڑ جائین اور پھوٹنے
اور دودھ رنگین ہونے سے پہلے نکال کے پھینکی جائین تو معاف ہی بسبب ضرورت کے
کہ دوہنے کے وقت مینگنی گرنے کی عادت ہوتی ہی اور اُسوقت کے سوا معاف نہین اور پانی کے
کنوئین اور نجاست کے کنوئین اور گڑھے مین اسقدر دوری معتبر ہی کہ نجاست کا اثر کنوئین کے
پانی مین معلوم نہو پس جب تک کہ نجاست کے اثر سے کنوئین کے پانی کا رنگ یا ذائقہ یا بو
متغیر معلوم نہو پاک ہی اگرچہ دونون مین ایک گز کا فرق ہو اور اگر متغیر معلوم ہو تو نجس ہی
اگرچہ دونون مین دس گز کا فرق ہو فصل حبس جاندار کا گوشت کھایا جاتا ہی اُسکا جھوٹھا
حلال ہی اور اسی قسم سے گھوڑا ہی صحیح تر قول مین اور اُن حیوان کا جھوٹھا حلال ہی جنمین
خون سائل نہو اور اگر آدمی زندہ کا مُنھ پاک ہو تو اُسکا جھوٹھا حلال ہی اگرچہ کافر ہو کیونکہ
اُسکے اعتقاد مین نجاست ہی ذات مین نہین لیکن کافر کے جھوٹھے مین شفا نہین اور
اگرچہ مجنب یا حائض یا نفسا ہو لیکن زوجہ اور محارم کے سوائے عورت کا جھوٹھا پینا
مرد کے لیے اور مرد اجنبی کا جھوٹھا پینا عورت کے لیے مکروہ تنزیہی ہی بشرطیکہ لذت لینے کے لیے ہے

جیسے قلیل داخل کیا گیا اگر مین مثلاً چوہا بلی کے ساتھ پس اگر بلی نے چوہا پکڑا اور دونون کنوئین مین
گرے پس اگر دونون زندہ نکلے تو کچھ بھی پانی نکالنا واجب نہین اور اگر وہ دونون مردہ نکلے
تو قدر چالیس ڈول کے اور اگر فقط چوہا مردہ نکلا تو بقدر بیس ڈول کے اور اگر چوہا زخمی ہو
تو سارا پانی نکالنا واجب ہے اور دو بلی بکری کے مانند ہین حکم مین بالاتفاق اور دو چوہون کا
حکم مثل ایک چوہے کے ہے اور تین سے پانچ چوہون تک کا حکم مثل حکم ایک بلی کے ہے اور
چھ چوہے بکری کے مانند ہین تمام پانی نکالنے کے حکم مین بنا بر ظاہر الروایۃ کے اور اسی کو
محمد نے لیا ہے اور کنوئین کے نجاست مغلظہ کا حکم کیا جاتا ہے جانور کے گرنے کے وقت سے
اگر معلوم ہو اگر معلوم نہو تو ایک رات اور ایک دن پہلے سے نجاست کا حکم ہوگا بشرطیکہ
نہ پھولا نہ پھٹا نہ اُسکے بال گر گئے ہون پس جسنے غیر حالت حدث مین بھی اُس کنوئین کے پانی سے
طہارت کر کر جسقدر نماز مکتوبہ اور واجبہ اور سنت فجر ادا کی ہو سر نو سے پڑھے لیکن قضاے
سنت فجر کا ذکر کرنے پاوے گا اور نجس یا پاک کپڑا بھی اُس سے دھویا ہو پاک کرلے اور تین
رات دن سے نجاست کا حکم کیا جاے اگر جانور پھولا یا پھٹا یا اُسکے بال گر گئے ہون تین ایام کا
قول ہے اسمین زیادہ احتیاط اور مرجح ہے اور صاحبین نے کہا کہ پانی کے نجاست کا حکم ہوگا
معلوم ہونے کے وقت سے پس لوگون پر معلوم ہونے سے پہلے کوئی چیز لازم نہوگی بعضون نے
کہا کہ یہی مختار ہے اور لوگون کو آسان تر ہے اور اگر اپنے جبہ مین مردہ چوہا پایا پس اگر جبہ مین
سوراخ نہو تو روئی بھرنے کے وقت سے اب تک جو نمازین پڑھی ہون اُن سب کو سر نو سے پڑھے
اگر ہمیشہ اُسکو پہنے رہا ہو اور اگر جبہ مین سوراخ ہو تو تین دن رات کی نماز پھر سے پڑھے اگر چوہا
پھولا یا خشک ہو ورنہ ایک دن رات کی نماز پھر سے پڑھے اور بچھو کا پیشاب گرنے سے
کنوئین کا پانی نکالنا لازم نہین صحیح تر قول مین اور کبوتر اور گنجشک وغیرہ حلال گوشت کی

تو تمام پانی نکالا جاے اور اگر وہ حیوان کبوتر یا اُسکے مانند ہو تو بقدر چالیس ڈول کے پانی کا نکلنا
واجب اور ساٹھ ڈول تک نکلنا مستحب ہی اور اگر وہ حیوان گنجشک یا چوہا یا اُسکے مانند ہی تو بقدر
بیس ڈول کے پانی نکلنا واجب اور تیس ڈول تک نکلنا مستحب ہی اور یہی تین مراتب دار دہین
ساتھ نص کے اور یہی ہی متون مین اور یہی ظاہر الروایۃ ہی اور ان تینون کے یعنی آدمی اور کبوتر اور
گنجشک کے کبیر اور صغیر مین فرق نہین ظاہر روایۃ مین اور یہ حکم شماری ڈول نکلنے کا شامل ہی
چشمہ دار کنوئین اور غیر چشمہ دار کو برخلاف اُس گڑھے کے جسمین بارش کا پانی جمع ہو اور
برخلاف بڑے مٹکے کے کہ اگر اُسمین جانور گر کے مرجاے تو اُسکا تمام پانی بہا دیا جائے
اور بیس یا چالیس ڈول پانی نکالا جائے متوسط ڈول معین ہے اور اگر اُس کنوئین کا ڈول
مقرر نہو تو اُس ڈول کا اعتبار ہی جسمین ایک صاع پانی سما وے اور جو ڈول کہ صاع سے
کم زیادہ ہو اُسکا حساب کر لیا جائے صاع والے ڈول سے پس اگر نکالا جائے بقدر واجب کے
ایک بڑے ڈول سے تو ظاہر مذہب مین مقصد حاصل ہی اور کفایت کرتا ہی ڈول کے شمار کرنے مین
بھرا آدھے سے زیادہ ڈول کا اور کفایت کرتا ہی نکلنا اسقدر پانی کا جو کنوئین مین موجود ہی
اگرچہ ڈولون کے شمار سے کم ہو اور کفایت کرتا ہی کنوئین کی طہارت کے لیے پانی کا بہنا
اگرچہ قلیل جاری ہو اسلیے کہ طہارت کا سبب یعنی جاری ہونا پایا گیا اور کفایت کرتا ہی طہارت مین
کنوئین کے اسقدر پانی کا زمین کے اندر جذب ہو جانا جسقدر کا نکلنا واجب تھا پھر اگر اسفل
خشک ہو گیا تو پانی کے پھر آنے سے نجس نہو گا وگر خشک نہین ہی تو صحیح تر یہ کہ پانی پھر آنے سے
نجس ہو جائیگا اور جو جانور کہ جثہ مین کبوتر اور چوہے کے درمیان کا ہی وہ چوہے کے
مانند ہی حکم مین اور جو جانور کہ مرغ اور بکری کے درمیان کا ہی وہ مرغ کے مانند ہی حکم مین
یعنی جو جانور کہ چھوٹے اور بڑے کے مابین کا ہی وہ چھوٹے جانور کے ساتھ ملا دیا گیا

اگر اُسمین گرا وہ شہید جو پاک و صاف ہی خون وغیرہ نجاست سے یا گرا وہ مسلمان مردہ جو نہلایا گیا ہو
اگرچہ حمل ساقط کا بچہ ہو بشرطیکہ اُسکا زندہ ہونا معلوم ہوا ہو تو کنوئین کا پانی نجس نہین ہوتا
لیکن کافر مردہ کنوئین کو نجس کرتا ہی ہر طرح یعنی دھویا ہویا نہ دھویا ہو جیسے حمل ساقط کا بچہ مردہ
اگرچہ دھویا گیا ہو اور اگر جاندار زندہ نکالا گیا حالانکہ وہ نجس عین نہین ہی اور نہ اُسپر نجاست ہی
تو کچھ بھی پانی نکالنا لازم نہین مگر جبکہ اُسکا مُنھ پانی مین داخل ہو تو اُسوقت اُسکے جھوٹھے کا
اعتبار ہوگا پس اگر اُس حیوان کا جھوٹھا مشکوک ہو تو سارا پانی نکالا جائے مثل اُسکے جسکا
جھوٹھا نجس ہی اور اگر اُسکا مُنھ پانی مین نہ داخل ہو تو پانی مشکوک نہین ہوتا پس کچھ نکالنا واجب نہین
لیکن مندوب ہی اُس پانی کا نکالنا بقدر بیس ڈول کے اور یہی حکم ہی بکری کا اور جسکا جھوٹھا
مکروہ ہی پس اگر وہ چوہا ہو تو بقدر بیس ڈول کے اور اگر خانگی بلی یا جانور حلال گوشت کوچہ گربہ ہو
تو بقدر چالیس ڈول کے پانی نکالنا مندوب ہی اور اگر آدمی محدث ہو تو بقدر بیس ڈول کے
پانی نکالنا مندوب ہی اور اگر کافر کنوئین مین گرا اور زندہ نکلا تو پانی نکالا جائے کیونکہ وہ
نجاست سے خالی نہین ہوتا اور اگر غسل کرکے پاک و صاف اُسی ساعت مین گرا تو کچھ بھی
پانی نکالنا لازم نہین اور اگر جانور نجس عین ہی تو سارا پانی نکالا جائے خواہ مرے یا نہ مرے
مُنھ اُسکا پانی مین داخل ہوا یا نہ داخل ہوا اور جس چشمہ دار کنوئین کا پانی نہ ٹوٹتا ہو تو وقت وقوع
نجاست کے جسقدر پانی ہو اُسی قدر نکالا جائے اور اُسکے نکلوانے کی مقدار مین اُن دو مرد
متقی کے قول پر عمل کرنا چاہیے جنکو پانی کے اندازہ کرنے مین بصیرت ہو اُسی قول پر فتوی ہی
اور دوسرا قول ضعیف یہ ہی کہ چشمہ دار کنوئین مین دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک پانی نکالنے کا
فتوی ہی اور جبکہ کنوئین سے مردہ جانور نکالا گیا حالانکہ وہ پھولا پھٹا نہین نہ اُسکے بال گرے ہین
پس اگر وہ حیوان آدمی ہی یا اُسکے برابر ہی جسمیت مین یا سا سقط حمل یا بکری کا بچہ یا بلّی کا بچہ یا بڑی بکری

فاسد ہوجانا ہو بنا بر قول اصح کے اور زندہ غزال کا نافہ پاک ہی بالاتفاق اور اسی طرح زباد پاک ہی
بسبب خوشبوئی کے اور زباد خوشبودار چیز ہی یعنی ایک قسم کی بلی کا پسینہ اور مَیل ہی کہ اُسکے
دُم کے نیچے مخرج کے پاس مجتمع ہوجاتا ہی اُسکو بلی کے کھرچ لیتے ہین اور عنبر بھی پاک اور حلال ہی
اور حرام چیز سے دوا کرنا ظاہر مذہب یہ ہی کہ درست نہین اور بعضون نے کہا کہ اُس سے دوا کرنے کی
رخصت دیجاے جبکہ معلوم ہو کہ اُسمین شفا ہی اور کوئی دوسری دوا معلوم نہو جیسے نہایت پیاس کی
حالت مین شراب کے پینے کی اور نہایت گرسنگی کی حالت مین مردار کے کھانے کی رخصت دیجاتی ہی
اور ضرورت کے لیے اسی قول پر فتوی ہی ۔ فصل کنوئین کے مسائل مین جب کنوئین مین
نجاست گرے اگرچہ خفیفہ ہو یا ٹپکے ایک بھی قطرہ پیشاب یا خون کا یا جیوان خون سائل رکھتا ہو
اور خشکی کا پیدا ہووہ کنوئین مین مرا یا اُسکے باہر مرکے اُسمین گرا اور پھول گیا یا اُسکے بال گر گئے
یا پارہ پارہ ہوگیا ہو اگرچہ کنوئین کے باہر پھٹ کے اُسمین گرا ہو تو نکالا جائے کنوئین کا سب پانی
اگر کنوان چشمہ دار نہو اور اگر کنوئین مین چشمے جاری ہون اور سب پانی نکلنا دشوار ہو تو
اسقدر پانی نکالا جائے کہ تھوڑا سا باقی رہجائے یہان تک کہ آدھا دول نہ بھر سکے اسکا
حکم سارا پانی نکلجانے کا ہی اور پانی نکالا جائے نجاست نکلجانے کے بعد اور اگر اُسکا نکالنا ممکن نہو
چنانچہ نجس لکڑی یا نجس کپڑا گر کے غائب ہوگیا تو سارا پانی نکلجانے سے ڈول اور رسّی اور
گھرنی اور کنوئین کے گرد پیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ پاک ہوجاتا ہی اسواسطے کہ
ان چیزون کی نجاست کنوئین کے نجس ہوجانے کے سبب سے تھی جیسے شراب کا خم پاک ہوجاتا ہی
جبکہ شراب سرکہ بنجائے اور استنجا کرنیوالے کا ہاتھ طاہر ہوجاتا ہی محل کی طہارت سے اور اگر کنوئین سے
تھوڑا پانی آج نکلا پھر اگلے دن زیادہ ہوگیا تو زیادہ کا نکالنا لازم نہین بلکہ اُسی قدر نکالا جائے
جسقدر باقی رہا تھا کیونکہ کنوئین سے پے در پے پانی نکلنا شرط نہین قول صحیح مین اور

اور کیا شرط ہی اُسکی کھال کے پاک ہونے مین بطور حکم شرع کے ذبح کرنا صحیح تر یہ کہ نہین اور
قول مفتی بہ مین صحیح تر قول یہ ہی کہ جو جانور نہین کھایا جاتا اُسکو ذبح کرنے سے اُسکا گوشت
پاک نہین ہوتا اور جو چمڑا کفار کے ملک سے نکلکر دار الاسلام مین آتا ہی مثلاً سنجاب اگر اُسکی
دباغت پاک چیز سے معلوم ہو جاے تو وہ پاک ہی اُسکو پہنکے نماز درست ہی اور اگر اُسکی دباغت
نجس چیز سے ہی مثلاً مردار کی چربی سے تو وہ پاک نہین اور اگر شک واقع ہو یعنی معلوم نہو کہ
پاک چیز سے دباغت ہوئی یا ناپاک سے تو اُسکا دھونا واجب نہین بلکہ بہتر ہی اور نجس عین کے
سوے مردار حیوان کے ناخن اور دانت اور شاخ اور سُم اور پٹھے اور کھر اور ہڈیان اگر چربی سے خالی
اور خشک ہون تو پاک ہین اور اسی طرح پاک ہی مردار کی ہر ایک وہ چیز جو جاندار کے جسم مین بجان ہی
چنانچہ بال اور پر اور چونچ حتی کہ انفحہ بکسر ہمزہ و فتح فا وہ دودھ ہی جو شیر خوار بچہ کے پیٹ مین
ہوتا ہی یعنی پنیر مایہ اُسکے ڈالنے سے دودھ جمتا ہی پس بچہ کا مطلقاً پاک ہی بالاتفاق اور اگر
مردار سے نکلے تو سائل نجس ہی اور یہی ظاہر تر ہی اور بستہ ہو تو دھونے سے پاک ہو جاتا ہی
بالاتفاق اور آدمی کے وہ بال جو جڑ سے نہ اکھیڑے گئے ہون اور اُسکی ہڈی اور دانت پاک ہی
خواہ اپنا ہو یا غیر کا مذہب درست پر اور جو جز جاندار زندہ شخص سے جدا ہو گیا ہو وہ مردار کے مانند ہی
لیکن اُسی زندہ کی ذات کے حق مین پاک ہی یہان تک کہ اگر اُسکو وہ لیے رہیگا تو اُسکی نماز فاسد
نہوگی اور آدمی کی کھال یا چھلکا بقدر ناخن کے قلیل پانی مین گرنے سے پانی نجس ہو جاتا ہی
اور اُسکے ناخن کے گرنے سے پانی مین فساد نہین آتا اور حیوان نجس عین کا کوئی جز کسی طرح
پاک نہین ہوتا اور بھیگے ہوے کتے کی چھینٹ سے کپڑا وغیرہ نجس نہوگا نہ اُسکے کاٹنے سے
جب تک اُسکی رال کا لگنا نہ معلوم ہو اور مشک پاک اور حلال ہی کھایا جاے ہر حال مین غذا مین
خواہ دوا مین ضرورت ہو یا نہو اور اسی طرح مردار غزال کا ناف پاک ہی مطلقاً یعنی پانی کے لگنے سے

باقی اعضا کے دھونے پر موقوف ہو اور ان سب صورتون مین پانی مستعمل ہو جاتا ہی اُسوقت
جبکہ اعضا پر سے جدا ہو کے کسی مکان مین ٹھہر جاے اور اسی قول کی ترجیح دی گئی ہی حرج کے
سبب سے اور آب مستعمل بذات خود پاک ہی ظاہر مذہب پر پس اُس سے نجاست حقیقی زائل کرنی
جائز ہی بنا بر روایت ظاہرہ کے لیکن پاک کرنے والا نہین یعنی وضو اور غسل کرنے کے لائق نہین
اور اُس سے آٹا گوندھنا اور پینا مکروہ ہی گھسنے کی وجہ سے اور جو دباغت کے لائق ہی وہ اُس سے
پاک ہو گی اگرچہ دھوپ مین ہوئی ہو اُسکی پوستین پہنکے نماز پڑھنی اور اُس چمڑے کی ڈولچی وغیرہ
بنا کے اُس سے وضو کرنا جائز ہی اور اگر دباغت حقیقی یعنی پھٹکری یا ببول کی پتی وغیرہ سے
دباغت دینے کے بعد یا پانی سے دھو کے دباغت حکمی مثلاً دھوپ سے خشک ہونے کے بعد
اُسمین پانی پہونچے تو بالاتفاق نجاست عود نہین کرتی اور بے دھوئے ہوئے دباغت حکمی
دینے کے بعد پانی پہونچنے سے بھی صحیح تر یہ کہ نجاست عود نہین کرتی اور جسمین دباغت کی
لیاقت نہین وہ دباغت سے پاک نہو گی اسی قول پر فتوی ہی پس پاک نہو گی دباغت سے
کھال اُس سانپ کی جسمین خون سائل ہو اور جسمین خون نہو یا خون سائل نہو وہ اور بہ
مطلق سانپ کی کینچلی پاک ہی اور پاک نہین ہوتی چوہے کی کھال بسبب دباغت پذیر
نہونے کے اسی طرح سانپ کی اور چوہے کی کھال پاک نہین ہوتی ذبح کرنے سے اسلیے کہ
دباغت سے پاک ہوتی ہی وہ کھال جو دباغت کی لیاقت رکھتی ہی اور ذبح کرنے سے اُس جانور کی کھال
ظاہر ہو جاتی ہی جو ذبح ہونے کے لائق ہی اور ہر چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہی سور کی کھال کے
سوا اور اگر آدمی کی کھال کو دباغت کیجاے تو پاک ہو گی اگرچہ اُسکا استعمال در بست نہین
بسبب تعظیم اور توقیر کے یہان تک کہ اگر آدمی کی ہڈی پیسی گئی آٹے مین تو اُس آٹے کو نہ کھاے
صحیح تر قول مین اور جو چیز دباغت سے پاک ہوتی ہی وہ ذبح سے بھی پاک ہو جاتی ہی ظاہر مذہب پر

اور پاک کرنے والا ہو اور اگر حوض کیہ کا پانی سری سے حجم کر تختے کے مانند ہو گیا پھر اُسمین دہ در دہ سے کم سوراخ
کیا گیا تو اُس سے وضو کرنا جائز ہو اور اگر کتے نے اُس سوراخ مین پانی پیا تو صرف موضع سوراخ نجس ہو گا پس
اگر دوسرے موضع مین سوراخ کیا جائے اور اُس سے پانی لیکے وضو کیا جائے تو جائز ہو اور جس کتے کا مُنھ اور ناک بند ہو
اگر وہ اُسمین گر کے نیچے بیٹھکے مر گیا تو وہ پانی نجس نہو گا اُسکے نہ فشین ہونے کی وجہ سے مگر جبکہ پانی کے
تینون وصفون مین سے کوئی وصف متغیر معلوم ہو اور اگر اُسکا مُنھ اور ناک بند ہو یا بند ہو اور مر گیا سوراخ مین
قبل نیچے بیٹھنے کے یا کسی حیوان پر نجاست لگی ہو تو اُس سوراخ کے پانی کو نجس کرتا ہے اور اگر نجس پانی مین
مثلاً نالا یا حوض مین پاک پانی نازل ہوا اور اُسکے نازل ہونے سے وہ جاری ہوا اگرچہ کم تھا ہو تو مذہب مین
مختار یہ کہ بجہ جاری ہونے کے وہ پاک ہو گیا اور یہی حکم ہے کنوئین اور حمام کے حوض کا اور اُسمین نالی بنا کے
اُسکو جاری کرنے پر حکم جاری کا نہین بلکہ جاری ہونے کی دو صورت ہو ایک یہ کہ اوپر سے پانی نازل ہونے سے
لبالب ہو کے بہے دوم یہ کہ کنوئین کا چشمہ جوش مارے اور اندر سے بطریق کاریز کے بہے پس لیا گیا حکم
پاک ہونے کا بہنے کے ساتھ اُس طرف کے نجس پانی کا جسمین کسی نے ڈالا پاک پانی حتی کہ وہ جاری ہوا اور مائعات
یعنی رقیق چیزین مثلاً تیل اور سرکہ وغیرہ کا حکم مثل پانی کے ہے پس پانی جنس کے ساتھ ملکے جاری ہونے سے
پاک ہونگی یا پانی کے ساتھ ملنے سے جیسے تیل مین اُسی قدر پانی ڈال کے پاک کرنے کا طریقہ آگے پاؤگے اور
مستعمل پانی وہ ہے جو استعمال کیا جائے واسطے قائم کرنے قربت کے یا استعمال کیا جائے فرض کے ساقط ہونے مین
پس اگر محدث اپنے ایک پورے عضو کو پانی مین ڈالے بغیر پانی لینے یا کوزہ نکالنے وغیرہ کے
مثلاً ہاتھ مٹی یا خمیر مین بھرا تھا اُسکے دھونے کے لیے تو پانی مستعمل ہو جائیگا فرض کے
ساقط ہو جانے کی وجہ سے بالاتفاق اگرچہ شخص مذکور کے عضو کا حدث یا مجنب کی جنابت
زائل نہو گی جب تک کہ ساقط ہونا فرض کا پورا نہو گا قول معتمد پر پس ساقط ہونا فرض کا ہاتھ سے
اسکا مقتضی ہے کہ ہاتھ کا دھونا دوسری بار باقی اعضا کے ساتھ واجب نہو اور حدث کا زائل ہونا

اور اگر داخل ہوا پانی حوض مین اوپر سے اور نکلا اُسکے نیچے سے تو وہ جاری نہین اور بلاغ المبین مین پہلے
دو حدیثین لکھ کے پھر یہ حدیث اُسی مضمون کی لکھی ہے اور حدیث نقل کی امام شافعی رح نے اپنی مسند مین
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ پانی ہو بقدر دو قلون کے ساتھ قلون موضع ہجر کے
تو وہ نجس نہین ہوتا اور ابن جریج راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ اُس قلہ یعنی مٹکے مین دو مشکین اور
کچھ زیادہ پانی آتا تھا تو کہا امام شافعی رح نے کہ پس احتیاط اسمین ہے کہ اڑھائی مشکین ایک قلہ ہجر مین
مقرر کیجاوین یہ بات بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین ہے اور یہ حدیث خوب پختہ اور موصول الاسناد
اور صحیح اور اُسکی اسناد جید ہے اور کسی طرح کا غبار نہین ہے معیار الحق و بلاغ المبین اور حنفیہ کے نزدیک مطلق
نجاست پڑنے سے وہ نجس ہوگا اور اُسمین جنبی کا ہاتھ ڈالنے یا اُسکے نہانے سے مستعمل ہوگا اور اگر کثیر ہے
تو حکم جاری کا رکھتا ہے نجس نہ مستعمل ہوگا اور وضو جائز ہے اُس عریض و طویل کثیر بستہ پانی سے جسمین ایسی نجاست
پڑی جسکا اثر نمودار نہین ہے اگرچہ نجاست تندار کے واقع ہونے کی جگہ مین وضو کیا ہو اسی قول کا فتوی ہے
اور بستہ کثیر پانی وہ ہے جسکو حقیقت مین حرکت دینے سے دوسرا جانب نہ ہلے یہ مروی ہے ہمارے تینون
ائمہ سے اور یہ قول متقدمین کا اور ظاہر مذہب ہے اور غسل اور وضو اور ہاتھ دھونے کی حرکت مین حرکت
وضو کی روایت معتبر اور صحیح تر ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ اُسکی مقدار مین تحریر غالب معتبر ہے اُس شخص کی
جسکو طہارت کے واسطے پانی کی حاجت ہو پس ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف پہونچنے پر
جسکا ظن غالب ہو وہ پانی اُسکے لیے قلیل ہے اور نہ پہونچنے پر جسکا ظن غالب ہو اُسکے لیے وہ پانی کثیر ہے
یہی ظاہر الروایۃ ہے امام اعظم سے اور اسی قول کی طرف امام محمد نے جسسے وہ دردہ کا قول منقول ہے رجوع کیا
اور یہی قول صحیح تر اور یہی قوی مذہب ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہیے پس حرکت دیکے دیکھنے سے اور
جب حرکت فعل کے ساتھ نہ پائی جائے تب ظن غالب پر عمل کرنے سے دونون روایت مین موافقت ہو جاتی ہے
پھر اُس بستہ کثیر پانی مین اثر نجاست سے جسقدر پانی متغیر معلوم ہو اُسقدر نجس اور ماسوا اُسکے سارا پانی پاک

اور جو جانور خشکی مین پیدا ہوتا ہی اور پانی مین رہتا ہی مثلاً بط کے مرنے سے قلیل پانی نجس ہو جاتا ہی
صحیح تر قول مین اور جب پانی کا ایک وصف بھی نجاست سے متغیر معلوم ہو تب اُس سے طہارت جایز نہین
اگرچہ پانی کثیر ہو اور اگر نجاست سے متغیر نہ معلوم ہو تو قلیل نجس ہو جاتا ہی اور کثیر نجس نہین ہوتا
اور اگر گندگی مین شک واقع ہو یعنی معلوم نہین کہ زیادہ ٹھہرنے کے سبب سے ہی یا نجاست کے
سبب سے تو اصل طہارت ہی اُسی کا اعتبار کرنا چاہیے اور بہتا پانی نجاست کے واقع ہونے سے
نجس نہین ہوتا حتّٰی کہ محل واقع ہونے نجاست سے ضرور ست ہی جب تک نجاست کا اثر نہ معلوم ہو
اور نجاست مندار وغیرہ مین کچھ فرق نہین اور اسی قول پر فتوی ہی اور آب جاری وہ ہی جسکو
بہنا عرف مین شمار کرتے ہین اور اُسکے بہنے مین صحیح تر یہ کہ مدد شرط نہین اور دوسرا
قول یہ ہی کہ اگر پانی جاری کا نصف یا زیادہ یا کل نجاست سے ملاقی ہی تو نشیب کا پانی نجس اگر
اُس سے کم اس سے ملکے بہتا ہی تو نجس نہین اور قول پہلا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ہی اُسی پر
فتوی ہی اور یہ طرفین کا یعنی امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا اور دونون کی تصحیح ہوئی
لیکن دوسرے مین زیادہ تر احتیاط ہی پس اگر بارش کا پانی جاری ہوا ناودان سے اور چھت پر
متفرق نجاست ہی تو نشیب کا پانی پاک ہی اور اگر ناودان پر نجاست ہی اور یا اُس پانی کا
نصف یا زیادہ یا کل نجاست سے ملاقی ہی تو نشیب کا پانی نجس اگر اُس سے کم اس سے ملکے
بہتا ہی تو طاہر ہی اور قول اول پر لائق یہ ہی کہ چھت کے مسئلہ مین نہ معتبر ہو سوائے تغیر ایک وصف کے
اور فقہا نے آب جاری کے حکم مین ملحق کیا ہی اُس حوض حمام کے پانی کو نجس ہونے مین
بدون معلوم ہونے اثر نجاست کے جسمین آب جاری برابر نازل ہو اور حوض سے اسطرح
پانی کا لینا پڑے کہ دو مرتبہ کے درمیان کے وقفہ مین سطح پانی کا ساکن نہو گیا ہو پس اگر
ناپاک بدن یا نجس ہاتھ اُس حوض مین ڈالا جاویگا تو وہ نجس نہو گا بدون معلوم ہونے اثر نجاست کے

اور اگر داخل ہوا پانی حوض مین اوپر سے اور نکلا اُسکے نیچے سے تو وہ جاری نہین اور بلاغ المبین مین پہلے
دو حدیثین لکھکر کے پھر یہ حدیث اُسی مضمون کی لکھی ہے اور حدیث نقل کی امام شافعی رح نے اپنی مسند مین
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ پانی ہو بقدر دو قلون کے ساتھ قلون موضع ہجر کے
تو وہ نجس نہین ہوتا اور ابن جریج راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ اُس قلہ یعنی حجازی مٹکے مین دو مشکین اور
کچھ زیادہ پانی آتا تھا تو کہا امام شافعی رح نے کہ پس احتیاط اسمین ہے کہ اڑھائی مشکین ایک قلہ ہجر مین
مقرر کیجاوین یہ بات بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین ہے الخ یہ حدیث خوب پختہ اور موصول الاسناد
اور صحیح اور اُسکی اسناد جید ہے اور کسی طرح کا عبار نہین ہے عیار الحق و بلاغ المبین اور حنفیہ کے نزدیک مطلق
نجاست پڑنے سے وہ نجس ہوگا اور اُسمین جنبی کا ہاتھ ڈالنے یا اُسکے نہانے سے مستعمل ہوگا اور اگر کثیر ہے
تو حکم جاری کا رکھتا ہے نہ نجس نہ مستعمل ہوگا اور وضو جائز ہے اُس عرض و طول کثیر بستہ پانی سے جسمین ایسی نجاست
پڑی جسکا اثر نمودار نہین ہے اگرچہ نجاست تندار کے واقع ہونے کی جگہ مین وضو کیا ہو اسی قول کا فتوی ہے
اور بستہ کثیر پانی وہ ہے جسکو حقیقت مین حرکت دینے سے دوسرا جانب نہ ہلے یہ مروی ہے ہمارے تینون
ائمہ سے اور یہ قول متقدمین کا اور ظاہر مذہب ہے اور غسل اور وضو اور ہاتھ دھونے کی حرکت مین حرکت
وضو کی روایت معتبر اور صحیح تر ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ اُسکی مقدار مین تحریر غالب معتبر ہے اُس شخص کی
جسکو طہارت کے واسطے پانی کی حاجت ہو پس ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف پہونچنے پر
جسکا ظن غالب ہو وہ پانی اُسکے لیے قلیل ہے اور نہ پہونچنے پر جسکا ظن غالب ہو اُسکے لیے وہ پانی کثیر ہے
یہی ظاہر الروایۃ ہے امام اعظم سے اور اسی قول کی طرف امام محمد نے جسسے وہ دردہ کا قول منقول ہے رجوع کیا
اور یہی قول صحیح تر اور یہی قوی مذہب ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہیے پس حرکت دیکھنے سے اور
جب حرکت فعل کے ساتھ نہ پائی جائے تب ظن غالب پر عمل کرنے سے دونون روایت مین موافقت ہو جاتی ہے
پھر اُس بستہ کثیر پانی مین اثر نجاست سے جسقدر پانی متغیر معلوم ہو اُسقدر نجس اور ماسوا اُسکے سارا پانی پاک

اور جو جانور خشکی مین پیدا ہوتا ہی اور پانی مین رہتا ہی مثلاً مچھر کے مرنے سے قلیل پانی نجس ہو جاتا ہی
صحیح تر قول مین آب جاری کا ایک وصف بھی نجاست سے متغیر معلوم ہو تب اُس سے طہارت جایز نہین
اگرچہ پانی کثیر ہو اور اگر نجاست سے متغیر نہ معلوم ہو تو قلیل نجس ہو جاتا ہی اور کثیر نجس نہین ہوتا
اور اگر گندگی مین شک واقع ہو یعنی معلوم نہین کہ زیادہ ٹھہرنے کے سبب سے ہی یا نجاست کے
سبب سے تو اصل طہارت ہی اُسی کا اعتبار کرنا چاہیے اور بہتا پانی نجاست کے واقع ہونے سے
نجس نہین ہوتا حتّٰی کہ محل واقع ہونے نجاست سے ضرورت ہی جب تک نجاست کا اثر نہ معلوم ہو
اور نجاست مندار وغیرہ مین کچھ فرق نہین اور اسی قول پر فتوی ہی اور آب جاری وہ ہی جسکو
بہنا عرف مین شمار کرتے ہین اور اُسکے بہنے مین صحیح تر یہ کہ مدت شرط نہین اور دوسرا
قول یہ ہی کہ اگر پانی جاری کا نصف یا زیادہ یا کل نجاست سے ملاقی ہی تو نشیب کا پانی نجس ہے اگر
اُس سے کم اس سے ملکے بہتا ہی تو نجس نہین اور قول پہلا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ہی اُسی پر
فتوی ہی اور یہ طرفین کا یعنی امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا اور دونون کی تصحیح ہوئی
لیکن دس گز سے زیادہ تر احتیاط ہی پس اگر بارش کا پانی جاری ہوا ناودان سے اور چھت پر
متفرق نجاست ہی تو نشیب کا پانی پاک ہی اور اگر ناودان پر نجاست ہی اور یا اُس پانی کا
نصف یا زیادہ یا کل نجاست سے ملاقی ہی تو نشیب کا پانی نجس ہے اگر اُس سے کم اس سے ملکے
بہتا ہی تو طاہر ہی اور قول اول پر لائق یہ ہی کہ چھت کے مسئلہ مین نہ معتبر ہو سوائے تغیر یک وصف کے
اور فقہا نے آب جاری کے حکم مین ملحق کیا ہی اُس حوض حمام کے پانی کو نجس نہونے مین
بدون معلوم ہونے اثر نجاست کے جسمین آب جاری برابر نازل ہو اور حوض سے اسطرح
پانی کا لینا پڑی ہو کہ دو مرتبہ کے درمیان کے وقفہ مین سطح پانی کا ساکن نہو گیا ہو پس اگر
ناپاک بدن یا نجس ہاتھ اُس حوض مین ڈالا جاویگا تو وہ نجس نہوگا بدون معلوم ہونے اثر نجاست کے

صرف نجاست حقیقی زائل کرنی جائز ہی اور آب مقید وہ ہی جو اپنی ذات کی تعریف مین محتاج ہو
ایک قید کا جو لفظ پانی پر زیادہ ہو مثلاً درخت یا پھلون کا پانی جو نچوڑا اور ٹپکایا گیا یا ٹپکا ہو اور
یہی قول مشابہ بحق ہی اور اگر کوئی بستہ چیز پانی کے ساتھ ملکے اُسکی سارے صفتون پر غالب
ہوگئی اور پانی مغلوب ہوگیا یعنی گاڑھا ہوکے اپنی طبیعت اور اصل خلقت سے خارج ہوگیا مثلاً
شوربا یا گاڑھا نہین ہوا لیکن پانی کا نام جاتا رہا مثلاً نبیذ تمر یعنی شربت خرما تو اُس سے وضو جائز نہین
اور اگر مطلق پانی کے ساتھ کوئی پاک چیز سائلہ ملجائے پس اگر وہ پانی کی سب صفتون یعنی رنگ اور
مزہ اور بو کے مخالف ہی تو غلبہ اُس چیز کا ثابت ہوتا ہی پانی کے اکثر وصفون کے بدل جانے سے اور اگر مخالف
ہو بعض وصفون مین تو غلبہ اُسکا ثابت ہوتا ہی ایک مخالف صفت کے متغیر ہوجانے سے اور اگر چیز
سائلہ پانی کے برابر اور مانند ہی تینون صفات مین جنانچہ مستعمل پانی پس اگر مطلق پانی وزن مین
نصف سے زیادہ ہی تو وہ مخلوط پانی وضو اور غسل کے بھی لائق ہی اور اگر وزن مین برابر ہی تو اُس سے
صرف نجاست حقیقی زائل کرنی جائز ہی اور یہ جو حکم ہوا آب مستعمل مین وہ عام ہی اُس پانی مستعمل کو
جو ڈالا گیا مطلق پاک کرنے والے پانی مین اور اُسکے ساتھ ملگیا اور اُس مطلق پاک کرنے والے پانی
قلیل کو جو عضو سے ملے اسطرح کہ مثلاً کوئی بے وضو منھ عضو طہارت کے پس وضو کرنا چھوٹے حوض مین
جائز ہی جب تک کہ اُسکا گمان غالب نہو کہ پانی مستعمل پانی پاک کرنے والے کے ساتھ برابر ہی اور جائز ہی
وضو اور غسل کرنا اُس پانی سے جسمین مرگیا وہ جانور جو خشکی کا پیدا ہوا ہو اور خون سائل اصلی نہ رکھتا ہو
اور خون سائل عاریت لیا ہوا بھی نہ رکھتا ہو مثلاً خون سے خالی جونک یا مرگیا وہ جانور جو پانی کا
پیدا ہوا اگرچہ خون سائل رکھتا ہو اور ریشم کا کیڑا اور اُسکا جو شیدہ پانی اور اُسکا انڈا اور
بچہ پاک ہی جیسے نجاست کا پیدا کیڑا ابذات خود پاک ہی اور جو جانور ناپاک نہین مگر اُسکا کھانا
حرام ہی مثلاً مینڈک اگر پانی مین ریزہ ریزہ ہوجائے تو اُس سے طہارت جائز ہی مگر اُسکا پینا جائز نہین

تو غسل واجب ہی اگر اپنے جسم یا کپڑے پر منی دیکھے ورنہ مستحب ہی اور اگر جنابت یا حیض
یا نفاس سے پاک صاف ہو کے مسلمان ہوا یا عمر کے حساب سے جوان ہوا تو غسل کرنا مستحب ہی
اور پچھنے لگانے کے بعد اور شعبان کی پندرھوین شب برات مین اُس رات کی تعظیم
اور شب بیداری کے لیے اور ذیحجہ کی نوین شب مین اور جبکہ شب قدر کو یقیناً دیکھے
یا اُن احادیث پر عمل کرے جو بیان اوقات شب قدر مین وارد ہین اور نزدیک ٹھہرنے
مزدلفہ کے روز قربانی کی صبح مین وہان ٹھہرنے کے لیے اور یوم النحر کے بعد تین دن
ہر روز جمرات ثلثہ کی سنگساری کے لیے غسل مستحب ہی اور نزدیک داخل ہونے مکہ معظمہ کے
غسل مستحب ہی طواف الزیارت کے لیے جو دسوین تاریخ مین یا اُسکے بعد کرتے ہین اور
اسی طرح ہر بار اُس مکان مقدس کے داخل ہونے مین بغیر افعال حج کے غسل مستحب ہی
اور سورج گہن اور چاند گہن کی نماز کے لیے اور واسطے طلب بارش کے اور خوف اور
تاریکی روز اور سخت آندھی مین غسل مستحب ہی اور اسی طرح غسل مستحب ہی مدینہ منورہ کے
داخل ہونے مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور تکریم کے لیے اور اُس شخص کو
غسل مستحب ہی جو نیا کپڑا پہنے یا مردہ نہلائے اور اُس شخص کو غسل کرنا مستحب ہی جسکے قتل کا
ارادہ کیا جاتا ہی اور گناہ سے توبہ کرنے والے کو اور سفر سے آنے والے کو غسل کرنا مستحب ہی اور
اُس عورت مستحاضہ کو غسل کرنا مستحب ہی جسکا خون بند ہو گیا ہو باب پانیون کے مسائل مین
اگر دنی ہو جانے یا کوئی پاک چیز ملجانے سے کسی پانی کی سارے صفتین مغلوب ہو گئی ہون
لیکن اُس پانی کے اجزا اسقدر اُسپر غالب ہون کہ اُسے پانی کہتے ہون تو اُس سے وضو اور
غسل کرنا جائز ہی اور جو پانی جم کے نمک ہو جانے کی استعداد رکھتا ہی اُس سے حدث
دور ہوتا ہی اور جو نمک گھل کے پانی ہو جائے اُس سے حدث نہین دور ہوتا اور آب مقید پاک ہے

عورت کو فرج خارج کا دھونا پس خارج فرج کی رطوبت بھی پاک ہی الخ بالاتفاق درمختار و شامی
اور اگر جاگ کے ران یا کپڑے پر تری دیکھیں پس منی معلوم کریں یا مذی یا ودی غسل واجب ہوتا ہی
بشرطیکہ احتلام یعنی خواب میں کودنے کے منی نکلنی اور لذت یاد ہو ورنہ یاد نہو کسی صورت میں
غسل واجب نہیں لیکن اگر مطلق منی معلوم کریں تو غسل واجب ہی اور اگر شک ہو اسمیں
کہ آیا یہ منی ہی یا مذی یا ودی اور احتلام یاد ہو تو بہرحال غسل واجب ہوتا ہی و اگر تری کا اثر نہ معلوم ہو
تو غسل واجب نہیں اگرچہ احتلام یاد ہو اور اگر دو شخص ایک جگہ سوئے ہوئے جاگ کے
اپنے بچھونے پر منی پائیں اور کسی کو احتلام نہ یاد ہو تو احتیاطاً دونوں غسل کریں اور حیض
یا نفاس کا خون موقوف ہونے کے بعد و اگر خون نہ نکلے تو بھی جننے کے بعد غسل واجب ہوتا ہی
اور فرض کفایہ ہی زندہ مسلمانوں پر یہ کہ نہلاویں مردہ مسلمان کو سوائے اُس مُردے کے
جو جنتی مشکل ہو خنثی وہ ہی جسمیں علامت مرد اور عورت دونوں کی ہو پس جسکی علامت کا
غلبہ ہوگا وہ اُسکے حکم میں داخل ہوگا اور اگر کسی علامت کو غلبہ اور قوت نہو تو وہ خنثی
مشکل ہی پس اُسکو غسل نہ دیجیے بلکہ غسل کے عوض تیمم کرا دیجیے اور فرض ہی نہانا
اُس شخص پر جو مسلمان ہو حالت جنابت یا حیض یا نفاس میں اگرچہ بعد موقوف ہونے حیض
اور نفاس کے اسلام قبول کیا ہو بنا بر صحیح تر قول کے یا جوان ہوا آدمی انزال یا حیض کے آنے سے
اور بلوغ کی عمر لڑکا ہو یا لڑکی پندرہ برس ہیں اور سنت ہی غسل سے پاکیزگی حاصل کرنی
قبل نماز جمعہ اور نماز عید کے اُن دونوں نمازوں کے لیے یہی قول صحیح ہی اور کفایت
کرتا ہی ایک بار غسل کرنا نماز عید اور جمعہ اور جنابت کے لیے جیسے حیض اور جنابت دونوں
فرضوں کے لیے ایک غسل کفایت کرتا ہی اور سنت ہی غسل سے پاکیزگی حاصل کرنی احرام کے لیے
اور روز عرفہ میں ٹھہرنے کے لیے عرفات پر اور اگر مجنون یا صاحب غشی یا مست ہوش میں آگیا

صحبت کے بعد غسل کیا پھر اُسکی شرمگاہ سے منی نکلی پس اگر عورت کی منی ہو یعنی زرد اور رقیق ہو تو غسل کا اعادہ کرے نہ اُس نماز کا جو غسل کے بعد اُس منی کے نکلنے کے پہلے پڑھی تھی اور اگر عورت کی منی ہونے مین شک ہو تو اعادہ کرے غسل کا احتیاطاً اور اگر عورت کی منی نہین بلکہ مرد کی منی سفید اور گاڑھی عورت کی شرمگاہ سے نکلی تو عورت دوسری بار غسل کرے نہ نماز کا اعادہ کرے بلکہ وضو کرے اور غسل فرض ہوتا ہے مرد اور عورت پر بھی اُس منی کے باہر نکلنے سے بھی جو لذت حکمی کے ساتھ اپنی قرارگاہ سے جدا ہوئی ہو جیسے خواب دیکھنے والے کی لذت اگرچہ منی سر ذکر سے شہوت کے ساتھ نہ نکلے لیکن سر ذکر سے نکلنے کے وقت کود کے نکلے اور شہوت کو ابو یوسف نے شرط کہا ہے پس اگر کسی شخص کو احتلام ہوا اُسنے سر ذکر کو دبایا یہان تک کہ شہوت ٹھہر گئی تب منی نکلی یا پیشاب کرنے یا سونے یا زیادہ چلنے کے پہلے غسل کیا پھر باقی منی نکلی تو غسل واجب ہے طرفین کے نزدیک اور ابی یوسف کے نزدیک غسل واجب نہین پس صرف موضع ضرورت مین مثلاً جاڑے کا عذر ہو یا سفر کا یا مثلاً تنہا عورت کے مہمان کو اگر خوف بدگمانی کا یا حیا ہو اور وقت احتلام کے سر ذکر کو دبائے پھر شہوت ساکن ہونے کے بعد منی باہر نکلے تو لائق ہے کہ ابی یوسف کا قول اختیار کیا جائے غسل واجب نہونے مین اور گذشتہ نمازون کے اعادہ نہ کرنے مین جو حالت خوف بدگمانی مین بے غسل کیے پڑھی گئی ہون اور آیندہ نمازون کو یعنی جب عذر نہ ہے اُس حالت کی نمازون کو بے غسل کیے نہ پڑھے اور غیر کی دُبر مین اور فرج محقق مین ذکر محقق کا صرف تمام حشفہ داخل ہو جانا اگر دونون آدمی ہون اور زندہ ہون اور شہوت کامل بھی رکھتے ہون اور مکلف ہون اگر دونون مین ایک ان صفتون سے موصوف ہو تو صرف اُسی پر غسل واجب ہوتا ہے اگر انزال ہو ورنہ کسی پر غسل واجب نہیں اور غسل مین فرض ہے

کہ غسل اکثر برہنہ بھی ہوتا ہی اور فقہانے کہا ہی کہ اگر جاری پانی یا بڑے حوض یا بارش مین
بقدر مدت وضو اور غسل کرنے کے ٹھہرا تو البتہ اُسنے پوری سنت ادا کی مگر بلفظ نیت کا فقط
ٹھہرنے سے ادا نہو گا اور پہلے ہاتھ گٹون تک اور قبل کو دھونا اگرچہ اُس جگہ نجاست نہو
اور جہان نجاست لگی ہو وضع کرنی پھر پورا وضو کرنا اور اگر قبل غسل کے وضو کیا تو بعد غسل کے
دوبارہ وضو نکرے اسواسطے کہ ایک غسل کے لیے دو وضو مستحب نہین اور وضو پر وضو
مستحب ہی اگرچہ مجلس نہ بدلی ہو اور اگرچہ نماز پڑھنے کے ساتھ فصل نکیا ہو مگر تیسری بار
وضو کرنا اسراف ہی پھر پانی بہانا اپنے پورے جسم پر تین بار شروع کرتا ہوا اپنے سر پر سے
یہی قول صحیح تر اور ظاہر روایۃ اور ظاہر احادیث ہی پھر داہنے پھر بائین شانے پر پھر باقی
جسم پر ملنے کے ساتھ اور اپنے اعضائے غسل پیا پے دھونے یعنی افعال غسل کے
درمیان مین بے عذر اسقدر تاخیر نکرنی کہ دھویا ہوا ایک عضو خشک ہو جاے حقیقت مین
یا بقدر اُسکے اور پانی مستعمل نہین ہوتا جب تک تمام جسم سے جدا نہوے کیونکہ غسل مین
تمام جسم ایک عضو کے مانند ہی پس دونون قدم کے دھونیکی دوبارہ حاجت نہین مگر
بطریق پاکیزگی اور فضیلت کے مگر جبکہ اُسکے جسم پر نجاست حقیقی ہو تو قدمون کو دوسری بار
دھوڈالے ازالۂ نجاست کے لیے ازالۂ حدث کے لیے نہین کیونکہ وہ تو زائل ہو گیا اور
غسل مین صحیح ہی ایک عضو کا پانی دوسرے عضو پر لیجانا اور اُسمین یہ شرط ہی کہ دوسرے
عضو پر جلکے ٹپکنے تا دھونا ثابت ہو نہ چپڑنا اور لیجانا ایک عضو کا پانی دوسرے عضو پر
وضو مین شرط نہین اسلیے کہ ذکر ہو چکا ہی کہ غسل مین تمام جسم ایک عضو کے مانند ہی
بخلاف وضو کے کہ اُسمین چار عضو جدا جدا ہین **فصل موجبات غسل کے**
باہر نکلنا اُس منی کا جو لذت حقیقی کے ساتھ جدا ہوئی اپنی قرارگاہ سے پس اگر عورت نے کمر کی

پانی نہین پہونچا اسواسطے کہ اُس سے بچنا ممکن نہین اور حنہدی طہارت کی مانع نہین اگرچہ
اُسکا جرم لگا ہو بشرطیکہ اُسکے نیچے پانی پہونچتا ہو اسی کا فتوی ہی اور میل بدن کا اور اسی طرح
تیل اور چکنائی طہارت کی مانع نہین اور خشک اور تر مٹی طہارت کی مانع نہین اگرچہ
ناخن کے اندر ہو خواہ وہ شخص گنوار ہو یا شہری اصح قول مین بخلاف گوندھے ہوئے آٹے
اور اُسکے مثل کے جسمین پانی سرایت نہین کرتا اور مانع طہارت کی نہین وہ چیز جو رنگریز کے
ناخن پر جم گئی ہو ضرورت کی وجہ سے اور طہارت کا مانع نہین وہ کھانا جو دانتون کے
اندر رہجاتا ہی یا پوپلے دانت کے اندر گھس جاتا ہی اسی قول کا فتوی ہی اور تنگ انگوٹھی کو
واجب ہی نکالڈالنا یا حرکت دینی جیسے کان کی بالی کا نکالنا یا پھیر دینا اسقدر کہ وہان
پانی پہونچ جانے کا گمان حاصل ہو اور اگر کان مین بالی نہو اور اُسکے سوراخ مین یا ناف مین
پانی پہونچ جاے بہنے کے وقت تو کفایت کرتا ہی وگرپانی نہ گیا تو قصداً داخل کرے اور سینک
وغیرہ سے پانی داخل ہونیکے لیے تکلف نکرے اور پانی پہونچنے مین اپنے گمان کا غلبہ معتبر ہی
اور اگر نہانے والا کلی کرنی یا کچھ جسم کا دھونا بھول گیا اور اُسنے نماز پڑھی پھر اُسکو
یاد آیا پس اگر وہ نماز نفل تھی تو اُس نماز کا اعادہ نہین اور جس صورت مین پردہ نہین ہوسکتا
اور نماز کے فوت ہوجانے کا خوف ہو تب مردون کو مردون مین اور عورتون کو عورات مین
بے ستر بھی غسل کرنا جائز ہی اور جو عمداً اُس طرف دیکھیگا وہ گنہگار ہوگا نہانے والا
معذور ہی اور اُسکے سوا کسیکے روبرو کسیکو بے ستر کیے ہوئے نہانا جائز نہین تیمم کرکے
نماز ادا کرے اور اگر ستر عورت نہو سکے تو صرف ڈھیلون پر کفایت کرے پانی سے استنجا ترک کرے

فصل سنتین غسل کی

غسل کی سنتین وضو کی سنتون کے مانند ہین سوے ترتیب کے
اور غسل کے مستحبات وضو کے مستحبات کے مانند ہین سوے استقبال قبلہ کے اسواسطے

تو اسکا وضو ٹوٹا دگر خود بخود داخل ہوگئی تو نہین ٹوٹا لیکن اگر کچھ نجاست ظاہر ہوگی
تو ناقض وضو ہی اور یہی حکم کپڑے کا ہی اور اگر شک ہوا وضو کے بعض افعال مین کہ کیا ہی
یا نہین تو اُسکو پھر کرلے اگر شک کا ہونا اُسکی عادت نہو دگر وضو کے بعد شک ہوا تو اسکا
اعادہ نہین اور اگر طہارت کر چکنے کا یقین ہو اور وضو ٹوٹنے مین شک ہو یا اُسکے
بالعکس تو یقین کو لے اور وضو کرنے والے کے حکم مین تیمم کرنیوالا بھی ہی باب بیان مسائل
غسل مفروض مین یعنی غسل جنابت و حیض و نفاس مین فرض عملی ہی سارے مُنھ
اور ناک کے اندر دھویا جانا اور غسل مسنون مین مضمضہ و استنشاق فرض نہین لیکن
سنت کے حاصل کرنے مین دونون شرط ہین اور اُس فرض کے ادا ہونے مین منھ بھر پانی پینا
کفایت ہی اسلیے کہ مضمضہ کی فرضیت مین کُلی کر کے پانی باہر پھینکنا شرط نہین صحیح تر
قول مین لیکن یہین احتیاط زیادہ ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ وہ عہدۂ فرضیت سے خارج ہوگا
بالاتفاق اور فرض قطعی ہی تمام جسم پر ایک مرتبہ پانی جاری ہونا اور غسل مین جسم کا ملنا
مستحب ہی شرط نہین اور فرض ہی دھونا ایکبار ہر ایک اُس محل جسم کا جسکا دھونا بے مشقت
ہوسکتا ہو اور واجب نہین دھونا اُس محل کا جسکے دھونے مین مشقت ہو مثلاً آنکھ کا دھونا اور
بند سوراخ کا دھونا واجب نہین اور قلفہ کے اندر دھونا واجب ہی بشرطیکہ اُسے اُلٹنا
اور حشفہ کا ظاہر ہونا بدون مشقت کے ہوسکے ورنہ دھونا واجب نہین بلکہ مستحب ہی واسطے
دفع حرج کے نہ اسلیے کہ وہ ظاہر بدن نہین بلکہ ظاہر بدن ہوکیسبب سے اُسمین قطرہ آنے سے
وضو ٹوٹنا صحیح ہی اور قلفہ ذکر کی وہ کھال ہی جو ختنہ کرنے مین کاٹی جاتی ہی اور عورت کو
گوندھے بال کھولنا اور دھونا واجب نہین اگر اُنکی جڑ مین پانی پہونچے ورنہ کھول کے
سارے بال دھونا لازم ہی اور طہارت کو منع نہین کرتا مکھی اور مچھر کا وہ گوہ جسکے نیچے

یا عورت نمازی کا سہوا بھی قہقہہ یعنی وہ ہنسنا ناقض وضو ہی جسے پاس والے بھی سنین مگر لڑکے اور سوتے ہوے آدمی کا قہقہہ وضو کو نہین توڑتا بلکہ دونون کی صرف رکوع والی نماز کو توڑتا ہی اسی قول کا فتوی ہی اور نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت مین قہقہہ سے بالغ کا وضو نہین ٹوٹتا لیکن وہ نماز اور سجدہ ٹوٹ جاتا ہی مگر سلام کے وقت قہقہہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی نماز نہین ٹوٹتی اور اگر امام نے قہقہہ کیا یا عمداً حدث کیا پھر مقتدی نے قہقہہ کیا اگرچہ مقتدی مسبوق ہو تو مقتدی کا وضو نہین ٹوٹتا لیکن امام کے کلام کرنے کے بعد مقتدی کے قہقہہ سے مقتدی کا وضو ٹوٹ جاتا ہی قول اصح مین اور کان اور اسکے مانند سے پیپ وغیرہ درد کے ساتھ نکلنی سے واسطے کہ درد وجود زخم کی دلیل ہی پس آنکھ آنے اور دکھنے سے اور چندھیے پن سے آنسو جاری ہونا وضو کو توڑتا ہی اور یہ آنسو دائمی جاری رہنے سے معذور ہو جاتا ہی اور گوشت شتر کھانے سے اور بے حائل مرد کو ہتھیلی سے چھونے سے اور عورت کو بے حائل غیر محرم کے چھونے سے اگرچہ وضو نہین ٹوٹتا لیکن جس اختلافی مسئلہ پر عمل کرنے مین کراہت نہو تو احتیاطاً اسکی رعایت کرنی مستحب ہی پس ہاتھ دھو لینا اور سر نو سے وضو کر لینا مستحب ہی خصوصاً امام کے حق مین اور اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ مین روئی بھری اور روئی باہر کے طرف کی تر ہو گئی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی بشرطیکہ روئی سوراخ کے سرے سے برابر ہو اور اگر سوراخ کے سرے سے نیچی ہی اور باہر کی طرف تر ہو جائے تو ناقض وضو نہو گا اور مرد کو مستحب ہی پیشاب کے سوراخ مین روئی وغیرہ رکھنا اگر اسکو شیطان شک مین ڈالتا ہو قطرہ آنے کے وسوسے سے اور اگر عذر قطرہ وغیرہ کا منقطع نہوتا ہو بدون روئی رکھنے کے تو نماز پڑھنے کے زمانہ تک روئی رکھنی واجب ہی اور اگر صاحب عسیر کی مقعد باہر نکلی پس اگر اسکو اپنے ہاتھ سے داخل کر دیا

ناقض نہین اسلیے کہ وہ پاک ہی ہر طرح لیکن میت کی رال نجس ہی اور پیٹ سے صعود کیے ہوئے
خون بستہ کی قی بالاتفاق ناقض نہین جبتک منھ بھر نہ ہو اگر روان ہو تو ناقض ہی
اور سر سے اترے ہوئے خون بستہ کی قی بالاتفاق ناقض نہین مگر روان ہو تو بالاتفاق
ناقض ہی اور نہین توڑتی وضو کو بلغم کی قی مطلقاً بلغم خواہ سر سے اترا ہو بالاتفاق خواہ
پیٹ سے صعود کیا ہو بنا بر قول معتمد کے منھ بھر ہو یا کم اسکے ساتھ کھانا ملا ہو یا نہ ملا ہو
دگر بلغم اور طعام دونون برابر ہون تو ہر ایک کا اعتبار جدا جدا ہی یعنی اگر طعام بقدر
پوری دہن کے ہی تو ناقض ہی والا ناقض نہین اور وضو کو توڑتا ہی وہ پتلا خون ہو یا منھ کا
جو تھوک پر غالب ہو اگر برابر ہو تو بھی ناقض ہی احتیاطاً اور تھوک کا سرخ ہونا علامت ہی
خون کے غلبے کی یا برابر ہونے کی اور زرد ہونا علامت ہی مغلوب ہونے کی اور پیپ خون کے
مانند ہی وضو توڑنے کے حکم مین اور خون اور پیپ کا ریٹ سے ملنا تھوک کے ملنے کے
برابر ہی وضو توڑنے کے حکم مین اور اگر ایک متلی سے چند بار تھوڑی تھوڑی قی آئی اور
جمع کرنے سے پوری دہن کو پہونچتی ہی تو وضو کی توڑنے والی ہی یہی قول صحیح تر ہی
اور نیند اور بیہوشی اور ریح کے سوے اجو چیز وضو کی توڑنے والی ہی وہ نجس ہی مثلاً منھ بھر قی
اور جو چیز وضو کی توڑنے والی نہین ہی کسی طرح مثلاً تھوڑی قی اور تھوڑا خون وہ
نجس نہین کپڑے وغیرہ خشک چیزون کے لیے لیکن اگر مائعات مین یعنی پانی وغیرہ
پہنچنے والی چیزون مین ملجائے تو اسے نجس جانیے بخلاف عین شراب کی تھوڑی قی کے
کہ وہ حدث نہین لیکن نجس ہی بسبب اسکی اصل نجس ہونے کے اور بیہوشی اور غشی اور جنون
اور نشا غالب ہونا اسکی حد یہ ہی کہ اکثر کلام بیہودہ بکے اور کسی چیز کے سہارے سے
سونا اس طرح کہ اگر وہ ہٹا لیجائے تو سونے والا گر پڑے اور حالت جاگنے مین یا نفر د

دھونے کو سنت اعتقاد کرتا ہو اور اگر حاجت ہو تو مکروہ نہین اور آب جاری مین بے حاجت اُس سے زیادہ پانی خرچ کرنا اور وضو کرنے کے حوضا پر پانی کا طپانچہ مارنا اور فعل مندوب کو ترک کرنا مکروہ تنزیہی ہی **فصل منہیات وضو کے** نجس جگہ اور مسجد مین وضو کرنا اور تھوک اور زیٹ پانی مین ڈالنا **فصل بدعات وضو کے** حلقوم پر مسح کرنا اور کہنی کی طرف سے ہاتھون پر پانی جاری کرنا اور تین مرتبہ سارے سر کا مسح کرنا اور ہر مرتبہ تازہ پانی استعمال کرنا **فصل نواقض وضو کے** صاحب وضو زندہ کی دُبر سے ہر چیز نکلنے والی ظاہر ہونی لیکن جس ہوا کو وہ جانتا ہی کہ اوپر سے نہین اتری اُس سے وضو نہین ٹوٹتا کیونکہ یہ تو عضو کا پھڑکنا ہی اور ہر شی نکلنے والی اُسکے قبل سے ظاہر ہوتی اور اُس راہ سے ہوا کا نکلنا وضو کا توڑنے والا نہین لیکن جس عورت کی دونون راہون مین کا پردہ یکے ایک راہ ہو گئی ہو تو اُس ہوا کے نکلنے سے اُسکو وضو کرنا واجب ہی اگر اطمینان نہ ہو درنہ مستحب ہی اور سوے اِن دونون راہون کے سر زخم سے صرف نجاست سائلہ بہ جانی اُس مقام تک جسکا دھونا یا مسح کرنا غسل یا وضو مین واجب یا مندوب ہی اگرچہ بالفعل نہ بہے بلکہ بہنے کی لیاقت اور قابلیت رکھتی ہو اور خون وغیرہ زخم اور پھوڑے وغیرہ سے نکالا گیا یا لگے اور پچھڑنے سے یا آپ سے نکلا دونون برابر ہین وضو توڑنے کے حکم مین آور ناقض وضو قی ہی منھ بھر کے اور قی مذکور صفرا سے ہو یا سودا سے یا کھانے کی ہو یا پانی کی جبکہ کھائی یا پی ہوئی چیز معدہ تک پہونچ گئی ہو اگرچہ اطمینان نہ ٹھہری ہو فوراً گر پڑی ہو اور قی مذکور نجس مغلظ ہی اگرچہ شیر خوار بچہ نے دودھ پی کے فوراً قی کی ہو نجاست کے سات دھلانے سے اور کپڑون سے اور بہت سے کیڑون کی قی ناقض نہین بسبب پاک ہونے ہر واحد کی ذات کے اور جسقدر کہ اُسپر نجاست ہی وہ قلیل ہی منھ بھر نہین جیسے سوتے آدمی کی رال

داہنی طرف پھر بائین طرف اوپر اور اسی طرح نیچے دانتون کے عرض مین تین تین مرتبہ
اور ہر مرتبہ دھو دھو کے استعمال کرنی اور اسی طرح تین بار استعمال کرنی اور ہر بار دھو لینی
اور زبان کی طوالت مین استعمال کرنی اور نماز پڑھنے کے لیے مسواک استعمال کرنی
مستحب ہی اور داہنے ہاتھ سے منھ اور ناک کے اندر پانی ڈالنا اور بائین ہاتھ سے
ناک چھنکنی اور امورات وضو مین بنفس خود قیام کرنا اور بے عذر دھو دینے اور مسح کر دینے کے
سوے امداد بھی دوسرے سے چاہنی جائز ہی اور چہرہ پر پانی جاری کرنے کی حالت مین پھونکنا
اور دھونے مین زیادتی کرنی پیشانی اور کہنی اور ٹخنون کے اوپر اور اپنے داہنے ہاتھ سے
ابریق کا دستہ پکڑ کے پانی ڈالنا اور بائین ہاتھ سے دونون پانون دھونے اور کیفیت
پانون کی انگلیون کے خلال کی یون ہی کہ بائین ہاتھ کی چھنگلی داہنے پانون کی چھنگلی کے
نیچے سے اوپر کی طرف فرجہ مین داخل کر کے ملنا شروع کرے اور بائین پانون کی چھنگلی پر
ختم کرے اور حصن حصین مین لکھا ہی کہ اثناے وضو مین پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ
وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ رواہ النسائی وابن سنی وایضاً مسلم سے لکھا ہی کہ اور
وضو تمام ہوتے ہی آسمان کی طرف دیکھتے ہوے شہادتین یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھنا
اور وضو کے بعد اسکا بچا ہوا پانی جسقدر چاہے پینا آب زمزم کے مانند قبلہ رو کھڑے ہو کے

فصل مکروہات وضو کے

بے عذر داہنے ہاتھ سے ناک چھنکنی اور بے عذر
بائین ہاتھ سے منھ مین پانی ڈالنا اور تین مرتبہ سے کم یا اس سے زیادہ پانی خرچ کرنا
مگر ایک مرتبہ مکروہ نہین ہی بشرطیکہ تین مرتبہ سے کم یا زیادہ پانی خرچ کرنے کو سنت نہ
اعتقاد کرے واگر اصرار کے ساتھ اسپر عادت کرے تو مکروہ تحریمی ہی اگرچہ تین مرتبہ

دستہ کوزہ پر ہاتھ رکھنا اور جمیع افعال وضو کے ساتھ نیت ہونی اور اعضاے وضو پر
پانی کا طپانچہ نہ مارنا اور حالت وضو مین انگوٹھی پھیر لینی اگر اُسکے نیچے پانی کا پہونچنا
معلوم ہوگیا ہو ورنہ معلوم ہو تو ہلا لینی فرض ہے اور یہی حال نتھ کا ہے اور یہی حال بالی کا ہے
غسل مین اور بلاغ المبین سے شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کے بیان مین احادیث سے
ملخص کرکے مین نے لکھا کہ جب وضو سے فارغ ہو تب پانی اپنی ستر اور پائجامہ پر چھڑک کے
اپنے نفس پر سے وسواس کو دفع کرے اور جب تری معلوم ہو تو کہے اُسی پانی کی ہے
پھر غافل ہو جائے اور جس کپڑے سے موضع استنجا پونچھا ہو اُس سے اعضاے وضو نہ پونچھنا اور
دوسرے کپڑے سے پونچھنا مضائقہ نہین اور ترک افضل ہے اور لائق یہ ہے کہ پونچھنے مین مبالغہ
نہ کرے تاکہ وضو کرنیوالے کے اعضا پر وضو کا اثر باقی رہے اور فعل مکروہ کو ترک کرنا
اور اپنی شرمگاہ کو نہ دیکھنا اور وضو کرنیکی حالت مین کلام دنیا نہ کرنا مگر اُس حاجت کے لیے
جو فوت ہوتی ہو اور کانون کا مسح کرنیکے وقت چھنگلیا پانی سے تر کانون کے سوراخ مین
داخل کرنی اور ابتدا مین مسواک ایک بالشت طویل تقریباً اور پرکار بقدر انگلی کے
تخمیناً بنانی اور ترمذی مین ابی سلمہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی جب مسجد مین
حاضر ہوتے نماز کے لیے تو قلم رکھنے کی جگہ کانون پر اُنکے مسواک ہوتی اُسے
استعمال کرکے پھر وہین رکھ لیتے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ملخصاً ہر نماز کی
ابتدا مین خواہ نماز فرض ہو خواہ سنت جبتک اُسے نہ کر لیتے نماز شروع نہ کرتے اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک اسقدر موٹی اور لمبی چاہیے کہ کان پر قلم کی طرح بخوبی آسکے
بلاغ المبین فصل مسواک کے بیان مین اور کیفیت اُسکے گرفت کی یون ہے کہ داہنے ہاتھ کی
چھنگلی مسواک کے نیچے اور انگوٹھا اُسکے سر کے نیچے اور باقی انگلیان اوپر رکھنی اور

پیاپی کرنے مسنون ہین اور دھوئے جانے والے اعضا کو تر کرنا اور ہر ایک عضو
استیعاب کے ساتھ یعنی پورا دھونا پہلے فرض اور دوبارہ اور تین بارہ سنت موکدہ ہے
اور چہرہ دھونیکی ابتدا اوپر سے کرنی اور سر کا مسح مقدم سر سے شروع کرنا اور ہاتھ پانون کا
دھونا انگلیون کے سرون سے شروع کرنا اور بے حاجت تین مرتبہ سے نہ کم زیادہ
پانی خرچ کرنا اور سنن وضو کی طور پر مین ایک قبل اسکے اور اسی مین شمار کیا گیا ہے
کلوخ سے استنجا کرنا اور ایک اسکی ابتدا مین اور اسی مین شمار کیا گیا ہے پانی سے
استنجا کرنا اور ایک اثنار وضو مین اور بلاغ المبین مین ایک وضو سے کئی نمازین
پڑھنے کے بیان مین لکھا ہے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا پہلے حضرت صلعم پر
فرض تھا پھر منسوخ ہوا لیکن غریمت جانکر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر لینے مستحبات
وضو کے داہنی طرف سے شروع کرنا ہاتھ پانون کے دھونے مین اور داہنے کا مقدم کرنا
مستحب ہے اگرچہ تیمم کرنے یا جراحت پر مسح کرنے مین ہو اور دونون کانون کے
مسح مین اور دونون رخسارون کے دھونے مین داہنے کو مقدم کرنا مستحب نہین لیکن
اگر ایک ہی ہاتھ ہے یا ایک ہاتھ مین زخم ہے کہ ساتھ ہی دونون کانون کا مسح نہین کر سکتا
تو اب لقبہ داہنے کان کو تقدیم ہے اور انگلیون کی پشت سے گردن کا مسح کرنا اگر تری
باقی ہو ورنہ پھر تر کرلے آداب وضو کے وضو کرنیکے لیے عرصہ کعبہ کے مقابل بیٹھنا
اور جا پاک مین وضو کرنا اور تقاطر سے کپڑون کو بچانا اور اگر عذر نہو تو وقت کے قبل
وضو کرنا اور نیت کو زبان سے بھی تلفظ کرنا اور ہر عضو دھونے اور مسح کرنے کے ساتھ بسم اللہ
کہنا اور وضو کرنیکے پانی کا ظرف مٹی کا ہونا اور آفتابہ وضو کو بائین طرف رکھنا
اگر بڑا برتن طشت وغیرہ کے مانند ہو تو اسکو داہنی طرف رکھنا اور دھونے کی حالت مین

اور امام مالک موطا مین فرماتے ہین کہ اگر ایک چلو سے منہ مین اور ناک مین پانی ڈالے تو مضائقہ نہین اور ایسا ہی امام ابی حنیفہ رحسے شمنی نے بواسطہ ظہریہ کے نقل کیا چنانچہ محلی شرح موطا مین ذکر کیا اور چہرہ تین مرتبہ دھونیکے بعد داڑھی کے نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی کے بالون مین ایک چلو پانی ٹھڈی کے نیچے سے ڈالتے ہوئے خلال کرنا اور یہ خلال داہنے ہاتھ سے کرے اور یہ ظاہر ہی اور اُسکے ظاہر کا مسح کرنا اور انگلیون کا خلال کرنا اور دونون پانون کی انگلیون کو مالش کرنا چھنگلی سے تین تین مرتبہ اور انگلیون مین خلال کرنا اُسکے اندر پانی داخل ہونیکے بعد سنت ہے اور سارے پورے سر کا ایک پانی سے مسح کرنا اور مسح سر کے بقیہ پانی سے دونون کانون کا بھی ساتھی مسح کرنا اگر ہاتھ سر سے جدا نہ کیا ہو اور تری باقی ہو لیکن شیخ عبدالوہاب شعرانی مسح سر کے پانی سے کانون کے مسح کرنیکی حدیث کو رخصت اور جواز پر محمول کرتے ہین اور نیا پانی لینے کی حدیث کو عزیمت اور احتیاط پر محمول فرماتے ہین پس اختیار کرنا عزیمت اور احتیاط کا بہتر اور علیحدہ پانی لینا خوب ہے حاشیہ بلوغ المرام مترجم اور کیفیت مسح سر کی مسنون یون ہے کہ کف دست اور انگلیان مقدم سر پر رکھکے گدی تک کھینچ لیجائے پھر پھیر لائے اُس مکان تک جہان سے مسح شروع کیا تھا اور دونون کانون کے باطن کا دونون مسبحہ سے اور ظاہر کا دونون انگوٹھون سے مسح کرے اور ترتیب سے وضو کرنا اور اپنے اعضاے وضو پے در پے دھوئے یعنی افعال وضو کے درمیان مین اسقدر تاخیر نہ کرنی کہ دھویا ہوا ایک عضو خشک ہو جاے حقیقت مین یا بقدر اُسکے بدن اور ہوا معتدل رہنے اور عذر نہونیکی حالت مین اور وضو کے مانند تیمم کے افعال اور اگر عذر نہو تو غسل کے افعال بھی

پیاپی کرنے مسنون ہین اور دھوئے جانے والے اعضا کو تر کرنا اور ہر ایک عضو
استیعاب کے ساتھ یعنی پورا دھونا پہلے فرض اور دوبارہ اور تین بارہ سنت موکدہ ہے
اور چہرہ دھونیکی ابتدا اوپر سے کرنی اور سر کا مسح مقدم سر سے شروع کرنا اور ہاتھ پانون کا
دھونا انگلیون کے سرون سے شروع کرنا اور بے حاجت تین مرتبہ سے نہ کم نہ زیادہ
پانی خرچ کرنا اور سنن وضو کی طور پر مین ایک قبل اسکے اور اسی مین شمار کیا گیا ہے
کلوخ سے استنجا کرنا اور ایک اسکی ابتدا مین اور اسی مین شمار کیا گیا ہے پانی سے
استنجا کرنا اور ایک اثنار وضو مین اور بلاغ المبین مین ایک وضو سے کئی نمازین
پڑھنے کے بیان مین لکھا ہے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا پہلے حضرت صلعم پر
فرض تھا پھر منسوخ ہوا لیکن غریمت جانکر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرلینے مستحبات
وضو کے داہنی طرف سے شروع کرنا ہاتھ پانون کے دھونے مین اور داہنے کا مقدم کرنا
مستحب ہے اگرچہ تیمم کرنے یا جراحت پر مسح کرنے مین ہو اور دونون کانون کے
مسح مین اور دونون رخسارون کے دھونے مین داہنے کو مقدم کرنا مستحب نہین لیکن
اگر ایک ہی ہاتھ ہے یا ایک ہاتھ مین زخم ہے کہ ساتھ ہی دونون کانون کا مسح نہین کرسکتا
تو اب البتہ داہنے کان کو تقدیم ہے اور انگلیون کی پشت سے گردن کا مسح کرنا اگر تری
باقی ہو ورنہ پھر تر کرلے آداب وضو کے وضو کرنیکے لیے عرصہ کعبہ کے مقابل بیٹھنا
اور جاے پاک مین وضو کرنا اور تقاطر سے کپڑون کو بچانا اور اگر عذر نہو تو وقت کے قبل
وضو کرنا اور نیت کو زبان سے بھی تلفظ کرنا اور ہر عضو دھونے اور مسح کرنے کے ساتھ بسم اللہ
کہنا اور وضو کرنیکے پانی کا ظرف مٹی کا ہونا اور آفتابہ وضو کو بائین طرف رکھنا
اگر بڑا برتن طشت وغیرہ کے مانند ہو تو اسکو داہنی طرف رکھنا اور دھونے کی حالت مین

اور امام مالک موطا مین فرماتے ہین کہ اگر ایک چلو سے منھ مین اور ناک مین پانی ڈالے تو مضائقہ نہین اور ایسا ہی امام ابی حنیفہ رحسے شمنی نے بواسطہ ظہریہ کے نقل کیا چنانچہ محلی شرح موطا مین ذکر کیا اور چہرہ تین مرتبہ دھونیکے بعد داڑھی کے نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی کے بالون مین ایک چلو پانی ٹھڈی کے نیچے سے ڈالتے ہوئے خلال کرنا اور یہ خلال داہنے ہاتھ سے کرے اور یہ ظاہر ہی اور اُسکے ظاہر کا مسح کرنا اور انگلیون کا خلال کرنا اور دونون پانون کی انگلیون کو مالش کرنا چھنگلی سے تین تین مرتبہ اور انگلیون مین خلال کرنا اُسکے اندر پانی داخل ہونیکے بعد سنت ہے اور سارے پورے سر کا ایک پانی سے مسح کرنا اور مسح سر کے بقیہ پانی سے دونون کانون کا بھی ساتھی مسح کرنا اگر ہاتھ سر سے جدا نہ کیا ہو اور تری باقی ہو لیکن شیخ عبدالوہاب شعرانی مسح سر کے پانی سے کانون کے مسح کرنیکی حدیث کو رخصت اور جواز پر محمول کرتے ہین اور نیا پانی لینے کی حدیث کو عزیمت اور احتیاط پر محمول فرماتے ہین پس اختیار کرنا عزیمت اور احتیاط کا بہتر اور علیحدہ پانی لینا خوب ہے حاشیہ بلوغ المرام مترجم اور کیفیت مسح سر کی مسنون یون ہے کہ کف دست اور انگلیان مقدم سر پر رکھکے گدی تک کھینچ لیجائے پھر پھیر لائے اُس مکان تک جہان سے مسح شروع کیا تھا اور دونون کانون کے باطن کا دونون مسبحہ سے اور ظاہر کا دونون انگوٹھون سے مسح کرے اور ترتیب سے وضو کرنا اور اپنے اعضاے وضو پے در پے دھوئے یعنی افعال وضو کے درمیان مین اسقدر تاخیر نہ کرنی کہ دھویا ہوا ایک عضو خشک ہوجاے حقیقت مین یا بقدر اُسکے بدن اور ہوا معتدل رہنے اور عذر نہونیکی حالت مین اور وضو کے مانند تیمم کے افعال اور اگر عذر نہو تو غسل کے افعال بھی

پورے چہرے اور کہنیون اور ٹخنون تک دونون پورے ہاتھ اور پانون پر ایک بار پانی
جاری ہونا ٹپکنے کے ساتھ اور اقل مرتبہ ٹپکنے کا دو قطرے ہین پس اگر تیل کے
مانند پانی چپڑ لیا تو جائز نہو گا اور کہنیان اور ٹخنے دھونے مین داخل ہین نبابر
ظاہر مذہب کے اور سر کے چہارم مقدار کا ایکبار مسح ہونا اور مسح عضو کا تر ہونا پانی سے ہی
خواہ بارش کا پانی لگجائے یا تازہ پانی سے تر کیا ہوا ہاتھ پھیرے اور اگر ڈاڑھی
اسقدر گھنی ہو کہ جلد نظر نہ آئے تو جسقدر ڈاڑھی کے بال رخسارہ سے اور ٹھڈی سے
ملے ہوئے ہون بمفتی بہ یہ کہ انکو تمام دھونا فرض عملی اور اُسکے نیچے کا دھونا ساقط ہی
اور بال اور ناخن مونڈنے اور ترا شنے اور کھال اکھاڑنے سے نہ دوبارہ وضو کرنا
ضروری ہی نہ اُس محل کا تر کرنا اور اسی طرح اگر وضو کرنیوالے کے اعضاے وضو پر زخم ہو
مثلاً پھوڑا اور اُسپر کھال ہو اور اُسنے وضو کیا اور اُس کھال پر پانی بہایا
پھر کھال کو نوچ ڈالا تو اُس شخص پر کھال کے نیچے کا دھونا لازم نہین اگرچہ اُسکے
نوچنے سے درد نہو **سنتین وضو کی** اللہ تعالی کی جس طاعت کے لیے
وضو کرتا ہو اُسکے لیے وضو کا قصد کرنے اور زبان سے بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے
اور دونون ہاتھ پہونچون تک دھونیکے ساتھ وضو شروع کرنا اور بلاغ المبین مین
شروع بسم اللہ کہنے کے بیان مین لکھا ہی کہ واجب ہی ہر مکلف پر یہ کہ بسم اللہ جسوقت
یاد آوے کہے لیکن کہنیون تک ہاتھ دھونیکے ساتھ اُسکا دھونا دوسری بار بھی
سنت ہی پھر وضو کے لیے وقت مضمضہ کے مسواک تازہ پانی سے دھو دھو کے استعمال
کرنی یہان تک کہ بو اور دانتون کی زردی زائل ہونیکے ساتھ قلب مطمئن ہو اور
علحدہ علحدہ تین تین مرتبہ اور ہر مرتبہ تازہ پانی سے پہلے منہ پھر ناک کے اندر دھونا

فقہانے فرمایا کہ اگر سنکر روایتین متفق پائی جاوین ایک مومن کے کفر پر اور ایک روایت
عدم تکفیر کی گو وہ ضعیف ہو تو مفتی اور قاضی اُسی ضعیف روایت پر عمل کرے۔ طحطاوی
جیسے غیر قبلہ کی طرف یا نجس کپڑے کے ساتھ نماز کا پڑھنا کافر نہین کر دیتا اور
تینون صورتون مین کافر نہین ہوتا اس شرط سے کہ ان تینون فعلون کو حلال نہ سمجھتا ہو
نہ دین کو خفیف جانتا ہو اور شرع مین طہارت پاک صاف ہونا ہی نجاست حکمی حقیقی سے
اور طہارت کے واجب ہونیکا سبب حدث اور جنابت ہی یا واجب ہونیکا سبب واجب
ہونا ہی نماز کا یا ارادہ کرنا اُس فعل کا جو حلال نہین بغیر طہارت کے اور نماز نفل بھی
دوسرے قول مین داخل ہی لیکن جو شخص نماز نفل پڑھنے کا ارادہ کرتا ہی اُسپر طہارت واجب
ہوتی ہی پھر جبکہ یہ ارادہ ترک کرتا ہی تب طہارت بھی ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہی
اور شرطین واجب ہونے طہارت کی مسلمان ہونا اور مکلف ہونا اور قادر ہونا پاک
کرنیوالی خاک اور پانی کافی کے استعمال پر اور حدث کا ہونا اور نہ پایا جانا منع کرنیوالا
طہارت کا حیض اور نفاس اور حدث سے غیر معذور کے حق مین اور وقت
تنگ ہونا اور صحت طہارت کی شرط تمام ظاہر جلد پر پاک کرنیوالی چیز کا گذرنا اور
نہ پایا جانا منع کرنیوالا طہارت کا وجوب طہارت کی بھی شرط ہی اور صحت طہارت
کی بھی اور طہارت کا رکن دھونا اور مسح کرنا اور نجاست کا زائل ہو جانا لیکن دھونے
نچوڑنا اور خشک کرنا طہارت کی شرطین ہین اور طہارت کا آلہ یعنی جس سے طہارت
حاصل ہو وہ پانی اور خاک پاک کرنیوالی ہی اور مانند اُنکے چنانچہ زمین کا خشک
ہونا اور موزہ پر گڑنا جیسا کہ ذکر اسکا آگے آویگا ارکان وضو کے یہ ہین
پیشانی کے شروع سے ٹھڈی کے نیچے تک اور دونون کانون کی دونون لو تک

اور وہ دو طرح پر ہی ایک سنت ہدی جسکو قبول کرنیکے بعد عمداً ترک کرنے سے ثواب
مین نقصان اور اسارت یعنی بُرا کرنے کا موجب ہی اور اسارت مین ملامت مکروہ
تحریمی سے کم اور تنزیہی سے زیادہ ہی ایسا شخص تادیب کیا جائے اور ملامت اور عتاب
ہوگا آخرت مین اور بر سبیل اصرار کے بے عذر اُسکے ترک کی عادت کرنی مکروہ تحریمی
اور ایسا ترک کرنے والا گنہگار ہی اُسے قتل کرنا چاہیے اور قسم دوم سنت زائدہ
اُسکا ترک موجب گنہگاری اور کراہت نہین مثلاً سیر تن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
لباس اور نشست و برخاست مین اور نفل اور تطوع اور مستحب اور مندوب وہ
فعل ہی جسپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواظبت نہ کی ہو یا کسی فعل کی رغبت
دلائی ہو اور اُسکے بعد اُسے خود نکیا ہو یا جسکو سلف نے پسند کیا ہو اور بطلاق
مستحب کا کبھی سنت غیر موکدہ پر آتا ہی منکر اُسکا نہ کافر ہی نہ فاسق نہ مبتدع ہی
نہ گنہگار اور ترک اُسکا خلاف اولی ہی اور ترک کرنیوالا ثواب سے محروم اور نہ کرنیوالا
ثوابہاے عظیم سے فیروزمند اور منصور اور صلاحیت مین مشہور اور مکروہات نماز
شامی مین لکھا ہی کہ خلاف اولی عام تر ہی پس کل مکروہ تنزیہی خلاف اولی ہی اور خلاف
اولی مکروہ تنزیہی نہین اور سنت زائد اور نفل از روے حکم کے ایک ہین یعنی ترک
دونون کا مکروہ نہین اور فرق یہ ہی کہ نفل عبادت ہی اس سبب سے کہ آپکا کوئی فعل
عبادت ہو خواہ عادت نیت اخلاص سے خالی نہ تھا اور سنت زائد عادت ہی اسکے
یہ معنی کہ آپنے اُسمین اسقدر کثرت کی کہ وہ بمنزلہ عادت کے ہوگئی پس عادت بھی عبادت
ٹھہری اگرچہ اُسے عادت کہتے ہین کتاب الطہارۃ قصداً بے طہارت
نماز کا پڑھنا آدمی کو کافر نہین کردیتا یہی قول معتمد ہی اور یہی ظاہر مذہب ہی بلکہ

قول یا فعل پر ایسے قول یا فعل کہ دلالت کرتے ہون اعتقاد پر اور اگر مجتہدین مقلدین ہین
تو اجماع مین شرط ہی مجتمع ہونا سب کا اور مخالف ہونا ایک کا مانند مخالف ہونے اکثر کے ہی
اور اہل اجماع وہ ہین کہ ہو ہر ایک اُنمین کا مجتہد صالح اور نہو اُسمین خوف ہوش نفس اور
فسق یعنی ترک امر حق اور کار بد کرنا الخ ملخصاً منار حصہ اول جلد اول قرۃ العیون
بیان ولایت صلعم اور فرض وہ ہی جسکا ثبوت اور ثبوت کی مراد قطعی یعنی بے شبہہ ہو
منکر اُسکا کافر ہی اور قبول کرنے کے بعد اُسکا انکر نا مفسد عمل ہی اور جائز نہین اور
حرام ہی دنیا مین اور عذاب ہی عقبیٰ مین قطعاً و یقیناً مگر اپنے کرم سے خدائے تعالی
اگر چاہے تو بخشدے اور واجب وہ ہی جسکا ثبوت قطعی مگر مراد ظنی یعنی گمان سے ہو
یا جسکا ثبوت ظنی اور مراد قطعی ہو یا جس فعل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مواظبت کی ہو اور اصل وجوب کا منکر کافر ہی اگر ضروریات دین سے ہو اور خبر متواتر سے
ثابت ہو ورنہ فاسق اور گمراہ ہی اور اعتقاد اور قبول کرنیکے بعد اُسکا ترک کرنا مفسد
عمل نہین لیکن مکروہ تحریمی ہی دنیا مین اور ظن غالب ہی کہ عذاب ہو عقبیٰ مین اگر
سہو اُترک ہوا ہو تو سجدہ سہو واجب ہی اور اگر قوی ہو دلیل ظنی حتی کہ قریب قطعی کے
ہو جائے تو اُسے فرض عملی کہتے ہین اُسپر عمل کرنا فرض ہی اعتقاد فرض نہین
اور بسبب ظنی ہونے دلیل کے واجب کہتے ہین پس واجب فرض عملی کو بھی شامل ہی
اور فرض عملی واجب کی دونون قسمون سے قوی تر اور فرض کی دونون قسمون سے
ضعیف تر ہی اور اُسکے فوت ہو جانے سے عمل کی صحت فوت ہو جاتی ہی اور مثل واجب کے
اُسکا منکر بھی فاسق ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا آپ کے بعد خلفاء
راشدین نے جس فعل پر مواظبت کی اور کبھی بے عذر ترک بھی کیا وہ سنت ہی

یعنی مشائخ اور درویشوں کو ہمنے رب نہیں پکڑا تھا آپ صلعم نے فرمایا کہ وہ اللہ کے
حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کر لیتے تھے اور تم اُسکو بے تحقیق نہیں مان لیتے تھے
مین نے عرض کی یون ہی ہے فرمایا یہی ہے عبادت اُنکی پس قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ کی
تفسیر مظہری کا خلاصہ یہ ہے کہ جب معلوم ہو جاوے حدیث مرفوع نبی صلعم سے
بشرطیکہ نہ معارض ہو اُسکو کوئی حدیث اور نہ وہ منسوخ ہو اور فتویٰ کسی امام رح کا
خلاف اُسکے ہو جو قیاس سے کیا ہو نہ حدیث پر تمسک کر کے کہ وہ عین عمل حدیث پر ہے
تو اُسوقت واجب ہے عمل کرنا اُس حدیث ثابت پر تا کہ نہ لازم ہو جائے رب ٹھہرانا
بعض کا بعض کو سوے اللہ تعالی کے اور تقلید مذہب کی اُسکو نافع ہو گی نہ ٹوٹیگی
اور اگر وہ حدیث اِن شرطونکے خلاف ہو گی تو امام کے قول کو ترک کرنے اور اُس
حدیث پر عمل کرنے سے لازم ہو گا عمل خلاف اجماع کے الخ حصہ پنجم جلد اول قرۃ العیون
وقعات سال نہم پادشاہون اور علماے سونے الخ اور یہی اصل شامی کا مقدمہ مین بھی ہے
اور سفر السعادت کی شرح شیخ مین لکھا ہے کہ اصحاب امام ابی حنیفہ رح کے سب متفق ہین
اس بات پر کہ کسی کے بے دلیل قول کے مخالف حدیث گو ضعیف ہو اولے ہی ملخصاً
اور یہ سب مسائل شامی کے مقدمہ مین ہین اور فقہ دریافت کرنا اور علم ہے لیکن بلفظ یہ
مخصوص ہے ساتھ علم معرفت احکام شریعت کے اور اصول فقہ کتاب اور سنت
اور اجماع اور قیاس ہے اور اجماع کے معنے لغت مین عزم کے ہین اور یہ ایک سے بھی
ہو سکتا ہے اور اُسکے معنی اتفاق کے بھی ہین اور یہ متصور نہیں ہوتا مگر دو یا زیادہ سے
اور شریعت مین اجماع کہتے ہین مجتہدین اس امت کے اتفاق کو دین کے ایک یا کئی
کاموں پر اعتقادی ہو یا قولی یا فعلی یا جبکہ مطابق ہو جاوین بعضے اعتقاد پر اور بعضے

مخالف امام کی تقلید کرنی جائز ہی اور حنفی کو حالت ضرورت مین مثلاً شافعی کی
تقلید کرنی ایک مسئلہ خاص مین عبارت ہی شافعی کے قول پر عمل کرنے سے
باوجود باقی رہنے کے اپنے امام کی متابعت پر اُس مسئلہ مین اور باقی رہنا اپنے
مذہب پے کا یہ مطلب ہی کہ اگر زمانہ آیندہ مین ویسی صورت جسپر عمل کر چکا ہی پیش آویگی
تو اپنے امام کے مذہب پر عمل کریگا اور جب حنفی مثلاً شافعی کی تقلید کرے
مسئلہ خاص مین تو اُس مسئلہ کے جمیع متعلقات مین مذہب شافعی کی رعایت کرے
تاکہ تلفیق باطل لازم نہ آوے اور حقیقت مذہب سے نکلنے کی ظاہر ہوتی ہی اُس مسئلہ
خاص مین جسمین پیروی اور عمل کر چکا ہو اور یہ نکل جانا بھی بعد عمل کرنیکے ایک
مذہب سے جب بُرا ہی کہ بہ نیت اہانت یا واسطے کسی کی حق تلفی کے یا بطور لہو کے ہو
اور اگر واسطے احتیاط کے یا کسی ضرورت کے ہو تو بُرا نہین اور شامی مین ہی کہ اگر کوئی
کوشش اور تحقیق کرکے اپنے مذہب سے نکلا تو اجر پاویگا لیکن یہ حکم تو محقق اور اہل علم
و نظر کے لیے ہی اور عوام الناس کا شیوہ تو یہی ہی کہ مفتی دیندار سے پوچھ کے بہ نیت
اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے عمل کرتا رہے اور ایک مذہب جاوی
نہین ہوتا تمام حدیثون شرع کو شامی مین قول شیخ ابن ہمام رح کا ہی کہ بنا برین
جب فتوی پوچھا دو مجتہدون سے اور اُنھون نے مختلف تبلایا تو اولی یہ ہی کہ عمل
کرے اُسپر جسپر اُسکا دل میل کرے اور اگر بدون میل کے عمل کرے تو بھی جائز ہی
کیونکہ اُسکا میل اوجہ بے میل برابر ہی اور معالم التنزیل مین آیۂ آیندہ کی تفسیر کا
خلاصہ یہ ہی کہ جب حضرت صلعم آیہ — اتخذوا احبارہم ورہبانہم ارباباً من دون اللہ
الخ — تلاوت فرما چکے عدی بن حاتم نے عرض کی کہ احبار یعنی مولویون اور رہبان

مستحضر ہون اکثر کتابین احادیث کی اُسکے مطالعہ سے گذری ہون اُسکو تقلید
مذہب معین کی کرنی مستحب ہی اور جس شخص مین ایسے شرائط متحقق نہون اُسکے
حق مین تقلید واجب ہی اور اجماع ہی اہل سنت وجماعت کا اسپر کہ صرف چار ائمہ کے
مذاہب کی تقلید کرے کہ ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل ہین جنھون نے
مقرر کیے قواعد اصول مسائل دین کے اور وضع کیے مسائل اپنے اپنے موضع
اور موقع پر اور نہین پایا گیا مثل اُسکے اوردن کے مذہب مین ابتک بسبب
نہونے مقلدین اُنکے کے اور ہمارے ائمہ یعنی امام اعظم اور اُنکے اصحاب جسپر متفق ہو گئے
اُس روایت مین جو ظاہر الروایۃ ہی مفتی اُسکا فتوی دے یقیناً اور جسمین ہمارے
ائمہ مختلف ہین تو اُس قول کی پیروی ہم لوگون پر لازم ہی جسکو ترجیح دینے والے
اور صحیح کرنے والے علما نے ترجیح دی ہو اور تصحیح کی ہو اُن علامات سے جو کتب فقہ
مین مذکور ہین اور اگر اصلا ترجیح نہوئی یا ترجیح مین اختلاف ہوا یا تمیز کرنیوالے کے
طرف رجوع کرنا دشوار ہو مثلاً وہ شہر بعید مین ہی تو مضبوط اور محکم ترتیب یہ ہی کہ
فتوی دیا جاے امام اعظم کے قول پر ہر طرح واگر امام کا قول نہو تو امام ابو یوسف
پھر امام محمد پھر زفر اور حسن بن زیاد کے قول پر فتوی دیا جاے اور حکم تلفیق یعنے
ملا جلا چند مذاہب سے ایک حکم مرکب کرنا بالاجماع باطل ہی مثلاً وضو مین سر کے ایک
بال کا مسح کیا بموجب مذہب شافعی کے پھر مقتدی ہو کر نماز پڑھی فاتحہ چھوڑ دی کے
بموجب مذہب حنفی کے پس شافعی مذہب پر نماز نہوئی اسلیے کہ اُنکے نزدیک
فاتحہ پڑھنا فرض تھا سو ترک کیا اور حنفی مذہب پر نماز نہوئی اسلیے کہ اُنکے
نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض تھا اُسے ترک کیا اور حالت ضرورت مین فروع کے

کہ اللہ تعالی کو دلسے نہ پہچانے اور نہ اقرار کرے جیسے فرقہ دہریہ دوم کفر جحود وہ ہی
کہ خدا تعالی کو دلسے پہچانے مگر اقرار زبان سے نکرے جیسے ابلیس اور کفر
نفاق وہ ہی کہ خدا تعالی کو دلسے پہچانے اور زبانسے اقرار کرے لیکن فرمانبرداری
نکرے روضۃ الاحباب اور طریقہ محمدیہ اور فتوحات الٰہیہ مین ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی
کہ کفر کے معنی ایمان نہ لانا اُس کسی کا کہ شان اُسکی سے ہی ایمان لانا جن ہو یا انسان
اور وہ تین قسم ہی کفر جہلی کہ پیدا ہوتا ہی جہل سے ساتھ حق جل و علا کے دوسرے جحودی
اور عنادی یعنی فہمیدہ و دانستہ انکار کرنا اور حق کو دلسے پہچانکے بسبب عناد کے
زبانسے اُسکا منکر ہونا جیسے کفر فرعون اور اُسکی قوم اور ابوجہل کا اور سبب اسکا
استکبار ہی اور ڈر ہی ریاست نہ ملنے کا مثل کفر ہرقل کے اور ندمت اور عار کا تقیہ
کفر حکمی وہ کہ جسکو مقرر کی ہی شرع نے علامت تکذیب کی مانند ہلکا سمجھنے اُس
چیز کے کہ واجب ہی اُسکی تعظیم کرنی حصہ اول جلد اول قرۃ العیون بیان اقسام
کفر اور ایمان درمیان بیم و امید کے ہی مقدمہ مجتہد جو قرآن اور حدیث مین
اپنی فکر اور رائے سے اجتہاد کرکے مسئلہ نکالتا ہی حق و صواب کرتا ہی اور کبھی
خطا بھی کرتا ہی اور اُس خطا مین وہ معذور ہی اور غیر مجتہد کو تابع ہونا مطلق مجتہد
عدل کا عام اس سے کہ معین ہو یا غیر معین فرض ہی اور تابع ہونا مجتہد عدل معین کا
واجب ہی اور بعض مستحب کہتے ہین تو موافقت ان دونون مین اسطور پر ہی کہ جو شخص
عالم علم حدیث کا چارون مذاہب کے ماخذ اور اصول مین واقف ہو کلام اللہ کی
آیات منسوخہ و غیر منسوخہ اور معانی مین اُنکے بخوبی مطلع ہو اور معرفت ضعف و صحت
حدیث مین بہرہ تام رکھتا ہو کیفیت رواۃ سے خوب آگاہ ہو بہت احادیث اُسکو

وسلم کے ہین سب اصحاب سے افضل ہین اور ان حضرات چارمین ثواباً عند اللہ بزرگی
دینی حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما کو حضرات ختنین سے محبت
رکھنی ختنین یعنی دونون داماد ون سے کہ حضرت کامل الحیاء والایمان عثمان ابن عفان
اور اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما ہین اور علماے
متاخرین کا مذہب یہ ہی کہ ان حضرات مین سے بعض مختلف امورمین بعض سے افضل ہین
اور ہمکو چاہیے کہ ذکر صحابہ کا خیر کے ساتھ کرین اور اصحابون کے آپس مین جو جھگڑے کی
باتین ہوئی ہین اُنکو اپنے نفس پر قیاس نکرین ؎ کار پاکان را قیاس از خود مگیر
در نوشتن گرچہ ماند شیر و شیر ؎ آن یکے باشد کہ مردم میخورد ؎ وان دگر باشد
کہ مردم را خورد ؎ اور اُس قصہ کا مکتوب دیکھنا درست نہین ہی اور اولیا کی کرامت
حق ہی اور کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچا اور کوئی بندہ اس مرتبے کو نہین
پہونچا کہ اُس سے احکام دینی اور شرعی تکلیفین ساقط ہو جائین اور نصوص قرآن و
حدیث کا ظاہر پہ محمول ہونا ضرور ہی اور اُس سے عدول کرنا اور کہنا کہ ظاہر اُسکا
مراد نہین کفر والحاد ہی اور زندون کی دعائین مُردون کے لیے اور صدقہ دینے سے
مردون کی طرف سے مردون کو نفع پہونچتا ہی اور خدا تعالی اپنے فضل و کرم سے قبول
کرنے والا دعاؤنکا اور بر لانے والا حاجتون کا ہی اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز
جائز ہی اور اعتقاد کرنا چاہیے جواز مسح موزہ کا اور افطار صوم مین تعجیل کرنے کا
اور حرام لعینہ کو حلال اور حلال لعینہ کو حرام جاننا کفر ہی اگر اُسکی حرمت اور اُسکی
حلت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور کاہن اور منجم کو سچا جاننا اور خدا کی رحمت سے
ناامید ہونا اور خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا کفر ہی اور کفر چار طرح پر ہی ایک کفر انکار ہی

پیدائش اور شکل و صورت اللہ کی ایسی ہی جیسا کہ پیدا کیا انسان کو اُس پیدائش پر
اور محمد رسول اللہ صلعم کو مکہ سے مسجد اقصےٰ تک لیجانا ہوائی ہی اور یہ کتاب اللہ سے
ثابت ہی اسکا منکر کافر ہی اور وہانسے ملاء اعلیٰ کیطرف چڑھنے اور آسمان پر پہونچانے کا نام
معراج ہی اور یہ احادیث مشہورہ سے ثابت ہی اسکا منکر مبتدع اور فاسق اور مخذول
یعنی خوار کیا گیا ہی اور اسی اسرٰی کو معراج اور معراج کو اسرٰی بھی کہتے ہین اور اُسکے عجائب
اور غرائب احوال کا جزئیات اخبار آحاد سے ثابت ہی اسکا منکر جاہل اور محروم ہی
اور صحیح یہ کہ وجود اسریٰ و معراج کا بیداری مین اسی جسم کے ساتھ تھا یہی متفق علیہ ہی
تو خبردار ہو جا اور شب معراج مین اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی کیفیت مین اختلاف ہی
لیکن اکثر علماے متاخرین نے بعد جستجو کرنے احادیث کے اور غور کرنے اور پہونچنے
کنہ دلائل اخبار کے اس معنی پر قرار دیا ہی کہ مانند بینائی آنکھ کے آنحضرت صلعم کے
دل مین قوت دیکھنے کی اللہ جل و علا نے پیدا کی تا آنکھ ساتھ معاونت دل کے
اور دل ساتھ معاونت آنکھ کے دولت دیدار اُس تعالیٰ شانہ سے مشرف ہووے
یہ مسئلہ معراج کا نواب صاحب کے حقہ اول جلد اول قرۃ العیون سے مختصر کرکے نقل کیا
اور رسول اللہ صلعم کے والدین کے ناجی ہونیکے ثبوت مین میرے والد ماجد قدس اللہ
تعالیٰ سرہ نے خصوص نواب صاحب قرۃ العیون مین جو تحقیق کی کہ اسقدر بھی
ممکن نہین لیکن آخر مین جو تحقیق لکھی ہی اُسکا ملخص یہ ہی کہ آنحضرت صلعم کے والدین
حق مین گفتگو دراز ہی اور یہ مسئلہ ایسا نہین کہ اُسکا جہل یعنی نہ معلوم ہونا مضر ہو
یا قبر مین یا موقف قیامت مین اُس سے باز پرس ہو پس اس گفتگو سے زبان کو
روکنا بہتر ہی اور چار یار باصفا کہ خلفا و جانشین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

کہ دشنام دینا صحابہ کو کبیرہ ہی حصہ سوم جلد اول قرۃ العیون اور مشرک کو اللہ تعالے
ہرگز نہ بخشیگا اگر بے توبہ مرے اور سوائے شرک کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ جسکو چاہیگا
بخشدیگا اور ہوسکتا ہی کہ گناہ صغیرہ پر بھی عذاب کرے اور شرک کے معنی غیر خدا کو
شریک کرنا الوہیت مین یعنی جیسے کہ ذات پاک خدائے تعالی واجب الوجود ہی یعنے
ذات پاک اُسکی اپنے وجود اور بقا مین محتاج غیر نہین ویسا ہی غیر خدا کو جاننا جیسے
مجوسی یزدان کو خالق خیر اور اہرمن نام شیطان کو خالق شر اور واجب الوجود
جانتے ہین یا غیر خدا کو مستحق عبادت کا جاننا جیسا کہ بت پرست بتون کو
جانتے ہین یا غیر خدا مین ثابت کرنا اُن صفتون کا جو خدائے تعالی کے لیے
خاص ہین اور خدائے تعالی نے اپنے نبی اور پیغمبر جنس انسان سے اپنے بندون کے
پاس بھیجے خوشی اور ڈر سُنانے والے اور بتانے والے دنیا و دین کے کام جنکے
وہ لوگ محتاج ہین اور خدائے تعالی نے نبی اور پیغمبرون کی اظہار دین مین مدد کی
ظاہر معجزون اور روشن نشانیون سے جو مفید یقین ہون اور سب پیغمبر خدا کے
حکم پہونچانے مین سچے ہین اور انبیاؤن سے صادر ہونا گناہ صغیرہ اور کبیرہ کا عمداً
قبل و بعد وحی کے ممنوع لیکن صادر ہونا خلاف اولی کا سہواً و ندرۃً قبل نبوت کے
جائز اور بعد نبوت کے ممنوع ہی اور تھا اللہ تعالی جامع کمالات
وجوبیہ کا اور نہ تھی اُسکے ساتھ کوئی چیز چاہا کہ کمالات ربوبیت کے ظاہر کرے پس پہلے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اپنی قدرت کے نور سے پیدا کیا اور اُس نور سے عالم کو
پیدا کیا اور کرتا ہی اور خالق اعظم جل و علا نے آدمی کو اشرف المخلوقات کیا حتی کہ
حدیث قدسی بلکہ آیہ قرآنی بھی اسی کی تائید کرتی ہی (فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا) یعنی

۱۵ رسالہ الخلاصۃ العقائد مطبوعہ مین دالی وینک سنہ ۱۲ اس مسئلہ کی خوب تحقیق کی ہی دیکھو ۱۲ منہ

پیدا کی گئی ہین اور اب موجود ہین اور باقی رہینگی اور بہشتی بہشت مین طرح طرح کی
نعمتون سے ہمیشہ خوش مخرم رہینگے اور دوزخی دوزخ مین طرح طرح کے عذاب سے
معذب ہوا کرینگے اور قیامت کی سب شرطین اور آخرت کے احوال جنکی مخبر صادق
علیہ السلام نے خبر دی حق ہی چنانچہ اول نشانیون مین قیامت کے ہونا دھوئین کا ہی
پھر نکلنا دجال کا پھر اترنا عیسیٰ کا پھر نکلنا یاجوج وماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا
پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور اُن سب نشانیون مذکور کے آخر مین ایک آگ کا
نکلنا جانب یمن سے کہ ہانکیگی وہ لوگون کو طرف زمین حشر کے پھر صور پھونکا جانا
پھر اور سب چیزین قیام قیامت سے بہشت و دوزخ مین داخل ہونے تک جنکی خبر
دی گئی ہی حق ہین شمار مین کبیرہ گناہ ہونگے روایات مختلف آئی ہین ابن عمرؓ سے
مروی ہی کہ وہ نو ہین شرک کرنا ساتھ اللہ تعالی کے اور قتل بیگناہ کو اور تہمت
زنا کی پاکدامن عورت کو اور زنا اور بھاگنا مقابلہ کفار سے اور جادو اور کھانا مال
یتیم کا اور نافرمانی والدین مومن کی اور بیدینی کرنی حرم مین اور زیادہ کیا ابوہریرہؓ نے
سود کھانا اور زیادہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے چوری اور شراب پینی
اور کہا بعض نے کہ کبیرہ وہ گناہ ہی کہ وعید بیان کی اُسپر شارع نے بخصوصہ اور کہا
بعض نے جو گناہ کہ آدمی مداومت کرے اُسپر وہ کبیرہ ہی اور جو گناہ کہ توبہ و استغفار کیجاوے
اُس سے وہ صغیرہ ہی جیسا کہ شرح اور عقائد تفتازانی مین ہی اور سراج کی کتاب الشہادات
مین ہی کہ کبیرہ وہ ہی کہ جو حرام محض ہو اور مقرر کی گئی ہو اُسکے لیے ایک عقوبت خاص ساتھ
نص قطعی کے دنیا یا آخرت مین اور ایسے ہی اعانت اور مدد کرنا فجور اور معاصی پر
اور برانگیختہ کرنا اُسپر منجملہ کبائر کے ہی جیسا کہ ذخیرہ مین ہی اور سراج مین ہی

غافل رہا اسمین اختلاف ہی اور جسنے اپنی عقل سے ہدایت پائی اسکی نجات مین اختلاف
نہین پس بنا بر اسکے کرم الٰہی سے امید ہی کہ ہون والدین شریفین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ان دو قسمون سے ۔ قرۃ العیون حصہ اول جلد اول ابوین شریفین کے
بیان مین اور خدائے تعالی کے بیشمار فرشتے ہین انمین سے جبرائیل اور میکائیل
اور اسرافیل اور عزرائیل معزز ہین اور ہر ایک کو انمین سے خدا کی درگاہ پاک مین
ایک جگہ معین اور جناب قرب معرفت مین ایک مقام معلوم اور مرتبہ خاص ہی کہ
اُس سے تجاوز نہین کرتے اور وہ خدا کے حکمون کی نافرمانی نہین کرتے اور
جس بات کا اُنکو حکم ہوتا ہی فورًا بے کم و کاست بجا لاتے ہین اور اللہ جل و علا کی
کتابین اور صحیفے ہین جو اپنے بعض پیغمبرون پر اُتارین اور انھین مین سے توریت
اور زبور اور انجیل اور فرقان حمید ہی اور خیر اور شر کا پیدا کرنیوالا اللہ تعالی ہی
لیکن اُسنے بندے کو بے مختار محض کیے ہوئے اختیار بھی دیا ہی پس اگر وہ خیر مین رجوع
کریگا تو خیر پیدا ہو جاویگا اور اگر شر مین رجوع کریگا تو شر پیدا ہو جاویگا اور یہ
اپنی استطاعت اور اختیار کی جہت سے خیر پر ثواب اور شر پر عذاب پاویگا
اور عذاب قبر کافرون اور بدکارون کے لیے اور نعمتین عابدون اور مطیعون کے لیے
ہین اور منکر و نکیر کا سوال اور بعد مرنیکے قبرون سے مردون کا زندہ ہوکے
اُٹھنا اور عملون کا تولا جانا حق ہی تا مقدار نیکی اور بدی کی بندون کو معلوم ہو
اور نامۂ اعمال مسلمانون کو داہنے ہاتھ مین سامنے سے اور کافرون کو پشت کی
طرف سے بائین ہاتھ مین ملنا اور حساب ایک ایک ذرہ نیکی و بدی کا ہونا اور
حوض کوثر اور پل صراط اور شفاعت اور بہشت اور دوزخ حق ہی اور یہ دونون

وبیچگون توکسی صفت کے ساتھ ہو مقرر ہونے سے منزہ ہی اور اللہ تعالی ہر جا ہی مثال
اُس دائرہ کے جسکا مرکز ہر جا ہے لیکن جسکا محیط کسی جا ہے معین نہین اور مومنین
کی انھین آنکھونکو خدا قدرت دیگا کہ بہشت مین اللہ جل وعلا کو یقیناً دیکھینگے بے علاقہ
مکان کے اور بے علاقہ کسی جہت اور طرف کے اور بے دوری اور نزدیکی کے
حاصل یہ کہ اُسکے دیدار کی کیفیت اور حال معلوم نہین اور پیدا کرنیوالا سب چیزون کا
اور تدبیر کرنیوالا سب کامون کا اور اندازہ کرنیوالا سب چیزون کا اور جاننے والا
سب جزو کل کا ہی اور اُسپر کوئی چیز واجب نہین اور اُسکے کامون مین اُسکی کوئی
غرض نہین اور زمانہ فترت وہ ہی جو درمیان دو نبی کے واقع ہوا اور آثار اور احکام
شریعت نبی سابق کے باقی نرہین پس جو لوگ زمانہ مذکور مین مرین یا ایسی جگہ مرین
کہ اُنھین دعوت نہ پہونچے کہ یہ فعل حسن باعث ثواب کا ہی اور یہ فعل قبیح سبب
عقاب کا اور عقل کو اُسمین دخل نہین وہ اہل نجات سے ہین جیساکہ آیہ کریمہ سے
ظاہر ہی (وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا) پس اشاعرہ کہتے ہین کہ جو کوئی قبل پہونچنے
دعوت کے مرے وہ ناجی ہی اور ماتریدیہ کہتے ہین کہ جو شخص قبل مدت تامل کے مرے
اور معتقد نہو ایمان اور کفر کا وہ ناجی ہی بخلاف معتقد کفر کے اور اُسکے جو مرے
بعد مدت تامل کے اور معتقد نہو کسی شی کا۔ اور مدت تامل کی بسبب تفاوت عقل کے
مختلف ہی چنانچہ کم مدت اوسکی بعد عقل اور بلوغ کے پچیس برس کی عمر تک ہی
اور بعض نے کہا کہ چالیس برس تک۔ اور امام اعظم رح کا قول ہی کہ بعد بعثت کے
خالق سے جاہل مرنیوالے کے لیے کچھ عذر نہین لیکن جو معتقد کفر کا ہو کر نہ مرے
اور جو شرک پر مرے قبل بعثت سے وہ ناری ہی اور جو شرک اور توحید دونونسے

نکلتا ہی اور جان کنی کی حالت مین ایمان مقبول نہین اور توبہ مقبول ہوتی ہی اور حقیقت
سب چیزون کی ثابت ہی فقط وہم وخیال نہین اور عالم حادث یعنی نو پیدا ہی
اور وہ ایک دن سب نیست ہوجائیگا اور اُسکا بنانے والا اللہ جل وعلا قدیم اور
یکتا اور زندہ اور دانا اور قدرت والا اور مختار ہی اور بیواسطت کان اور آنکھ
اور زبان کے سُننے والا اور دیکھنے والا اور کلام کرنیوالا ہی اور کلام اللہ کے دو معنے
ہین ایک تو وہ جو صفت اللہ تعالی کی ہی مثلاً کلیم یعنی کلام کرنیوالا ہونا وہ ازلی
یعنی ہمیشہ سے ہی آواز اور حرف کی جنس سے نہین اور دوسرے یہ الفاظ جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوے ہین اور مصحفون مین لکھے جاتے ہین اور دلون مین
محفوظ رہتے ہین اور زبان سے پڑھے جاتے ہین اور کانون سے سُنے جاتے ہین
اُسکو بھی کلام اللہ کہتے ہین یہ الفاظ مخلوق ہین اللہ تعالی نے بلا واسطہ بشر کے
اُنکو پیدا کیا اور مثل اُسکی ذات کے صفتین اُسکی قدیم اور باقی ہین اور ذات
پاک خدا محل حوادث نہین اور پروردگار عالم نہ جسم ہی اور نہ جوہر اور نہ عرض اور
نہ صورت رکھتا ہی اور نہ مرکب ہی اور نہ معدود ہی کہ اُسکو گن سکے اور نہ محدود ہی
کہ حد ونہایت رکھتا ہو اور نہ خاص کسی مکان مین اور نہ خاص کسی زمانہ مین ہی
اور کوئی اُسکا ذات وصفات مین مثل ومانند نہین اور نہ کوئی اُسکا ضد اور
نہ ہمتا ہی اور نہ کوئی پشت پناہ ومددگار ہی اور اپنے غیر کے ساتھ ملکر ایک نہین
ہوسکتا اور کسی مین حلول نہین کرتا اور سب کمال کی صفتین اُسکی ذات پاک
مین موجود ہین اور وہ پاک ہی سب بُری علامتون سے اور زوال سے اور
ان صفتون سے تعریف اُس تعالی کی صرف معرفت کے لیے ہی والا وہ بیچون

عالم کے بے انتہا ہونیکی
مثال ایک درخت ہے
ہزار کے گنے گئے ہوتے ہین
اور اسمین لاکھون چھوٹے چھوٹے
ہوتے ہین اور ہر
کیڑے کے نزدیک ایک
دنیا ہے
اور انسان کی
خلقت کا تو اُنکو
ذرا بھی گمان
نہوگا ۱۲ از
عجائبات روزگار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ وبارک وسلم تسلیما

اما بعد حمد و نعت کے مولوی علی اشرف خان کا بیٹا نبی اشرف عرض کرتا ہی
کہ جو مسائل دین مؤمنین کو سیکھنا ضرور ہی حضرت والد عم فیضہ نے درمختار اور رد محتار
اور طحطاوی وغیرہ کتب فقہ سے استنباط صحیح فرما کے ایک رسالہ عبارت مین کم مطالب
مین زیادہ عربی زبان مین تالیف فرمایا تھا اب ہم لوگون کی عرض قبول فرما کے اردو مین
ترجمہ کیا تا وقت تحصیل کی نہو اللہ تعالی اسکا اجر کرامت فرماوے کتاب الایمان
اللہ جل وعلا کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو احکام پہونچائے
اُسے تسلیم کر کے فرمانبرداری کے ساتھ جو شخص اُسکی تصدیق کرے اگر کوئی
عذر نہو تو اُسکا اقرار زبان سے بھی کرے وہ مؤمن ہی اور اعمال خبر و ایمان نہین
اور اصل ایمان نہ زیادہ نہ کم ہوتا ہی اور جب ایمان لایا تو اپنے تئین مؤمن سچا کہے
مگر انشاء اللہ تعالی کے ساتھ نہ کہے اگرچہ برکت کے لیے ہو کیونکہ اُسمین شبہہ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَفْقَهُونَ

کتاب نادر البیان از تصانیف بدیعهٔ فضلاء دوران مولوی علی اشرف خان جامع مسائل الطف مسمی به

اشرف المسائل

معروف

بجواهر اشرف

ملخص مترجم از کتب معتبرهٔ معتمدهٔ فقه حنفیه مثل درمختار و شامی و طحطاوی حسب فرمائش مصنف

در مطبع نامیشنو لکشور حلیهٔ طبع پوشید

صفحہ	مضمون
۲۶۷	باب احکام شہید کے بیان مین
۲۷۰	باب کعبہ مین نماز پڑھنے کی کیفیت مین
〃	کتاب الزکوۃ
۲۷۲	فصل مواشی چرنیوالے چوپایہ کی زکوۃ کے احکام مین
〃	فصل گاؤ بھینس کی زکوۃ کے احکام مین
〃	فصل بھیڑ بکری اور بکریون کی زکوۃ کے احکام مین
۲۷۳	فصل سونے اور چاندی کی زکوۃ دینے مین
۲۷۵	باب اگر مسلم یا ذمی غیر کی زمین مین سونے چاندی کی کان پائے
〃	باب زکوۃ کا مال فقیر کو دینے مین
۲۷۹	باب صدقۂ فطر کے احکام مین
۲۸۱	کتاب الصوم
۲۸۷	فصل عرفہ کے دن روزہ رکھنا سنت ہی

صفحہ	مضمون
۲۸۸	فصل صوم دہر یعنی ایام منہیہ کو بھی شامل کرکے روزہ رکھنا
۲۸۹	باب مفسدات صوم مین
۲۹۲	فصل اون چیزون کے بیان مین جنسے صرف قضا ہی
۲۹۴	فصل اون چیزون کے احکام مین جنسے قضا اور کفارہ لازم ہو
۲۹۷	فصل نمک چکھنا بے اجازت مالک بضرورت جائز ہی
۲۹۹	فصل اون عوارض کے بیانمین جنمین روزہ معاف ہی
۳۰۳	فصل احکام اعتکاف مین
۳۰۸	کتاب الحج
۳۰۹	فصل فرائض حج کے بیان مین
〃	واجبات حج کے بیان مین
۳۱۰	فصل میقات یعنی جگہ احرام باندھنے کی
〃	فصل قران کے بیان مین

صفحہ	مضمون
۱۰۶	فصل ارکان نماز کے بیان مین
۱۰۸	فصل واجبات نماز کے بیان مین
۱۱۱	فصل نماز کی سنتون کے بیان مین
۱۱۲	فصل مستحبات نماز کے بیان مین
۱۱۳	فصل صفت نماز مین
۱۲۸	فصل قراءت کے احکام مین
۱۳۳	باب امامت کے بیان مین
۱۴۷	باب خلیفہ کرنے کے احکام مین
۱۵۵	باب اون امور مین جو نماز کو توڑتے ہین
۱۶۳	فصل مکروہات نماز کے بیان مین
۱۶۹	باب وتر اور نوافل کے بیان مین
۱۷۳	فصل نماز شب کے قبل و بعد کے سنن اور مستحبات کے بیان مین

صفحہ	مضمون
۱۸۶	باب حصول جماعت نماز فرض کے بیان مین
۱۹۰	باب احکام قضا پڑھنے نماز فائتہ مین
۱۹۲	باب سجدۂ سہو کے بیان مین
۱۹۸	باب نماز بیمار کے احکام مین
۲۰۱	باب سجدۂ تلاوت مین
۲۰۷	باب احکام نماز مسافر مین
۲۱۴	باب احکام نماز جمعہ کے بیان مین
۲۲۱	باب نماز عیدین اور نیز دیگر احکام عیدین مین
۲۳۴	باب احکام نماز کسوف و خسوف کے بیان مین
۲۳۵	باب نماز طلب باران مین
۲۳۶	باب نماز خوف کے ذکر مین
۲۳۸	باب نماز جنازہ کے ذکر مین

فہرست مضامین اشرف المسائل موسومہ بہ جواہر اشرفی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶	کتاب الایمان	۳۱	فصل موجبات غسل کے
۱۹	کتاب الطہارت	۳۴	باب پانیون کے مسائل مین
۲۰	ارکان وضو	۴۱	فصل کنوئین کے مسائل مین
۲۱	سنّتین وضو کی	۴۵	فصل جس جاندار کا گوشت کھایا جاتا ہی اسکا جھوٹا حلال ہی
۲۳	مستحبات وضو کے	۴۷	باب تیمم کے احکام مین
〃	آداب وضو کے	۵۸	باب موزون پر مسح کرنے کے بیان مین
۲۵	فصل مکروہات وضو کے	۶۴	باب حیض کے احکام اور مسائل مین
۲۶	فصل منہیات وضو کے	۷۳	باب نجاستون کے احکام مین
〃	فصل بدعات وضو کے	۸۱	فصل استنجے کے احکام مین
〃	فصل نواقض وضو کے	۸۶	کتاب الصلوٰۃ
۲۹	باب بیان مسائل غسل مفروض مین	۹۳	باب اذان کے بیان مین
۳۰	فصل سنتین غسل کی	۹۸	باب شرائط نماز مین

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَفْقَهُونَ

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب مستطاب متضمن مسائل ضروریہ فقہ شریف مولفہ رشادت مآب
افاضت انتساب سرآمد علمای ذیشان برگزیدہ عالم وعالمیان جناب مولوی علی اشرف خان صاحب
دام ظلہ الرحمن خلف الصدق مولانا مولوی خادم حسین خان اسکنہ اللہ فی بحبوحۃ الجنان جسکو
جناب مولیصا حب موصوف نے بصحت تمام کتب صحیح السند فقہ مثل طحطاوی اور درمختار اور شامی
سے بارہ برس کامل مین نہایت تحقیق اور تدقیق سے اردو زبان مین مستنبط کرکے

اشرف المسائل | جواہر اشرفی

۱۳۰۱ھ

نام رکھا

پھر جناب مولوی موصوف نے باین ہمہ صحت کرۂ بعد اولی بنظر مزید احتیاط اپنے
اوستاد فضیلت و حقیقت پناہ طریقت دستگاہ مشہور نزدیک و دور افاضت و افادت
معمور جناب مولانا مولوی محمد عبد الشکور صاحب ادام اللہ ظلہ بحرمۃ النون والصاد والنور
ساکن مچھلی شہر کے ملاحظہ سے استصلاحاً گذرانا اور دو مرتبہ مطبع علوی مین
طبع ہوئی اب بار ثالث بعد نظر ثانی وحسب اجازت جناب مصنف ممدوح

مطبع منشی نولکشور مین چھپی

INDIAN INSTITUTE
Ushrafulmasael

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَفْقَهُونَ

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب مستطاب متضمن مسائل ضروریہ فقہ شریف مولفہ رشادت مآب

فاضت انتساب سرآمد علمای ذیشان برگزیدہ عالم و عالمیان جناب مولوی علی اشرف خان صاحب

دام ظلہ الرحمن خلف الصدق مولانا مولوی خادم حسین خان اسکنہ اللہ فی بحبوحۃ الجنان جسکو

جناب مولیصاحب موصوف نے بصحت تمام کتب صحیح السند فقہ مثل طحطاوی اور درمختار اور شامی

سے بارہ برس کامل مین نہایت تحقیق اور تدقیق سے اردو زبان مین مستنبط کرکے

اشرف المسائل | تتمہ | جواہر اشرفی

۱۳۰۱ھ

نام رکھا

پھر جناب مولف موصوف نے باین ہمہ صحت کرۂ بعد اولی بنظر مزید احتیاط اپنے

اوستاد فضیلت و حقیقت پناہ طریقت دستگاہ مشہور نزدیک و دور افادت و افاضت

معمور جناب مولانا مولوی محمد عبد الشکور صاحب ادام اللہ ظلہ بحرمۃ النون والصاد والنور

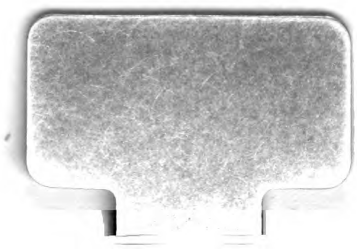
ساکن مچھلی شہر کے ملاحظہ سے استصلاحاً گذرانا اور دو مرتبہ مطبع علوی مین

طبع ہوئی اب بار ثالث بعد نظر ثانی و حسب اجازت جناب مصنف ممدوح

مطبع منشی نولکشور مین چھپی

Ashraf al-masā'il.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.



Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.



Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

